تالیف: اَعلَمُ العُلَماءِ وَالمُجتہدین رئیسُ المتکلمین و المحدثین

مورخِ آلِ محمدؐ آقائے حاج علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: حُجۃُ الاسلام والمسلمین علامہ عابد عسکری فاضل قم

تہذیب آلِ محمدؐ

تہذیبِ آلِ محمدؐ

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

تہذیبِ آلِ محمدؐ

تالیف

اَعلم العلماء والمجتہدینؒ رئیس المتکلمینؒ و المحدثینؒ

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

علامہ عابد عسکری

ناشر ادارہ منہاج الصالحین جناح ٹاؤن
ٹھوکر نیاز بیگ لاہور۔فون:5425372

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

کتاب	:	تہذیب آل محمد
تالیف	:	حضرت علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ	:	علامہ عابد عسکری
تصحیح	:	علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم
پروف ریڈنگ	:	خادم حسین جعفری
اشاعت	:	2007ء
صفحات	:	400
ہدیہ	:	**200** روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

الحمد مارکیٹ۔ فرسٹ فلور۔ دکان نمبر ۲۰

اُردو بازار ۵ لاہور۔ 042-7225252

فہرست

پہلا باب

- لباس کے آداب اور عمدہ لباس پہننے کی فضیلت ۲۸
- وہ ملبوسات جن کا پہننا حرام ہے ۳۲
- سوتی کپڑا پہننا ۳۳
- زیر استعمال کپڑوں کا رنگ؟ ۳۴
- کپڑے پہننے کے کچھ اور آداب ۳۵
- وہ لباس جو عورتوں اور کافروں سے مخصوص ہو اس کا پہننا؟ ۳۶
- عمامہ باندھنے کے آداب ۳۷
- شلوار (پاجامہ) پہننے کے آداب ۳۸
- نئے کپڑے پہننے کے آداب ۳۹
- لباس پہننا اور تبدیل کرنا ۴۱
- جوتوں، جرابوں اور ان کے رنگ کے بارے میں ۴۳
- جرابوں اور جوتوں کو کس طرح استعمال کرنا چاہیے؟ ۴۵

دوسرا باب

- ''انگشتری'' پہننے کی فضیلت ۴۷
- انگوٹھی کس چیز کی ہونی چاہیے؟ ۴۹
- عقیق کی فضیلت ۴۹
- یاقوت، زبرجد اور زمرد...... ۵۳
- فیروزہ کی فضیلت ۵۴
- درنجف، بلور، حدید چینی اور دیگر نگینوں کی فضیلت ۵۵
- نگینے پر کیا کیا نقش کرنا؟ ۵۷
- سونے اور چاندی کا زیور پہننا ۶۲
- آئینہ دیکھنے کے آداب ۶۴
- عورتوں اور مردوں کے لیے خضاب کرنے کی فضیلت ۶۵
- خضاب کرنے کی فضیلت اور اُس کے آداب ۶۷

تیسرا باب

- کھانے پینے کے آداب میں ۶۹
- لذیذ کھانا کھانے کا جواز، حرص کرنے اور ضرورت سے زیادہ کھالینے کی مذمت ۷۱
- کھانے کے اوقات اور آداب ۷۵
- کھانے کے وقت کی دعائیں ۸۶
- کھانے کے بعد کے آداب ۸۸
- روٹی، ستو، گوشت، گھی اور جو خوراک حیوانات سے حاصل ہوتی ہے ۹۰
- غلہ، ترکاری، میوہ جات اور تمام کھانے کی چیزوں کے فائدے ۹۹
- مہمان نوازی کی فضیلت ۱۰۷
- خلال کی فضیلت اور آداب ۱۱۲
- پانی کی فضیلت اور قسمیں ۱۱۲
- پانی پینے کے آداب ۱۱۵

چوتھا باب

- نکاح کی فضیلت اور عورتوں کے ساتھ رہنے سہنے کے آداب اور اولاد کی پرورش ۱۱۸
- نکاح کی فضیلت اور اس کے آداب، کنوارا رہنے کی ممانعت ۱۱۸
- عورتوں کی قسمیں اور ان میں سے اچھی اور بری کون کون سی ہیں؟ ۱۲۱
- نکاح کے آداب ۱۲۴
- شوہر اور بیوی کے حقوق ۱۲۵
- طلب اولاد کی دعائیں ۱۲۹
- ایام زچگی اور ولادت کے بعد اور بچے کے نام رکھنے کے آداب ۱۳۳
- عقیقہ کرنے، سر منڈوانے...... ۱۳۶
- لڑکوں کے ختنے کرنے اور بچیوں کے کان چھیدنے کے آداب ۱۳۹
- بچوں کو دودھ پلانے اور پرورش کرنے کے آداب ۱۴۰
- اولاد پر ماں باپ کے حقوق اور اُن کی عزت وحرمت کا واجب ہونا ۱۴۶

پانچواں باب

- مسواک اور کنگھا کرنے، ناخن کاٹنے اور سر منڈوانے کے آداب ۱۵۱
- مسواک کرنے کی فضیلت ۱۵۱
- سر منڈوانے کی فضیلت ۱۵۳
- سر کے بال رکھنے کے آداب ۱۵۳
- لبیں کتروانے کی فضیلت ۱۵۴
- داڑھی بڑھانے کے آداب ۱۵۵
- سفید بالوں کی فضیلت ۱۵۶
- ناک کے بال کٹوانے کا حکم اور داڑھی کے ساتھ کھیلنے سے ممانعت ۱۵۸
- ناخن کٹوانے کی فضیلت ۱۵۸
- ناخن کاٹنے کے آداب واوقات ۱۵۹
- بال، ناخن اور جو چیزیں لائق دفن ۱۶۰
- سر اور داڑھی کے بالوں میں کنگھا کرنے کی فضیلت ۱۶۱
- کنگھا کرنے کے آداب واوقات ۱۶۱

چھٹا باب

- خوشبو، پھول سونگھنے کے آداب ۱۶۳
- روئے زمین پر خوشبو پیدا ہونے...... ۱۶۳
- خوشبو کی فضیلت ۱۶۴
- خوشبو کو واپس نہیں کرنا چاہیے ۱۶۶
- مشک وعنبر وزعفران کی فضیلت ۱۶۷
- بدن پر روغن ملنے کی فضیلت ۱۶۸
- روغن بنفشہ وروغن بادام کے فوائد ۱۵۸
- بکائن اور چنبیلی کے تیل کے فائدے ۱۶۹
- دیگر تیلوں کے فائدے ۱۷۰
- بخور کی فضیلت، اُس کی اقسام ۱۷۰
- گلاب کے پھول، عرق گلاب ۱۷۱

- پھول سونگھنے کے آداب ۱۷۲

ساتواں باب

- حمام جانے اور بدن کے دھونے ۱۷۳
- حمام کی فضیلت ۱۷۳
- حمام میں آنے جانے کے آداب ۱۷۳
- حمام جائیں مگر...... ۱۷۴
- سر اور بدن دھونے اور جسم کو صاف کرنے کی فضیلت ۱۷۵
- بیری کے پتوں اور خطمی سے سر دھونے کی فضیلت ۱۷۶
- بغل کے بال منڈوانا ۱۷۷
- غسل جمعہ اور غسلوں کے آداب ۱۷۷

آٹھواں باب

- سونے، جاگنے کے آداب ۱۸۱
- سونے کے اوقات ۱۸۱
- سونے سے پہلے وضو کرنا ۱۸۲
- سونے کا مقام اور آداب ۱۸۴
- سونے کے آداب ۱۸۵
- وہ آیتیں اور دعائیں جو سونے سے پہلے پڑھنی چاہئیں ۱۸۶
- سوتے میں ڈرنا، ڈراؤنے...... ۱۸۸
- بدخوابی دُور کرنے اور پچھلی رات میں جاگ اُٹھنے کی دعائیں ۱۹۰
- اچھے اچھے خواب دیکھنے کی دعائیں، حضور پاکؐ اور علیؑ مرتضیٰ کی زیارت ۱۹۰
- سچے اور جھوٹے خواب ۱۹۱
- جاگنے کے آداب ۱۹۹
- بیت الخلاء میں جانے کے آداب ۲۰۲

نواں باب

- پچھنے لگانے کے آداب، بعض دواؤں کے خواص بعض بیماریوں کے علاج کا ذکر ۲۰۵
- بیماریوں میں مبتلا ہونے اور ان پر صبر کرنے کا ثواب ۲۰۵
- پچھنے لگوانے، ناک میں دوا ڈالنے کے آداب ۲۰۸
- علاج کی قسمیں جو ائمہ سے وارد ہوئیں اور اطباء سے رجوع کرنے کا جواز ۲۰۹
- مختلف قسم کے بخار ۲۱۳
- جامع دعائیں اور مفید دوائیں ۲۱۶
- دردِسر، زکام، مرگی، دیوانگی ۲۱۸
- سر، آنکھ اور گلے کی بیماریوں ۲۲۱
- ہاتھ پاؤں یا بدن کا پھٹنا، زخم سے پھوڑے پھنسیاں جزام برص وغیرہ ۲۲۵
- اندرونی بیماریاں، قولنج، ریاحی درد معدے کی بیماریاں اور کھانسی وغیرہ ۲۲۷
- فالج، بواسیر، امراض مثانہ اور دیگر امراض کا علاج ۲۳۰
- دفعیہ سحر و زہر، کاٹنے والے جانوروں اور بلاؤں سے بچنے کی دعائیں ۲۳۱
- کربلائے معلیٰ کی خاکِ پاک کے فائدے اور بعض دواؤں کی خاصیت ۲۳۶

دسواں باب

- لوگوں کے ساتھ زندگی بسر...... ۲۴۰
- رشتہ داروں، غلاموں اور نوکروں...... ۲۴۰
- پڑوسیوں، یتیموں اور...... ۲۴۳
- دوستوں اور برادرانِ ایمانی ۲۴۶
- مومنوں کے ایک دوسرے پر حقوق، مخلوق خدا کے ساتھ نیک سلوک کرنا ۲۴۹
- مومنوں کی حاجت روائی کرنا، ان کے کاروبار میں کوشش کرنا اور ان کو خوش کرنا ۲۵۲
- مومنوں کو کھانا کھلانا، پانی پلانا، کپڑے پہنانا، ان کی ہر قسم کی امداد کرنا ۲۵۷
- مومنوں سے ملاقات...... ۲۶۰
- مفلسوں، کمزوروں، مظلوموں، بوڑھوں اور مصیبت زدوں کے حقوق ۲۶۱
- مومنوں کے حقوق کا خیال رکھنا ۲۶۷
- ظالموں کے ساتھ کیا رویہ ۲۷۱
- کافروں اور مخالفوں کے [illegible] میل جول کیسے رکھنا اور تقیہ کا ذکر ۲۷۹
- زندوں پر مردوں کے حقوق ۲۸۱

گیارہواں باب

- ملنے جلنے کے آداب یعنی آپس میں سلام کرنے، باہم مصافحہ کرنے کے آداب ۲۸۷
- سلام اور جواب، سلام کی فضیلت اور اس کے آداب ۲۸۷
- ہاتھ ملنے، گلے ملنے کے آداب ۲۹۰
- مجالس اور محافل میں بیٹھنے کے آداب ۲۹۳
- صاحب خانہ کو اپنے مہمان کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے؟ ۲۹۵
- وہ محفل جس میں جانا روا ہے اور وہ لوگ جن کے پاس بیٹھنا اٹھنا مناسب ہے ۲۹۶
- چھینکنے، ڈکار لینے کے آداب ۳۰۱
- مزاح کرنا، ہنسنا، ہم نشینی کے آداب اور اپنی محفلوں کے راز کی رازداری کرنا ۳۰۳
- ایک دوسرے کے پاس بیٹھنا اور پاس بیٹھنے والوں کے حقوق ۳۰۵
- محفلوں اور جلسوں میں ذکر الٰہی بیان کرنے کی فضیلت ۳۰۸
- مجالس و محافل میں حضرت رسولؐ اور ائمہ اطہارؑ کے ذکر کرنے کی فضیلت ۳۰۹
- مومن بھائیوں سے مشورہ کرنا ۳۱۲
- خط لکھنے کے آداب ۳۱۴

بارہواں باب

- گھر میں آنے جانے کے آداب ۳۱۶
- فراخی مکان ۳۱۶
- مکان کی زیادہ تزئین و آرائش اور زیادہ اونچا مکان بنانے کی مذمت ۳۱۷
- نقاشی کرنا، تصویر کھینچنا اور جان دار کی ایسی تصویر بنانا جس کا سایہ پڑے ۳۱۹
- فرش مکان اور بستر کے آداب ۳۲۰
- گھر میں عبادت کرنے کے آداب ۳۲۰
- جانوروں کا گھر میں پالنا ۳۲۲

- بھیڑ، بکری کا گھر میں پالنا ۳۲۴
- تمام پرندوں کا حال اور ان بعض حیوانات کا ذکر جن کو مارنا روا ہے ۳۲۵
- کتے کو گھر میں رکھنے کی ممانعت ۳۳۰
- چراغ جلانا، مکان خریدنا اور نئے گھر میں آباد ہونا ۳۳۲
- مکان کے متعلق کچھ آداب ۳۳۳
- گھر کے اندر جانے اور باہر آنے کے آداب ۳۳۶

تیرھواں باب

- پیادہ چلنے، سوار ہونے، بازار جانے، تجارت و کھیتی باڑی کے آداب ۳۳۹
- گھوڑے، خچر، گدھے پر سوار ہونا ۳۳۹
- چارپایوں کی پرورش کرنا اور ان کے حقوق کا خیال رکھنا ۳۴۰
- زین ولگام کے آداب ۳۴۲
- سواری کے آداب اور اس کی دعائیں ۳۴۳
- اونٹ، گائے، بھینس پالنا ۳۴۶
- حیوانات کے خریدنے کے آداب ۳۴۸
- حیوانات کیا کہتے ہیں؟ ۳۴۸
- تجارت اور رزق حلال کی فضیلت ۳۵۳
- کھیتی باڑی کرنے کی فضیلت ۳۵۹

چودھواں باب

- سفر کے آداب ۳۶۴
- کون کون سے سفر جائز ہیں؟...... ۳۶۴
- صدقہ دینے اور دعائیں پڑھنے سے سفر کی نحوستوں کا دور ہونا ۳۶۵
- روانگی کے وقت غسل، نماز اور دعائیں ۳۶۷
- روانگی کے آداب ۳۶۸
- سفر میں زادِ راہ ساتھ رکھنا ۳۶۹
- رفیقانِ سفر کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا ۳۷۰
- سفر کے کچھ اور آداب ۳۷۲
- راستہ طے کرنے اور منزلوں میں اترنے کے آداب ۳۷۵
- وہ دعائیں جو راستے میں اور منزلوں پر پڑھنی چاہیے ۳۷۷
- سمندر میں سفر کرنے اور پلوں پر سے گزرنے کے آداب ۳۷۹
- روانگی کے وقت تھوڑی دور مسافر کے ساتھ جانے کے آداب ۳۸۰
- بعض متفرق آداب اور مفید باتیں ۳۸۱

☆☆☆

عرضِ ناشر

کتاب مستطاب ''تہذیب آلِ محمدؐ'' ہم اپنے محترم قارئین کے لیے بطور ''بہترین علمی و دینی تحفہ'' اس اُمید کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ وہ ہماری علمی سوغات سے بھرپور استفادہ کریں گے۔ اس کتاب کا شمار علامہ محمد باقر مجلسیؒ کی شہرہ آفاق کتابوں میں سے ہوتا ہے۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ ان مشاہیر علماء میں سے ہیں کہ جن کی تصنیفات و تالیفات سے اسلامی تعلیمات کی ترویج میں بہت زیادہ مدد ملی ہے۔ آپؒ بے شمار علمی و مذہبی کتب کے مصنف و مؤلف ہیں۔ انہوں نے ایک عقب ماندہ، پسماندہ دور میں سینکڑوں کتب کو لکھ کر حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیے ہیں۔ بعض علماء نے تو علامہ مجلسیؒ کی اسلامی خدمات کو معجزانہ حیثیت دے کر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اس کتاب کا اصل نام ''حلیۃ المتقین'' تھا۔ سب سے پہلے علامہ مقبول احمد دہلویؒ نے اس کتاب کا ترجمہ کیا اور اس کا نام ''تہذیب الاسلام'' رکھا۔ ماشاء اللہ اس کتاب کو غیر معمولی مقبولیت اور کافی شہرت نصیب ہوئی۔ ہمارے نزدیک مصنف و مترجم کی نیک نیتی اور اُن کا خلوص اس کتاب کی وجۂ شہرت بنا۔ چونکہ کتاب کی تالیف اور ترجمے کو ایک طویل عرصہ گزر چکا ہے اس میں کچھ ضعیف روایات بھی تھیں جن پر مذہب حقہ پر اعتراضات کی گنجائش باقی تھی، دوسرا ترجمے کا اسلوب انتہائی پرانا تھا۔ ہم نے جب اس کا مطالعہ کیا تو بہت سی ایسی روایات ہمارے سامنے آئیں جن کو حذف کر دینا چاہیے تھا۔

یہ درست ہے کہ علامہ مجلسیؒ نے اس دور میں روایات کی جمع آوری اور تدوین پر کام کیا کہ جب کاغذ وقلم کی فراہمی بھی تقریباً مشکل بات تھی۔ ہم اُن کے اس عظیم احسان پر اُن کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں لیکن بعد میں آنے والے علماء کا یہ فرض تھا کہ وہ ان کی کتب کی حک و اصلاح کرتے اور غیر ضروری باتوں اور اختلافی مواد کو

حذف کر دیا جاتا۔ ہم نے اپنے چند مخلص ساتھیوں سے اس اہم مسئلہ کی بابت مشورہ کیا تو انہوں نے ہماری اس تجویز کو سراہتے ہوئے ہم سے بھرپور مطالبہ کیا کہ اس کتاب میں اضافی مطالب اور متنازعہ احادیث کو حذف کر دیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلے میں ہم نے فاضل جلیل علامہ عابد عسکری صاحب سے درخواست کی کہ وہ کتاب کا ازسرنو ترجمہ کریں اور صاف و شفاف مطالب حیطۂ تحریر میں لے آئیں۔ علامہ عسکری صاحب نے اس کے ترجمے میں پورا ایک سال لگا دیا۔ بہرکیف دیرآید درست آید کے تحت ہم موصوف کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے اسلامی تعلیمات کو سادہ اسلوب اور سلیس ترجمہ کے ساتھ پیش کیا ہے۔

اس کتاب کا نام ''تہذیب آلِ محمدؐ'' تجویز کیا گیا ہے۔ چونکہ زیادہ تر احادیث و روایات آئمہ طاہرین علیہم السلام سے منقول ہوئی ہیں اس لیے ہم نے اس کا نام انہی حضرات سے منسوب کیا ہے۔ بے شک اسلامی و قرآنی تہذیب کو ازسرنو زندہ کرنے والے' اس کی حفاظت کر کے قیامت تک کے لوگوں تک پہنچانے والے اہل بیت اطہار علیہم السلام ہیں۔

یہ کتاب چودہ ابواب پر مشتمل ہے۔ گویا یہ کتاب چودہ معصومین کی پاک و پاکیزہ سیرت اور تعلیمات کی ترجمان و عکاس ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہماری یہ کاوش سب سے پہلے تو حضرت امام زمانہؑ کی بارگاہِ امامت میں شرف قبولیت حاصل کرے گی اس کے ساتھ ساتھ مومنین کرام بھی اسے پسند فرمائیں گے۔ کتب کی اشاعت سے ہمارا مقصد تجارت کرنا نہیں ہے بلکہ ہمارا مطمع نظر اور ہدف اصل تعلیمات محمد و آل محمد علیہم السلام کو فروغ دینا ہے اور طباعت کے جدید تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ''بہترین کتب'' دین سے وابستگی رکھنے والوں کی خدمت میں پیش کرنا ہے۔ ایک طرف جہاں ہماری نئی نسل کمپیوٹر اور انٹرنیٹ اور دیگر جدید مشاغل میں اُلجھتی جا رہی ہے دوسری طرف ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو دینی و اسلامی کتب کے مطالعہ کو اپنی روح کی غذا سمجھتے ہیں۔ جہاں تاریکی ہے وہاں اُمید کی کرنیں بھی ہمیں صاف طور پر دکھائی دے

رہی ہیں۔ اس لیے ہم پُرامید ہیں۔ ضمناً ہم یہ بھی بتاتے چلیں کہ ہم کمپیوٹر اور انٹرنیٹ اور دیگر جدید ذرائع کو عبث اور فضول قرار نہیں دیتے۔ اگر ان سے جائز اور مفید کام لیا جائے تو اچھی بات ہے لیکن دیکھا دیکھی میں ہماری نسل ان میں اس طرح اُلجھی ہے کہ اسلامی تہذیب کو بجائے خود وہ اپنی مشرقی تہذیب سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ اس وقت ہمارے نوجوانوں کا قبلۂ امیر امریکہ اور یورپ بن چکا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ نوجوان انگریزی نہ پڑھیں' جدید علوم حاصل نہ کریں' جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ نہ کریں۔ بے شک ان علوم وفنون سے وہ ضرور مستفیض ہوں۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے قرآن مجید' اسلامی تہذیب کو اپنے سامنے رکھیں۔ شریعت اسلامیہ نے جن جن باتوں کی اجازت دی ہے وہ کرتے جائیں اور آگے بڑھتے جائیں۔ سائنس دان جن جن چیزوں اور باتوں کی آج تحقیق کر رہے ہیں آج سے کئی صدیاں بیشتر حضورؐ پاک' آئمہ طاہرین علیہم السلام اس کی خبر دے چکے ہیں۔ قرآن مجید' نہج البلاغہ' صحیفہ کاملہ اور دیگر کتب احادیث میں سائنس کا ہر فارمولا موجود ہے۔ لیکن ہم مسلمانوں نے اس سے استفادہ نہیں کیا اور نہ ہی ان علوم کو پڑھنے کی زحمت گوارا کی۔

''تہذیب آلِ محمدؐ'' جہاں ایک معلوماتی کتاب ہے وہاں پر درسِ زندگی بھی ہے۔ اس کو پڑھ کر ہم دنیا و آخرت کے بے شمار فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔ بتانے والوں نے بتا دیا' کہنے والوں نے کہہ دیا' لکھنے والوں نے لکھ دیا اور ہم نے شائع کر کے اپنے محترم قارئین کی خدمت میں اس دستورِ حیات کو پیش کر دیا' آگے اُن کی مرضی کہ اس انمول حقیقت سے کس حد تک اور کس طرح استفادہ کرتے ہیں۔

دعا ہے خداوند کریم ہماری اس دینی و علمی کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین!

دعاگو!

ریاض حسین جعفری

مدیر ادارہ منہاج الصالحین لاہور

تہذیب آلِ محمدؑ پر ایک نظر

''تہذیب آلِ محمدؐ'' کا شمار علامہ مجلسیؒ کی مقبول ترین تصنیفات میں سے ہوتا ہے۔ میری اور ادارہ منہاج الصالحین کی خوش نصیبی ہے کہ ہم ایک جلیل القدر علامہ کی شہرہ آفاق کتاب کے ترجمے اور اشاعت کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ یہ کتاب چودہ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب لباس سے متعلق ہے کہ لباس کس طرح کا ہونا چاہیے' اس کا رنگ کیسا ہو' اس کی سلائی اور بناوٹ کیسی ہونی چاہیے؟ اسلام نے اچھا لباس پہننے' صاف ستھرا رہنے کی سخت تاکید کی ہے بلکہ جہاں پر اسلام باطنی صفائی پر زور دیتا ہے وہاں پر ظاہری صفائی کی بھی تلقین کرتا ہے۔ احادیث میں صفائی اور پاکیزگی کو آدھے ایمان سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اسلام کی رو سے قیمتی لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر انسان مالی استطاعت رکھتا ہے تو اپنے اور اپنے بال بچوں کے لیے اچھا لباس خرید سکتا ہے۔ لباس کی سلائی ایسی ہونی چاہیے کہ اس لباس سے کفار ومشرکین کی تقلید بھی نظر نہ آئے اور اس سے ستر پوشی بھی ہو۔ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسلامی لباس زیب تن کریں۔ ٹائی وغیرہ کا پہننا اچھا نہیں ہے کیونکہ یہ ایک طرح سے نصاریٰ کی پیروی کے زمرے میں آتا ہے۔ مردوں کو چاہیے کہ اپنے لیے ہلکے رنگ والے کپڑے کا انتخاب کریں تاکہ ان کے لباس اور عورتوں کے لباس میں مماثلت و مشابہت پیدا نہ ہو۔ مردانہ وقار کے لیے سب سے بہتر رنگ سفید رنگ ہے۔ اس کے علاوہ مرد حضرات دوسرے رنگ بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ خواتین ہر رنگ کا کپڑا اپنے لیے منتخب کرسکتی ہیں لیکن ان کو چاہیے کہ وہ ہر طرح کی زیب و زینت خواتین کے ماحول میں کریں یا ان کے لیے ہر طرح کی آسائش شوہر کے لیے جائز ہے۔ خواتین کو

چاہیے اُس لباس سے اجتناب کریں کہ جس سے ستر پوشی نہ ہو یا جو لباس نصرانیوں' یہودیوں اور ہندوؤں کی تہذیب کو نمایاں کرتا ہو یا جو لباس اُن کی تاسی میں تیار کیا گیا ہو۔ خواتین اچھا لباس ضرور استعمال کریں لیکن حد اعتدال اور توازن کا ضرور خیال کیا جائے اور ان کے لیے پردہ اور چادر پہننا بے حد ضروری ہے۔ ورنہ ہوس کے بھوکے لوگ ان کے نسوانی وقار پر حملہ آور ہو سکتے ہیں۔ مرد حضرات خالص ریشم اور سونے کی چیزیں استعمال نہیں کر سکتے۔ جو مرد سونے کے لاکٹ اور انگوٹھیاں استعمال کرتے ہیں وہ گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ سونے کا استعمال کرنے والے مرد کی دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔ خواتین ہر طرح کا ریشمی لباس زیب تن کر سکتی ہیں اور سونے کا استعمال بھی ان کے لیے جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ حد اور دائرہ کے اندر اندر ان کی آرائش و زیبائش ہونی چاہیے۔

موسمی اعتبار سے کاٹن کا کپڑا اچھا ہے۔ اسلام میں اس کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ آج کل ہر کپڑے کی بے شمار ورائٹی موجود ہے۔ بہتر ہے اس لباس کا انتخاب کیا جائے جس سے شرافت اور شائستگی کا پہلو نمایاں ہو۔ دوسرا اس لباس سے تکبر و غرور بھی ظاہر نہ ہو بلکہ انسان کو اچھا لباس پہن کر سب سے پہلے رب کریم کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ وہ اس کی بہترین نعمت سے فیض یاب ہوا ہے۔

احادیث کی رو سے اس شخص کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے جو شخص اچھا لباس پہن کر تکبر کرے یا خود کو دوسروں سے برتر خیال کرے۔ اسلامی تہذیب میں سر ڈھانپنے کی تاکید کی گئی۔ اُن میں سے سب سے بہتر ''عمامہ'' ہے۔ اگر ماحول اجازت دے تو سر پر کوئی ٹوپی' رومال' مفلر وغیرہ باندھ لینا چاہیے۔ یہ بھی احادیث میں آیا ہے کہ حضورؐ پاک کے پاس کئی قسم کی ٹوپیاں تھیں۔ عمامہ' ٹوپی' رومال وغیرہ سے مردانہ وجاہت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہمارے یہاں بلوچستان اور صوبہ سرحد کے لوگ پگڑی باندھتے ہیں۔ عام لوگوں کی نسبت ان کی شخصیت خاصی نمایاں اور بارعب ہوتی

ہے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ جب نیا لباس زیب تن کرو تو چند دعائیں پڑھو خاص طور پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا پڑھنا ضروری ہے کیونکہ اس سے لباس میں برکت ہوتی ہے۔ اسلام میں عریاں رہنے اور ننگی حالت میں سونے سے سخت منع کیا گیا ہے بلکہ ہر انسان کو اپنی ستر پوشی کا ہر حال میں خیال کرنا چاہیے۔ جوتوں کا شمار بھی لباس وغیرہ کے زمرہ میں آتا ہے۔ اچھا لباس ہو اور اچھا جوتا نہ ہو تو تب بھی بات نہیں بنتی۔ اس لیے بہترین اور اچھے جوتے کے پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کالے جوتے کے علاوہ باقی ہر رنگ کے جوتے پہنے جا سکتے ہیں یعنی کالا رنگ مکروہ ہے۔ البتہ کوئی پہننا چاہے تو پہن سکتا ہے۔لیکن اسلامی تہذیب میں اس رنگ کے جوتے کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا۔ جرابیں ہر رنگ کی پہنی جا سکتی ہیں لیکن ان میں بھی شخصیت اور مطابقت کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

دوسرے باب میں مردوں' عورتوں کی زیبائش و آرائش کی بابت گفتگو کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انگشتری پہننے کی فضیلت اور آداب کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے۔ سب سے پہلے عورتوں اور مردوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ میں کوئی متبرک نگینہ ضرور پہنیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ باتھ روم میں جاتے وقت اتار لینا چاہیے۔ ائمہ طاہرینؑ، مخدرات عصمت وطہارت اور دیگر اولیاء کرام مقدس نگینوں پر مشتمل انگوٹھیاں ضرور استعمال کرتے تھے۔ بزرگانِ دین کے بقول فیروزہ' عقیق یاقوت اور دیگر نگینے انسان کو بہت زیادہ فائدہ دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر عقیق پہننے سے دعا قبول ہوتی ہے اور اس کی برکت سے انسان حادثوں وغیرہ سے بھی بچا رہتا ہے۔ فیروزہ رزق میں خیروبرکت کے لیے بے حد مفید ہے۔ مرد سونے کی انگوٹھی استعمال نہیں کرسکتا۔ عورت ہرقسم کی انگوٹھی پہن سکتی ہے۔ نگینوں پر آیات الٰہی' اسمائے اعظم نقش کروائے جا سکتے ہیں لیکن ان کے لیے انسان کو باوضو رہنا چاہیے۔

احادیث کی رو سے سرمہ لگانے کے بے حد فوائد ہیں۔ اس سے منہ میں خوشبو

پیدا ہوتی ہے اور پلکیں مضبوط ہوتی ہیں لیکن افسوس کہ آج کے جدید دور میں اس مفید عمل کو بالکل ترک کر دیا گیا ہے بلکہ سرمہ لگانے کو عیب سمجھا جاتا ہے۔ آئینہ دیکھنے کی بھی اپنی جگہ پر فضیلت و اہمیت ہے۔ بہتر ہے کہ جب بھی آئینہ دیکھا جائے تو خداوند کریم کا شکر ادا کیا جائے کہ اس نے ہمیں اچھی شکل وصورت والا انسان بنایا ہے۔ اگر وہ ہم میں سے کسی کو حیوان یا درندہ بنا دیتا تو ہم اس کا کیا بگاڑ سکتے تھے۔ اس نے ہمیں انسان بنا کر اشرف المخلوقات کا تاج ہمارے سروں پر سجا دیا ہے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ عورتوں' مردوں کو عمر کے مطابق خضاب کی ضرورت پڑے تو وہ خضاب ضرور استعمال کریں۔ عورتوں کے لیے ہاتھوں اور پاؤں پر مہندی باعث زینت بھی ہے اور باعث ثواب بھی۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر سیاہ رنگ کا خضاب ہے۔ یہ بھی حدیث میں کہا گیا ہے کہ خضاب سے بدبو زائل ہوتی ہے۔ چہرے کی رونق بڑھتی ہے۔ منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ اولاد خوبصورت پیدا ہوتی ہے۔

تیسرا باب کھانے پینے کے آداب سے متعلق ہے۔ ہر شخص کو شریعت کی رو سے ہر طرح کا کھانا کھانے کی اجازت ہے۔ ہر طرح کا پھل کھا سکتے ہیں یہ ساری کی ساری نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں ہی کے لیے پیدا کی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ تاکید کی گئی ہے کہ فضول خرچی اور بخل سے اجتناب کریں۔ اپنے بچوں کے لیے بہترین غذا کا اہتمام کرنا' ان کے لیے میوہ جات' پھل فروٹ لانا اور ان کے لیے تحفے تحائف لانا بے حد ثواب اور خوشنودیٔ خدا کا باعث ہے اس سے گھر میں بچوں میں پیار محبت اور برکت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوستوں' عزیزوں اور مہمانوں کو مدعو کرو۔ ان کی خاطر خواہ خدمت کرو۔ اس سے بھی بہت زیادہ برکت ہوتی ہے۔ نفرت وعناد کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ہمیں شکم سیری سے منع کیا گیا ہے۔ اس سے موٹاپا

ہوتا ہے اور جسم میں بے شمار بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ جسمانی مشقت کرنے والا شخص آرام پسند شخص کی نسبت زیادہ چاق و چوبند اور صحت مند ہوتا ہے۔ آج سے صدیاں پہلے اسلام نے صحت وتندرستی کے اصول ہمیں بتا دیئے ہیں کہ جب تک بھوک نہ لگے مت کھاؤ اور کھانے کی خواہش ابھی باقی ہو تو ہاتھ ہٹا لو۔ میڈیکل سائنس بھی اسی اصول کو اپنانے پر زور دیتی ہے۔ جو لوگ کرسیوں' صوفوں اور آرام دہ بستروں پر بیٹھے رہتے ہیں وہ طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے تو آج کل ہمارے معاشرے کی اکثریت اپنی ''فٹنس'' کی تلاش میں کوشاں نظر آ رہی ہے۔

اسلام میں زیادہ چربی والی چیزوں سے دُور رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ حد سے زیادہ میٹھا بھی نہیں کھانا چاہیے کیونکہ اس سے معدے پر بوجھ پڑتا ہے اور صحت خراب ہو جاتی ہے۔ کھانا جب تیار ہو جائے تو بہتر ہے دسترخواں بچھا کر گھر کے سارے افراد مل جل کر کھانا کھائیں۔ کھانا چبا کر کھانا چاہیے۔ سب سے پہلے ہاتھ دھو لیں کہ کھانا کھاتے وقت ایک دوسرے کے منہ کی طرف نہ دیکھیں۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ صاف پانی سے دھو لیں۔ اس کے بعد اپنے ہاتھ رومال یا تولیہ کے ساتھ صاف کر لیں۔ بہتر ہے وہی --- ہاتھ اپنی آنکھوں پر پھیر لیں اس سے آنکھوں میں بینائی زیادہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اُس نے انسانوں کے لیے بے شمار نعمتیں پیدا کی ہیں اور کھانا کھانے' اور حلال و جائز چیزوں سے مستفیض ہونے کے قابل بنایا ہے۔ اس باب میں کھانے کی مختلف چیزوں کی تعریف وتوصیف بیان کی گئی ہے۔ تمام غلہ جات' میوہ جات کی تاثیرات اور فوائد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب کسی چیز کو کھا لیں تو اس کے بعد خلال ضرور کریں۔ اس کے بعد پانی کی فضیلت اور اس کی قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ وہ پانی جو سرچشمہ حیات ہے وہ پانی جس کی وجہ سے پوری کائنات میں رونقیں ہی رونقیں ہیں۔ صاف پانی کا درجہ اور فضیلت ہی اور ہے۔ پانی پینے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنی چاہیے۔ پانی پینے کے بعد اللہ

تعالیٰ کا شکر بجا لانا چاہیے اور اس کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام اور شہدائے کربلا کے قاتلوں پر لعنت بھیجی جائے۔ اس کا بہت زیادہ ثواب ہے۔

چوتھا باب نکاح اور شادی کی فضیلت اور اولاد کی تربیت کے بارے میں ہے۔

اسلام کی رو سے عورت اور مرد کا کنوارہ رہنا اچھی بات نہیں ہے۔ اس سے بے شمار قباحتیں اور برائیاں جنم لیتی ہیں۔ انسان کو افسردگی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ بیوی' بچوں کے ساتھ جو رونق یا جو برکت ہے اُس کی بات ہی کچھ اور ہے۔ زندگی پرکیف ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ اگر وہ فقیر ہوں گے تو خدا اپنے فضل سے انھیں غنی کر دے گا۔ بیوی اور بچوں کے رزق کی کسی طرح سے فکر نہیں کرنی چاہیے۔ ہر بچہ جب بھی دنیا میں قدم رکھتا ہے تو اپنا رزق ساتھ لے کر آتا ہے۔ خداوند کریم ہر شخص کے لیے رزق کے لیے بہترین اسباب پیدا کرتا ہے۔ ہر شخص کو اس کے مقدر' نصیب اور کوشش کے مطابق روزی مل رہی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اپنی ہم پلّہ خاتون سے شادی کی جائے۔ جو عورت اچھے اخلاق والی ہو' خوب سیرت اور خوب صورت ہو' صاف ستھری رہتی ہو' پاکیزگی کا خیال رکھتی ہو' باپردہ رہتی ہو۔ نماز روزہ اور دیگر شرعی فرائض بہ حسن و خوبی نبھاتی ہو' اپنی اولاد کی اچھے طریقے سے تعلیم کرتی ہو وہ عورت بہشت کی حور سے بھی زیادہ محترم ہے۔ اسی طرح مرد پر بھی لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کے حقوق کا خیال کرے۔ اسلام کی رو سے جتنے حقوق عورت کے ہیں اتنے ہی مرد کے ہیں۔ مرد عورت کو اپنے اپنے حقوق کا ہر لحاظ سے خیال رکھنا چاہیے۔ رات کے وقت نکاح کرنا مستحب ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کے فرمان کے مطابق جمعہ کے دن منگنی اور نکاح کیا جائے تو بہت مبارک ہے۔ نکاح میں مومنوں کو بلانا' ان کو کھانا کھلانا اور عقدِ نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا سنت ہے۔ بہتر ہے کسی صالح اور پرہیزگار عالم دین سے نکاح پڑھوایا جائے۔ ولیمہ کے دن لوگوں کو کھانا کھلانا باعث ثواب ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ نیک عورت

بہشت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے اور نیک اولاد آدمی کی سعادت کی دلیل ہے۔ مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ بچے کا نام اسلامی طریقے پر رکھیں۔ زیادہ اچھا نام وہ ہے جو اللہ تعالیٰ، حضورؐ پاک اور ائمہ طاہرینؑ کے ناموں کے مطابق رکھا جائے۔ بچوں کا عقیقہ بھی کرنا چاہیے اس سے گھر میں برکتیں نازل ہوتی ہیں اور آفات و بلیات دُور ہوتی ہیں۔

اسلام میں بچے کو دودھ پلانے اور اس کی تعلیم و تربیت کی بہت زیادہ تاکید کی گئی۔ حضرت امام علی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ بچے کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش اور سب سے زیادہ مبارک ماں کا دودھ ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو باتیں بچپن میں انسان کے ذہن میں بیٹھ جاتی ہیں۔ اُن کا اثر کبھی بھی ختم نہیں ہوتا اس لیے والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو شروع ہی سے اسلامی تعلیمات کے بارے میں ضرور بتائیں۔ خود نہ پڑھا سکتے ہوں اس کے لیے کسی دینی معلومات رکھنے والے شخص کی خدمات حاصل کریں۔ عام طور پر ہماری بچیوں کو شرعی وفقہی مسائل کا بالکل پتہ نہیں ہوتا اس لیے والدین پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنی بیٹی کو فقہی مسائل ضرور بتائیں تاکہ بچی ہر ماہ پاکیزگی کا خیال رکھتے ہوئے صحیح طریقے سے فرائض کی ادائیگی کر سکے۔ بچیوں کو بال نہیں کٹوانا چاہیے۔ باپردہ رہیں، فقہی کتب کا مطالعہ کریں، ناخن نہ بڑھائیں۔ پاکیزگی کا خیال رکھیں۔ ایسی بیٹیاں اپنے لیے اور پورے معاشرے کے لیے رحمت کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ ہماری دعا ہے خداوند کریم تمام مسلمان بیٹیوں کو شرم وحیا عطا فرمائے۔

اس کے بعد بتایا گیا ہے کہ اولاد اپنے والدین کی عزت و احترام کرے۔ بڑے ہو کر ان کی ہر خواہش پوری کریں۔ ان کو حج وعمرہ اور زیارات کروائیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت کے بعد والدین کی اطاعت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے والدین کے قدموں میں ہی بچوں کی اُخروی کامیابی رکھ دی ہے۔ خوش نصیب ہے وہ اولاد جو اپنے والدین کا احترام کرتی ہے اور ان کو وہ مقام

دیتی ہے کہ جس کے وہ مستحق ہیں۔ پانچویں باب میں مسواک، کنگھی کرنے، ناخن اور بالوں کو کٹوانے کے بارے میں ہے۔ سب سے پہلے مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ ہر وقت دانتوں کو صاف رکھیں۔ اس سے ایک تو صحت وتندرستی میں اضافہ ہوتا ہے دوسرا فرشتے دانت صاف کرنے والے پر بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ اسلامی تہذیب کی رو سے عورتوں کے بال منڈوانا، یا چھوٹے کرانا جائز نہیں ہے۔ لیکن مرد کے لیے دونوں باتیں جائز ہیں لیکن وہ بالوں کو اس قدر بھی نہ بڑھائے کہ عورت سے مشابہت پیدا ہو جائے۔ شریعت میں بڑی بڑی مونچھیں رکھنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ داڑھی منڈوانا حرام ہے۔ بعض لوگ اپنے سفید بال اُکھیڑ دیتے ہیں ان کو چاہیے ایسا نہ کریں کیونکہ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ سفید بالوں کو نہ اُکھاڑو کہ وہ اسلام کا نور ہیں۔ جس مسلمان کی داڑھی میں ایک سفید بال پیدا ہوگا تو قیامت میں اُس کے لیے ایک نور ہوگا۔ بہتر ہے کہ ہفتہ میں ایک مرتبہ ناخن کاٹ لیے جائیں۔ حضورؐ پاک کا ارشاد گرامی ہے کہ ناخن کتروانے سے بہت بڑے بڑے امراض ختم ہوتے ہیں اور روزی فراخ ہوتی ہے اس لیے جمعہ کا دن سب سے بہتر ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ناخنوں اور بالوں کو زمین میں دفن کر دیا جائے۔ عام طور پر لوگ اور خاص طور پر عورتیں اپنے بال عام جگہوں پر پھینک دیتی ہیں۔ شریعت کی رو سے یہ کام درست نہیں ہے بلکہ ان چیزوں کو فوری طور پر زمین میں دفن کیا جائے۔ سر اور داڑھی میں کنگھی یا برش کرنا مستحب ہے بکھرے اور کھلے ہوئے بالوں کے ساتھ رہنا ایک طرح کی بدتہذیبی ہے۔ لہٰذا اسلام چاہتا ہے کہ انسان ہر وقت صاف ستھرا بن سنور کر رہے۔

چھٹا باب خوشبو لگانے، تیل ملنے کے بارے میں ہے۔ اسلام میں خود کو ماحول کو معطر رکھنے کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ حضورؐ پاک اور آئمہ طاہرینؑ اور دیگر بزرگان دین خود بھی خوشبو استعمال کرتے تھے دوسروں کو بھی خوشبو استعمال کرنے کی تلقین کی ہے۔ پھول سونگھنا بھی باعث ثواب ہے۔ بدن پر تیل کی مالش کرنے سے تندرستی پیدا

ہوتی ہے۔

حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ تیل ملنے سے چہرے پر ملاحت آجاتی ہے۔ دماغ قوی ہوتا ہے۔ مسامات کھل جاتے ہیں۔ جلد کی سختی اور بے رونقی ختم ہو جاتی ہے اور چہرہ نورانی ہو جاتا ہے۔ روغنوں اور تیلوں کی بہت زیادہ قسمیں موجود ہیں۔ کوئی بھی تیل استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اطباء نے تمام تیلوں کی افادیت بیان کی ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر مالش کے لیے سرسوں کا تیل استعمال ہوتا ہے یا لوگ سر پر روغن بادام کی مالش کرتے ہیں بہرکیف یہ تمام چیزیں اپنی اپنی جگہ پر مفید ہیں۔ احادیث میں گلاب اور عرق گلاب کی بہت زیادہ تعریف کی گئی ہے۔ حضور پاکؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ گلاب سے منہ دھویا جائے تو چہرے کی رونق زیادہ ہوتی ہے اور پریشانی دُور ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ باقی بھی خوشبودار پھولوں کی خوشبو مسرور کن ہوتی ہے۔

ساتواں باب نہانے دھونے سے متعلق ہے۔ ہر روز نہانا باعث ثواب ہے۔ اس سے جسم تروتازہ رہتا ہے۔ غسل کے دوران بھی کچھ دعائیں پڑھی جا سکتی ہیں جو کہ اس کتاب میں موجود ہیں۔ غسل سے فراغت کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اُس نے اس کو صحت و تندرستی بخشی ہے اور پانی جیسی بہترین نعمت عطا کی ہے۔ احادیث میں اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ وہ بغل وغیرہ کے بالوں کو نہ بڑھائیں۔ حضور اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ بغل وغیرہ کے بالوں کو نہ بڑھاؤ کہ وہ شیطان کی کمین گاہ ہے۔ جمعہ کے دن غسل کرنے کی بہت زیادہ تاکید ہے۔ اس غسل کے لیے چند دعائیں بھی منقول ہیں۔ قارئین کرام اس کتاب میں درج ذیل دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

آٹھواں باب سوتے جاگنے اور بیت الخلاء کے آداب سے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے رات آرام اور دن کام کے لیے بنایا ہے۔ پھر سونے کے اوقات مقرر کیے گئے ہیں۔ صبح کی نماز کے بعد نہیں سونا چاہیے۔ انسان کو چاہیے ذکرو

اذکار کرتا رہے، قرآن مجید کی تلاوت کرے، اس سے عمر، رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ فرشتے اس شخص کے حق میں دعا کرتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ سونے سے پہلے وضو کیا جائے۔ ذکرِ الٰہی کرتے کرتے سو جانا چاہیے۔ میں ذاتی طور پر لوگوں سے گزارش کروں گا کہ وہ سونے سے قبل چاروں قل شریف اور آیت الکرسی ضرور پڑھیں اور رات کے وقت یا ۔۔۔۔۔ پڑھتے پڑھتے سو جائیں۔ اس سے انسان صبح تک اللہ تعالیٰ کی خصوصی حفاظت میں رہتا ہے۔ دوسرا کسی قسم کا ڈر بھی لاحق نہیں ہوتا۔ بہتر یہ ہے کہ انسان داہنی کروٹ پر سوئے۔ اُلٹا ہو کر سونا فعل شیطان ہے۔ اس سے ہر مسلمان کو اجتناب کرنا چاہیے۔ دوپہر کے وقت قیلولہ کرنا یعنی دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑی دیر آرام کرنا، باعث صحت ہے اور باعث ثواب بھی۔ اسلام میں خواب کی ایک مسلمہ حیثیت ہے۔ ان کی تعبیریں بھی برحق ہیں لیکن اگر خدانخواستہ کوئی شخص ڈراؤنی قسم کا خواب کبھی دیکھ بھی لے تو گھبرانا نہیں چاہیے، صدقہ دے دے۔ ان شاء اللہ ہر بلاء رفع دفع ہو جائے گی۔ احادیث میں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ بیت الخلاء جاتے وقت اپنے سر کو ڈھانپ لیں جسم کی پاکیزگی کے لیے پانی کا استعمال کریں۔ ٹشو اور دیگر اس قسم کی چیزوں کے استعمال سے طہارت نہیں ہوتی۔ عام طور پر لوگ طہارت کے وقت کپڑوں کی پاکیزگی کا خیال نہیں رکھتے ان سے گزارش ہے جب تک کپڑے پاک نہیں ہوں گے اُن کی کوئی عبادت قابل قبول نہیں ہوگی اس لیے کپڑے دھوتے وقت، طہارت کرتے وقت پاکیزگی کا خاص خیال رکھا جائے۔ بیت الخلاء یا کسی اور جگہ پر طہارت کرتے وقت نہ قبلہ کی طرف منہ ہونا چاہیے نہ پُشت۔ اس لیے لوگوں کو لیٹرین بناتے وقت اس شرعی مسئلہ کی طرف خاص خیال رکھنا چاہیے۔

نواں باب بیماریوں اور اُن کے علاج کے بارے میں ہے۔ اسلام نے ہمیں بتایا ہے کہ اگر خدانخواستہ ہم سے کوئی شخص بیمار ہو جائے تو بیماری کے علاج معالجہ کے لیے فوراً کوشش کرنی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ احتیاط اور دعاؤں کا سہارا بھی لیا

جائے' صدقہ بھی دیا جائے اس سے کافی بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ بیماری پر صبر کرنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ انشاء اللہ آخرت میں اس کا بہت زیادہ اجر ملے گا۔ اگر کوئی بیمار ہو جائے تو ہمیں چاہیے کہ ہم اس کی عیادت کریں۔ یہ سنت رسولؐ ہے۔ احادیث میں کہا گیا ہے کہ قرآن مجید میں ہر بیماری کے لیے شفاء ہے اس لیے تم اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کرو اور حصول شفاء کے لیے قرآن مجید پڑھو کیونکہ جس شخص کو قرآن مجید سے شفا نہ ہو اُس کو اور کسی چیز سے شفا نہیں ہو سکتی۔ "تہذیب آلِ محمدؐ" میں بیماریوں کے لیے دعائیں اور نسخہ جات موجود ہیں۔ قارئین کرام ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ دفعیہ سحر کے لیے بھی دعائیں موجود ہیں۔

جب کہ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ جادو ایک عام وباء کی طرح ہمارے معاشرہ میں پھیل چکا ہے۔ اس کا علاج قرآن مجید میں موجود ہے۔ لوگوں کو چاہیے اس تاریک اور پلید چیز کے دفعیہ کے لیے کسی نیک اور پرہیزگار عالم دین کی خدمت حاصل کریں۔ جادوگروں' شعبدہ بازوں کے پاس جا کر اپنا وقت اور پیسہ ضائع نہ کریں۔

دسواں باب لوگوں کے ساتھ زندگی گزارنے اور اُن کے حقوق سے متعلق ہے۔ اسلام ہمیشہ صلح و آشتی اور امن و سکون کو ترجیح دیتا ہے۔ اس لیے احادیث میں صلہ رحمی کی بہت زیادہ تعریف کی گئی ہے۔ جب کہ قطع رحمی اور جدائی کی سخت مذمت کی گئی ہے یہاں تک یہ بھی کہا گیا ہے کہ صلہ رحمی سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور اس سے عمر اور رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ آئمہ طاہرینؑ کی سیرت طیبہ سے جو ہمیں درس ملتا ہے وہ یہ ہے کہ والدین' بھائیوں' بہنوں' عزیزوں' رشتہ داروں اور دوستوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ اعتماد اور محبت کے رشتے کو تقویت پہنچائی جائے۔ اس سے ہمارا معاشرہ نہ صرف ترقی کر سکتا ہے بلکہ یہ پوری سوسائٹی نظیر جنت بن سکتی ہے۔ اسلام نے نوکروں' ملازموں کے حقوق کا بھی خیال رکھا ہے کہ آخر وہ بھی انسان ہیں ان کو بھی آرام کی ضرورت ہے۔ ان کے کھانے پینے اور حقوق کا خیال رکھا جائے۔ مومن بھائیوں کے

ساتھ اچھا برتاؤ اور مخلوق خدا کے ساتھ نیکی کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی مومن کو خوش کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہزار دو ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے۔ احادیث میں مومن کے احترام' اس کو کھانا کھلانے' اس کی عیادت اور ملاقات کرنے پر کافی زور دیا گیا ہے۔ مفلسوں' کمزوروں' مظلوموں' بوڑھوں' مصیبت زدہ لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کا بہت زیادہ ثواب ہے۔ اسلام کی رو سے کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ غریب کو حقیر سمجھے۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے تاکید کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ دوست کو چاہیے اپنے دوسرے دوست کا احترام کرے' اس کی غیبت نہ کرے اور ضرورت اور مشکل کے وقت اُس کے کام آئے۔ ظالموں کے ساتھ کسی قسم کا تعاون جائز نہیں ہے بلکہ ظالم کے ظلم کے سامنے خاموش رہنے والے کو بھی ظالموں کے زمرہ میں شامل کیا جائے گا۔ پھر بتایا گیا ہے کہ زندوں پر مرحومین کے کچھ حقوق ہیں ان کو اچھے الفاظ کے ساتھ یاد کیا جائے۔ ان کے لیے نیکیاں کی جائیں۔ قرآن مجید کا ختم اور فاتحہ ان کی روح کو ایصال کی جائے۔ مرحومین کے لیے راہِ خدا میں دیئے گئے صدقات و خیرات کے بدلے بھی ان کو اجر ملتا ہے۔ عذاب ٹل جاتا ہے اور درجات میں بلندی ہوتی ہے۔

گیارھواں باب سلام اور جواب سلام اور مصافحہ سے متعلق ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ تواضع و انکسار میں یہ بات بھی داخل ہے کہ جس شخص سے سامنا ہو جائے اُسے سلام کریں۔ سلام دو طریقے سے کیا جا سکتا ہے ایک آپ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ کہہ سکتے ہیں دوسرا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے۔ امن و سلامتی کے لیے یہ ایک طرح کی دعا ہے۔ معلوم کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ جس کو آپ سلام کر رہے ہیں وہ آپ کا رشتہ دار یا واقف کار ہی ہو بلکہ ہر مسلمان پر سلام کریں۔ اللہ تعالیٰ اس ایک جملہ کے عوض میں جزائے خیر سے نوازتا ہے اور زندگی میں بھی برکت ہوتی ہے اور معاشرہ میں اخوت و بھائی چارہ کو فروغ ملتا ہے۔

اسی طرح ایک دوسرے سے مصافحہ کرنا بھی سنت ہے۔ حدیث میں ہے کہ آپس میں مصافحہ کرو۔ مصافحہ کے سبب سینے کینہ سے صاف ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد مجالس ومحافل میں بیٹھنے کے آداب کی بابت بتایا گیا ہے۔ کوشش کریں کہ کسی اچھے شخص کی ہم نشینی اختیار کریں۔ پست' کمینے' جرائم پیشہ افراد کی محفل میں نہ بیٹھیں۔ محفل میں پیر پھیلا کر نہ بیٹھنا چاہیے۔ جب کوئی گفتگو کر رہا ہو تو اس کی گفتگو کے دوران نہ بولیں جب وہ بات ختم کر لے تو اپنے خیال کا اظہار کریں۔ محافل میں حد سے زیادہ مذاق نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی زیادہ قہقہے لگا کر ہنسا جائے بلکہ ہر بات میں توازن ہونا چاہیے۔ اگر کوئی شخص آپ کے گھر آتا ہے تو حتی الامکان اُس کی عزت کریں اس سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آئیں۔

احادیث کی رو سے تین افراد کی بہت زیادہ عزت کی جائے۔ ایک سفید ریش بوڑھا' حافظ قرآن' امام عادل یعنی نیک اور صالح عالم دین۔ اخلاقیات کی رو سے لوگوں کے سامنے ڈکار لینے اور تھوکنے سے اجتناب کیا جائے۔ جب کسی کو چھینک آجائے تو کہے اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ۔ سننے والے کو چاہیے وہ کہے یَرحَمُکُمُ اللّٰہُ۔ علمائے کرام مومنین عظام کو چاہیے جہاں بھی بیٹھیں تعلیمات محمد وآل محمد علیہم السلام کے فروغ اور نشرواشاعت کی بابت بات چیت کریں۔ اُن کے اقوال بیان کیے جائیں ان کی احادیث اوران کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی جائے۔ اہل بیت اطہارؑ کے فضائل و مصائب بیان کیے جائیں۔ اس کے بعد ہماری توجہ باہمی مشورہ کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ حدیث میں ہے کہ عقل مند' دین دار اور پرہیزگار شخص سے مشورہ کرو جب وہ کوئی بات کہے تو اُس کے خلاف مت کرو ورنہ تمہاری دنیا وآخرت کی خرابی کا باعث ہوگا۔ پھر خط اور اس کے جواب کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ جناب صادق آل محمدؑ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے اسی طرح خط کا جواب لکھنا واجب ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ خط لکھنے سے پہلے بسم اللہ

الرحمٰن الرحیم لکھنا ترک نہ کرو۔ ''تہذیب آل محمدؐ'' میں مکان کی فراخی کو بہت بڑی نعمت قرار دیا گیا ہے۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی یہ حدیث درج کرتے ہیں کہ امامؑ نے فرمایا کہ آدمی کی خوش نصیبی میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ انسان کا مکان وسیع اور کھلا کھلا ہو۔ اسلام کس قدر پاک و پاکیزہ اور باریک بین مذہب ہے کہ جو ہر شعبۂ حیات میں لوگوں کی بھلائی کا خیال رکھتا ہے۔ احادیث میں کہا گیا ہے کہ مکان میں زیادہ تکلفات نہ کیے جائیں اور نہ ہی اس کو بہت اُونچا کیا جائے۔ معصومؑ کا کس قدر خوبصورت قول ہے کہ جو عمارت ضرورت سے زیادہ بنائے گا وہ قیامت کے دن اپنے مالک کے لیے وبال بن جائے گی۔ پھر گھر میں جانور پالنے کی اہمیت کو بتایا گیا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان ہے کہ گھر میں ایسے جانور جیسے کبوتر' مرغ بکریاں رکھنی اچھی ہیں تاکہ جنوں کے بچے اُن سے کھیلیں اور تمہارے بچوں سے سروکار نہ رکھیں۔ اگر ممکن ہو تو بھیڑ بکریوں کا پالنا بھی مستحب ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ہی کا ارشاد ہے کہ جس گھر میں ایک بھیڑ' بکری دودھ دینے والی ہو روزانہ دو فرشتے اُس گھر کے رہنے والوں سے کہتے ہیں کہ خدا تمہیں آباد وشاد رکھے اور تمہارے گھر میں برکتیں نازل فرمائے۔ احادیث کی رو سے پرندوں کا پالنا باعث ثواب ہے۔ لیکن ان کو کسی بھی لحاظ سے تکلیف نہ پہنچائی جائے۔

احادیث کی رو سے کتا رکھنا یا پالنا مکروہ ہے بلکہ کالے کتے کو تو جن سے تشبیہ دی گئی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ شکاری کتے کو مکان میں رکھو مگر علیحدہ جگہ میں کم از کم اس کے اور تمہارے درمیان میں ایک ایسا دروازہ ہو جو بند ہو سکے۔ پھر ہمیں مکان کی صفائی کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مکان میں جھاڑو دینے اور صفائی کرنے سے افلاس زائل ہوتا ہے۔

تیرہواں باب میں پیادہ چلنے' سوار ہونے' بازار جانے' تجارت و کھیتی باڑی کرنے کے بارے میں ہے۔ حضرت رسولؐ خدا کا ارشاد ہے کہ سواری کا چارپایہ رکھنا آدمی کی خوش قسمتی میں داخل ہے۔ احادیث میں گھوڑے کی بہت تعریف کی گئی ہے۔ یہ جانور اپنے مالک کے لیے باعث زینت بھی ہے اور وفادار بھی ہے۔ خود تو تکلیف اٹھا لیتا ہے لیکن اپنے مالک کو پریشان نہیں ہونے دیتا۔ احادیث میں کہا گیا ہے کہ جب انسان پیدل چلے تو بڑے سکون و وقار کے ساتھ چلے۔ اسی لیے تو امام موسٰی کاظم علیہ السلام کا فرمان ہے کہ تیز تیز راستہ چلنے سے مومن کا حُسن جاتا رہتا ہے۔ علامہ مجلسیؒ آگے چل کر بتاتے ہیں کہ اُونٹ' گائے' بھینس وغیرہ کا پالنا بھی باعث ثواب ہے۔ ان جانوروں کے بہت فائدے ہیں۔ ایک تو انسان کو دودھ اور گھی دیتے ہیں دوسرا ان کا دودھ بیچ کر وہ اپنے بچوں کی روزی کا بندوبست کرسکتا ہے۔ تیسرا ان کی بڑھتی ہوئی نسل خرید وفروخت کے کام میں لائی جاسکتی ہے۔ ان سے انسان کثیر زرمبادلہ کما سکتا ہے۔ حدیث میں کہا گیا ہے کہ یہ جانور زندہ ہوں تب بھی مفید ہیں مر جائیں تو تب بھی فائدہ مند ہیں یعنی ان کو ذبح کر کے ان کی کھال اور گوشت کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بعدازاں تجارت اور حلال روزی کی اہمیت کو بتایا گیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ دولت مندی گناہوں سے بچنے میں اور تقویٰ اختیار کرنے میں سب سے اچھا مددگار ہے۔ حضور اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب تم نے اپنی دکان کھولی اور مال پھیلا کر بیٹھے تو جو کچھ تمہارے ذمے تھا کر چکے اب باقی خدا کے ذمے ہے۔ اُس پر توکل کرو۔ پھر بتایا گیا ہے کہ تجارت کرنے سے پہلے ضروری فقہی مسائل کا جاننا بے حد ضروری ہے۔ اس کے بعد کھیتی باڑی کی فضیلت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ کھیتی باڑی کرو اور باغ لگاؤ۔ خدا کی قسم کوئی شخص اس سے زیادہ حلال اور پاک پیشہ نہیں کرسکتا۔ اسی طرح امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کھیتی کرنا سب سے بڑی کیمیا ہے۔

بارہواں باب سفر کے آداب سے متعلق ہے۔ اس باب میں تفصیل سے بتایا

لیا ہے کہ کون کون سی تاریخوں میں سفر کرنا درست ہے اور کون سی تاریخوں میں ورست نہیں ہے۔ حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے دن فر کیا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ جمعرات کا دن خدا اور رسولؐ خدا اور فرشتوں کو پسند ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ سفر سے پہلے صدقہ دیا جائے۔ حضرت امام جعفر سادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جو شخص صبح کے وقت کچھ صدقہ دے دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس دن کی نحوست اُس سے دفع کر دیتا ہے۔ یہ بھی حکم ہے کہ سفر پر جانے سے پہلے فسل کیا جائے۔ نماز اور دعائیں پڑھی جائیں۔ یہ باب دوسرے ابواب کی نسبت قدرے تفصیلی ہے۔ اُٹھنے بیٹھنے' چلنے پھرنے اور راستے میں قیام کرنے اور منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے بھی آداب اور دعائیں بیان کی ہیں۔ واقعتاً اسلام کس قدر پاک و پاکیزہ دین ہے کہ جس نے زندگی کے کسی شعبہ کو بھی بے مقصد نہیں چھوڑا بلکہ محمد و آل ند علیہم السلام نے باریک سے باریک نکتہ کی طرف بھی توجہ اور دھیان دیا ہے۔ اس لوشش اور عرق ریزی اور تاکید مزید کی وجہ یہ ہے کہ جتنا بھی ہو جیسا بھی ہو انسان کو فائدہ پہنچے۔ بنی نوع انسان کو دنیوی واخروی فوائد حاصل ہوں۔ بلاشبہ محمد و آل محمد علیہم السلام نے ملّتِ اسلامیہ پر بے شمار احسانات کیے ہیں۔ انہوں نے ہماری فلاح و ترقی اور کامیابی و کامرانی کا جتنا سوچا ہے شاید اتنا کسی نے بھی نہ سوچا ہو۔

ادارہ منہاج الصالحین کی محترم انتظامیہ بالخصوص مولانا ریاض حسین جعفری مبارکباد کے مستحق ہیں جو طباعت کی دنیا میں بہت بڑا نام پیدا کر چکے ہیں۔

دعا ہے کہ خداوند کریم ان کو آباد و شاد رکھے اور ادارہ ہذا کو بہت زیادہ کامیابیوں سے نوازے۔ آمین!

علامہ عابد عسکری
فاضل قم

پہلا باب

لباس کے آداب اور عمدہ لباس پہننے کی فضیلت

اکثر معتبر روایات میں ملتا ہے کہ اپنی مالی حالت کے مطابق اچھا' پاک و پاکیزہ اور عمدہ لباس پہننا سنت نبویؐ ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔ اگر حلال طریقہ سے اچھا لباس میسر نہ ہو تو جو بھی میسر ہے اسی پر قناعت کرنی چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ اچھا اور فاخرہ لباس انسان کو رب العزت کی اطاعت اور عبادت سے دُور کر دے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کے رزق میں فراخی اور وسعت پیدا کر دے تو بہتر یہ ہے کہ اپنی حالت کے مطابق کھائے پیئے اور لباس پہنے۔ اسے چاہیے کہ اپنے ایمانی بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ اگر کسی شخص کی روزی تنگ ہو اس پر لازم ہے کہ اسی پر قناعت کرے اور خود کو حلال اور مشکوک چیزوں سے بچائے رکھے۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کوئی نعمت عطا فرمائے اور اس نعمت کا اثر اس پر ظاہر ہو تو اس کو خدا کا دوست کہنا چاہیے اور روز قیامت وہ خدا کے شکرگزار بندوں میں شمار ہوگا اور اگر اس پر نعمت کا اثر ظاہر نہ ہو اور وہ رب کریم کا شکر ادا نہ کرے تو وہ خدا کا دشمن ہے اور قیامت کے دن اس کا شمار کفران نعمت کرنے والوں میں سے ہوگا''۔

❁ حضرت علیؑ ابن ابی طالب فرماتے ہیں:

''مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے سامنے اچھا اور صاف ستھرا لباس پہن کر جائے جس طرح کہ وہ اجنبی لوگوں کے سامنے بہترین لباس زیب تن کر کے جاتا ہے تاکہ اس کی شخصیت میں نکھار پیدا ہو اور اسے عزت کی نگاہ سے دیکھا

جائے''۔

حضرت امام رضا علیہ السلام موسم گرما میں چٹائی پر بیٹھا کرتے تھے اور سردیوں کے موسم میں ٹاٹ پر اور جب گھر میں سوتے تو کھدر جیسا لباس زیب تن کرتے تھے لیکن جب آپ گھر سے باہر تشریف لاتے تو نعمت الٰہی کے اظہار کے لیے اچھا لباس پہنتے تھے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے:

''خداوند کریم زینت اور اظہار نعمت کو پسند کرتا ہے اور زینت کو ترک کرنے اور برے حال کے اظہار کو قطعی طور پر پسند نہیں کرتا۔ وہ چاہتا ہے کہ اپنی نعمتوں کا اثر اپنے بندے میں اس طرح دیکھے کہ وہ بہترین لباس پہنے' اچھی خوشبو استعمال کرے' مکان کی سجاوٹ کرے' گھر کو صاف رکھے اور سورج غروب ہونے سے پہلے روشنی کا اہتمام کرے (یعنی بلب ٹیوب کے بٹن آن کر دے) کہ اس سے تنگ دستی دُور ہوتی ہے اور رزق میں اضافہ ہوتا ہے''۔

❁ حضرت امام علی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسے لوگ بھی پیدا کیے ہیں کہ جن پر خصوصی شفقت کی وجہ سے ان کی روزی تنگ کی ہے اور دنیا کی محبت اُن کے دلوں سے اُٹھا لی ہے وہ لوگ اس آخرت کے طلبگار ہیں کہ جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اُن کو طلب کیا ہے اور وہ مالی مشکلات اور دنیاوی پریشانیوں پر صبر کرتے ہیں اور وہ ابدی و سرمدی نعمتوں کا اشتیاق رکھتے ہیں کہ جو خدا نے اُن کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ انہوں نے اپنی جان جانِ آفریں کے حوالے کر رکھی ہے اور ان کا انجام ''شہادت'' ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ جب وہ آخرت میں پہنچیں گے تو خداوند عالم ان سے راضی ہوگا اور جب تک وہ اس دنیا میں ہیں' ان کو علم ہے کہ ایک نہ ایک دن سب کو مرنا ہے اس لیے وہ توشۂ آخرت جمع کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ سونا چاندی اور مال و دولت جمع نہیں کرتے۔ وہ سادہ لباس پہنتے ہیں۔ کھانے پینے میں بے جا خرچ نہیں کرتے اور جو کچھ بچتا ہے وہ

راہ خدا میں دے دیتے ہیں تاکہ اُن کی آخرت کا توشہ ہو۔ وہ نیک لوگوں کے ساتھ (خدا کے لیے) دوستی رکھتے ہیں اور بروں سے (خدا کے لیے) گریزاں رہتے ہیں۔ وہ راہ ہدایت کے چراغ اور آخرت کی نعمتوں سے مالا مال ہیں''۔

❁ یوسف بن ابراہیم سے روایت ہے:

''میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں خز سے بنا ہوا لباس پہن کر حاضر ہوا (خز ایک دریائی چوپایہ ہے۔ یہ مچھلی کی طرح پاک و حلال ہوتا ہے اس کے بال اور کھال لباس کے کام آتے ہیں) اور عرض کیا کہ مولاؑ! آپؑ لباس خز کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ جس وقت حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو آپ نے لباسِ خز زیب تن کیا ہوا تھا''۔

جس وقت حضرت علی علیہ السلام نے جناب عبداللہ بن عباسؓ کو نہروان کے خارجیوں سے گفتگو کرنے کے لیے بھیجا تو انہوں نے بہترین لباس پہن رکھا تھا۔ اعلیٰ درجے کی خوشبو سے معطر تھے اور اچھے سے اچھے گھوڑے پر سوار تھے۔ جب خارجیوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا کہ آپ تو بہت ہی نیک انسان ہیں۔ پھر یہ ظالموں کا سا لباس کیوں پہنا ہوا ہے اور ایسے گھوڑے پر سوار کیوں ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے یہ آیت پڑھی:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ بِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ

''کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے وہ زینت حرام کی ہے جو اس کی اطاعت سے روکے اور پاک ہے وہ رزق جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے زمین پر پیدا کیا ہے''۔

❁ حضور پاکؐ کا ارشاد گرامی ہے:

''عمدہ لباس پہنو اور زینت کرو کہ یہ خدا کو پسند ہے اور وہ خوبصورتی و زیبائی کو پسند کرتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ وہ لباس رزق حلال سے تیار ہوا ہو''۔

معتبر حدیث میں ہے کہ سفیان ثوری جو ایک صوفی تھا وہ مسجد الحرام میں آیا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ قیمتی کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے ہیں۔ وہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ بخدا میں امام کے پاس جا کر اس لباس کے بارے میں انہیں سرزنش کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ آگے بڑھا اور قریب جا کر بولا: اے فرزندِ رسولؐ! خدا کی قسم پیغمبر اسلامؐ نے تو اس قسم کا لباس کبھی نہیں زیب تن کیا اور نہ ہی آپ کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے پہنا ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جناب رسولؐ خدا کے زمانے میں لوگ تنگدست تھے۔ یہ زمانہ اور زمانہ ہے اور نیک لوگ خدا کی نعمتوں سے استفادہ کرنے کے زیادہ حق دار ہیں۔ اس کے بعد آیۂ مذکورہ تلاوت فرمائی اور فرمایا جو عطیہ خدا کا ہے اس کو استعمال کرنے کے لیے ہم سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ لیکن اے ثوری! یہ لباس جو تو دیکھتا ہے میں نے فقط عزت دنیا کے لیے پہن رکھا ہے پھر آپ نے اس کپڑے کا دامن اٹھا کر اسے دکھایا کہ نیچے ویسے ہی کھدر کی طرح سخت لباس تھا اور ارشاد فرمایا:

''یہ موٹے کپڑے میرے نفس کے لیے ہیں اور یہ نفیس لباس عزت ظاہری کے لیے ہے''۔ اس کے بعد حضرت نے ہاتھ بڑھا کر سفیان ثوری کا جبہ کھینچ لیا وہ اس پرانی گدڑی کے نیچے نفیس لباس پہنے ہوئے تھا۔ فرمایا افسوس ہے تجھ پر کہ تو نے نفس کو خوش کرنے کے لیے عمدہ لباس پہن رکھا ہے اور اوپر کی گدڑی لوگوں کو فریب دینے کے لیے ہے۔

❁ عبداللہ بن ہلال سے روایت ہے:

''میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں کو وہ لوگ بہت ہی اچھے لگتے ہیں جو سادہ کھانا کھائیں' کھدر کا لباس پہنیں اور انتہائی سادگی کے ساتھ زندگی بسر کریں؟ امام علیہ السلام نے فرمایا اے عبداللہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت یوسف علیہ السلام پیغمبر بھی تھے اور پیغمبر کے بیٹے بھی۔ اس کے باوجود آپ ریشمی قبائیں زیب تن فرمایا کرتے تھے جس میں سونے کے تار جڑے ہوئے

تھے۔ آپ آلِ فرعون کے دربار میں بیٹھتے تھے لوگوں کے درمیان فیصلے کرتے تھے۔ عوام کو آپ کے لباس سے کوئی غرض نہ تھی۔ وہ عدل وانصاف کے نفاذ کے خواہش مند تھے۔ چنانچہ معاشرتی طور پر یہ بے حد ضروری ہے کہ سچ بولیں، وعدہ پورا کریں اور زندگی کے تمام معاملات میں اچھا برتاؤ کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حلال کو کسی پر حرام نہیں کیا اور حرام کو حلال نہیں کیا۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ چیز تھوڑی ہو یا زیادہ ہو اس کے بعد آپ نے آیۂ مذکورۂ قبل کی تلاوت فرمائی''۔

۲- وہ ملبوسات جن کا پہننا حرام ہے

مردوں کو خالص ریشم سے تیار شدہ کپڑے پہننا حرام ہے۔ اس طرح مردہ جانور کی کھال سے بنا ہوا لباس استعمال نہ کیا جائے کیونکہ یہ حرام ہے۔ ہمارے فقہاء کرام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ان جانوروں کی کھال لباس میں استعمال نہ کی جائے کہ جو اسلامی طریقہ پر ذبح نہ کیے گئے ہوں۔ اسی طرح حرام گوشت رکھنے والے حیوانات کے تمام اجزاء حرام ہیں۔ ان کو کسی طور پر استعمال نہ کیا جائے اور نماز کے دوران ان سے خصوصی اجتناب کیا جائے۔ بہتر یہ ہے کہ بچوں کو ریشمی لباس نہ پہننے دیا جائے۔ (یاد رہے ریشمی لباس سے مراد وہ لباس ہے جو خالص ریشم سے بُنا گیا ہو)

❀ حضور اکرمؐ نے جناب علی علیہ السلام سے فرمایا:

''اے علیؑ! سونے کی انگوٹھی نہ پہنی جائے کہ وہ بہشت میں باعث زینت بنے گی اسی طرح ریشمی لباس نہ پہنا جائے کہ وہ جنت میں عام استعمال میں لایا جانے والا لباس ہوگا''۔

❀ حضور پاکؐ کا ایک اور ارشاد گرامی ہے کہ

''ریشمی لباس نہ پہنو کہ قیامت کے روز اس کی وجہ سے جسم کو جہنم میں جلایا جائے گا''۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا: ''مولاؑ! کیا ہم اپنی خواتین کو

سونا پہنا سکتے ہیں؟''

آپ نے فرمایا! ''عورتوں کے لیے سونے کے تمام زیورات جائز ہیں لیکن نابالغ لڑکوں کو سونا نہ پہنایا جائے''۔

❀ امام علیہ السلام نے مزید فرمایا:

''میرے والد گرامی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے بچوں اور عورتوں کو سونے چاندی کے زیور پہنایا کرتے تھے۔ اور شرعی لحاظ سے یہ جائز ہیں'' (ممکن ہے کہ اس حدیث میں بچوں سے مراد بیٹیاں ہوں اور ہوسکتا ہے کہ نابالغ لڑکے بھی اس میں شامل ہوں مگر بہتر یہ ہے کہ لڑکوں کو سونا نہ پہنایا جائے)۔

۳- سوتی کپڑا پہننا

سب کپڑوں میں اچھا کپڑا سوتی ہے لیکن اونی کپڑے کو بارہ مہینے پہننا اور مستقل طور پر اسے استعمال کرنا مکروہ ہے۔ اگر دوسری قسم کا لباس نہ ہو یا سردی دُور کرنا مقصود ہو تو اس قسم کا لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

❀ حضرت علی علیہ السلام کا فرمان گرامی ہے:

''روئی کا کپڑا پہنو کہ وہ جناب رسالتمآب اور ہم اہلبیتؑ کا لباس ہے اور حضور اکرمؐ بغیر کسی ضرورت کے اونی کپڑا زیب تن نہیں کرتے تھے''۔

❀ حسین ابن کثیر سے منقول ہے:

''میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو موٹا کپڑا زیب تن فرماتے ہوئے دیکھا تو میں نے عرض کی کہ مولاؑ! آپ پشمینہ کیوں پہنتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا کہ میرے والدِ گرامی اور حضرت امام زین العابدینؑ اُونی کپڑا استعمال کرتے تھے لیکن جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو موٹا سوتی کپڑا پہنے ہوتے تھے اور ہم بھی انہی کی پیروی کیے ہوئے ہیں''۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں پانچ چیزیں مرتے وقت تک

ترک نہ کروں گا۔ ۱- زمین پر بیٹھ کر غلاموں کے ساتھ کھانا کھانا ۲- خچر اور گھوڑا پر سوار ہونا ۳- بکری کو اپنے ہاتھ سے دوہنا ۴- بچوں کو سلام کرنا ۵- اُونی کپڑا پہننا۔

ان تمام حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر مومنین شال اور پشمنے کو اپنا شعار قرار دیں اور خود کو نمایاں کرنے کی غرض سے استعمال کریں تو یہ اچھی بات نہیں ہے لیکن اگر قناعت یا مفلسی یا سردی سے محفوظ رہنے کے لیے ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث میں ہے کہ ابوذر غفاریؓ نے حضور پاکؐ سے نقل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''آخری زمانے میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو گرمی کے دنوں میں پشمینہ ہی پہنا کریں گے اور وہ گمان کریں گے کہ ان کپڑوں کی وجہ سے ان کو دوسرے لوگوں پر برتری حاصل ہوئی ہے لیکن یہ یاد رکھو کہ اس قسم کے لوگوں پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت کریں گے۔

۴- زیر استعمال کپڑوں کا رنگ کیسا ہونا چاہیے؟

سفید رنگ کا کپڑا پہننا سب سے بہتر ہے۔ اس کے بعد زرد، پھر ہلکا نیلا، گہرا سرخ پہننا مکروہ ہے خاص طور پر نماز میں--- اور سیاہ رنگ کا کپڑا پہننا مکروہ ہے (لیکن عزاداری کے دوران کالے کپڑے پہنے جا سکتے ہیں) مگر کالا عمامہ، کالی جرابیں اور کالی عبا پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

❁ حضور اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ

''سفید کپڑا پہنو کہ یہ رنگ سب سے اچھا اور پاکیزہ ہے اور اپنے مردوں کو بھی اسی رنگ کا کفن دو''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام زیادہ تر سفید لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے''۔

حفص مؤذن کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا

کہ قبر و منبر رسولؐ کے درمیان نماز پڑھ رہے تھے اور آپ نے زرد کپڑے پہنے ہوئے تھے (آپ اسے کریم کلر سے تعبیر کر سکتے ہیں)۔

حسن بن زرارہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو اس شکل وصورت میں گھر سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے زرد رنگ کی عبا زیب تن کر رکھی تھی۔

❁ یونس سے روایت ہے:

''میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو ہلکے نیلے رنگ کی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا''۔

❁ محمد بن علی سے روایت ہے:

''میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو ہلکے عدسی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا''۔

❁ ابوالعلا سے روایت ہے:

''میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو ہلکے سبز رنگ کی یمنی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا''۔

۵- کپڑے پہننے کے کچھ اور آداب

زیادہ لمبے کپڑے پہننا اور آستینیں زیادہ لمبی رکھنا اور کپڑوں کو تکبر و غرور کی غرض سے گھسیٹ کر چلنا مکروہ اور مذموم ہے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''جناب امیر علیہ السلام بازار تشریف لے گئے اور ایک اشرفی میں تین کپڑے خریدے، پیراہن ٹخنوں تک، شلوار نصف پنڈلی تک اور آگے سینے تک اور پیچھے کمر سے بہت نیچی تھی۔ پھر ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد ادا کر کے دولت سرا تشریف لائے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''کپڑے کا وہ حصہ جو ایڑی سے گزر کر نیچے پہنچے آتش جہنم میں ہے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جو اپنے پیغمبرؐ سے یہ فرمایا ہے وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ کہ ''اپنے کپڑوں کو پاک کرو''۔ آنحضرتؐ کے کپڑے تو پاک و پاکیزہ ہی تھے اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے کپڑے اُونچے رکھو تا کہ نجاست میں آلودہ نہ ہو پائیں''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے:

''جناب رسولؐ خدا نے ایک شخص کو وصیت فرمائی کہ اپنا پیرہن اور شلوار بہت نیچا نہ کیا کرو کہ یہ تکبر کی علامت ہے اور خداوند کریم تکبر کو پسند نہیں کرتا''۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام جب کپڑے زیب تن کرتے تھے تو آستینوں کو کھینچ کھینچ کر دیکھا کرتے تھے۔ انگلیوں سے جتنی بڑھ جاتیں اتنی چھوٹی کروا لیتے تھے۔

حضرت رسولؐ خدا نے جناب ابوذر غفاریؓ سے فرمایا:

''جو شخص اپنے کپڑے تکبر کے طور پر زمین پر گھسیٹا چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف رحمت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔ مرد کی شلوار نصف پنڈلی تک ہونی چاہیے اور ٹخنے تک بھی جائز ہے اس سے زیادہ تکبر کی علامت سمجھی جائے گی اور متکبر شخص کا مقام جہنم ہی ہے''۔

۶- وہ لباس جو عورتوں اور کافروں سے مخصوص ہو‘ اس کا پہننا؟

مردوں کے لیے عورتوں کا مخصوص لباس جیسے مقنعہ‘ نقاب برقع وغیرہ پہننا حرام ہے۔ اسی طرح عورتوں کے لیے مردوں کا مخصوص لباس پہننا حرام ہے۔ جیسے ٹوپی‘ عمامہ‘ قبا وغیرہ اور کافروں کا مخصوص جیسے انگریزی ٹوپیاں وغیرہ مرد و عورت کسی کے لیے بھی جائز نہیں۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے:

''عورت کے لیے مرد کی سی شکل و صورت اختیار کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ حضرت رسولؐ خدا ان مردوں پر جو عورتوں جیسی شکل و صورت اختیار کریں اور اُن عورتوں پر جو مردوں جیسا بنیں لعنت کی ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کو وحی بھیجی کہ مومنوں سے کہہ دو کہ وہ میرے دشمنوں جیسا کھانا نہ کھائیں اور میرے دشمنوں جیسے کپڑے نہ پہنیں اور میرے دشمنوں کی رسم و رواج اختیار نہ کریں ورنہ یہ بھی میرے دشمنوں کے مانند ہو جائیں گے۔

۷- عمامہ باندھنے کے آداب

سر پر عمامہ باندھنا سنت ہے اور تحت الحنک[1] باندھنا سنت ہے۔ شیخ شہید علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ کھڑے ہو کر عمامہ باندھنا سنت ہے۔

❁ حضور پاکؐ سے منقول ہے:

''عمامہ عربوں کا تاج ہے۔ جب وہ عمامہ چھوڑ دیں گے تو خدا اُن کی عظمت کھو دے گا''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے:

''جناب رسولؐ خدا نے عمامہ باندھا اور عمامے کا ایک سرا آگے کی طرف ڈالا اور دوسرا پیچھے کی طرف اور حضرت جبرئیلؑ نے بھی ایسا ہی کیا''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے:

''بدر کے روز فرشتوں کے سر پر سفید عمامے تھے اور ان کے پلے چھوٹے ہوئے تھے''۔

فقہ رضوی میں مذکور ہے کہ جس وقت عمامہ سر پر باندھو تو یہ دعا پڑھو:

---

[1] تحت الحنک کا لفظی مطلب یہ ہے کہ تالو کے نیچے یا سامنے، عمامہ کے ایک پیچ کو گردن کے آگے منہ کے نیچے سے گزارنا۔

بِسمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ ارفَع ذِکرِیَ وَاعلِ شَاْنِی وَاَعِزَّنِی بِعِزَّتِکَ وَاَکرِمنِی بِکَرمِکَ بَیْنَ یَدَیکَ وَبَینَ خَلقِکَ اَللّٰھُمَّ تَوَجِّنِی بِتَاجِ الکَرَامَةِ وَالعِزِّ وَالقَبُولِ —

یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں' یااللہ! میرا نام بلند کر' میرا رتبہ بڑھا اور اپنی عزت کا واسطہ! میری عزت زیادہ کر' اور اپنے کرم سے اپنی مخلوق میں میرا اکرام زیادہ کر' یااللہ! کرامت اور عزت اور قبولیت کا تاج مجھے پہنا۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کئی قسم کی ٹوپیاں تھیں جو آپ پہنتے تھے۔

۸- شلوار (پاجامہ) پہننے کے آداب

❁ فقہ الرضا میں منقول ہے:

''شلوار بیٹھ کر پہنو کھڑے ہو کر نہ پہنو کہ اکثر غم و پریشانی کا سبب بنتا ہے اور پہننے کے وقت یہ دعا پڑھو:

بِسمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ استُر عَورَتِی وَلاَ تَھتِکنِی فِی عَرَصَاتِ القِیَامَةِ وَاَعِفَّ فَرجِی وَلاَ تَخلَع عَنِّی زِینَةَ الاِیمَانِ

یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں' اللہ میری ستر پوشی فرما اور میدان قیامت میں میری توہین نہ ہو۔ مجھے عفت کی توفیق عنایت کر اور زینت ایمان مجھ سے سلب نہ فرما۔

مکارم الاخلاق میں کتاب نجات سے نقل کیا ہے کہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ استُر عَورَتِی وَاٰمِن بِہٖ رَوعَتِی وَاَعِفَّ فَرجِی وَلاَ تَجعَل لِلشَّیطَانِ فِی ذٰلِکَ نَصِیبًا وَلاَ لَہُ اِلٰی ذٰلِکَ وَصُولاً فَیَضَعُ

لِیَ المَکَایِدَ وَیُھَیِّجُنِی لِاِرتِکَابِ مَحَارِمِکَ —

یعنی یااللہ! میری پردہ پوشی کر' اور مجھے خوف سے نجات دے۔ مجھے توفیق عفت عطا فرما کہ شیطان مجھ کو خواہشات میں مبتلا کر کے میری پردہ پوشی میں حصہ نہ لے۔ اس کو مجھ سے ہر طرح دُور رکھ کہ میرے لیے جال نہ بچھانے پائے' اور میں تیرے محرمات کا مرتکب ہو کر بداعمال اور عیب دار نہ ہو جاؤں۔

❁ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے:

''انبیاء علیہم السلام پاجامہ سے پہلے پراہن لیا کرتے تھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ کھڑے ہو کر' قبلہ کی طرف منہ کر کے اور آدمیوں کی طرف منہ کر کے شلوار نہ پہنو''۔

۹- نئے کپڑے پہننے کے آداب

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ

''نیا کپڑا پہنتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجعَلہُ ثَوبَ یُمنٍ وَّتُقًی وَّبَرَکَةٍ اَللّٰھُمَّ ارزُقنِی فِیہِ حُسنَ عِبَادَتِکَ وَعَمَلاً بِطَاعَتِکَ وَاَدَاءَ شُکرِ نِعمَتِکَ اَلحَمدُلِلّٰہِ الَّذِی کَسَانِی مَآ اُوَارِیْ بِہٖ عَورَتِی وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِی النَّاسِ

یعنی یااللہ! اس کپڑے کو باعث برکت و زہد قرار دے یااللہ جب تک میں اس کپڑے کو پہنے رہوں تیری عبادت خوبی کے ساتھ بجا لاؤں' تیری طاعت پر عمل کرتا رہوں اور تیری نعمتوں کا شکریہ ادا کروں۔ سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں' جس نے مجھے ایسا

لباس عنایت فرمایا کہ اس سے میری پردہ پوشی بھی ہوتی ہے اور سب لوگوں میں باعث زینت بھی ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''جو شخص نیا کپڑا پہننے کے وقت کورے برتن میں پانی لے کر ۳۲ مرتبہ سورہ انا انزلناہ اس پانی پر پڑھیں اور اس کپڑے پر چھڑک دے تو جب تک اس کا تار تار باقی رہے گا روزی میں برکت اور اضافہ ہوتا رہے گا''۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ نیا کپڑا پہننے کے وقت لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰه پڑھا کرو تا کہ تم آفتوں سے نجات پاؤ اور جب تک اس کپڑے کا ایک تار بھی باقی رہے گا۔ وقت خوشی و مسرت میں گزرے گا۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے:

''جس وقت میرے والد گرامی نئے کپڑے پہنتے تھے تو انہیں دائیں طرف رکھتے اور پانی کا ایک گلاس منگوا کر اس پر سورہ قل ھو اللّٰہ احد' آیۃ الکرسی اور قل یاایھا الکافرون دس دس مرتبہ پڑھتے تھے اور وہ پانی اُن کپڑوں پر چھڑک دیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ایسا کرے گا جب تک اس کپڑے کا ایک تار بھی باقی رہے گا اس کی روزی مسلسل فراخ ہوتی رہے گی''۔

❁ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے:

''جب خدا کسی کو نئے کپڑے عطا فرمائے اور وہ ان کو پہنے تو اسے چاہیے کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ حمد' آیۃ الکرسی' قل ھو اللّٰہ اور انا انزلناہ پڑھے۔ نماز ختم کرنے کے بعد خدا کا شکر ادا کرے کہ اس نے ستر پوشی کی اور لوگوں کی نظر میں اس کو عزت بخشی اور لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کثرت سے پڑھے' اس شکریے کا نتیجہ یہ ہوگا جب تک وہ کپڑا بدن پر رہے گا وہ معصیت میں مبتلا نہ ہوگا اور ہر تار کے عوض اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرے گا اس شخص کے لیے استغفار اور دعائے رحمت کرتا رہے گا۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''جب کوئی شخص نیا کپڑا پہننا چاہے تو ایک برتن میں پانی لے کر ۲۶ مرتبہ انا انزلناہ پڑھے اور جس وقت آیہ تنزل الملائکۃ پر پہنچے تو تھوڑا سا پانی کپڑے پر چھڑک دے پھر وہ کپڑا پہن کر دو رکعت نماز شکرانہ پڑھ کر یہ دعا مانگے:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاُصَلِّیْ فِیْهِ لِرَبِّیْ ۔

''یعنی سب تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے ایسی چیز عطا فرمائی کہ لوگوں میں اس کے باعث سے زینت پاتا ہوں۔ ستر کی پردہ پوشی ہوتی ہے اور اُسی سے اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں'

اور خدا کا شکر ادا کرے' تو اس کپڑے کے پرانے ہونے تک رزق میں اضافہ ہوتا رہے گا''۔

۱۰- لباس پہننا اور تبدیل کرنا

❁ حضرت رسولؐ خدا سے منقول ہے:

''آنحضرت نے رات اور دن میں ہر وقت عریانِ بدن ہونے سے منع فرمایا ہے''۔

❁ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے:

''جس وقت مرد برہنہ ہوتا ہے تو شیطان اس کو وسوسوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا! ''جس وقت تم اپنا لباس تبدیل کرنا چاہو تو بسم اللہ کہہ کر تبدیل کیا کرو تا کہ اس لباس کو جنات استعمال نہ کریں اور اگر بسم اللہ نہ کہو گے تو جنات صبح تک اُسے پہنیں گے''۔

❁ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ

''مسلمان عورتوں کے لیے ایسا نقاب اور ایسا پیراہن جائز نہیں ہے کہ جس میں بدن ظاہر ہوتا رہے''۔

❀ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''جناب فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کا مقنعہ اس قدر پھیلا ہوا تھا کہ بی بی کے نصف بازو تک پہنچتا تھا۔ سب عورتوں پر لازم ہے کہ ایسا ہی مقنعہ بنائیں''۔ اس سے امام علیہ السلام کا مقصد یہ ہے کہ خواتین کا حجاب صحیح معنوں میں حجاب ہونا چاہیے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ

''اگر کسی شخص کے پاس دس لباس ہوں تو کیا یہ فضول خرچی ہے؟''

فرمایا ''نہیں فضول خرچی اس صورت میں ہوگی جب اِن کو ضرورت کے وقت استعمال نہ کیا جائے''۔

❀ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''نفیس اور عمدہ لباس پہننے سے دشمن ذلیل ہوتے ہیں''۔

❀ حضرت امام علی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ

''اُجلے کپڑے پہننے سے رنج وغم دُور ہوتے ہیں اور نماز قبول ہوتی ہے''۔

ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا دیکھا کہ حضرت نے اپنے گریبان میں پیوند لگا رکھا ہے۔ وہ شخص بار بار تعجب سے اُس پیوند کو دیکھتا تھا آپؑ نے فرمایا کہ اس طرح کیوں دیکھتا ہے۔

اس نے عرض کی کہ مجھے اس پیوند پر حیرت ہے۔ امام علیہ السلام کے ایک کتاب سامنے رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا اسے پڑھ لے۔ اُس میں لکھا تھا کہ جس شخص میں حیا نہیں اس کا ایمان نہیں ہے۔ جسے اپنی آمدنی کا اندازہ نہیں وہ مال دار نہیں ہو سکتا اور جس کے پاس پرانا کپڑا نہ ہو اس کا نیا کپڑا نہیں رہ سکتا۔

❀ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

''میں نے اپنے کپڑے پر اس قدر پیوند لگوائے کہ پیوند لگانے والے سے مجھے

شرم آنے لگی''۔

❀ حضرت صادق آلِ محمدؑ کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص اپنے گریبان میں پیوند لگائے اور اپنی جوتی گٹھوائے اور جو سامان اپنے گھر کے لیے خریدے خود اٹھا کر اپنے گھر لے جائے تو وہ تکبر سے محفوظ رہے گا''۔

جوتوں، جرابوں اور ان کے رنگ کے بارے میں

جوتوں کے رنگوں میں سب سے اچھا زرد (Light Brown-کریم) رنگ ہے اور اس کے بعد سفید۔ جرابوں کے رنگوں میں سب سے بہتر سیاہ رنگ اور سفر کی حالت میں سب سے بہتر سرخ رنگ ہے، لیکن یہ رنگ گھر میں مکروہ ہے۔ سنت ہے کہ جوتی کی ایڑی اور پنجہ تھوڑی بلند ہو اور درمیان کا حصہ خالی تا کہ سارا تلوا زمین پر نہ لگے۔ چپل سلیپر کے لیے بھی یہی حکم ہے۔

❀ حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اچھا جوتا پہننے سے بدن بلیات سے محفوظ رہتا ہے اور وضو و نماز کی تکمیل ہوتی ہے''۔

آپؑ نے فرمایا: ''جو شخص یہ چاہے کہ اس کی عمر دراز ہو تو ناشتہ صبح سویرے کرے۔ اچھا جوتا استعمال کرے، ہلکا پھلکا لباس پہنے، گھرداری میں احتیاط برتے''۔

❀ حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''سب سے پہلے جس شخص نے جوتا استعمال کیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے''۔

حدیث میں ہے کہ سیاہ جوتا نہ پہنو کہ نظر کو کمزور کرتا ہے اور مردانہ طاقت کو ت، رنج وغم پیدا کرتا ہے، زرد رنگ (Light Brown) کا جوتا پہننا چاہیے کہ آنکھوں کی روشنی زیادہ ہوتی ہے۔

❁ حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے:

"جو زرد جوتا پہنے جب تک پاؤں میں رہے گا وہ خوش و خرم رہے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں بنی اسرائیل کی گائے کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے:

صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ

"گہرے زرد رنگ والی جس کے دیکھنے والوں کو سرور حاصل ہو"۔

❁ سدیر صراف بیان کرتا ہے کہ

"میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں سفید جوتا پہن کر گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

اے سدیر! آیا تو نے جان بوجھ کر یہ جوتا پہنا ہے یا ویسے ہی؟ پھر فرمایا کہ جو شخص بازار جا کر سفید جوتا خریدے تو پرانا ہونے سے پہلے اُسے ایسی جگہ سے مال ملے گا جہاں کا گمان بھی نہ ہو۔ سدیر کہتا ہے کہ ابھی وہ جوتا پرانا نہ ہونے پایا تھا کہ مجھے سو اشرفی ایسی جگہ سے ملی کہ جہاں کا مجھے خیال بھی نہ تھا"۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جراب پہننے سے آنکھوں کا نور بڑھتا ہے"۔

ایک اور حدیث میں امام علیہ السلام کا فرمان ہے:

"جراب تپ دق اور بری موت سے بچاتا ہے"۔

❁ داؤد رقی سے روایت ہے کہ:

میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو سفر میں سرخ جراب پہنے ہوئے دیکھا، عرض کیا آپ نے سرخ جراب کیوں پہن رکھی ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ میں نے سفر کے لیے پہنا ہے اور کیچڑ پانی کے لیے یہ اچھا ہے مگر گھر پر سیاہ رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہیں ہے۔

۱۲- جرابوں اور جوتوں کو کس طرح استعمال کرنا چاہیے

❁ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام کا فرمان ہے:

"جوتے پہنتے وقت ابتداء داہنے پاؤں سے کرنی چاہیے اور اُتارتے وقت بائیں پاؤں سے۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص ایک پاؤں میں جوتا پہن کر راستہ چلے اور دوسرا پاؤں ننگا ہو تو شیطان اس پر قابو پائے گا اور وہ دیوانہ ہو جائے گا"۔

❁ یعقوب سراج کا کہنا ہے کہ:

"میں ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ہمراہ جا رہا تھا کہ راستہ میں حضرت کے نعلین مبارک کا بند ٹوٹ گیا۔ آنحضرتؑ برہنہ پا راستہ چلنے لگے۔ اتنے میں عبداللہ ابن یعقوب آ گیا اور وہ اپنا جوتا اٹھا کر آپ کے پاؤں میں پہنانے لگا۔ آپ نے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ صاحب مصیبت کے لیے یہ زیبا ہے کہ اپنی مصیبت پر صبر کرے"۔

❁ عبدالرحمٰن ابن ابی عبداللہ نے روایت کی ہے کہ

"میں حضرتؑ کے ہمراہ ایک شخص سے ملنے گیا۔ جب آپ وہاں پہنچے تو نعل مبارک پاؤں سے نکالی اور یہ ارشاد فرمایا کہ:

"بیٹھتے وقت جوتی پاؤں سے اُتار لیا کرو کہ اس سے پاؤں کو آرام ملتا ہے"۔

جناب رسالت مآبؐ نے ایک پاؤں میں جوتا پہن کر راستہ چلنے اور کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا ہے۔

❁ جناب رسالت مآبؐ کا ارشاد گرامی ہے:

"تین کام ایسے ہیں کہ ان کے کرنے والے کی نسبت ڈر ہے کہ دیوانہ ہو جائے:

۱- قبرستان میں رفع حاجت کے لیے جانا ۲- ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلنا ۳- تنہا مکان میں سونا"۔

❁ فقہ الرضا میں منقول ہے:

''جب کوئی شخص جراب یا جوتا پہنے تو داہنے پاؤں سے ابتداء کرے اور یہ دعا پڑھے:

بِسمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ وَطِّئ قَدَمَیَّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَثَبِّتْھُمَا عَلَی الْاِیْمَانِ وَلاَ تُزَلْزِلْھُمَا یَوْمَ زُلْزِلَتِ الْاَقْدَامُ اَللّٰھُمَّ وَقِنِی مِنْ جَمِیْعِ الْاٰفَاتِ وَالعَاھَاتِ وَمِنَ الاَذٰی

''یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ کی ذات پر توکل ہے۔ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہے' یااللہ! دنیا اور آخرت میں میرے قدم ایمان پر قائم رکھ اور جس دن لوگوں کے پاؤں لڑکھڑاتے ہوں میرے قدموں کو ثبات دے' یااللہ! مجھے ہر قسم کی آفات' تکلیفات اور ایذاؤں سے محفوظ رکھ''۔

اور جب جوتا اتارے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ فَرِّج عَنِّی کُلَّ غَمٍّ وَھَمٍّ وَلاَ تَنزِع عَنِّی حِلیَۃَ الاِیمَانِ

''یعنی یااللہ! مجھے ہر دم کا گذشتہ اور آئندہ کا رنج دُور کر اور زینت ایمان مجھ سے سلب نہ کر''۔

دوسرا باب

مردوں اور عورتوں کا زیور پہننا' آنکھوں میں سرمہ ڈالنا' آئینہ دیکھنا اور خضاب لگانے کے بارے میں

انگشتری پہننے کی فضیلت

مرد اور عورت کے لیے سنت ہے کہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنے۔ بعض احادیث میں بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کی اجازت دی گئی ہے۔ اگر اس پر کوئی مقدس نقش یا متبرک نگینہ ہو تو باتھ روم میں جاتے وقت اتار لینی چاہیے۔

- حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ

''انگوٹھی خواہ داہنے ہاتھ میں پہنو خواہ بائیں میں''۔

- حضرت امیرالمومنین سے منقول ہے کہ

''رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنا کرتے تھے''۔

- جناب سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام سے فرمایا:

یاعلیؑ! انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنو تاکہ تمہارا شمار مقربین میں ہو جائے۔ عرض کیا یارسولؐ اللہ! مقربین کون ہیں؟ فرمایا جبرائیل و میکائیل۔ پھر پوچھا کون سی انگوٹھی پہنوں؟ فرمایا عقیق سرخ رنگ کی' کیونکہ عقیق سرخ نے خدا کی وحدانیت اور میری نبوت

اور آپ کے لیے اے علیؑ! میرے وصی ہونے اور آپ کی اولاد کے لیے امامت اور آپ کے ماننے والوں کے لیے بہشت کا اور آپ کے شیعوں اور فرزندوں کے لیے جنت الفردوس کا اقرار کیا ہے“۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ

”امیرالمومنینؑ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی کیوں پہنا کرتے تھے؟“

فرمایا: اس لیے کہ وہ اصحاب الیمین کے پیشوا ہیں کہ جن کے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ دوسرے اس لیے کہ حضرت رسولؐ خدا داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور ہمارے مومنین جن علامات سے پہچانے جائیں گے ان میں سے پہلی علامت داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا‘ دوسری فضیلت کے وقت نماز پنجگانہ پڑھنا‘ تیسری زکوٰۃ دینا‘ چوتھی اپنا مال اپنے مومن بھائیوں کو تقسیم کرنا‘ پانچویں لوگوں کو نیکی کا حکم کرنا‘ چھٹی لوگوں کو برائی سے روکنا۔

❁ حضرت صادقِ آلِ محمدؐ سے منقول ہے کہ

”داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا پیغمبروں کی سنت ہے“۔

❁ حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا

”جو شخص بائیں ہاتھ میں ایسی انگوٹھی پہنے جس پر خدا کا نام کندہ ہو تو لازم ہے اس کو بیت الخلاء جاتے وقت اُتار لے“۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

”حضور پاکؐ نے انگوٹھے اور درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے“۔

❁ صادقِ آلِ محمدؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ

”انگلی کی جڑ تک انگوٹھی پہنچانی چاہیے“۔

❁ فقہ الرضا میں منقول ہے کہ انگوٹھی پہننے کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ سَوِّمْنِی بِسِیمَآءِ الْاِیمَانِ وَاخْتِمْ لِی بِخَیرٍ وَاجْعَلْ عَاقِبَتِی اِلٰی خَیرٍ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ الْکَرِیْمُ

”یعنی یااللہ! ایمان کی نشانیوں کو میری شناخت مقرر فرما‘ میرا انجام بخیر کر اور عاقبت میں بھی میرے لیے خیر ہی خیر ہو‘ یقیناً تو بڑا زبردست صاحب حکمت وکرم والا ہے“۔

۱- انگوٹھی کس چیز کی ہونی چاہیے؟

سنت ہے کہ انگوٹھی چاندی کی ہو‘ مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ لوہے‘ فولاد اور پیتل کی انگوٹھی عورت اور مرد دونوں کے لیے مکروہ ہے۔

❁ حضور اکرمؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا

”یاعلیؑ! سونے کی انگوٹھی نہ پہنو کہ وہ آخرت میں آپ کی زینت ہے“۔

❁ حضرت امیرالمومنین سے منقول ہے کہ

”سوائے چاندی کے اور کسی چیز کی انگوٹھی نہ پہنو‘ کیونکہ حضور پاکؐ نے فرمایا ہے وہ ہاتھ پاک نہیں ہے جس میں لوہے کی انگوٹھی ہو“۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

”حضرت رسولؐ خدا کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ اس پر نگینہ نہیں تھا بلکہ بجائے اس کے یہ الفاظ درج تھے ”مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ“

۲- عقیق کی فضیلت

منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام چار انگوٹھیاں پہنتے تھے:

(۱) یاقوت کی! زینت اور بزرگی کے لیے (۲) فیروزے کی! فتح ونصرت کے لیے (۳) حدید چینی کی قوت کے لیے ۴- عقیق کی! دشمنوں اور بلاؤں سے بچنے کے لیے۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ

”عقیق فقر اور غربت کو دُور کرتا اور نفاق کو زائل کرتا ہے“۔

❁ امام رضا علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ

''جوشخص عقیق کی انگشتری پہن کر قرعہ ڈالے اس کا پورا حصہ نکلے گا''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

''عقیق کی انگشتری پہننا مبارک ہے جوشخص عقیق کی انگوٹھی پہنے امید ہے کہ اُس کا انجام بخیر ہو''۔

❁ ربیعہ رازی سے منقول ہے کہ

''میں نے جناب امام زین العابدین علیہ السلام کو عقیق کی انگوٹھی پہنے دیکھا' میں نے پوچھ ہی لیا کہ مولاؑ! یہ کون سا نگینہ ہے؟ فرمایا عقیق رومی ہے''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

''جوشخص عقیق کی انگوٹھی پہنے گا اس کی حاجتیں روا ہوں گی''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

''عقیق کی انگوٹھی سفر میں باعث امن ہے''۔

❁ آپؑ ہی کا ایک اور فرمان ہے کہ

''جوشخص عقیق کی انگوٹھی پہنے گا وہ پریشان نہ ہوگا اور اس کا انجام کار بہتر ہوگا''۔

ایک حکمران نے کسی شخص کی گرفتاری کے لیے اپنے سپاہی بھیجے۔ آنحضرتؐ نے اس کے عزیز واقارب کو بلا کر فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی اس کے پاس پہنچا دو۔ چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی اور وہ بالکل بری ہو گیا۔

❁ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے شکایت کی کہ میرا مال راستے میں لٹ گیا۔ فرمایا تو عقیق کی انگوٹھی کیوں نہیں پہنتا کہ وہ ہر بلا سے آدمی کو بچاتی ہے۔

❁ حضور پاکؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ

''جوشخص عقیق کی انگوٹھی پہنے گا جب تک وہ ہاتھ میں رہے گی تو کوئی غم نہ دیکھے گا''۔

❁ آپؐ ہی کا ایک اور فرمان ہے کہ

''عقیق کی انگوٹھی پہنو کہ پتھروں میں یہ پہلا پتھر ہے جس نے خدا کی وحدانیت اور میری نبوت اور یا علیؑ! آپ کی امامت کا اقرار کیا ہے''۔

❁ وہاں سے منقول ہے کہ

''میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں کس قسم کی انگوٹھی پہنوں؟''

فرمایا تو عقیق زرد' سرخ اور سفید سے کیوں غافل ہے کہ یہ تینوں پہاڑ بہشت میں ہیں۔ اُن میں سے کوہِ عقیق تو قصرِ رسولؐ پر سایہ افگن ہے اور کوہِ عقیق زرد قصر جناب زہراؑ پر اور کوہِ عقیق سفید قصر جناب علی مرتضیٰؑ پر اور یہ تینوں محل ایک ہی جگہ پر واقع ہیں' اور ان تینوں پہاڑوں کے نیچے نہریں جاری ہیں جن کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا' شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ یہ تینوں نہریں کوثر سے نکلی ہیں اور ایک ہی جگہ گرتی ہیں۔ ان کا پانی آل محمدؐ اور مومنین کرام کے سوا اور کسی کو نہ ملے گا۔ اور یہ تینوں پہاڑ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں اور مومنین میں سے کوئی شخص اگر تینوں عقیقوں میں سے کوئی عقیق بھی ہاتھ میں پہنے گا تو اُس کے لیے بہتری ہوگی۔ اُس کی روزی فراخ ہوگی' بلاؤں سے محفوظ رہے گا اور جن جن چیزوں سے انسان کو خوف و خطر پیش آتا ہے ان سب سے محفوظ رہے گا خواہ ظالم بادشاہ کے شر کا خطرہ ہو یا اور کسی چیز کا۔

❁ ایک شخص کو جناب امام باقر علیہ السلام کے سامنے لے گئے کہ اُس کو حاکم وقت کی طرف سے بہت سے کوڑے مارے گئے تھے۔

❁ حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ

''اس کی عقیق کی انگوٹھی کہاں ہے؟ اگر وہ اس کے پاس ہوتی تو وہ کوڑوں سے بچا رہتا''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

"جتنے ہاتھ دعا کے لیے آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں خدا کو اُس ہاتھ سے زیادہ کوئی دوست نہیں ہے جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو"۔

❁ حضرت امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ

"جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہِ طور پر اللہ تعالیٰ سے مناجات کی تو زمین کی طرف دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے چہرہ مبارک کے نور سے عقیق کو پیدا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اپنی ذات مقدس کی قسم ہے کہ میں آتش جہنم میں اُس ہاتھ کو عذاب میں مبتلا نہ کروں گا جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو لیکن حضرت علی بن ابی طالبؑ کی محبت شرط ہے"۔

❁ جناب جبرائیلؑ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

"یارسولؐ اللہ! پروردگار عالم آپ کو سلام کہتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنو اور اُس کا نگینہ عقیق کا ہو اور اپنے بھائی علیؑ سے کہہ دو کہ وہ بھی انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنے اور نگینہ عقیق کا ہو۔ حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا یا حضرت عقیق کون سا ہے؟ فرمایا وہ یمن میں ایک پہاڑ ہے جس نے خدا کی توحید' میری نبوت اور آپ کی اور آپ کی اولاد کی امامت اور آپ کے ماننے والوں کے لیے بہشت کا اور آپ کے دشمنوں کے لیے جہنم کا اقرار کیا ہے"۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ

"اس اکیلے شخص کی نماز جس کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو' اس شخص کی جماعت کی نماز سے بھی' جس کے ہاتھ میں عقیق کے سوا اور رنگ کی انگوٹھی ہو چالیس درجے افضل ہے"۔

❁ سلیمان اعمش سے روایت ہے:

"میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں منصور عباسی کے مکان میں حاضر تھا سپاہی ایک شخص کو جس کو کوڑے لگائے تھے باہر لائے حضرت نے فرمایا

اے سلیمان! دیکھنا اس کی انگوٹھی پر کون سا نگینہ ہے؟ میں نے عرض کیا اے فرزند رسولؐ! عقیق تو نہیں ہے۔ فرمایا اے سلیمان! اگر عقیق کی انگوٹھی ہوتی تو یہ کوڑے نہ کھاتا۔ میں نے عرض کیا مولاؑ! کچھ اور بھی ارشاد کیجیے؟

فرمایا: اے سلیمان! عقیق کی انگوٹھی ہاتھ کٹنے سے بچاتی ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور ارشاد ہو۔ فرمایا اے سلیمان اللہ تعالیٰ اُس ہاتھ کو دوست رکھتا ہے جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور اُس کی طرف دعا کے لیے پھیلایا جائے۔ میں نے عرض کیا ابھی کچھ اور فرمائیے؟

فرمایا: مجھے تعجب ہے اُس ہاتھ سے جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور وہ مال و دولت سے خالی رہے۔ میں نے عرض کیا: "کچھ اور ارشاد فرمائیے"۔ فرمایا: "عقیق ہر بلا سے آدمی کو محفوظ رکھتا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور ارشاد ہو۔ فرمایا عقیق فقر و فاقہ سے بچاتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ دو رکعت نماز عقیق کی انگوٹھی پہن کر پڑھنا ہزار رکعتوں سے افضل ہے جو عقیق کے بغیر پڑھی جائیں۔

۴- یاقوت' زبرجد اور زمرد کی فضیلت

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

"یاقوت کی انگوٹھی پہننے سے پریشانی زائل ہوتی ہے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے:

"یاقوت اور زبرجد کی انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہننا سنت ہے"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علہ السلام سے منقول ہے:

"زمرد کی انگوٹھی پہننے سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں"۔

❁ سرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ

"زمرد کی انگوٹھی ہاتھ میں پہننے سے فقیری امیری سے بدل جاتی ہے۔ یہ بھی

فرمایا کہ جو شخص یاقوت زرد کی انگوٹھی پہنے گا کبھی فقیر نہ ہوگا''۔

۵- فیروزہ کی فضیلت

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:
''جو شخص فیروزہ کی انگوٹھی پہنے گا محتاج نہ ہوگا''۔

❁ حسن ابن علی ابن مہران سے منقول ہے:
''میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گیا اور حضرت کی انگشت میں ایک انگوٹھی دیکھی۔ اُس پر فیروزے کا نگینہ تھا اور یہ نقش تھا "لِلّٰهِ الْمُلْکُ" میں اس کی طرف بار بار دیکھتا رہا یہاں تک کہ آنحضرتؑ نے مجھ سے پوچھ ہی لیا کہ تو کیا دیکھ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی انگوٹھی فیروزے کی تھی اور اُس پر نقش تھا: "لِلّٰهِ الْمُلْکُ"۔ فرمایا تو اُسے پہچانتا ہے؟ میں نے عرض کیا: ''نہیں''۔ فرمایا: ''یہ وہی انگوٹھی ہے اور یہ نگینہ جبرائیلؑ امین جناب رسالت مآبؐ کے لیے بہشت سے ہدیہ لائے تھے اور آنحضرتؐ نے یہ انگوٹھی حضرت علی علیہ السلام کو عنایت فرمائی تھی۔ یہاں تک کہ آباء واجداد کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہے''۔

علی ابن محمد ضمیری کہتا ہے کہ میں نے جعفر ابن محمود کی بیٹی سے شادی کی اور مجھے اس سے بڑی محبت تھی مگر اس سے اولاد نہ ہوتی تھی۔ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا مقصد عرض کیا حضرت مسکرائے اور ارشاد فرمایا: کہ فیروزے کی انگوٹھی لے لو اور اُس پر رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ''نقش کرالو' میں نے ایسا ہی کیا' ایک سال بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ اُسی عورت سے لڑکا پیدا ہوا''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے:
''پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے کہ جس ہاتھ میں عقیق اور فیروزے کی انگوٹھی ہو اور وہ میرے آگے دعا کے لیے پھیلایا جائے مجھے اُس سے شرم آتی ہے اور میں اُسے

ناامید نہیں لوٹاتا''۔

۶- درنجف بلور' حدید چینی اور دیگر نگینوں کی فضیلت

❁ مفضل ابن عمرو سے منقول ہے:
''میں ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں دُرنجف کی انگوٹھی پہنے ہوئے گیا۔ حضرت نے فرمایا اے مفضل اس نگینے کے دیکھنے سے مومنین و مومنات کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور اُن کی آنکھوں کا درد دُور ہوتا ہے اور مجھے ہر مومن کے لیے یہ بات پسند ہے کہ پانچ انگوٹھیاں اپنے ہاتھ میں رکھے:

۱- یاقوت کی وہ سب سے عمدہ ہے۔
۲- عقیق کی کہ وہ اللہ تعالیٰ اور ہم اہلبیتؑ کے لیے خلوص رکھنے والا نگینہ ہے۔
۳- فیروزہ کی کہ یہ آنکھوں کو قوت دیتا ہے' سینے کو کشادہ کرتا ہے' دل کو تقویت پہنچاتا ہے' اور جب بندۂ مومن کسی کام کو جانے لگے اور اُس کو پہن کر جائے تو وہ حاجت پوری ہو جاتی ہے۔
۴- حدید چینی لیکن اس کے متعلق میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ اسے ہر وقت پہنے رہے بلکہ اگر کسی شخص کے شر سے ڈرتا ہو اور اس کی ملاقات کو جائے تو اُسے پہن کر جائے کہ اس کے شر سے محفوظ رہے اور چونکہ حدید چینی شیطان کو دُور کرتا ہے اس لیے اس کا پاس رکھنا مناسب ہے۔
۵- وہ دُرّ جسے اللہ تعالیٰ نجف اشرف میں پیدا کرتا ہے جو شخص اُس کو ہاتھ میں پہنے تو اللہ تعالیٰ ہر نگاہ کے عوض میں جو اس پر کی جائے زیارت' حج اور عمرہ کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔ اُس کا ثواب انبیاء اور صالحین کے برابر ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ ہمارے ماننے والوں پر رحم نہ کرتا تو دُرِّ نجف کا ایک ایک نگینہ بڑی قیمت رکھتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے یہ نگینے سستے کر دیئے کہ امیر و غریب سب پہن سکیں۔

۞ ابو طاہر کہتا ہے:

''میں نے یہ حدیث حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''یہ حدیث میرے جدّ امجد جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی ہے۔ میں نے عرض کیا آپ تو عقیق سرخ سے بہتر کسی کو نہیں سمجھتے۔ فرمایا ہاں اس کی فضیلت زیادہ ہے۔ چنانچہ میرے والد بزرگوار نے بتایا ہے کہ سب سے پہلا نگینہ جو حضرت آدم علیہ السلام نے پہنا وہ عقیق تھا''۔

۞ آنحضرتؐ نے عرش معلّٰی پر نور سے یہ لکھا ہوا دیکھا تھا:

"اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَحْدِی وَمُحَمَّدٌ صَفْوَتِی مِن خَلقِیْ

اَیَّدتُّهُ بِاَخِیهِ عَلِیٍّ وَنَصَرتُهُ بِهٖ وَبِفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْن

یعنی میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود یکتا نہیں ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری مخلوق میں سے میرے برگزیدہ ہیں جن کی مدد و نصرت میں نے علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ کے ذریعے سے کی ہے''۔

جب اُن سے ترک اولیٰ ہوا یعنی اُس درخت کا پھل کھا لیا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا تھا اور زمین پر بھیجے گئے تو ان اسمائے مبارک کے توسل سے خدا سے دعا مانگی اور خدا نے دعا قبول فرمائی تو حضرت آدمؑ نے چاندی کی انگوٹھی بنائی اور عقیق سرخ کا نگینہ (جس پر اسمائے مبارک کندہ تھے) جڑ کر داہنے ہاتھ میں پہن لی۔ چنانچہ یہی سنت قائم ہو گئی اور اولاد آدمؑ میں جتنے پرہیزگار ہیں سب اسی پر عمل کرتے ہیں۔

۞ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے:

''بلور کا نگینہ بہت اچھا ہے''۔

۞ حسین ابن عبداللہ سے منقول ہے:

''میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے یہ سوال کیا کہ چاہِ زم زم میں سے جو سنگریزے نکلتے ہیں اُن کی انگوٹھی پہننا اچھا ہے؟

فرمایا ہاں لیکن بیت الخلاء جاتے وقت اُتار لیں۔ اگر بائیں ہاتھ میں ہو تو''۔

۷۔ نگینے پر کیا کیا نقش کرنا مناسب ہے؟

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کے لیے منجنیق میں بٹھایا گیا تو جبرائیل علیہ السلام کو غصہ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو وحی کی کہ تجھے غصہ کیوں آیا؟ رض کی اے پروردگار! ابراہیمؑ تیرا خلیل ہے اور اُس کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جو تیری مدانیت کا قائل ہو اور تو نے اپنے اور اُس کے دشمن کو اس پر مسلط کر دیا ہے۔ پروردگار لی جانب سے وحی ہوئی کہ خاموش رہ۔ وہ شخص معاملات میں جلدی کرتا ہے جو تیری لرح بندۂ عاجز ہو اور جس کو وقت کے ہاتھ سے نکل جانے کا خوف ہو۔ ابراہیمؑ ہمارا دہ ہے ہم جب چاہیں اُسے چھڑا سکتے ہیں۔ جبرائیلؑ نے ادھر سے مطمئن ہو کر ابراہیم ملیہ السلام کی طرف توجہ کی اور دریافت کیا کہ آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے؟ فرمایا ہے طرتم سے نہیں۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے زمرد کی انگوٹھی اُن کے لیے بھیجی جس پر یہ چھ طے نقش تھے:

۱ – لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ۲ – مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۳ – وَلَاحَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۴ – فَوَّضْتُ اَمرِی اِلَی اللّٰهِ ۵ – اَسْنَدتُّ ظَهرِیْ اِلَی اللّٰهِ ۶ – حَسْبِیَ اللّٰهُ

''یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمدؐ اللہ کے رسول ہیں سوائے وسیلۂ خداوندی کے کسی چیز میں کوئی قدرت و قوت نہیں ہے، میں نے اپنا کاروبار خدا کے سپرد کر دیا ہے، میرا توکل خدا ہی پر ہے، اللہ میرے لیے کافی ہے''۔

اور وحی فرمائی کہ اس انگوٹھی کو ہاتھ میں پہن لو کہ آگ تم پر سرد ہو جائے اور اس کی سردی بھی تکلیف دہ نہ ہو۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا نقش نگیں تھا: سُبحَانَہ مَن الجَمَ الْجِنَّ بِکَلِمَاتِہٖ

یعنی پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے جنات کی زبان اپنے کلمات سے بند کر دی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نقش نگیں پر دو کلمے تھے جو انجیل سے لیے گئے تھے

طُوبٰی لِعَبدٍ ذَکَرَ اللّٰہُ مِنْ اَجلِہٖ وَوَیْل لِعَبَدٍ نُسِیَ اللّٰہُ مِنْ اَجلِہٖ

''یعنی خوش نصیب ہے وہ شخص جس کی وجہ سے لوگ خدا کو یاد کریں اور بدنصیب ہے وہ انسان جس کی وجہ سے لوگ خدا کو بھول جائیں''۔

❁ حضرت رسولؐ خدا کا نقش نگین تھا --- لَآ اِلٰـہَ اِلاَّ اللّٰـہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ''۔

❁ حضرت علی علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا --- لِلّٰہِ الْمُلْکُ''۔

❁ حضرت امام حسن علیہ السلام کا نقش نگین تھا --- اَلعِزَّۃُ لِلّٰہِ''۔

❁ حضرت امام حسین علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا --- اِنَّ اللّٰـہَ بَـالِغُ اَمرِہٖ''۔ ''بلاشبہ خدا اپنے حکم کو پورا کرنے والا ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا نقش نگیں تھا --- اَللّٰـہُ وَلِـیّ وَعِـصْـمَتِی مِن خَلْقِہٖ ''یعنی اللہ میرا مالک ہے اور وہی اپنی مخلوقات سے مجھے بچانے والا ہے''۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا نقش نگیں تھا --- حَسْبِیَ اللّٰـہُ میرے لیے اللہ کافی ہے''۔

یہاں تک بیان فرما کر حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنا ہاتھ بڑھا کر دکھایا تو آپ نے اپنے والد گرامی کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا نقش نگین یہ تھا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِی فَقِنِی شَرَّ خَلِقکَ ''یعنی میرا معتمد تو ہی ہے مجھے انسانوں کے شر سے محفوظ رکھ''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا نقش نگیں تھا حَسْبِیَ اللّٰہُ اور اس کے

نیچے پھول بنا تھا اور اوپر ہلال۔

❁ ایک اور حدیث میں ہے حضرت امام رضا علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا ماشَآءَ اللّٰہُ لاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ ''یعنی جو خدا چاہتا ہے وہ ہوتا ہے سوائے خدا کے اور کسی کی قوت نہیں ہے''۔

❁ امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

''حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی انگوٹھی پر یہ نقش تھا خَزِیٌ وَّشَقِیٌ قَاتِلُ حُسَینِ ابنِ عَلِیٍّ ''یعنی حسین ابن علی کا قاتل دنیا اور دین دونوں میں بدبخت ہے''۔

❁ عبداللہ ابن سنان کہتا ہے کہ:

''حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضور پاکؐ کی انگشتری مبارک مجھے دکھائی۔ اس کا نگینہ سیاہ تھا اس پر دو سطروں میں یہ لکھا تھا ''مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ''

❁ حدیث میں ہے کہ حضور پاکؐ نے انگوٹھی پر کسی جانور کی تصویر نقش کرنے سے منع فرمایا ہے۔

❁ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنی انگوٹھی پر مَاشَآءَ اللّٰـہُ لاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ ' اَستَغفِرُ اللّٰہَ نقش کر لے فقر و فاقہ کی سختی سے محفوظ رہے گا''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے:

''جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اُس پر نقش تھا نِعمَ القَادِرُ اللّٰہُ یعنی اللہ سب سے بہتر قدرت رکھنے والا ہے''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے:

''جو شخص اپنی انگوٹھی پر قرآن شریف کی کوئی آیت نقش کر لے وہ بخشا جائے گا''۔

❁ ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے یہ روایت صافی نے خاتم امام علی نقی علیہ السلام کی زبانی قاسم ابن علی سے نقل کی ہے:

"میں نے امام علیہ السلام سے ان کے جدامجد کی زیارت کے لیے جانے کی رخصت مانگی۔ فرمایا: عقیق کی انگوٹھی لیتے جانا جس کا نگینہ زرد ہو اور ایک طرف مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور دوسری طرف مُحَمَّدٌ وَّعَلِیٌّ نقش ہو۔ اس انگوٹھی کو پاس رکھنے سے چوروں' ڈاکوؤں اور دشمنوں کے شر سے تجھے امان ملے گی تو سلامت رہے گا' اور خیروخیریت سے واپس لوٹے گا۔ صافی کہتا ہے کہ میں حضرت کے فرمان کے مطابق میں وہ انگشتری ڈھونڈ کر لایا اور جب حضرت سے رخصت ہو کر چلا تھوڑی دور گیا تھا کہ حضرت نے پھر کسی کو دوڑایا۔ وہ مجھے واپس لایا' حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا اے صافی! میں نے عرض کی جی میرے آقا! آپ نے فرمایا فیروزہ کی انگوٹھی بھی لیتے جاؤ کہ طوس اور نیشاپور کے درمیان تجھے ایک شیر ملے گا جو قافلے کو روک لے گا تو اس کے سامنے جا کر اسے یہ انگوٹھی دکھا دینا اور کہنا کہ میرے مولاؑ کے حکم سے راستہ چھوڑ دے"۔

اس فیروزے کے ایک طرف لِلّٰہِ الْمُلْکُ نقش ہونا چاہیے اور دوسری طرف اَلْمُلْکُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ کیونکہ جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام کی انگوٹھی فیروزے کی تھی اور اس پر لِلّٰہِ الْمُلْکُ نقش تھا اور جب خلافت ظاہری آپ کو ملی تو آپ نے اَلْمُلْکُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ نقش کرا لیا۔ ایسا نگینہ درندوں سے محفوظ رکھتا ہے اور لڑائیوں میں فتح وظفر کا باعث ہوتا ہے۔ صافی کہتا ہے کہ میں سفر پر چلا گیا اور خدا کی قسم جہاں حضرت نے فرمایا تھا وہیں شیر ملا۔ میں نے حضرت کے فرمان کے مطابق عمل کیا۔ شیر چلا گیا زیارت سے واپس آ کر میں نے تمام ماجرا حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ فرمایا تو ایک بات بتانا بھول گیا اگر تو کہے تو میں بیان کر دوں۔ میں نے عرض کیا مولاؑ! شاید میں بھول گیا ہوں۔ فرمایا: کہ ایک رات تو طوس میں جناب امام رضا علیہ السلام کے روضے کے قریب سو رہا تھا جنوں کا ایک گروہ قبرمنور کی زیارت کے لیے آیا تھا۔ انہوں نے نگینہ تیرے ہاتھ میں دیکھ کر اُس کا نقش پڑھا اور تیری انگوٹھی ہاتھ سے نکال کر اپنے بیمار کے لیے لے گئے۔ اُسے پانی میں ڈالا وہ پانی بیمار کو پلایا اس بیمار کو شفاء ہو گئی۔ پھر انگوٹھی واپس لائے اور بجائے داہنے ہاتھ کے تیرے بائیں ہاتھ

میں پہنا گئے۔ بیدار ہو کر تجھے بڑا تعجب ہوا۔ اس کی کوئی وجہ تو تجھے معلوم نہ ہوئی مگر تیرے سرہانے ایک یاقوت ملا جو اب تک تیرے پاس ہے۔ اُسے بازار میں لے جا۔ اسّی (۸۰) اشرفی کا بکے گا۔ یہ یاقوت وہ جن تیرے لیے ہدیۃً لائے تھے۔ صافی کہتا ہے کہ میں وہ یاقوت بازار میں لے گیا اور وہ اسّی (۸۰) اشرفی کا فروخت کر لیا۔

❁ سید ابن طاؤس نے روایت کی ہے:

"ایک شخص جناب امام جعفرصادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ملک جزیرہ کے حاکم سے خائف ہوں۔ دشمنوں نے اُسے میرے خلاف بھڑکا دیا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں قتل نہ کر دے۔ حضرت نے فرمایا تو حدید چینی کی ایک انگوٹھی بنوا لے اور نگینے کی ایک طرف تین سطروں میں کلمات ذیل کندہ کرا لے۔ پہلی سطر میں اَعُوذُ بِجَلَالِ اللّٰہِ یعنی میں خدا کی بزرگی کی پناہ مانگتا ہوں۔ دوسری میں اعوذ بکلمات اللّٰہ کہ میں خدا کے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں۔ تیسری میں اَعُوذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ کہ خدا کے رسولؐ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور نگینے کی پشت پر دو سطروں میں یہ کندہ کرا لے۔ پہلی سطر میں اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکُتُبِہٖ کہ میں خدا اور اس کی کتابوں پر ایمان لایا ہوں۔ دوسری سطر میں اِنِّی وَاثِقٌ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ کہ میرا بھروسہ خود اللہ اور اس کے رسولوں پر ہے اور نگینے کے آس پاس اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہ میں خالص نیت سے اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں ہے" کھدوا لے یہ انگوٹھی ہاتھ میں پہننے سے ہر مشکل آسان ہو جائے گی' بالخصوص خوف ظالم' اس کے باندھنے سے' عورتوں کو وضع حمل کی تکلیف آسان ہو گی اور نظربد کا اثر نہ ہوگا۔ اس نگینے کی حفاظت ضروری ہے۔ اس کو پہن کر بیت الخلا میں نہیں جانا چاہیے کیونکہ ان میں اسرار پوشیدہ ہیں اور جن مومنین کو دشمن کی طرف سے کوئی خطرہ لاحق ہے ان کو چاہیے کہ اس انگوٹھی کو اپنی جان کی طرح عزیز رکھیں' اپنے دشمنوں سے چھپائیں اور یہ راز کسی مخلص ساتھی کے علاوہ کسی کو نہ بتائیں۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے خود اس کا تجربہ کیا اور اسی طرح پایا"۔

❁ حدیث میں ہے کہ جو شخص عقیق کی انگوٹھی بنوائے اور اُس کے نگینے پر مُحَمَّدٌ نَبِیُّ اللّٰہِ وَعَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ کندہ کرالے خدا اُس کو بری موت سے بچائے گا اور اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔

۸- سونے اور چاندی کا زیور پہننا اور عورتوں' بچوں کو پہنانا

❁ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا نابالغ بچوں کو سونے کا زیور پہننا جائز ہے؟ فرمایا: حضرت امام زین العابدینؑ اپنے گھر میں عورتوں اور بچوں کو زیور پہننے کی اجازت دے دیتے تھے''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے:

''جبرائیل امین جو تلوار حضور پاکؐ کے لیے لائے تھے اس کی نیام و قبضہ پر چاندی کی تاریں چڑھی ہوئی تھیں''۔

❁ حدیث میں ہے کہ ''سونے چاندی کے پانی سے تلوار کو مزین کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حدیث میں ہے کہ قرآن مجید اور تلوار کو سونے چاندی سے آراستہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''عورتوں کو زیور سے خالی رکھنا مناسب نہیں ہے۔ کم از کم گلے میں ایک گلوبند ہی ہو اور یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ ان کے ہاتھ مہندی سے خالی رہیں خواہ کیسی ہی بڑھیا ہوں''۔

۹- سرمہ لگانے کے آداب

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

جناب رسولؐ خدا سوتے وقت طاق سلائیاں (ایک تین) دونوں آنکھوں میں لگایا کرتے تھے۔

❁ حسن بن جہیم سے منقول ہے:

''میں ایک روز جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے لوہے کی سلائی اور ہڈی کی سرمہ دانی دکھا کر فرمایا یہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ہے' تم اس سلائی سے سرمہ لگا لو۔ حسب الحکم میں نے سرمہ لگا لیا''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ

''سرمہ لگانے سے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے اور پلکیں مضبوط ہو جاتی ہیں''۔

❁ ایک اور حدیث میں ہے کہ:

''سرمہ لگانے سے نئی پلکیں پیدا ہوتی ہیں۔ بینائی تیز ہوتی ہے اور سجدے کو طول دینے میں مدد ملتی ہے''۔

❁ صادق آل محمد ارشاد فرماتے ہیں:

''چار چیزوں سے چہرے پر رونق آتی ہے۔ خوب صورت' جاری پانی اور سبزہ زار۔ جاگتے میں تو ان تین چیزوں کے دیکھنے سے اور سوتے وقت سرمہ لگانے سے چہرہ بارونق ہوتا ہے''۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سوتے وقت سرمہ لگانے سے آنکھوں میں پانی نہیں اترتا''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''جس شخص کی بینائی ضعیف ہو گئی ہو اُسے چاہیے کہ سوتے وقت چار سلائیاں داہنی آنکھ اور تین بائیں آنکھ میں لگایا کرے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی:

''مسواک ضرور کیا کرو کہ اس سے آنکھوں کو جلا ملتی ہے اسی طرح سرمہ لگانا بھی ضروری ہے کہ اس سے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے کیونکہ مسواک سے بلغم خارج ہوتا ہے اور دماغ اور آنکھوں کی طرف زائد پانی نکل جاتا ہے۔ اسی وجہ سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے اور سرمہ لگانے سے آنکھوں کا اضافی پانی رکتا ہے اور منہ کے راستے سے نکل جاتا ہے اور اس وجہ سے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے''۔

٭ فقہ الرضا میں منقول ہے کہ جب سرمہ لگانے کا ارادہ کریں تو سلائی داہنے ہاتھ میں لے کر سرمہ دانی میں ڈالیں اور بسم اللہ کہیں اور جب آنکھ میں سلائی لگانے کا ارادہ کریں تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ نَوِّر بَصَرِی وَاجعَل فِیهِ نُورًا اَبصُرُ بِهٖ حَقَّکَ وَاهدِنِی اِلٰی صِرَاطِ الْحَقِّ وَارشِدنِی اِلٰی سَبِیْلِ الرِّشُدِ اَللّٰھُمَّ نَوِّر عَلٰی دُنیَا وَاٰخِرَتِی یعنی یا اللہ! میری آنکھیں نورانی کر بلکہ ان میں ایسا نور عطا فرما کہ مجھے تیرا حق نظر آئے' مجھے راہِ حق کی ہدایت فرما اور نیک راستے پر چلنے کی توفیق دے یا اللہ دنیا و آخرت دونوں میں میرے لیے نور و روشنی ہو'۔

۱۰- آئینہ دیکھنے کے آداب

٭ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''جناب رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا کہ:

''جو جوان آئینہ زیادہ دیکھے اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اس نے اس کو خوبصورت اور صحیح و سالم پیدا کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر بہشت واجب کرتا ہے''۔

٭ جناب رسولؐ خدا آئینہ دیکھتے جاتے تھے اور سرمبارک کے بالوں میں اور ریش مقدس میں کنگھا کرتے جاتے تھے اور اپنی ازواج اور اصحاب کو حکم دیا کرتے تھے کہ زینت کرو کیونکہ خدا اس بات کو درست رکھتا ہے کہ اُس کا بندہ اپنے دینی و ایمانی بھائیوں سے ملے اور ان کے لیے زینت کرے اور ہر وقت اپنے آپ کو مزین رکھے۔

٭ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام سے منقول ہے:

''جب کوئی شخص آئینہ دیکھے تو اُسے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَلحَمدُلِلّٰہِ الَّذِی خَلَقَنِی فَاَحسَنَ خَلقِی وَصَوَّرَنِی فَاَحسَنَ صُورَتِی وَاَذَانَ مِنّی مَا اَشَانَ مِن غَیرِی وَاَکرَمَنِی بِالاِسلَام

''یعنی ہر قسم کی تعریف اُس خدا کے لیے زیبا ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور میری

خلقت بہتر سے بہتر کی اُس نے میری صورت ایسی بنائی کہ اس سے بہتر یہ صورت ہو نہیں سکتی تھی۔ اُس نے مجھے ان چیزوں سے مزین فرمایا کہ میرے سوا اور کسی میں وہ چیزیں ہوتیں تو موجب عیب قرار پاتیں اور پھر اس نے مجھے اسلام کی عزت بخشی'۔

٭ ایک اور روایت میں منقول ہے:

''حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ اے علیؑ! جب آپ آئینہ دیکھیں تو یہ دعا پڑھا کریں:

اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنتَ خَلقِی فَحَسِّن خُلقِی وَرِزقِی

''یعنی یا اللہ! جیسے تو نے مجھے خوبصورت بنایا ہے ویسی ہی میری سیرت اور دیگر چیزیں جو تو نے عطا کی ہیں وہ بھی عمدہ بنا دے''۔

۱۱- عورتوں اور مردوں کے لیے خضاب کرنے کی فضیلت

مردوں کے لیے سر اور داڑھی کا خضاب کرنا سنت ہے اور عورتوں کے لیے سر کے بالوں کا خضاب اور ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا۔

٭ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے:

''چار چیزیں پیغمبروں کی سنت ہیں: خوشبو لگانا' حقوق زوجیت ادا کرنا' مہندی کا خضاب کرنا اور مہندی لگانا''۔

خضاب کے چودہ فائدے ہیں۔ کانوں کا بہرہ پن دُور ہوتا ہے' آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے' ناک کی خشکی رفع ہوتی ہے' منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے' مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں' بغلوں کی بدبو دُور ہوتی ہے' شیطانی وسوسہ کم ہوتا ہے' فرشتوں کی خوشنودی کا باعث' مومن خوش ہوتے ہیں۔ کافر حسد کی آگ میں جلتے ہیں۔ سنگھار کا سنگھار ہے اور خوشبو کی خوشبو۔ عذاب قبر سے خلاصی کا موجب ہے اور منکر ونکیر احترام کرتے ہیں۔

٭ حسن ابن جہیم کہتے ہیں کہ میں جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں

گیا دیکھا کہ آپ نے اپنی ریش مبارک کو خضاب کر رکھا ہے۔ مجھ سے ارشاد فرمایا کہ خضاب کرنے کا بہت بڑا ثواب ہے۔ خاص طور پر مرد کا داڑھی کو سیاہ کرنا عورتوں کی زیادہ عفت کا باعث ہے۔ بہت سی عورتیں صرف اسی وجہ سے عفت سے دست بردار ہو جاتی ہیں کہ اُن کے شوہر خضاب وغیرہ سے اُن کے لیۓ زینت نہیں کرتے میں نے عرض کیا کہ ہم نے تو یہ سنا ہے کہ مہندی سے بال جلد سفید ہو جاتے ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایانہیں بلکہ مہندی کے علاوہ بھی خود بخود جلد سفید ہوتے ہیں۔

❁ حدیث میں ہے کہ:

''ایک شخص حضور پاکؐ کی خدمت میں آیا۔ آپؐ نے دیکھا کہ اُس کی داڑھی میں چند بال سفید ہیں۔ فرمایا کہ یہ سفید بال نور ہیں۔ پھر فرمایا کہ اہل اسلام میں سے کسی شخص کی داڑھی میں ایک بال بھی سفید ہو تو وہ قیامت کے دن اُس کے لیے ایک نور ہوگا پھر وہ شخص مہندی سے خضاب کر کے آنحضرتؐ کے پاس آیا تو ارشاد فرمایا کہ اب نور کا نور ہے اور اسلام کا اسلام۔ پھر وہ شخص چلا گیا اور سیاہ خضاب کر کے آیا تو حضرتؐ نے فرمایا کہ اب نور بھی ہے اور اسلام بھی ایمان بھی ہے اور ازواج کی محبت کی زیادتی کا سبب بھی ہے اور کافروں کے ڈرانے اور ان کو خوفزدہ کرنے کا ذریعہ بھی۔

کسی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا سر اور داڑھی کا خضاب کرنا سنت ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں مگر جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام اسی وجہ سے خضاب نہیں فرماتے تھے کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا تھا کہ اے علیؑ! آپ کی داڑھی کے بال آپ کے سر کے خون سے خضاب ہوں گے۔ آپ اُسی خضاب کے منتظر رہےؑ مگر امام حسینؑ اور امام محمد باقر علیہم السلام دونوں خضاب کیا کرتے تھے۔

❁ اکثر احادیث میں منقول ہے کہ حضرت رسولؐ خدا خضاب کیا کرتے تھے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص کو حمام سے نکلتے دیکھا جس کے

ہاتھوں میں مہندی لگی تھی حضرت نے ارشاد فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ خدا تجھے اسی طرح محشور کرے۔ عرض کی نہیں لیکن اللہ کی قسم میں نے حدیث سنی ہے کہ جو شخص حمام جائے تو اسے چاہیے کہ حمام میں جانے کی کوئی وجہ اس میں موجود ہو۔ میں نے سمجھا کہ اس سے آپ کی مراد مہندی لگانا ہے لیکن امام علیہ السلام نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص حمام میں جا کر صحیح و سالم چلا آئے تو دو رکعت نماز اس نعمت کے شکرانے کی پڑھے۔ یہ حمام میں ہو آنے کی علامت ہے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں کچھ بری عادتیں ظاہر ہوں گی ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بنی عباس کے مردوں میں عورتوں کی باتیں پائی جائیں گی یعنی وہ ہاتھ پاؤں میں مہندی لگایا کریں گے اور عورتوں کی طرح بال رکھا کریں گے۔

❁ ابی الصباح سے منقول ہے کہ:

''میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے دست مبارک میں مہندی کا اثر دیکھا یعنی ایسا ہلکا رنگ جو کسی دوا لگانے کے بعد مہندی لگنے سے رہ جاتا ہے''۔

جناب رسالت مابؐ نے سب عورتوں کو مہندی لگانے کا حکم دیا ہے خواہ سہاگن ہوں یا بیوائیں۔ سہاگنوں کو مناسب ہے کہ اپنے اپنے شوہروں کے لیے زینت کرنے کی نیت سے لگائیں اور بیوائیں اس نیت سے کہ اُن کے ہاتھ مردوں سے مشابہ نہ رہیں۔

۱۲- خضاب کرنے کی کیفیت اور اُس کے آداب

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حنا کا خضاب کرنے سے چہرے کی رونق بڑھتی ہے مگر بالوں کی سفیدی بھی زیادہ ہوتی ہے''۔

❁ حدیث میں ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام مہندی یعنی سرخ رنگ کا

خضاب لگایا کرتے تھے۔

❁ امام علیہ السلام کا ایک فرمان ہے:

''خضاب سے بدبو زائل ہوتی ہے۔ چہرے کی رونق بڑھتی ہے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے' اولاد خوبصورت ہوتی ہے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے:

''جس خاتون کے مخصوص ایام ختم ہو گئے ہوں حنا کا خضاب کرنے سے واپس لوٹ آئیں گے''۔

❁ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر سیاہ رنگ کا خضاب ہے''۔

❁ حضرت صادق آل محمدؑ سے منقول ہے:

''جناب رسولؐ خدا نے عورتوں کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ اپنے سر کے بالوں کو خضاب کے ذریعے سے سیاہ رکھیں''۔

تیسرا باب

کھانے پینے کے آداب میں

ان برتنوں کا بیان جن کو کھانے پینے اور دیگر کاموں میں استعمال کر سکتے ہیں اور ان کا بیان جن کی ممانعت ہے۔

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں ہے اور کھانے پینے کے سوا اور کاموں میں استعمال کرنے کی بابت بھی علماء کا اختلاف ہے' مگر بہتر یہی ہے کہ اجتناب کیا جائے۔ آرائش کے طور پر بھی اس قسم کے برتن رکھنے سے اجتناب بہتر ہے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ سونے چاندی کے برتنوں میں جو کھانا ڈالا جائے وہ حرام ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اُس کھانے کو دوسرے برتن میں پھر اُلٹ دیں۔ اس قول کی کوئی دلیل تو نہیں ہے مگر اجتناب بہتر ہے کچھ علماء کے نزدیک سونے چاندی کے برتنوں سے وضو کرنا باطل ہے۔

سرمہ دانی' عطردان' اگردان' چلم اور قندیلیں جو دوطرفہ کھلی ہوتی ہیں (بزرگان دین کے مزارات) میں لٹکائی جاتی ہیں۔ قرآن مجید اور دعاؤں کے رکھنے کا خانہ آئینہ وغیرہ رکھنے کے خانے بلکہ یہاں تک کہ عصا اور قلم بھی سونے چاندی کے ہونے میں اختلاف ہے۔ احتیاط یہی ہے کہ ان چیزوں سے بھی پرہیز کیا جائے۔ گو میرے نزدیک ان کی حرمت ثابت نہیں نیز سونے چاندی کی منہال (حقہ کی نے کا وہ حصہ جو منہ سے لگا کر کش لیتے ہیں) سے بھی پرہیز ہونا چاہیے۔

جن برتنوں پر سونے چاندی کا پانی چڑھا ہوا ہو ان میں کھانا پینا مکروہ ہے اور کھائے تو بہتر یہ ہوگا کہ سونے چاندی کو منہ نہ لگے۔

جس برتن میں شراب رہی ہو چاہے اس کی نجاست تے اس میں نفوذ نہ کیا ہو جیسے شیشے اور تانبے کا برتن۔ یہ دھونے سے پاک ہو سکتا ہے۔ اسی طرح پکی چینی کے برتن جن میں کوئی ایسا باریک جھید' بال یا سام جس کے ذریعہ شراب برتن کی چینی مٹی میں داخل ہو جائے) نہ ہو کہ شراب اُن کے جگر میں بیٹھ سکے پاک ہو سکتے ہیں مگر کمہاروں اور کوزہ گروں کے بنائے ہوئے معمولی مٹی کے برتن اگر ناپاک ہوں یا ہو جائیں تو وہ آب کثیر (زیادہ مقدار میں پانی) میں غوطہ دینے سے پاک ہو سکتے ہیں' بشرطیکہ ان کو پانی میں اتنی دیر رکھا جائے کہ پانی ان میں نفوذ کر جائے اور نجاست کا اثر اُن میں بالکل نہ رہے۔ ان سے بھی اجتناب کرنا بہتر ہے۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں کھائے یا پیئے گا وہ آخرت میں بہشت میں پہنچ کر ان برتنوں سے محروم رہے گا''۔

❁ محمد بن اسماعیل ابن بریع سے منقول ہے:

''میں نے جناب امام رضا سے سونے اور چاندی کے برتنوں کی بابت سوال کیا۔ حضرت نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ میں نے عرض کیا ہمیں تو یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس ایک آئینہ تھا جس پر چاندی چڑھی ہوئی تھی۔ حضرتؑ نے فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ اُس کے گرد فقط ایک چاندی کا حلقہ تھا اور الحمدللہ کہ وہ آئینہ اب بھی میرے پاس موجود ہے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''سونے چاندی کے برتن اُن لوگوں کے پاس ہونے چاہییں جن کو آخرت کا یقین نہ ہو''۔

❁ عمرو بن ابی المقدام سے منقول ہے:

''ایک شخص جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو پانی پلانے کے لیے ایک برتن لایا جس پر چاندی کا ایک ا جڑا ہوا تھا۔ میں نے دیکھا کہ امام علیہ السلام نے اپنے

دندان مبارک سے اُسے برتن سے جدا کر دیا''۔

❁ بریع ابن عمرو سے منقول ہے:

''میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں گیا دیکھا کہ حضرت ایک باہ پیالے میں کھانا نوش فرما رہے ہیں جس کے درمیان زرد رنگ سے سورہ قل ھو اللہ نقش ہے''۔

۲۔ لذیذ کھانا کھانے کا جواز' حرص کرنے اور ضرورت سے زیادہ کھا لینے کی مذمت

ائمہ طاہرین علیہم السلام کے ارشادات سے ظاہر ہوتا ہے کہ لذیذ کھانا کھانا اور دوسرے لوگوں کو کھلانا اور اس کی صفائی اور بہترین طریقے سے اہتمام کرنا قابل تعریف کام ہے اور لذیذ کھانوں کو اپنے اُوپر حرام کر لینا مناسب نہیں ہے مگر یہ ضرور ہے کہ وہ رزق حلال میں سے ہو اور اتنا کھانا نہ کھایا جائے کہ عبادت الٰہی سے محروم کرے۔ انسان کو چاہیے کہ حیوانات کے مانند ہر وقت کھانے پینے کا ہی خیال نہ رہے بلکہ کھانے پینے سے اصل مقصد یہ سمجھے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو۔ یہ ضروری ہے کہ اتنا خرچ نہ کرے کہ اسے فضول خرچی سے تعبیر کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اکثر عمدہ روٹیاں' بہترین فرنی اور لذیذ حلوہ لوگوں کو کھلایا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب اللہ تعالیٰ ہمارے لیے فراخی کرتا ہے تو ہم بھی فراخ دلی سے لوگوں کو کھلاتے ہیں اور جس وقت کم میسر آتا ہے' اس وقت ہم بھی اسی کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔

❁ امام علیہ السلام کا ایک اور ارشاد گرامی ہے:

''اللہ تعالیٰ روز قیامت بندہ مومن سے تین چیزوں کا حساب نہیں لے گا۔

۱۔ اُس کھانے کا جو اُس نے کھایا ہو۔

۲- اس کپڑے کا جو اس نے پہنا ہو۔

۳- اس پاک دامن بیوی کا جس کی اُس نے خواہش پوری کی ہو اور اسے حرام سے محفوظ رکھا ہو''۔

❁ ابو خالد کابلی بیان کرتا ہے کہ:

''میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ امام علیہ السلام نے دوپہر کا کھانا طلب فرمایا اور مجھے شریک کیا۔ میں نے اس سے پہلے اتنا عمدہ کھانا نہ کھایا تھا۔ فرمایا ہمارا کھانا کیسا ہے؟ میں نے عرض کی قربان جاؤں میں نے تو اتنا اچھا اور لذیذ کھانا کبھی نہیں کھایا لیکن مجھے وہ آیت یاد آئی ہے: ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ''یعنی پھر اس دن تم سے خدائی عطا کردہ نعمتوں کی بابت ضرور بالضرور سوال کیا جائے''۔

حضرتؑ نے فرمایا: اس آیت میں نعمت سے مراد یہ دو نعمتیں ہیں: ا- مذہب تشیع ۲- ولایت اہل بیتؑ، دونوں کی بابت تم سے قیامت کے دن ضرور بالضرور سوال کیا جائے گا۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا کرم ایسا نہیں ہے کہ مومن سے اُن کھانے پینے کی چیزوں کا سوال کرے جو دنیا میں اس کے لیے حلال کی ہیں''۔

❁ امام علیہ السلام کا ایک اور فرمان ہے:

''عمدہ کھانا کھلاؤ' اپنے دوستوں اور ساتھیوں کو بلاؤ اور اُن کے ساتھ کھاؤ اور کھلاؤ''۔

❁ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے:

''کسی چیز کے پیٹ بھر کر کھانے سے سفید داغ پیدا ہوتے ہیں''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''تین عادتیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اُسے دشمن رکھے

گا:

ا- شب بیداری کیے بغیر دن کو سونا

۲- بے موقع ہنسنا

۳- شکم پر ہونے کی حالت میں کھانا کھانا۔

❁ روایت ہے کہ ابوحنیفہ' امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کا پیٹ ایسا بھرا ہوا تھا کہ ڈکار پر ڈکار چلی آتی تھی۔ امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اپنی ڈکار روک کیونکہ جو شخص دنیا میں خوب پیٹ بھر کر کھائے گا وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا رہے گا۔ حضرت کے اس فرمان کو سننے کے بعد ابوحنیفہ مرتے مر گیا لیکن کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے منقول ہے:

''حضرت عیسٰی علیہ السلام کسی شہر میں پہنچے ایک عورت اور ایک مرد چیخ چیخ کر آپس میں لڑ رہے تھے۔ لڑائی کی وجہ پوچھی تو مرد نے جواب دیا کہ یہ میری بیوی انتہائی نیک سیرت ہے۔ اس میں کوئی بھی عیب نہیں ہے' لیکن مجھے پسند نہیں۔ میں اس سے جدائی اختیار کرنا چاہتا ہوں۔ حضرتؑ نے پوچھا آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ عرض کی یہ ابھی بوڑھی نہیں ہوئی ہے لیکن اس کے چہرے کی رونق جاتی رہی ہے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے عورت سے دریافت کیا تو چاہتی ہے کہ تیرے چہرے کی رونق بحال ہو جائے؟ عرض کی کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا کھانا کھاتے وقت زیادہ کھانا نہ کھایا کر کیونکہ زیادہ طعام معدے میں جوش مارتا ہے اور چہرے کی رونق بگاڑ دیتا ہے۔ چنانچہ اس عورت نے حضرت کے ارشاد کے مطابق عمل کرنا شروع کیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں اس کے چہرے کا حسن بحال ہو گیا اور خاوند کو بھی اُس سے محبت ہو گئی''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے:

''اگر لوگ کھانا کھانے کے طریقے میں میانہ روی اختیار کریں تو وہ ہمیشہ تندرست رہیں''۔

۞ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے:

''پانچ عادات کی وجہ سے برص اور سفید داغ پیدا ہوتے ہیں۔

۱- جمعہ اور بدھ کے روز نورہ (بال صفا پوڈر) لگانا

۲- جو پانی دھوپ میں گرم ہو گیا اُس سے وضو یا غسل کرنا

۳- ناپاکی کی حالت میں کھانا کھانا۔

۴- اپنی عورت کے مخصوص دنوں میں حقوق زوجیت ادا کرنا۔

۵- بھرے پیٹ پر کچھ کھالینا۔

۞ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''آدمی کو اتنا کھانا تو ہر حالت میں کھانا پڑتا ہے کہ جس سے اس کی جسمانی قوت باقی رہے' تو جس وقت کھانا کھائے پیٹ کے ایک حصے کو محل طعام قرار دے دوسرا پانی کے لیے رکھے' تیسرا سانس کے لیے اور اپنے جسم کو موٹا کرنے کی ایسی کوشش نہ کرے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص شکم سیر ہو کر کھانا کھائے گا وہ ضرور سرکشی اور فساد پیدا کرے گا۔ یہ بھی فرمایا کہ سوائے بخار کے جو اچانک بھی ہو جاتا ہے ہر قسم کا درد اور بیماری زیادہ کھانے سے ہوتی ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے بنی اسرائیل جب تک تمہیں بھوک نہ لگے کچھ مت کھاؤ اور جب بھوک لگے اور کھانا کھانے بیٹھو تو پیٹ بھر کر مت کھاؤ۔ اگر پیٹ بھر کر کھاؤ گے تو تمہاری گردنیں موٹی ہو جائیں گی۔ تمہارے پہلو فربہ ہو جائیں گے اور تم اپنے خدا کو بھول جاؤ گے۔

۞ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص کوئی کھانا زیادہ کھالے اور پھر یہ کہے کہ مجھے اس کھانے نے نقصان دیا ہے وہ کفرانِ نعمت کرنے والوں میں شمار کیا جائے گا''۔

۞ ایک روز کچھ دودھ اور شہد آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپؐ نے کچھ تھوڑا سا تناول فرما کر زمین پر رکھ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! کیا

آپ اس کو پسند نہیں فرماتے؟ فرمایا نہیں بلکہ میں اپنے خدا کے سامنے عجز و نیاز ظاہر کرتا ہوں۔

۞ حضرت علی علیہ السلام کے سامنے خوشبودار اور لطیف و لذیذ فالودہ تیار کر کے لایا گیا اور وہ برتن حضرتؑ کے سامنے رکھا گیا۔ آپ نے تھوڑا سا دہن مبارک میں رکھا پھر فرمایا ان چیزوں کا کھانا حرام نہیں مگر میں یہ نہیں چاہتا کہ جن چیزوں کی مجھے عادت نہیں میں ان کی عادت ڈالوں۔

ایک اور حدیث میں ہے:

۞ ''حضرت علی ابن ابی طالبؑ کا ارشاد گرامی ہے کہ

''جو چیز جناب رسولؐ خدا نے تناول نہیں فرمائی ہے میں اُسے ہرگز نہیں کھاؤں گا''۔

۞ امام علیہ السلام کا ایک اور فرمان ہے:

''یہ اُمت جب تک غیر قوموں کا لباس نہ پہنے گی اور غیر قوموں کا سا کھانا نہ کھائے گی تو ان میں خیر و برکت ہوگی اور جب غیر قوموں کا وطیرہ اختیار کرے گی تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل وخوار کر دے گا''۔

۞ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''سب سے اچھا سالن سرکہ ہے اور اسراف کے بارے میں یہی کافی ہے کہ کوئی نعمت جو کسی بندۂ خدا کے سامنے آئے وہ اُسے ناپسند کرے اور نہ چکھے''۔

۳- کھانے کے اوقات اور بعض آداب

سنت ہے کہ صبح کو کھانا سویرے کھائیں' پھر دن میں کچھ نہ کھائیں۔ عشاء کی نماز کے بعد دوبارہ کھانا کھائیں' لقمہ چھوٹا بنائیں اور اچھی طرح سے چبائیں۔ کھانے میں دوسروں کا منہ نہ دیکھیں اور زیادہ گرم کھانا نہ کھائیں اور گرم کھانے کو ٹھنڈا کرنے کے لیے پھونک نہ ماریں بلکہ کچھ دیر کے لیے رکھ دیں تاکہ وہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اس کے

بعد کھائیں روٹی کو چھری سے نہ کاٹیں اور ہڈی کو بالکل خالی نہ کر دیں اور جو چیز کھائیں کم سے کم تین انگلیوں سے پکڑیں اور جب ایسے برتن میں کئی افراد کھاتے ہوں تو ہر شخص اپنے اپنے آگے سے کھائے۔ دوسروں کے آگے ہاتھ نہ ڈالے۔ برتن صاف کر لیں اور انگلیوں کو چاٹ لیں۔ ناپاکی کی حالت میں کھانا پینا مکروہ ہے لیکن اگر وضو کر لیں یا ہاتھ دھو کر کلی کر کے ناک میں بھی پانی ڈال لیں یا فقط منہ دھو کر کلی کر لیں تو ان سب صورتوں میں کراہت کم ہو جاتی ہے۔

❁ حدیث میں ہے:

''اگر کوئی شخص ناپاکی میں مذکورہ بالا افعال میں سے کوئی فعل کیے بغیر کوئی چیز کھائے گا تو خدشہ ہے کہ اس کے جسم پر سفید داغ ہو جائیں''۔

❁ ایک حدیث میں ہے کہ:

''شہاب کے بھتیجے نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر پیٹ درد اور متلی ہونے کی شکایت کی تو آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ صبح و شام کھانا کھایا کرو اور دن بھر اور کچھ مت کھاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ بہشت کے کھانے کی تعریف میں ارشاد فرماتا ہے: لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ''یعنی اہل بہشت کو صبح و شام دونوں وقت تیار ملے گا''۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''انبیاء کرام شام کا کھانا عشاء کی نماز کے بعد کھایا کرتے تھے۔ پس اُسے مت چھوڑو کیونکہ اس کے چھوڑنے سے جسمانی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''رات کو کچھ تھوڑا سا کھانا ترک نہ کرو اگرچہ وہ روکھی روٹی کا ایک ٹکڑا ہی ہو کیونکہ یہ قوت بدن اور مردانہ تندرستی کا باعث ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے:

''انسانی جسم میں عشا نامی ایک رگ ہے جو شخص رات کو کچھ نہیں کھاتا تو وہ

رگ صبح تک اس کو بددعا دیتی ہے کہ خدا تجھے اسی طرح بھوکا رکھے جس طرح تو نے مجھے بھوکا رکھا اور خدا تجھے اسی طرح پیاسا رکھے جس طرح تو نے مجھے پیاسا رکھا۔ اس لیے ضروری ہے کہ رات کا کھانا ترک نہ کیا جائے گو روٹی کا ایک ٹکڑا اور پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مومن کے لیے صبح کے وقت کچھ کھائے بغیر گھر سے باہر جانا مناسب نہیں ہے کیونکہ صبح کو کھانا کھا کے جانا عزت و احترام کا باعث ہے''۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

''جس وقت تم کسی حاجت کے لیے جانا چاہو روٹی کا ایک ٹکڑا نمک کے ساتھ کھا کر جاؤ کہ اس سے ایک تو عزت زیادہ ہوگی دوسرے وہ کام جلد پورا ہوگا''۔

❁ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''گرم کھانے کو ٹھنڈا ہونے دیا کرو کیونکہ جناب رسولؐ خدا کے پاس جب گرم کھانا لایا جاتا تھا تو آنحضرتؐ فرمایا کرتے تھے کہ ٹھنڈا ہونے دو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارا کھانا آگ نہیں بنایا ہے اور ٹھنڈے کھانے میں برکت بھی ہوتی ہے''۔

❁ سلیمان ابن خالد سے منقول ہے:

''گرمی کے موسم میں ایک رات کو میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرتؑ کے سامنے غلام ایک دسترخوان لایا جس میں کچھ روٹیاں تھیں۔ ایک پیالہ ثرید کا تھا (یہ ایک قسم کا کھانا ہے جو روٹی کے ٹکڑوں کو شوربے میں بھگو کر تیار کیا جاتا ہے) اور دوسرا گوشت کا۔ حضرت نے ہاتھ ڈالا اور فوراً کھینچ لیا۔ پھر ارشاد فرمایا: آتش جہنم کو کس طرح برداشت کرے گا؟ آپ یہ بات بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ کھانا کھانے کے لائق ہو گیا۔ اس وقت تناول فرمایا' میں نے بھی حضرتؑ کے ساتھ کھانا کھایا۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ

''تین موقعوں پر پھونک مارنا مکروہ ہے:

۱- دعائیں پڑھ کر کسی پر دم کرنے میں
۲- کھانے میں
۳- سجدے کی جگہ میں''۔

۞ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

''جب کوئی شخص تم میں سے کھانا کھائے تو ضروری ہے کہ وہ اپنے ہی آگے رکھے ہوئے کھانے میں سے کھائے''۔

حضرت علی علیہ السلام تمام انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے:

''جو شخص کھانے کا برتن انگلیوں سے صاف کر کے چاٹ لے گا فرشتے اس پر درود بھیجیں گے اور اُس کے لیے فراخی رزق کی دعا مانگیں گے اور کئی گنا نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھ دیں گے''۔

۞ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''حضرت علی علیہ السلام کھانے کے وقت غلاموں کی طرح دو زانو ہو کر بیٹھتے تھے۔ ہاتھ زمین پر رکھ لیتے تھے اور جو چیز تناول فرماتے تھے تین انگلیوں سے کھاتے تھے۔ متکبرین اور جباروں کی طرح دو انگلیوں سے نہ کھاتے تھے''۔

۞ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے:

''جب کوئی شخص کھانا کھائے اور اپنی انگلیاں چاٹ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دے گا''۔

۞ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''حضور عالی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰؐ کھانا کھا کر اپنے ہاتھ رومال وغیرہ سے صاف کرنے کو مکروہ جانتے تھے بلکہ کھانے کے احترام کی خاطر اپنی انگیوں کو اپنی زبان مبارک سے صاف کر لیتے تھے''۔

۞ حضرت امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص یہ چاہے کہ اس کو کوئی کھانا نقصان نہ پہنچائے تو ضروری ہے کہ جب تک معدہ صاف نہ ہو اور خوب بھوک نہ لگے کچھ نہ کھایا کرے اور جب شروع کرے تو بسم اللہ پڑھ لے۔ کھانا خوب چبا کر کھائے اور تھوڑی سی بھوک باقی رہنے پر ہاتھ کھانے سے کھینچ لے''۔

۞ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''ہڈیوں کو صاف نہ کرو کہ اس میں جنوں کا بھی حصہ ہے اور اگر صاف کر ڈالو گے تو وہ اس سے زیادہ قیمتی چیزیں تمہارے گھر سے لے جائیں گے''۔

۞ امام حسن علیہ السلام کا فرمان ہے:

''کھانے کے متعلق بارہ امور ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ ان میں چار تو واجب ہیں اور چار سنتیں اور چار آداب''۔

واجبات یہ ہیں:

(۱) اپنے منعم کو پہچاننا
(۲) یہ جاننا کہ تمام نعمتیں پروردگار کی طرف سے ہیں اور جو کچھ خدا عطا فرمائے اُس پر راضی رہنا
(۳) بسم اللہ کہنا (۴) خدا کا شکر ادا کرنا۔

سنتیں یہ ہیں:

(۱) کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا
(۲) بائیں طرف زیادہ زور دے کر بیٹھنا
(۳) جو کچھ کھانا کم از کم تین انگلیوں سے کھانا
(۴) انگلیاں چاٹنا۔

آداب یہ ہیں:

(۱) جو کچھ کھانا اپنے ہی آگے سے کھانا

(۲) چھوٹا لقمہ اٹھانا (۳) خوب چبانا
(۴) کھاتے وقت لوگوں کے چہروں کی طرف کم دیکھنا۔

۞ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے جناب امام حسن علیہ السلام سے فرمایا:
''آیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمھیں ایسی چار خصلتیں تعلیم کر دوں جن کے بجا لانے سے حکیموں اور ڈاکٹروں کی ضرورت پیش نہ آئے۔
عرض کی جی مولاؑ ضرور بتائیں۔ فرمایا:
(۱) جب تک تمھیں خوب بھوک نہ لگے کھانا مت کھاؤ
(۲) ابھی بھوک باقی ہو کہ کھانا چھوڑ دو
(۳) چبانے کے وقت آہستہ آہستہ چباؤ
(۴) سونے سے پہلے بیت الخلاء ضرور جاؤ''۔

۞ حدیث میں ہے:
''حضورؐ پاک جس وقت کھانا نوش فرماتے تھے بسم اللہ کہہ لیا کرتے تھے۔ دوسرے کے سامنے سے کوئی چیز نہ اٹھاتے تھے۔ مہمانوں سے پہلے کھانا شروع کرتے تھے۔ انگوٹھے اور شہادت کی انگلی اور میانہ انگلی سے کھاتے تھے' کبھی کبھی چوتھی انگلی بھی ملا لیتے تھے اور کبھی تمام انگلیوں سے بھی کھاتے تھے مگر دو انگلیوں سے کبھی نہیں بلکہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ دو انگلیوں سے شیطان کھاتا ہے''۔

۴- کھانا کھانے کے آداب

۞ سنت ہے کہ جو چیز کھائے داہنے ہاتھ سے کھائے۔ کھانے کے وقت دو زانو بیٹھے کوئی چیز لیٹ کے نہ کھائے مگر بائیں ہاتھ پر زور دے کر بیٹھنے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ آلتی پالتی بیٹھنا مکروہ ہے اور اگر پاؤں زانو پر رکھ کر بیٹھے تو اور بھی بدتر ہے۔ اکیلے اکیلے کوئی چیز کھانا مکروہ ہے۔ نوکروں' ملازموں کے ساتھ زمین پر بیٹھ کے کھانا کھانا سنت ہے۔ راستہ چلتے میں کچھ کھانا مکروہ ہے اور کھانے سے پہلے اور کھانے

کے بعد ہاتھ دھونا بھی کارِثواب ہے۔ سنت ہے کہ کھانے سے پہلے جو ہاتھ دھوئے جائیں وہ رومال سے خشک نہ کیے جائیں۔ ہاتھ دھونے کی ترتیب یہ ہے کہ کھانے سے پہلے اول تو صاحب خانہ ہاتھ دھوئے اس کے بعد جو شخص اس کے لیے داہنی جانب ہو پھر اسی طرح آخر مجلس تک ہاتھ دھلائے جائیں۔ اور کھانا کھانے کے بعد اس شخص کے ہاتھ دھلائے جائیں جو صاحب خانہ کے بائیں طرف ہو۔ اسی طرح ترتیب وار سب کے ہاتھ دھلا کر آخر میں صاحب خانہ کے ہاتھ دھلائیں۔

سنت ہے کہ سب کے ہاتھ ایک ہی طشت میں دھوئیں جائیں اور پانی پھینک دیا جائے۔

۞ بعض علما کا قول ہے:
''جس جگہ کوئی حرام چیز کھائی جائے یا کوئی فعل حرام کیا جائے اس محفل میں کوئی چیز کھانا حرام ہے یہاں تک کہ اس گروہ کے دسترخواں پر بیٹھنا بھی حرام ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہوں اور ان کی نسبت ارتکاب فعل حرام کا عیب لگاتے ہوں''۔

کھانے کی ابتدا اور انتہا میں نمک کھانا سنت ہے۔

۞ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے:
''حضرت رسولؐ خدا نے تین اشخاص پر لعنت کی ہے:
۱- اس پر جو تنہا بیٹھ کے کھانا کھائے۔
۲- اُس پر جو تنہا سفر کرے۔
۳- اُس پر جو تنہا مکان میں سوئے''۔

۞ حدیث میں ہے:
''جب کھانے میں چار صفتیں پائی جائیں تو اُس کے آداب کی تکمیل ہو جاتی ہے۔
۱- حلال طریقے سے ہو۔

۲- کھانے والے زیادہ ہوں۔

۳- کھانے سے پہلے اللہ کا نام لیا جائے۔

۴- کھانے کے بعد خدا کی تعریف کی جائے''۔

❀ منقول ہے کہ جس وقت امام رضا علیہ السلام کے سامنے دسترخوان بچھتا تھا امامؑ ایک خالی برتن منگواتے اور جتنے لذیذ کھانے ہوتے تھے اُن سب میں سے تھوڑا تھوڑا اُس برتن میں ڈال کر یہ ارشاد فرماتے تھے کہ یہ مسکینوں اور فقیروں کو دے دو۔

❀ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے فرزند کی مفارقت میں اسی وجہ سے مبتلا ہوئے کہ ایک دن انہوں نے ایک موٹی تازی بھیڑ ذبح کر کے اُس کے کباب بنائے تھے اور ایک مرد صالح روزہ دار اُن کے پڑوس میں رہتا تھا۔ اُس نے خوشبو تو اُس کی سونگھی مگر حضرت یعقوب علیہ السلام اس بات کو بھول گئے کہ اُس کو کھانا کھلائیں اُسی رات کو حضرت جبرائیل امین علیہ السلام آئے اور یہ خبر لائے کہ خدا کی طرف سے آپ کے اوپر بلا آنے والی ہے آپ تیار رہیے۔ چنانچہ اُسی شب کو حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا (اس کا نتیجہ جو کچھ ہوا وہ روز روشن کی طرح واضح ہے) اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے حکم دیا تھا کہ ظہر کے وقت ان کے ملازم اور غلام تمام راستوں پر مکان کے تین تین میل کے فاصلے تک آوازیں لگایا کرتے تھے کہ جسے صبح کے کھانے کی ضرورت ہو وہ یعقوبؑ کے دسترخواں پر آجائے۔ اسی طرح رات کو منادی کیا کرتے تھے''۔

❀ حدیث میں ہے کہ:

''جس وقت دسترخوان بچھے اُس وقت جو سائل آجائے اُسے خالی واپس نہ جانے دو''۔

❀ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے:

''جو شخص ایسے دسترخوان یا میز پر بیٹھے جس پر لوگ شراب پیتے ہوں وہ ملعون

ہے''۔

❀ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کو منع فرمایا ہے' سوائے اس شخص کے جو مجبوری کی حالت میں ہو یا جس کے داہنے ہاتھ میں کوئی تکلیف ہو۔

❀ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''جناب رسولؐ خدا نے آخر دم تک دائیں یا بائیں پہلو پر تکیہ کر کے کوئی چیز تناول نہیں فرمائی بلکہ پروردگار کے لیے تواضع اور فروتنی کو یہاں تک کام میں لاتے تھے کہ جو چیز آپؐ تناول فرماتے تھے غلاموں کی طرح بیٹھ کر کھاتے تھے''۔

❀ حضرت رسولؐ خدا نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا:

''یا علیؑ کھانے سے پہلے نمک کھایا کرو کہ جو شخص کھانے میں اول و آخر نمک کھائے گا اللہ تعالیٰ اُس سے ستر قسم کی بلائیں دور کرے گا جن میں چھوٹی سی چھوٹی بیماری جذام (کوڑھ) ہے''۔

❀ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''نمک میں ستر امراض کے لیے شفا ہے۔ اگر لوگوں کو نمک کے کل فوائد معلوم ہو جائیں تو وہ سوائے نمک کے اور چیزوں سے علاج ہی نہ کیا کریں۔ یہ بھی فرمایا کہ خداوند عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ آپ اپنی قوم کو حکم دے دیں کہ وہ کھانے کی ابتداء و انتہا میں نمک کھا لیا کریں اور اگر اس حکم کی تعمیل نہ ہوگی تو وہ بلا میں گرفتار ہو جائیں گے اور اُس وقت ان کے لیے ضروری ہوگا کہ اپنے آپ کو ملامت کریں''۔

❀ امام علیہ السلام سے منقول ہے:

''حضرت رسولؐ خدا کو بچھو نے حالت نماز میں کاٹ لیا آنحضرتؐ نے نعلین مبارک اتار کر اس کو مار ڈالا اور فارغ ہو کر یہ فرمایا تجھ پر خدا کی لعنت ہو کہ نہ تو نیک کو چھوڑتا ہے نہ بد کو۔ دونوں کو یکساں آزار پہنچاتا ہے۔ پھر پسا ہوا نمک طلب کیا اور

جس جگہ بچھو نے کاٹا تھا مل دیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا:

''اگر لوگوں کو نمک کے فائدے معلوم ہوں تو تریاق وغیرہ کے محتاج نہ رہیں''۔

❁ ایک روایت میں ہے کہ جو شخص کھانے کے پہلے لقمے پر نمک چھڑک لیا کرے اسے دولت مندی حاصل ہوتی ہے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''کھانا کھانے سے پہلے جب ہاتھ دھویا کرو اور رومال وغیرہ سے مت صاف کرو کیونکہ جب تک ہاتھ میں تری رہتی ہے کھانے میں برکت رہتی ہے۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ

''کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر منہ پر مل لینا چاہئیں کہ اس سے چہرے کی چھائیاں دُور ہو جاتی ہیں اور روزی بڑھتی ہے''۔

❁ مفضل ابن عمر سے منقول ہے:

''میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آنکھیں دکھنے کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا: جب کھانے کے بعد ہاتھ دھو چکو تو گیلے گیلے ہاتھ بھوؤں اور پپوٹوں پر پھیر لیا کریں اور تین مرتبہ یہ پڑھا کرو:

اَلحَمدُلِلّٰہِ المُحسِنِ المُجمِلِ المُنعِمِ المُفَضِّلِ

''یعنی سب تعریف اس اللہ کے لیے جو نیکی کرنے والا' خوبصورت بنانے والا اور مفضل کو انعام دینے والا ہے''۔

مفضل کا کہنا ہے کہ جب سے میں نے اس حدیث پر عمل کیا پھر کبھی میری آنکھیں نہ دکھیں۔

❁ جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے:

''جب حضرت رسولؐ خدا کھانے کے بعد دست مبارک دھوتے تھے تو کلیاں بھی کر لیا کرتے تھے''۔

❁ فضل بن یونس سے منقول ہے:

''حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام میرے گھر تشریف لائے جب کھانا آیا تو میں ایک رومال اس غرض سے لایا کہ حضرتؑ کے دامن پر ڈال دیا جائے۔ آپ نے قبول نہ فرمایا بلکہ یہ ارشاد کیا کہ یہ غیر قوموں کا طور طریقہ ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''کھانے کے بعد جب ہاتھ دھویا کرو تو گیلے گیلے ہاتھ پپوٹوں پر پھیر لیا کرو کہ آنکھوں کی تکلیف سے محفوظ رہو''۔

❁ روایت میں ہے کہ جب حضرت رسولؐ خدا کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے تو بھوؤں پر پھیر لیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اَلحَمدُلِلّٰہِ الَّذِی ھَدَانَا واطعمنا وَسَقَانَا وَکُلَّ بَلاَءٍ صَالِحٍ اَولاَنَا یعنی ہر طرح کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں ہدایت دی' کھانا کھلایا اور ہر نیک آزمائش سے ہمیں آزمایا۔

❁ حدیث میں ہے کہ:

''حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا کھانے بیٹھتے تھے تو اپنے سامنے سے کھانا کھاتے تھے۔ جس طرح تشہد میں بیٹھتے ہیں اسی طرح بیٹھتے تھے داہنا زانو بائیں زانو پر ہوتا تھا اور داہنے پاؤں کی پشت بائیں پاؤں کے تلوے سے ملی ہوتی تھی اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ''میں بندہ ہوں بندوں ہی کی طرح کھانا کھاتا ہوں اور بندوں ہی کی طرح بیٹھتا ہوں''۔

حدیث میں ہے کہ:

''جو شخص یہ چاہے کہ اُس کے گھر میں برکت زیادہ ہو تو کھانے سے پہلے ہاتھ ضرور دھوئے۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا افلاس کو دُور کرتا ہے اور جسم کے بہت سے دردوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

❁ حضرت صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں:

''میں ایک دن سفاح کے دربار میں (جو خلفائے بنی عباس سے تھا) ایسے وقت پہنچا کہ دسترخوان بچھ چکا تھا اُس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف اس طرح کھینچا

کہ میرا پاؤں دسترخواں پر پڑ گیا۔ مجھے اتنا دکھ ہوا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے کیونکہ یہ کفرانِ نعمت ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

''دسترخوان پر زیادہ بیٹھو کیونکہ جتنا وقت دسترخوان پر بیٹھنے میں صرف ہوگا وہ تمہاری عمر میں شمار نہ ہوگا''۔

❁ حضرت رسولؐ خدا سے منقول ہے:

''جس وقت کھانا کھاؤ موزے اور جوتے پاؤں سے نکال لیا کرو یہ بہترین سنت ہے اور تمہارے پاؤں کے لیے باعث سکون بھی''۔

❁ حدیث میں ہے:

''انسان اور حیوان میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ انسان جو چیز کھاتا ہے ہاتھ سے کھاتا ہے اس لیے تمہیں ہاتھ سے کھانا چاہیے''۔

منقول ہے کہ جب رسولؐ خدا کسی جماعت کے ساتھ کھانا کھاتے تھے تو مہمانوں کو حکم ہوتا تھا کہ سب سے پہلے کھانا شروع کریں اور سب کے بعد ختم کریں تاکہ وہ ہر چیز دوسروں سے زیادہ کھائیں۔

❁ سماعہ بن مہران سے منقول ہے:

''میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر نماز کا وقت بھی آجائے اور کھانے کا بھی تو ابتداء کس سے کرنی چاہیے؟ فرمایا: ''اگر نماز کا اول وقت ہے تو پہلے کھانا کھالو اور اگر اول وقت کا کچھ حصہ گزر گیا ہے اور اس بات کا خوف ہے کہ کھانا کھاتے کھاتے فضیلت کا وقت نکل جائے تو پہلے نماز پڑھ لو''۔

۵- کھانے کے وقت کی دعائیں

❁ حدیث میں ہے کہ:

''جب دسترخوان بچھایا جائے تو بسم اللہ کہو اور جب کھانا شروع کرو تو یہ کہو

بسم اللّٰہِ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ اور جب دسترخوان اٹھایا جائے تو کہو الحمدللہ!''

❁ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے:

''جو شخص کسی کھانے کی ابتداء میں خدا کا نام لے اور بعد میں اُس کی تعریف ے تو اُس کھانے کے متعلق اُس سے کچھ سوال نہ کیا جائے گا''۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے:

''جو مسلمان کھانا کھاتے اور لقمہ اٹھاتے وقت یہ الفاظ کہے:

بِسمِ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العالَمِینَ

''یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ے جو پورے عالم کا پروردگار ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

''جب کھانا شروع کرو خدا کا نام لو اور جب فارغ ہو تو کہو

اَلحَمدُلِلّٰہِ الَّذِی یُطعِمُ وَلَا یُطعَم

''یعنی سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو دوسروں کو کھلاتا ہے اور خود نہیں لھاتا''۔

❁ حدیث میں ہے کہ ایک دن جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''جو کوئی بسم اللہ کہہ کر کھانا کھائے میں اس بات کا ضامن ہوں کہ اُس کھانے ے اُسے تکلیف نہ پہنچے گی۔ ابن کوا نے امام علیہ السلام سے عرض کیا کہ رات ہی کو میں ں کھانا کھایا تھا اور بسم اللہ کہہ لی تھی پھر بھی تکلیف پہنچی۔ حضرتؑ نے فرمایا: ''معلوم تا ہے کہ تو نے کئی قسم کا کھانا کھایا ہے کسی پر بسم اللہ کہی اور کسی پر نہ کہی''۔

❁ حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے رض کی کہ مجھ کو فلاں کھانے سے تکلیف پہنچی ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا: شاید تو بسم اللہ ہیں کہتا۔ عرض کی: ''کہتا ہوں مگر پھر بھی تکلیف اٹھاتا ہوں۔ حضرتؑ نے فرمایا: جب لھانا کھاتا ہے باتیں کرتا ہے' پھر بھی بسم اللہ کہہ لیتا ہے۔ اُس نے عرض کیا نہیں۔

فرمایا: تکلیف پہنچنے کا یہی باعث ہے اب جب تو باتوں سے فارغ ہوا کرے اور پھر کھانے کا ارادہ کرے تو پھر بسم اللہ کہہ لیا کر۔

❁ حضرت امام علی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''خدا کو کھانا کھاتے یاد کرو اور زیادہ باتیں مت کرو کیونکہ یہ نعمت خدا کا عطیہ ہے اور تم پر واجب ہے کہ نعمت صرف کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ کو شکر و حمد کے ساتھ یاد کرو''۔

❁ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص کھانے کے وقت یہ دعا پڑھے گا میں ضمانت دیتا ہوں کہ کوئی کھانا اُس کو تکلیف نہ پہنچائے گا''۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ مِلْأَ الْاَرْضِ
وَالسَّمَآءِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَهُ دَاءٌ

یعنی یا اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اسما کا واسطہ دے کر جو سب اسما سے بہتر ہے جن سے زمین اور آسمان پُر ہیں تو رحمٰن ہے تو رحیم ہے اور تیرے نام کے ساتھ کوئی درد ضرر نہیں کرتا۔

۶- کھانے کے بعد کے آداب

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جس وقت تم کوئی چیز کھاؤ تو فوراً چت لیٹ جاؤ اور داہنا پاؤں بائیں پاؤں پر رکھ لو''۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''دسترخوان میں سے جو کچھ زمین پر گرے اُسے کھا لو کہ اُس کا کھانا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر درد سے شفا بخشتا ہے خاص طور پر اس شخص کو جو اُس کے ذریعے سے

طالب شفاء ہو''۔

❁ حدیث میں ہے:

''حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی شخص نے پیٹ کے درد کی شکایت کی۔ ارشاد فرمایا جو کچھ دسترخوان میں سے زمین پر گرے اُس کا کھانا اپنے اوپر لازم کر لے''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے:

''جو شخص گھر میں کھانا کھائے اور اُس کھانے میں سے کچھ ریزے گر پڑیں تو لازم ہے انہیں چن کر اُٹھا لے اور اگر جنگل میں کھانا کھائے تو گرے پڑے ریزے پرندوں اور جانوروں کے لیے چھوڑ دے''۔

❁ حدیث میں ہے کہ:

''دسترخوان کے بچے کھچے ٹکڑوں، ریزوں کا کھانا افلاس کو دُور کرتا ہے۔ کھانے والے کی ذات سے اور اُس کی نسل سے بھی ساتویں پشت تک''۔

❁ ایک اور روایت ہے کہ

''جو شخص دسترخوان سے ریزے کھائے گا خدا اس کو دیوانگی، جذام، سفید داغ اور یرقان سے محفوظ رکھے گا''۔

❁ حضور پاکؐ کا ارشاد گرامی ہے:

''دسترخوان کے ریزے حورالعین کا مہر ہیں''۔

❁ حدیث میں ہے کہ:

''جو شخص خرما یا روٹی کا ٹکڑا زمین پر پڑا ہوا دیکھے اور اُسے پاک کر کے کھالے ابھی پیٹ میں نہ پہنچنے پائے گا کہ بہشت اس کے لیے لکھ دی جائے گی''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے

''مومن کا جوٹھا کھانا کھانا یا پانی پینا ستر بیماریوں کی دوا ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے نہر ثرثار کے باشندوں کو اس قدر نعمت عطا فرمائی تھی کہ گندم کی

سوجی تیار کر کے اُس کی روٹیاں پکاتے تھے اور ان روٹیوں کو کوڑے کرکٹ میں پھینک دیتے تھے یہاں تک کہ روٹیوں کا ایک پہاڑ ہو گیا۔ ایک دن اتفاق سے کسی نیک مرد کا اُدھر سے گزر ہوا اُس نے ایک عورت کو روٹی سے اپنے بچے کی گندگی صاف کرتے ہوئے دیکھا اور یہ کہا کہ خدا سے ڈرو اور جو نعمت خدا نے دی ہے اُسے جان بوجھ کر ضائع مت کرو۔ اُس عورت نے جواب دیا کہ تو ہمیں قحط سے ڈراتا ہے جب تک ہماری یہ نہر جاری ہے ہمیں قحط کی کچھ پروا نہیں۔

اس عورت کا یہ جملہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنا۔ آسمان سے مینہ برسنا بند ہو گیا اور زمین سے کوئی تنکا نہ اُگا کہ وہ لوگ انہی روٹیوں کے محتاج ہوئے جن کی وہ توہین کیا کرتے تھے اور تول تول کر آپس میں تقسیم کرنے لگے۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام کے دونوں خادم یاسر اور نادر بیان کرتے ہیں:

''امام علیہ السلام اپنے ملازموں سے فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں کھانا کھانے کے دوران میں تمہارے سر پر کھڑا رہوں تو تمہارے لیے ضروری ہے کہ جب تک فارغ نہ ہو جاؤ میری تعظیم کو نہ اٹھو اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ ان میں سے کسی کو آواز دی اور کسی اور نے یہ کہہ دیا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے۔ ارشاد فرماتے تھے۔ کھا لینے دو' کھانے کے دوران میں کسی سے کام نہ لیتے تھے۔

۷۔ روٹی' ستو' گوشت' گھی اور جو خوراک حیوانات سے حاصل ہوتی ہے اُس کی اور سرکہ و شیرینی کی فضیلت

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''روٹی کی عزت کرو کیونکہ عرش سے فرش تک بہت سے فرشتوں اور بہت سے زمین کے رہنے والوں نے کام کیا ہے' جب تمہارے لیے روٹی تیار ہوئی ہے۔ پھر فرمایا: ایک دن حضرت دانیالؑ ایک ملاح کے پاس آئے اور اُسے ایک روٹی اُجرت

کے طور پر دی کہ مجھے پار اُتار دے۔ ملاح نے وہ روٹی اُن کے سامنے لوگوں کے پاؤں میں اس طرح پھینک دی کہ وہ کچل گئی اور کہا میں اس روٹی کو کیا کروں؟ حضرت دانیالؑ نے اپنا سر آسمان کی طرف بلند کر کے عرض کی پروردگار عالم تو نے دیکھا کہ اس بندے نے روٹی کے ساتھ کیا سلوک کیا اور تو نے سنا کہ اُس نے کیا کہا۔

خداوند عالم نے آسمان کو حکم دے دیا کہ بارش نہ برسے اور زمین کو حکم دیا کہ گھاس نہ اُگے یہاں تک کہ ان لوگوں پر یہ نوبت آ گئی کہ بھوک کے مارے ایک دوسرے کو کھانے لگے۔

❁ دو عورتوں کا ذکر ہے کہ ہر ایک کا ایک ایک بچہ تھا۔ ایک نے دوسری سے کہا کہ آج میں اور تو مل کر میرے بچے کو کھا لیں اور کل ہم دونوں تیرے بچے کو کھا لیں گی جب دوسری عورت کے بچے کی باری آئی تو اُس نے اپنے بچے کے کھانے سے انکار کر دیا۔ اُس پر جھگڑا پیدا ہو گیا اور یہ قصہ حضرت دانیالؑ کے سامنے پیش ہوا۔ حضرت دانیالؑ نے دریافت کیا کہ اب لوگوں کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ عرض کی ہاں یہ سن کر حضرت دانیالؑ نے آسمان کی طرف دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور عرض کی پروردگار! اب پھر فضل کر اور رحمت نازل فرما اور بے گناہ بچوں پر اس ملاح کے قصور کی وجہ سے عذاب نازل نہ کر۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان کو حکم دیا کہ تو میری مخلوق کے لیے وہ نباتات پیدا کر جو اس مدت میں اُن کو نصیب نہیں ہوئی ہے کیونکہ مجھے اس معصوم بچے کی وجہ سے رحم آ گیا۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''روٹی کو سالن کے پیالے کے نیچے مت رکھو''۔

❁ حدیث میں ہے کہ روٹی کی عزت کرو۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ روٹی کی عزت کیونکر ہو سکتی ہے؟ ارشاد فرمایا کہ جب روٹی آپ کے سامنے آئے کھانے لگو اور کسی چیز کا انتظار نہ کرو۔

❁ حضور پاکؐ کا ارشاد گرامی ہے:

''درندوں کی طرح روٹی مت سونگھو کیونکہ روٹی ایسی برکت کی چیز ہے کہ اس کے ذریعے سے تم نماز پڑھتے ہو اسی کے ذریعے سے روزہ رکھتے ہو اور اسی کے باعث حج بیت اللہ ادا کرتے ہو۔

❁ دوسری روایت میں فرمایا:

''اے اللہ! روٹی میں ہمارے لیے برکت دے اور ہم میں اور روٹی میں جدائی مت کر۔ کیونکہ اگر روٹی نہ ہوگی تو نہ ہم سے نماز ادا ہو سکے گی نہ روزہ اور نہ کوئی اور فرض''۔

❁ ایک اور حدیث میں فرمایا:

''جب گوشت اور روٹی تمہارے سامنے آئے تو ابتدا روٹی سے کرو اور بھوک کی تیزی روٹی سے گھٹاؤ اور اس کے بعد گوشت کھاؤ''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے:

''جنابِ رسالت مآبؐ نے فرمایا:

''روٹی چھوٹی چھوٹی پکاؤ کہ اُس میں ہر گردہ کے لیے برکت ہے''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے:

''جو کی روٹی کی فضیلت گندم کی روٹی پر اتنی ہی ہے جتنی ہم اہل بیتؑ کی فضیلت تمام آدمیوں پر۔ کوئی پیغمبر بھی ایسا نہیں گزرا جس نے جو کی روٹی اور جو کھانے والے کے لیے دعا نہ کی ہو اور جو شخص جو کی روٹی کھائے گا اُس کے پیٹ میں کوئی درد باقی نہیں رہ سکتا اور جو کی روٹی یا جو کا اور کسی طرح کا کھانا پیغمبروں اور نیک لوگوں کے لیے غذا ہے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کی روزی جو کی روٹی ہی مقرر فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ تپ دق والے کے لیے چاول اور جو کی روٹی سے بہتر کوئی دوا و غذا نہیں ہے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اسہال والے اور تپ دق والے کے لیے جو کی روٹی سے بہتر کوئی چیز نہیں اور اس روٹی کی صفت یہ بھی ہے کہ ہر قسم کے درد کو بدن سے دُور کر دیتی ہے''۔

❁ حدیث میں ہے:

''حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک دنیا میں رہے مسلسل جو کی روٹی کھاتے رہے''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ستو بہترین خوراک ہے۔ بھوکے کا اس سے پیٹ بھرتا ہے اور پیٹ بھرے کا کھانا ہضم ہوتا ہے''۔

❁ حضرت صادق آل محمدؑ کا ارشاد گرامی ہے:

''ستو اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے گوشت بڑھاتا ہے۔ ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے اور پیغمبروں کی خوراک ہے۔ خشک ستو کھانے سے سفید داغ زائل ہوتے ہیں اور روغن زیتون میں ملا کر کھانے سے جسم صحت مند ہوتا ہے' ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ چہرے کی لطافت اور خوبصورتی زیادہ ہوتی ہے' مردانہ قوت بڑھتی ہے اور خشک ستو کے تین چمچ نہار منہ کھائے جائیں تو بلغم اور صفرا کو دفع کرتا ہے''۔

❁ ایک اور حدیث میں ہے کہ امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''ستو ستر قسم کی بلاؤں کو دُور کرتا ہے اور جو شخص چالیس دن صبح کو ستو کھائے اس کے دونوں کندھے قوی ہو جائیں گے''۔

❁ حدیث میں ہے کہ:

''ستو پیاس کی زیادتی کو دُور کرتا ہے' معدے کو قوت دیتا ہے' صفرا کو گھٹاتا ہے' معدے کو صاف کرتا ہے۔ ستر قسم کے امراض کے لیے شفا ہے اور اس سے بلڈ پریشر کی بیماری سے آرام ملتا ہے''۔

❁ امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے:

''جس خاتون کا خون ماہواری بند نہ ہوتا ہو اُسے ستو پلائیں بند ہو جائے گا''۔

(اس سے کوئی خاص ستو مراد نہیں ہے)

۞ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''جن جن چیزوں کے ساتھ روٹی کھا سکتے ہیں دنیا و آخرت میں اُن سب میں بہتر گوشت ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ بہشت کے اوصاف میں فرماتا ہے وَلَحمَ طَیرٍ مِمَّا یَشتَھُونَ یعنی پرندوں کا گوشت کھانے کو ملے گا جس قسم کا پسند کریں۔

۞ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''گوشت کھانے سے بدن کا گوشت بڑھتا ہے اور جو شخص چالیس دن گوشت نہ کھائے وہ بداخلاق ہو جاتا ہے اور جو شخص بداخلاق ہو جائے اُس کے کان میں اذان کہنی چاہیے۔ یہ بھی فرمایا کہ جس شخص کو چالیس دن گوشت میسر نہ آئے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے قرض لے کر گوشت لے اُس کا قرض خدا ادا کر دے گا''۔

ایک شخص نے جناب امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا: ''میرے گھر والے بھیڑ کا گوشت نہیں کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ مادۂ سودا کو حرکت میں لاتا ہے''۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس گوشت سے کسی اور گوشت کو بہتر جانتا ہے تو گوسفند کو فدیۂ اسماعیلؑ قرار نہ دیتا''۔

۞ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے:

''پرندوں کا گوشت اور گائے کا گوشت بالخورے کو دُور کرتا ہے۔ فرمایا گائے کا دودھ دوا ہے اور اس کا گھی شفا اور اس کا گوشت امراض کے لیے دفعیہ کا باعث ہے''۔

جو شخص یہ چاہے کہ اُس کا غصہ کم ہو جائے اور رنج و غم جاتا رہے وہ تیتر کا گوشت کھاتا رہے۔

۞ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

''چکور کے گوشت سے پنڈلیاں مضبوط ہوتی ہیں اور بخار دُور ہو جاتا ہے''۔

۞ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا فرمان ہے:

''کالے ہرن کا گوشت کھانے کا کچھ مضائقہ نہیں بلکہ بواسیر اور درد کمر کے

لیے نافع ہے اور مردانہ قوت کو بڑھاتا ہے''۔

۞ امام علیہ السلام نے فرمایا:

''بھینس کا گوشت، دودھ اور گھی کھانے میں کچھ حرج نہیں''۔

۞ حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''تین چیزیں جسم کو خراب کر دیتی ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی اس سے مر جاتا ہے۔ ایک سائے میں خشک کیا بدبودار گوشت کھانا، دوسرے بھرے پیٹ حمام میں نہانا، تیسرے بڑھیا عورت کے ساتھ حقوق زوجیت انجام دینا''۔

۞ امام علیہ السلام فرماتے ہیں:

''تین چیزیں ایسی ہیں کہ کھانے کی تو نہیں ہیں مگر بدن کو موٹا کر دیتی ہیں:

۱- روئی کے کپڑے پہننا ۲- خوشبو سونگھنا ۳- بال صفا پوڈر استعمال کرنا۔

تین چیزیں ایسی ہیں کہ کھانے کی ہیں مگر بدن کو دبلا کرتی ہیں:

۱- خشک گوشت ۲- پنیر ۳- خرمے کی کلیاں۔

دو چیزیں ایسی ہیں جو نفع ہی نفع کرتی ہیں: نیم گرم پانی اور انار۔

دو چیزیں ایسی ہیں جو نقصان ہی نقصان کرتی ہیں: خشک کیا ہوا گوشت اور پنیر۔

جناب رسولؐ خدا دستی کے گوشت کو پسند کرتے تھے اور ران کے گوشت کو ناپسند کرتے تھے کیونکہ پیشاب گاہ کے قریب ہے۔

۞ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''دودھ میں پکا ہوا گوشت پیغمبروں کی خاص غذا ہے''۔

۞ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب کوئی مسلمان کمزوری محسوس کرنے لگے تو اسے چاہیے کہ گوشت دودھ میں پکا کر کھایا کرے''۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب میووں (پھلوں) میں انار زیادہ

پسند تھا۔

بہت سی حدیثوں میں گوشت کے شوربے کی تعریف کی گئی ہے جس میں روٹی توڑ کر بھگو دی جاتی ہے۔ بہت سی احادیث میں کباب کی تعریف کی گئی ہے کہ وہ کمزوری اور بخار کو دُور کرتا ہے اور رنگ کو سرخ کر دیتا ہے۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام سے منقول ہے:

''تمہیں ہریسہ کھانا چاہیے کہ وہ چالیس دن کی عبادت کی طاقت دیتا ہے اور ہریسہ اس دسترخواں میں تھا جو اللہ تعالیٰ نے جناب رسولؐ خدا پر نازل کیا تھا''۔

❁ حضرت صادق آل محمدؑ نے فرمایا:

''پیغمبروں میں سے کسی پیغمبر نے جسمانی کمزوری کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہریسہ کھاؤ''۔

❁ ہارون ابن موفق سے منقول ہے:

''ایک دن حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھے بلایا اور میں نے حضرتؑ ہی کے ساتھ کھانا بھی کھایا۔ آپ کے دسترخوان پر بہت سا حلوہ پڑا تھا' میں نے حلوے کی کثرت پر تعجب کیا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا: ''ہم اور ہمارے ماننے والے شیرینی ہی سے پیدا ہوئے ہیں اس وجہ سے ہمیں حلوہ بہت پسند ہے''۔

❁ عبدالاعلیٰ سے منقول ہے:

''ایک دن مجھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں کھانا کھانے کا اتفاق ہوا۔ امامؑ کے سامنے ایک مرغ بریاں پیش کیا گیا جس کے پیٹ میں خرما اور روغن بھرا ہوا تھا''۔

❁ یونس ابن یعقوب سے منقول ہے:

''ہم مدینہ میں تھے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کسی شخص کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ ہمارے لیے تھوڑا سا فالودہ تیار کر کے بھیج دو''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص رات کے وقت مچھلی کھائے اور اس کے بعد خرما یا شہد نہ کھائے تو صبح تک رگ فالج اُس کے بدن میں متحرک رہے گی۔ یہ بھی فرمایا کہ رسولؐ خدا جب مچھلی تناول فرماتے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِيهِ وَاَبْدِلْنَا خَيرًا مِنْهُ

''یعنی یا اللہ! ہمیں اس مچھلی میں برکت دے اور اس کے بدلے میں اس سے ہمیں بہتر عطا فرما''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

''تمہیں مچھلی کھانا چاہیے کہ اگر اسے بغیر روٹی کے کھاؤ گے تو کافی ہے اور اگر روٹی کے ساتھ کھاؤ گے تو خوشگوار ہے''۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مچھلی مسلسل نہ کھایا کرو کہ وہ بدن کو گھٹاتی ہے''۔

ایک اور روایت میں ہے کہ تازہ مچھلی آنکھ کی چربی کو گھلاتی ہے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''مرغی کے انڈے کی زردی نفیس چیز ہے اُس کے کھانے سے گوشت کی خواہش باقی نہیں رہتی اور گوشت میں جو جو خرابیاں ہیں وہ اس میں نہیں ہیں''۔

ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں قلتِ اولاد کی شکایت کی۔ امام علیہ السلام نے فرمایا:

''استغفار پڑھا کرو اور مرغی کا انڈا پیاز کے ساتھ کھایا کرو''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''کسی پیغمبر نے اللہ تعالیٰ سے قلتِ نسل کی شکایت کی وحی آئی کہ مرغی کا انڈا گوشت میں پکا کر کھاؤ''۔

❁ ایک اور حدیث میں ہے کہ

''مرغی کے انڈے کی سفیدی بھاری اور زردی ہلکی ہے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

''انڈے زیادہ کھانے سے اولاد زیادہ ہوتی ہے''۔

بہت سی احادیث میں سرکہ کی بہت زیادہ تعریف کی گئی ہے کہ یہ پیغمبروں کی خوراک ہے اور آئمہ طاہرین بھی اسے تناول فرمایا کرتے تھے۔

منقول ہے کہ حضرت رسولؐ خدا کے نزدیک جن جن چیزوں سے روٹی کھا سکتے ہو ان میں سے سب سے بہتر سرکہ ہے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سرکہ سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔ دانتوں کی جڑیں مستحکم ہو جاتی ہیں۔ عقل کی قوت بڑھتی ہے اور عورتوں کی خواہش نفسانی میں کمی واقع ہوتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ بنی اسرائیل کھانے کے شروع اور آخر میں سرکہ کھایا کرتے تھے مگر ہم کھانے کی ابتداء میں نمک کھاتے ہیں اور آخر میں سرکہ''۔

احادیث میں روغن زیتون کے کھانے اور جسم پر ملنے کی بہت زیادہ تعریف کی گئی ہے۔ منقول ہے کہ پیغمبر اور برگزیدہ لوگ اس سے بھی روٹی کھایا کرتے تھے۔ اس طرح میوۂ زیتون کی تعریف بھی احادیث میں کی گئی ہے۔ کہا گیا ہے کہ زیتون جسم سے زہریلی ہواؤں کو خارج کرتی ہے۔

منقول ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سوتے وقت میٹھا تناول فرمایا کرتے تھے۔ یہ بھی منقول ہے کہ شکر ہر طرح سے نافع ہے اور دافع بلغم ہے۔

❁ حدیث میں ہے کہ گائے کے گھی میں شفا ہے اور ضعیف آدمیوں کے لیے کہ جن کا سن پچاس برس کا یا اس سے متجاوز ہو گیا ہو گھی کی ممانعت آئی ہے۔

❁ منقول ہے کہ دودھ پیغمبروں کی غذا ہے۔ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے دودھ پیا اور اس سے تکلیف ہوئی۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ دودھ سے تو کوئی تکلیف نہیں پہنچتی مگر تو نے کوئی دوسری چیز اس کے ساتھ کھائی ہوگی جس سے تکلیف ہوئی۔

ایک اور شخص نے امام علیہ السلام سے بدن کی کمزوری کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ دودھ پیا کر کہ اُس سے گوشت پیدا ہوتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''جس شخص کو مردانہ لحاظ سے کمزوری ہوئی ہو اس کو چاہیے دودھ میں شہد ملا کر پی لیا کرے''۔

❁ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آپ لوگوں کو گائے کا دودھ پینا چاہیے کہ وہ ہر طرح کی گھاس کھاتی ہے کہ اس کے دودھ میں ہر بوٹی کی خاصیت موجود ہے''۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''گائے کا دودھ دوا ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ معدہ کی خرابی کو دُور کرنے کے لیے بے حد مفید ہے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''(بعض امراض سے شفایابی کے لیے) اُونٹ کا پیشاب بے حد مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کے دودھ میں شفا مقرر فرمائی ہے''۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ

''گرمی میں اخروٹ کی گری کھانے سے اندرونی حرارت بڑھ جاتی ہے اور پھوڑے پھنسیاں نکل آتے ہیں اور جاڑوں میں کھانے سے گردے گرم رہتے ہیں اور سردی کم معلوم ہوتی ہے''۔

۸- غلہ' ترکاری' میوہ جات اور تمام کھانے کی چیزوں کے فائدے

❁ صادق آل محمدؐ ارشاد فرماتے ہیں:

''چاول عمدہ غذا ہے' بواسیر کو دُور کرتا ہے''۔

ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور پیٹ کے درد کی شکایت کی۔ حضرتؑ نے فرمایا: "چاولوں کو دھو کر سائے میں خشک کر لو اور اس میں سے تھوڑے سے بریاں کر کے نرم کوٹ لو اور ہر صبح ایک مٹھی بھر کر کھا لیا کرو"۔

حضرت امام رضا علیہ السلام بھنے ہوئے چنے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد تناول فرمایا کرتے تھے۔

❁ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے:

"ستر پیغمبروں نے چنے کی برکت کے لیے دعا کی تھی"۔

حدیث میں ہے کہ مسور کا کھانا دل کو نرم کرتا ہے اور رونا زیادہ لاتا ہے۔

❁ سلیمان ابن جعفر سے منقول ہے:

"میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا' حضرتؑ کے پاس تازہ تازہ کھجور پڑی ہوئی تھی اور آپؑ تناول فرما رہے تھے۔ مجھے حکم فرمایا کہ تم میرے پاس آ کر بیٹھو اور یہ کھجور کھاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ آپؑ پر قربان جاؤں۔ آپ تو بڑے شوق سے کھجور کھا رہے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا: ہاں! مجھے یہ بہت ہی پسند ہے کیونکہ حضرت رسولؐ خدا' حضرت امیرالمومنینؑ' حضرت امام حسنؑ' حضرت امام حسینؑ' حضرت امام زین العابدینؑ' حضرت امام محمد باقرؑ' حضرت امام جعفر صادقؑ اور میرے والد ماجد سب کو کھجور بے حد پسند تھی اور مجھے بھی پسند ہے اور ہمارے ماننے والوں کو بھی کھجور پسند کرنی چاہیے اور ہمارے دشمن کو شراب پسند ہے اس لیے کہ وہ آگ سے پیدا ہوتے ہیں"۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

"پانچ میوے بہشت سے آئے ہیں: بدانہ انار' بہی' سیب شامی' سفید انگور اور تازہ کھجور"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

"کسی میوے کا چھلکا اُتارنا مکروہ ہے"۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ہر میوے پر ایک قسم کا زہر ہوتا ہے جب تمہارے لیے لایا جائے تو پہلے اُس کو دھلوا لو پھر کھاؤ۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دو چیزیں ایسی ہیں جنھیں دونوں ہاتھوں سے کھانا چاہیے: ۱- انگور ۲- انار"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"تین چیزیں کچھ نقصان نہیں کرتیں:

سفید انگور' نیشکر اور سیب"۔

❁ صادق آل محمدؑ ارشاد فرماتے ہیں:

"جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے اُترے تو آدمیوں کی ہڈیاں دیکھ کر اُن کو بڑا صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو وحی فرمائی کہ تم سیاہ انگور کھاؤ تاکہ تمہارا غم دُور ہو جائے"۔

کسی پیغمبر نے اندوہ وغم کی شکایت کی تھی انہیں وحی کی گئی کہ تم انگور کھاؤ۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام سے منقول ہے:

"اکیس دانے مویز سرخ (بڑے انگور جنھیں خشک کر لیا جائے) کا ناشتہ کرنا سوائے مرض موت کے اور تمام امراض کو دفع کرتا ہے"۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"میوہ کل ایک سو بیس قسم کا ہوتا ہے اور اُن سب میں بہتر انار ہے۔ فرمایا: تمہیں انار کھانا چاہیے کہ وہ بھوکے کو سیر کرتا ہے اور پیٹ بھرے شخص کے لیے ہاضم ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انار سے زیادہ کوئی میوہ مرغوب نہ تھا اور آنحضرتؐ یہ نہیں چاہتے تھے کہ اُس کے کھانے میں کوئی شریک نہ ہو۔

اکثر معتبر ترین احادیث میں آیا ہے کہ ہر انار میں ایک دانہ بہشت کا ہوتا ہے۔ اگر اسے کوئی کافر کھاتا ہے تو ایک فرشتہ آ کر اُس دانے کو لے جاتا ہے تاکہ وہ نہ کھا سکے۔ اسی وجہ سے مستحب ہے کہ جب انار کھائیں تو تنہا کھائیں۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو مومن ایک پورا انار کھا لے اللہ تعالیٰ شیطان کو اس کے دل کی روشنی چالیس دن کے لیے دُور کر دیتا ہے اور جو مومن پورے تین انار کھا لے تو اللہ تعالیٰ شیطان کو اس کے دل کی روشنی سے ایک برس کے لئے دُور کر دیتا ہے اور جس شخص سے شیطان ایک برس دُور رہے گا وہ گناہ میں مبتلا نہ ہوگا اور جو گناہ میں مبتلا نہ ہو وہ بہشت میں جائے گا''۔

❁ امام علیہ السلام کا ایک اور فرمان ہے:

''آپ کو میٹھا انار کھانا چاہیے کہ اُس کا جو حصہ مومن کے معدے میں جاتا ہے وہی کسی درد کو کھو دیتا ہے اور شیطان کے وسوسے کو الگ دُور کرتا ہے''۔

انار کے دانوں کو بیجوں سمیت کھاؤ کیونکہ اس طریقے سے کھانا معدے کو صاف کرتا ہے اور بال بڑھاتا ہے۔ یہ بھی فرمایا: انار دونوں قسم کا کھٹا اور میٹھا معدے کے لیے مفید ہے۔

❁ حدیث میں ہے کہ کھجور کے درخت کی لکڑی کا دھواں حشرات الارض اور زہریلے کیڑے مکوڑوں کو ختم کر دیتا ہے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سیب معدے کو روشن کرتا ہے' اس کو صاف کرتا ہے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''سیب کا کھانا ہر قسم کے زہر' جادو' جنات' دفعیہ بلغم کے لیے مفید ہے اور کسی چیز کا فائدہ اس سے زیادہ اور جلدی نہیں ہوتا''۔

❁ حدیث میں ہے اگر لوگوں کو سیب کے فوائد معلوم ہو جائیں تو اپنے مریضوں کو سوائے سیب کے کوئی دوا ہی نہ دیں۔

❁ حضرت علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

''سیب کھاؤ کہ وہ معدے کو صاف کرتا ہے''۔

❁ مولائے کائنات نے فرمایا:

''بہی کھانے سے کمزور دل کو قوت و طاقت ملتی ہے اور معدہ صاف ہوتا ہے ،انائی بڑھتی ہے اور ڈرپوک آدمی دلیر بن جاتا ہے''۔

❁ جناب صادق آل محمدؑ نے فرمایا:

''بہی کھانے سے رنگ صاف ہو جاتا ہے اور اولاد خوبصورت پیدا ہوتی ہے''۔

❁ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص ایک دانہ بہی نہار منہ کھائے اللہ تعالیٰ چالیس دن کے لیے اُس کی زبان پر حکمت جاری کرتا ہے۔ یہ بھی فرمایا دانا بہی کھانا غم زدہ شخص کے غم کو اس طرح دُور کر دیتا ہے جس طرح سے پیشانی کا پسینہ صاف کر دیتے ہیں۔

❁ حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے:

''امرود کھانا معدے کو صاف کرتا ہے اور قوت دیتا ہے اور پیٹ بھرے پر کھانا نہار منہ کی نسبت بہتر ہے''۔

❁ امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

''انجیر منہ کی بدبو دُور کرتا ہے اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے بال بڑھاتا ہے' مختلف قسم کے دردوں کو دُور کرتا ہے۔ انجیر کھانے کے بعد کسی دوسری دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور انجیر بہشت کے میووں سے سب سے زیادہ مشابہ ہے''۔

حدیث میں ہے کہ انجیر درد قولنج کے لیے مفید ہے۔

❁ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

''انجیر کھانے سے سدّے نرم ہو جاتے ہیں اور ریاح و قولنج کو نفع پہنچتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ دن میں کھاؤ تو زیادہ کھاؤ اور رات کو کھاؤ تو کم''۔

❁ زیاد قندی سے منقول ہے:

''میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرتؑ کے پاس ایک برتن پانی کا رکھا ہے جس میں آلو بخارے پڑے ہیں۔ فرمایا کہ

مجھ پر حرارت غالب ہے' تازہ آلو بخارے حرارت کو کم اور صفرا کے مسکن ہیں اور خشک آلو بخارے خون کے مسکن اور ہر قسم کے درد کو بدن سے نکال دیتے ہیں''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

''خربوزہ کھاؤ کہ اس میں کئی فائدے ہیں۔ ایک تو اس میں کسی قسم کی خرابی و بیماری نہیں ہے۔ اس کے علاوہ وہ کھانے کی چیز بھی ہے اور پینے کی بھی۔ میوے کا میوہ ہے اور پھول کا پھول' خوشبو کی بھی چیز ہے' منہ کو بھی صاف کرتا ہے روٹی کے ساتھ بھی کھانے کی چیز ہے۔ مردانہ قوت میں اضافہ کرتا ہے' مثانے کو صاف کرتا ہے اور پیشاب آور ہے''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے:

''نہار منہ خربوزہ کھانے سے فالج پیدا ہوتا ہے۔ حضرت رسولؐ خدا کو خربوزے کے ساتھ تازہ چھوہارے کھانا پسند تھا اور کبھی شکر اور چینی کے ساتھ بھی کھا لیتے تھے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں:

''جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیا میوہ دیکھتے تھے تو اُسے بوسہ دیتے تھے اور دونوں آنکھوں سے لگاتے تھے اور یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَرَيْتَنَا اَوَّلَهَا فِي عَافِيَةٍ فَاَرِنَا اٰخِرَهَا فِي عَافِيَةٍ

''یعنی یااللہ! جس طرح تو نے اس کا اول ہمیں زمانہ عافیت میں دکھلایا ہے اُسی طرح اس کا آخر بھی ہمیں زمانہ عافیت میں دکھلا دے''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص کوئی میوہ کھائے اور کھانے سے پہلے بسم اللہ کہہ لے تو وہ میوہ نقصان نہ پہنچائے گا''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''حضرت امیر المومنینؑ کے سامنے کبھی ایسا کھانا نہیں آیا جس میں کوئی سبزی نہ

ہو اور حضرت نے یہ بھی فرمایا جو شخص رات کو اس حالت میں سوئے کہ سات پتے سبز کاسنی کے اُس کے معدے میں پہنچ چکے ہوں تو وہ اُس رات میں درد قولنج سے محفوظ رہے گا۔ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اُس کا مال اور اولاد زیادہ ہو وہ سبز کاسنی زیادہ کھایا کرے''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''کاسنی کھانے سے ہر درد کو آرام ملتا ہے یعنی اولاد آدمؑ کے جسم میں ایک درد بھی ایسا نہیں ہے کہ کاسنی اس کی بیخ کنی نہ کر سکے۔ ایک شخص کو بخار اور درد سر عارض ہوا۔ حضرتؑ نے فرمایا کاسنی کوٹ کر ایک کاغذ پر پھیلا دو اور اُس پر روغن بنفشہ چھڑک کر پیشانی پر لگا دو۔ اس سے بخار اور درد سر دونوں برطرف ہو جائیں گے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''چقندر بہت ہی اچھی ترکاری ہے''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''اپنے مریضوں کو چقندر کے پتے کھلاؤ کہ ان میں شفا ہی شفا ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''جناب رسالت مآبؐ کا ارشاد گرامی ہے: ''مشروم (کھمبی) کا شمار من و سلویٰ (جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا) میں ہوتا ہے اور میرے لیے بہشت سے آیا۔ اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے''۔

❁ حدیث میں ہے کہ:

''جناب رسولؐ خدا کو کدو بہت ہی پسند تھا۔ آپ اپنی ازواج مطہرات کو حکم دیا کرتے تھے کہ کھانے میں کدو زیادہ ڈالا کریں۔ آپؐ نے حضرت امیر المومنینؑ کو وصیت فرمائی کہ ''یا علیؑ! کدو ضرور کھایا کرو کہ اس سے دماغ بڑھتا ہے اور عقل زیادہ ہوتی ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مولی کے تین فائدے ہیں: اس کا پتا زہریلی ہوائیں بدن سے نکال دیتا ہے۔ اس کا بیج ہاضم ہے اور بلغم کو باہر نکالتا ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام کاظم علیہم السلام کا فرمان ہے:

''گاجر کھانے سے قوت مردمی میں اضافہ ہوتا ہے اور درد قولنج سے امان ملتی ہے اور بواسیر جاتی رہتی ہے''۔

❁ جناب حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ککڑی نمک کے ساتھ کھاتے تھے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ''ککڑی کو جڑ کی طرف سے کھاؤ کہ اُس میں برکت ہوگی''۔

❁ امام علیہ السلام کا فرمان ہے:

''بینگن کھاؤ کہ اس میں کوئی مرض نہیں اور اس کی تعریف میں بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں''۔

❁ حضرت صادق آلِ محمدؑ نے فرمایا:

''پیاز منہ کی بو کو دُور کرتی ہے، بلغم زائل کرتی ہے، سستی و تکان کھو دیتی ہے، رگوں اور پٹھوں کو مضبوط بنا دیتی ہے۔ دانتوں کی جڑیں مستحکم کرتی ہے۔ قوت مردمی میں اضافہ کرتی ہے، نسل زیادہ ہوتی ہے۔ بخار کو دُور کرتی ہے اور بدن کو خوش رنگ کرتی ہے''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''جب تم کسی شہر میں پہنچو تو سب سے پہلے وہاں کی پیاز کھا لو تو اُس شہر کی بیماریاں تم سے دُور رہیں گی''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص لہسن کھائے وہ بدبو کی وجہ سے مسجد میں نہ آئے مگر جو شخص مسجد میں نہ ہو یا مسجد میں نہ جائے وہ کھا لیا کرے''۔

❁ حدیث میں ہے پودینہ معدے کو طاقت دیتا ہے اور اگر صبح کے وقت نہار منہ اس کا سفوف کھایا جائے تو رطوبت معدہ کو دُور کرتا ہے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے چونکہ حضرت آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا ہے پس حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد کے لیے مٹی کھانا حرام کر دیا''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص مٹی کھا کر مر جائے گا گویا اس نے خودکشی کی''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''چار چیزیں وسوسۂ شیطانی سے ہیں:

۱- مٹی کھانا،

۲- عادتاً مٹی کو ہاتھ سے توڑتے رہنا،

۳- ناخنوں کو دانت سے کترنا،

۴- داڑھی چبانا''۔

❁ احادیث میں ہے کہ

''مٹی کا کھانا حرام ہے سوائے حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کی مٹی کے جس کو خاکِ شفاء کہتے ہیں کہ اس کا ایک چنا بھر کھانا ہر درد کے لیے موجب شفاء ہے اور ہر خوف وخطر کے لیے باعث امن وامان ہے''۔

۹- مومن کی مہمان نوازی کی فضیلت

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب کوئی برادر مومن آپ کے گھر آئے تو اُس کو کھانا کھلاؤ اگر کھانا نہ کھائے تو کوئی چیز پینے کی دو اور اگر یہ بھی قبول نہ کرے تو کم از کم اُس کے ہاتھ تو پانی یا خوشبودار عرق سے دُھلا دو''۔

۞ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''مومن کو اپنے برادر مومن کی عزت اور خاطر داری میں جو جو برتاؤ ضروری ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس کا تحفہ قبول کرے اور جو اپنے پاس ہو اُسے بطور تحفہ دے اور اگر نہ ہو تو اُس کے لیے تکلیف نہ کرے''۔

۞ حدیث میں ہے کہ:

''جب برادر مومن خود سے تمہارے پاس آئے تو گھر میں جو کچھ موجود ہے اس کے لیے لاؤ اور اگر آپ نے اُسے بلایا ہے تو تکلف کرو''۔

۞ حسن بن ہشام سے منقول ہے:

''میں ابن ابی یعفور کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ حضرتؑ نے دوپہر کا کھانا طلب فرمایا۔ ہشام نے عرض کیا میں تو کم کھاؤں گا۔ حضرتؑ نے فرمایا کہ تو یہ نہیں جانتا کہ مومن کو اپنے برادر مومن کی جتنی محبت ہوتی ہے اُس کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ اس کے کھانے میں سے کتنا کھایا یعنی جتنی زیادہ دوستی ہوگی اتنا ہی کھانا زیادہ کھائے گا''۔

۞ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص صاحب ہمت ہوتا ہے وہ لوگوں کا کھانا کھاتا ہے کہ لوگ بھی اس کا کھانا کھائیں اور جو بخیل ہوتا ہے وہ لوگوں کا کھانا اس خوف سے نہیں کھاتا کہ لوگ بھی اُس کے یہاں کھائیں گے''۔

۞ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''ولیمہ اور مہمانی پانچ موقعوں پر سنت ہے:

۱۔شادی ۲۔عقیقہ ۳۔ختنہ ۴۔نیا مکان خریدنا یا بنانا

۵۔جس وقت سفر سے لوٹ کر گھر آئے۔

۞ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس ولیمے میں شریک ہونے سے منع فرمایا ہے جو امیروں کے لیے مخصوص ہو اور اس گھر میں فقیروں کو نہ بلایا

جائے۔

۞ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

''مہمانی کی حد تین دن ہے۔ تین دن کے مہمان کی جو خاطر مدارت کی جائے وہ صدقہ ہے''۔

۞ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنے مومن بھائی کے پاس اتنی مدت قیام نہ کرو کہ اُس کو فکر لاحق ہو جائے اور اس کے پاس تمہارے لیے خرچ کرنے کو کچھ نہ بچے''۔

۞ ابن ابی یعفور نے روایت کی ہے:

''میں نے ایک مہمان کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے مکان میں کسی کام کے لیے اٹھتے ہوئے دیکھا۔ حضرت نے اُسے روک دیا اور خود اُٹھ کر اُس کام کو انجام دیا۔ پھر یہ فرمایا کہ آقائے نامدار رسولؐ خدا نے مہمان سے کام لینے کو منع فرمایا ہے''۔

۞ ایک روایت میں ہے:

''حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں ایک مہمان تھا۔ اُس نے چراغ درست کرنے کو اپنا ہاتھ بڑھایا۔ حضرتؑ نے اُس کو روک دیا اور خود چراغ درست کر دیا۔ پھر فرمایا کہ ہم اہل بیتؑ اپنے مہمانوں سے کوئی کام نہیں لیتے''۔

۞ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ

''کمزوری اور سستی میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ کوئی تمہارے ساتھ سلوک کرے اور تم اُس کا بدلہ نہ دو اور مہمان سے کوئی کام لینا خلاف ادب ہے۔ پس جس وقت کوئی مہمان آئے تو اُترنے میں اس کی مدد کرو اور جس وقت وہ چاہے کہ اپنا اسباب باندھے تو جانے میں اس کی مدد نہ کرو تو یہ خبث نفس کی دلیل ہے نیز جاتے وقت عمدہ اور خوشبو دار کھانا پکا کر بطور زاد راہ کے اس کو دے دو کہ یہ جواں مردی کی دلیل ہے''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''مہمان کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جاتے وقت صاحب خانہ کم از کم گھر کے دروازے تک اُس کے ساتھ جائے''۔

❁ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''آٹھ آدمی ایسے ہیں کہ اگر وہ ذلیل وخوار کیے جائیں تو انہیں اپنے آپ کو ملامت کرنی چاہیے:

۱- جو کسی کے دسترخوان پر بن بلائے چلا جائے۔

۲- وہ مہمان جو صاحب خانہ پر اپنا حکم چلائے۔

۳- جو شخص اپنے دشمنوں سے نیکی کا طلب گار ہو۔

۴- وہ شخص جو کنجوس اور بخیل لوگوں سے بخشش اور احسان کا امیدوار ہو۔

۵- وہ شخص جو دو آدمیوں کے راز یا گفتگو میں ان کی اجازت کے بغیر دخل دے۔

۶- وہ شخص جو بادشاہوں اور حکام وقت کو وقعت نہ دے۔

۷- وہ شخص جو ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں بیٹھنے کی اس میں لیاقت نہ ہو۔

۸- وہ شخص جو کسی ایسے شخص سے بات کرے جو اُس کی بات پر توجہ نہ دے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ اپنے کھانے پر ایسے لوگوں کو بلاؤ جن سے محض خدا کے لیے دوستی ہو۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''اگر کوئی شخص ایک مومن بھائی کو جس سے صرف خدا کے لیے دوستی رکھتا ہو، پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے تو وہ میرے نزدیک اُس سے بہتر ہے جو دس مسکینوں کو کھانا کھلائے''۔

❁ امام علیہ السلام سے منقول ہے:

''جب حضرت رسولؐ خدا مہمان کے ساتھ کھانا کھاتے تھے تو خود سب سے پہلے شروع فرماتے تھے اور سب کے بعد ہاتھ روکتے تھے (تا کہ مہمان بھوکا نہ رہ

جائے)''۔

❁ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص کسی گروہ کو پانی پلائے اُس کو چاہیے کہ خود سب کے بعد پانی پیئے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب کوئی مومن بھائی تمہارے گھر میں آئے تو اُس سے یہ دریافت نہ کرو کہ تم نے کچھ کھایا ہے یا نہیں بلکہ جو کچھ موجود ہو لے آؤ کیونکہ جوانمردی اسی میں ہے کہ ماحضر حاضر کر دیا جائے''۔

اگر کوئی شخص ہزار درہم کھانے میں صرف کرے اور ایک مومن اُس میں سے کھا لے تو وہ اِسراف نہ ہوگا۔

بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ جب کوئی مہمان آتا ہے تو وہ اپنی روزی لاتا ہے (یہ فضل خدا ہے) جب وہ کھانا کھالیتا ہے تو صاحب خانہ کی بخشش ہو جاتی ہے۔

❁ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

''جو مومن اپنے مہمان کی آواز سن کر خوش ہو اُس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس گھر میں مہمان نہ آئے گا اس میں فرشتے بھی نہ آئیں گے''۔

❁ صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں:

''مومن بھائی کے جو حقوق مومن پر واجب ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ دعوت کرے قبول کی جائے''۔

❁ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''میں تمام حاضرین اور غائبین کو وصیت کرتا ہوں کہ مسلمان کی ضیافت ردّ نہ کریں، خواہ پانچ میل کا فاصلہ بھی طے کر کے جانا پڑے کیونکہ کسی مومن بھائی کی دعوت قبول کرنا دین کے ضروری احکامات میں سے ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ سب سے بدتر محرومی

یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مومن بھائی کی دعوت کرے اور وہ اُسے قبول نہ کرے‘‘۔

۱۰- خلال کی فضیلت اور اُس کے آداب

❁ حضرت امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

’’حضرت جبرائیل جناب رسولؐ خدا کے لیے مسواک (خلال لائے) اور عرض کیا: خلال سے دانتوں کی جڑیں مستحکم ہوتی ہیں اور دانتوں کی اصلاح ہو جاتی ہے نیز روزی بڑھتی ہے۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہے:

’’جھاڑو کی لکڑی سے خلال کرنے سے مفلسی اور حماقت پیدا ہوتی ہے‘‘۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

’’مہمان کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس کے لیے خلال مہیا کرے۔ یہ بھی فرمایا کہ خلال کرو کیونکہ فرشتے کسی شخص کے دانتوں میں کھانا دیکھنے سے زیادہ کسی چیز کو دشمن نہیں سمجھتے‘‘۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’طعام کا جو حصہ دانتوں کی جڑوں میں رہ جائے اُسے تو کھاؤ اور جو دانتوں کے درمیان میں رہ جائے اُسے پھینک دو‘‘۔

❁ صادق آل محمدؐ نے ارشاد فرمایا:

’’جو کچھ خلال کے ذریعہ سے نکالا جائے اُسے نہ کھاؤ کہ اُس سے اندرونی زخم پیدا ہوتے ہیں‘‘۔

۱۱- پانی کی فضیلت اور اُس کی قسمیں

احادیث میں ہے کہ دنیا و آخرت میں سب سے بہتر پینے کی چیز پانی ہے۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

’’جو شخص دنیا کے پانی سے لطف اندوز ہوگا اس کو اللہ تعالیٰ بہشتی مشروبات سے

لطف اندوز کرے گا‘‘۔

کسی شخص نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ پانی کا مزہ کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: ’’زندگانی کا‘‘۔

❁ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

’’آیہ کریمہ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ یعنی پھر قیامت کے دن تم سے ضرور ہی نعمات دنیا کا سوال کیا جائے گا۔ میں ان نعمتوں سے مراد تازہ کھجور اور ٹھنڈا پانی ہے‘‘۔

❁ حدیث میں ہے:

’’روئے زمین کے تمام پانیوں سے آب زم زم بہتر ہے اور آب برسوت جو یمن میں ہے وہ روئے زمین کے تمام پانیوں سے بدتر ہے کیونکہ کافروں کی روحیں وہاں جاتی ہیں اور ان کو شب و روز عذاب دیا جاتا ہے‘‘۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

’’آب زم زم ہر مرض کے لیے شفاء ہے‘‘۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

’’بارش کا پانی پیو کہ وہ بدن کو پاک و صاف کرتا ہے۔ بیماریوں اور دردوں کو بدن سے نکال دیتا ہے‘‘۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

’’اگر میں پاس رہتا ہوتا تو ہر صبح و شام دریائے فرات پر جانا پسند کرتا‘‘۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اگر اہل کوفہ اپنے بچوں کے گلے آبِ فرات سے اٹھاتے تو اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ سب کے سب مومن ہوتے‘‘۔

❁ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

’’ان گرم پانیوں سے شفا طلب نہ کرو جو پہاڑوں میں ہوتے ہیں اور جن میں

سے گندھک کی بو آتی رہتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ اُن کی گرمی جہنم کی گرمی میں سے ہے''۔

❁ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہم السلام نے ارشاد فرمایا کہ

''ہماری ولایت اور دوستی تمام پانیوں پر پیش کی گئی جس پانی نے قبول کر لی وہ شیریں وخوش گوار ہو گیا اور جس نے قبول نہ کی وہ کھاری اور تلخ رہا''۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس بات کو بالکل ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص کڑوے پانی سے اور اُس پانی سے جس میں گندھک کی بو آتی ہے طلب شفا کرے۔ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے طوفان کے وقت سب پانیوں کو بلایا' سب نے حضرت کا کہنا مانا سوائے کڑوے پانی اور اُس پانی کے جس میں گندھک کی بو آتی ہے پس آپ نے ان دونوں پر لعنت کی۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے:

''ٹھنڈا پانی حرارت کو بجھاتا ہے' صفرا کو کم کرتا ہے' طعام کو معدے میں گھلاتا ہے' تپ کو زائل کرتا ہے۔ فرمایا کہ اُبلا ہوا پانی ہر درد کے لیے مفید ہے اور کسی طرح نقصان نہیں پہنچاتا''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''ٹھنڈا پانی پینے میں سب سے زیادہ مزے دار ہے''۔

❁ ابن ابی طیفور طبیب سے منقول ہے:

''میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گیا اور آپ کو زیادہ پانی پینے سے منع کیا تو آپ نے فرمایا کہ پانی پینا کسی طرح نقصان دہ نہیں ہے بلکہ یہ طعام کو معدے میں ہضم کرتا ہے' غصہ کو کم کرتا ہے' عقل کو بڑھاتا ہے اور صفرا کو گھٹاتا ہے''۔

ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا اس وقت امامؑ خرما تناول فرما رہے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ پانی بھی مسلسل پیتے جا رہے تھے۔ اس نے عرض کیا ''مولا! اگر آپ کھجور کے بعد پانی نہ پئیں تو بہتر ہے۔ ارشاد فرمایا کہ

میں کھجور کھاتا ہی اس لیے ہوں کہ پانی کا ذائقہ اچھا معلوم ہو''۔

۱۱- پانی پینے کے آداب

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص پانی پی کر حضرت امام حسین علیہ السلام اور اُن کے اہل بیتؑ کو یاد کرے اور ان کے قاتلوں پر لعنت کرے تو اللہ تعالیٰ ایک لاکھ نیکیاں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا اور ایک لاکھ گناہ مٹا دے گا اور اس کے ایک لاکھ درجے بلند کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو خوش ہو کر محشور کرے گا اور اگر پانی پی کر یہ کہا جائے تو بہتر ہے:

صَلَوٰةُ اللّٰهِ عَلَى الْحُسَيْنِ وَاَهْلِبَيْتِهِ وَاَصْحَابِهِ وَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى قَتَلَةِ الْحُسَيْنِ وَاَعْدَآئِهِ

''یعنی حضرت امام حسین علیہ السلام اور اُن کے اہل بیتؑ اور اُن کے اصحاب پر اللہ تعالیٰ کا درود ہو اور امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں اور دشمنوں پر اللہ کی لعنت ہو''۔

❁ حدیث میں ہے کہ اگر کوئی شخص پانی پینے سے پہلے بسم اللہ کہہ لے پھر ایک گھونٹ پی کر ٹھہر جائے اور پھر بسم اللہ کہہ لے اور پھر پانی پینے کے بعد الحمدللہ کہے تب تک وہ پانی اُس کے پیٹ میں رہے گا اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا رہے گا اور اُس کا ثواب پینے والے کے لیے لکھا جائے گا۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''پانی زیادہ نہ پیو کہ وہ ہر قسم کا درد پیدا کرتا ہے اور جب تک درد کی تاب ہو ... ا مت پیو''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''کھانے پر زیادہ پانی پینا کوئی نقصان نہیں کرتا لیکن جب معدہ خالی ہو تو زیادہ

پانی مت پیو۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی شخص دو چیچ کھانا کھائے اور اس پر پانی نہ پیئے تو مجھے تعجب ہے کہ اُس کا معدہ پھٹ کیوں نہیں جاتا''۔

بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ تین وقفے کر کے پیا جائے۔ دن کو کھڑے ہو کر پانی پینا چاہیے اور رات کو بیٹھ کر۔

❁ حضرت صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں:

''دن میں کھڑے ہو کر پانی پینا طعام کو ہضم کرتا ہے اور رات کو کھڑے ہو کر پانی پینے سے صفرا کی زیادتی ہوتی ہے''۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا قوت بدن اور صحت جسم کا باعث ہوتا ہے۔

❁ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

''رات کے وقت کھڑے ہو کر پانی مت پیو ورنہ اُس سے کوئی درد پیدا ہو جائے گا جس کا علاج سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خدا آرام دے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''کھڑے ہو کر پانی نہ پیو۔ کسی قبر کے آس پاس نہ پھرو اور ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کیا کرو جو شخص ایسا کرے اور اُس پر کوئی بلا آپڑے تو اُسے چاہیے کہ اپنے آپ کو ملامت کرے''۔

❁ ایک حدیث میں ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام مٹی کے پیالے میں پانی پیتے تھے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو پانی سے منہ لگا کر چوپایوں کی طرح پی رہے تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا:

''اپنے ہاتھ سے پیو کہ اس سے بہتر تمہارے لیے کوئی برتن نہیں ہے''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''پانی پینے کے آداب میں سے قابل خیال آداب یہ ہیں کہ ابتداء میں بسم اللہ

ہیں اور اختتام پر الحمدللہ۔ برتن کو دستی لگی ہو تو اُس کے سامنے سے اور اگر وہ کہیں ے ٹوٹا ہو یا چھید ہو تو اُس طرف سے نہ پینا چاہیے۔ یہ دونوں جگہیں شیطان سے تعلق ٘تی ہیں''۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ سے پانی میں پھونک مارنے ے منع فرمایا ہے۔

❁ حدیث میں ہے کہ جناب رسولؐ خدا کبھی شیشے کے برتنوں میں پانی پیتے تے جو شام سے حضرتؐ کے لیے تحفہ کے طور پر آیا کرتے تھے' کبھی لکڑی کے برتن میں ِبھی چمڑے کے اور اگر کوئی برتن موجود نہ ہوتا تو چلو سے پی لیتے تھے۔

چوتھا باب

نکاح کی فضیلت اور عورتوں کے ساتھ رہنے سہنے کے آداب اور اولاد کی پرورش اور اُن کے ساتھ میل جول رکھنے کے قواعد

۱- نکاح کی فضیلت اور اس کے آداب، کنوارا رہنے کی ممانعت

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اپنی بیوی یا بیویوں کو زیادہ عزیز رکھنا پیغمبروں کے اخلاق میں داخل تھا۔ فرمایا کہ میرے خیال میں کسی مردِ مومن کے ایمان میں ترقی نہیں ہوسکتی سوائے اس کے کہ وہ اپنی بیویوں سے محبت رکھے۔ فرمایا کہ جسے اپنی بیوی یا بیویوں سے زیادہ محبت ہوتی ہے اُس کے ایمان میں ترقی ہوتی ہے''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے:

''تین چیزیں پیغمبروں کی سنت میں داخل ہیں:

۱- خوشبو سونگھنا

۲- جو بال بدن پر ضرورت سے زیادہ ہوں اُن کو دُور کرنا

۳- اپنی بیوی یا بیویوں سے زیادہ مانوس ہونا اور ان کے حقوق ادا کرنا۔

روایت میں ہے کہ سکین نخعی نے بیوی، خوشبو اور لذیذ کھانوں کو ترک کر کے عبادت اختیار کر لی تھی۔ اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا۔ امام نے جواب میں لکھا:

عورتوں کی نسبت جو تم دریافت کرتے ہو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت رسولؐ خدا کی کتنی ازواج تھیں؟ اور لذیذ کھانوں کی بابت جو دریافت کرتے ہو خیال کرلو کہ حضرت رسولؐ خدا گوشت اور شہد تک تناول فرمایا کرتے تھے۔ نیز آنحضرتؐ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ایک عورت سے شادی کی اس نے آدھے دین کی حفاظت کرلی اور باقی نصف میں تقویٰ کی ضرورت ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ تم میں سب سے بدتر کنوارے لوگ ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ مومن کو کون سی چیز اس بات سے مانع ہے کہ وہ نکاح کرے شاید اُسے اللہ تعالیٰ ایسا فرزند عطا کرے جو زمین کو کلمہ لا الٰہ الا اللہ سے زینت دے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص میری سنت کو دوست رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ نکاح کرے اور جو میری سنت کا پیرو ہے یہ سمجھ لے کہ عورت کا طلب کرنا میری سنت میں داخل ہے۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جو شخص افلاس و پریشانی کے ڈر سے نکاح نہ کرتا ہو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ خدا سے بدگمان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِن یَّکُونُوا فُقَرَآءَ یُغۡنِهِمُ اللّٰهُ مِن فَضۡلِهٖ

یعنی اگر وہ فقیر ہوں گے تو خدا اپنے فضل سے انہیں غنی کردے گا۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''عثمان ابن مطعون کی زوجہ حضرت رسولؐ خدا کی خدمت میں آئی اور یہ عرض کیا: ''یارسولؐ اللہ! عثمان دن بھر روزے رکھتے ہیں، رات بھر نماز پڑھتے ہیں، اور میرے پاس نہیں آتے۔ حضرتؐ غضبناک ہوکر عثمان کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے عثمان! خدا نے مجھے رہبانیت کے لیے مبعوث نہیں فرمایا بلکہ دینِ مبین کے لیے مبعوث کیا ہے۔ میں روزہ بھی رکھتا ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں اور اپنی بیویوں کے حقوق بھی ادا کرتا ہوں۔ جو شخص میرے دین کا خواستگار ہو اُسے چاہیے کہ میری سنت پر عمل بھی کرے اور جہاں میری اور سنتیں ہیں یہ بھی ہے کہ عورتوں سے نکاح کر کے ان

کے حقوق ادا کرے۔

❀ روایت میں ہے کہ تین عورتیں حضرت رسولؐ خدا کی خدمت میں آئیں۔ ایک نے عرض کیا کہ میرا خاوند گوشت نہیں کھاتا' دوسری نے عرض کیا کہ میرا خاوند خوشبو نہیں سونگھتا' تیسری نے عرض کی کہ میرا شوہر حق زوجیت ادا نہیں کرتا۔ آنحضورؐ بیت الشرف سے باہر تشریف لائے اور ناراضگی کے آثار چہرۂ مبارک سے نمایاں تھے۔ آپؐ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد وثنائے پروردگار عالم کے بعد یہ ارشاد فرمایا:

''کیا وجہ ہے کہ میرے اصحاب میں سے ایک گروہ نے گوشت کھانا' خوشبو سونگھنا اور حقوق زوجیت کی ادائیگی ترک کر دی ہے۔ میں خود گوشت کھاتا ہوں' خوشبو بھی سونگھتا ہوں اور اپنی ازواج کے شرعی حقوق بھی پورے کرتا ہوں۔ جو شخص میری سنت کے خلاف ہے وہ میری اُمت سے خارج ہے''۔

❀ روایت میں ہے کہ ایک عورت نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی کہ میرا شوہر میرے پاس نہیں آتا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ تو نے اپنے آپ کو خوشبو سے معطر کیا تھا۔ اس نے عرض کی جی ہاں لیکن میرا شوہر مجھ سے دُور رہا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا اگر اسے حقوق زوجیت کے ادا کرنے کے ثواب کے بارے میں معلوم ہوتا تو وہ ہرگز ایسا نہ کرتا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اگر وہ تیری طرف متوجہ ہوگا تو فرشتے اس کو محیط کرلیں گے اور اُسے اتنا ثواب ملے گا گویا تلوار کھینچ کر خدا کی راہ میں جہاد کیا ہے اور جس وقت وہ تمہارے شرعی حقوق ادا کرے گا اُس کے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جیسے موسم خزاں میں پتے جھڑ جاتے ہیں اور جس وقت غسل کرے گا تو کوئی گناہ اُس کے ذمہ باقی نہ رہے گا۔

❀ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''عیال دار کی دو رکعت نماز کنوارے شخص کی ستر رکعتوں سے بہتر ہے''۔

۲- عورتوں کی قسمیں اور اُن میں سے اچھی اور بری کون کون سی ہیں؟

❀ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''عورت اس گلوبند کی مانند ہے جو تم اپنی گردن میں باندھتے ہو اور یہ دیکھ لینا تمہارا کام ہے کہ کیسا گلوبند تم اپنے لیے پسند کرتے ہو''۔

فرمایا کہ پاک دامن اور بدکار عورت کسی طرح برابر نہیں ہوسکتی۔ پاک دامن کی قدر و قیمت سونے چاندی سے کہیں زیادہ ہے بلکہ سونا چاندی کی اُس کے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے اور بدکار عورت خاک کے برابر بھی نہیں بلکہ خاک اُس سے کہیں بہتر ہے اور میرے جد امجد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بیٹی کا اپنے جیسے خاندان میں رشتہ کرو اور اپنے جیسے خاندان سے رشتہ لو۔ اگر کوئی شخص اپنی شادی کرنا چاہتا ہے تو ایسی خاتون سے شادی کرے جو اُس کے لیے موزوں ہو تاکہ اس سے لائق فرزند پیدا ہو۔

❀ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص مال و حسن و جمال کے لیے نکاح کرے گا وہ دونوں سے محروم رہے گا اور جو شخص پرہیزگاری اور دین کے لیے نکاح کرے گا اللہ اُس کو مال بھی دے گا اور جمال بھی''۔

❀ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''جو چھوٹے بچے مر جاتے ہیں وہ عرش الٰہی کے نیچے اپنے والدین کے لیے طلب مغفرت کیا کرتے ہیں اور مشک و عنبر اور زعفران کے پہاڑ پر حضرت سارہؑ اُن کی پرورش میں مشغول ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن کی نگہبانی میں''۔

❀ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جس عورت کی خواستگاری کی جائے اس میں یہ صفتیں ہونی چاہئیں: رنگ گندمی' پیشانی فراخ' آنکھیں سیاہ' میانہ قد اور متناسب اعضاء۔ اگر کسی کو ایسی عورت میسر آئے تو وہ اس کا خواستگار ہو۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

''خوبصورت عورت مرد کی خوش نصیبی کی دلیل ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جس وقت تم کسی خاتون کی خواستگاری کرو تو اُس کے بالوں کی نسبت دریافت کرلو کیونکہ بالوں کی خوبصورتی نصف حسن ہے''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اولاد زیادہ پیدا ہوتی ہو' اپنے شوہر کی خیر خواہ ہو اور صاحب عفت ہو' اپنے اعزہ واقربا میں عزت رکھتی ہو' اپنے شوہر کے لیے بناؤ سنگھار کرے اور اس سے خوش اخلاقی سے پیش آئے' غیروں سے شرم کرتی ہو اور اپنی پاک دامنی کا خیال کرے۔ شوہر کا کہنا سنے اور اُس کے حکم کو مانے اور جب شوہر اس سے اپنا شرعی حق طلب کرے تو وہ کوئی اعتراض نہ کرے۔ اس کے بعد فرمایا تمہاری عورتوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو اپنی قوم میں ذلیل ہو اور اپنے شوہر پر مسلط۔ بچے نہ جنتی ہو' کینہ رکھتی ہو' بدکاری کی پروا نہ کرے۔ جب شوہر موجود نہ ہو تو دوسروں کے دکھانے کے لیے بناؤ سنگھار کرے۔ جب شوہر آجائے پردہ نشین بن بیٹھے اس کی بات نہ سنے' اس کی اطاعت نہ کرے اور جب شوہر اس سے خلوت کرے تو اس سے بداخلاقی سے پیش آئے''۔

❁ ایک شخص حضرت رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میری زوجہ اس قسم کی ہے کہ جب گھر میں آتا ہوں تو میرا استقبال کرتی ہے جب باہر نکلتا ہوں تو دروازے تک پہنچاتی ہے' جب مجھے غمگین دیکھتی ہے تو دریافت کرتی ہے کہ کیا فکر ہے؟ اور کہتی ہے کہ اگر فکر معاش ہے تو خدا تمہاری اور سب بندوں کی روزی کا کفیل ہے اور اگر آخرت کی فکر ہے تو خدا اس فکر کو اور زیادہ کرے۔

❁ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

''یہ عورت انتہائی خوش نصیب عورتوں میں سے ہے جتنا اجر کسی شہید کو مل سکتا

ہے اُس سے نصف اسے ملے گا''۔

❁ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری اُمت میں سے بہتر عورت وہ ہے جس کا حسن سب سے زیادہ ہو اور مہر سب سے کم ہو''۔

❁ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں کہ وہ اپنے اپنے شوہروں کے لیے دیگر تمام قبیلوں کی عورتوں سے زیادہ مہربان اور اپنی اولاد کے لیے سب سے زیادہ رحیم اور اپنے اپنے شوہروں کی ہر لحاظ سے اطاعت کرتی ہیں اور غیروں کے مقابلہ میں پاک دامنی کا مظاہرہ کرتی ہیں''۔ اس زمانے میں زنانِ قریش کی مصداق سیدانیاں ہیں''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے:

''بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عقل مند اور صاحب ثروت تھا۔ اُس کا ایک بیٹا ایک ایسی زوجہ سے تھا جو عفیفہ اور نیک تھی۔ یہ لڑکا شکل وصورت میں اپنے باپ سے بہت مشابہ تھا اور دو بیٹے دوسری بیوی سے تھے جو صاحب عفت نہ تھی۔ جب اس کی وفات کا وقت ہوا تو بیٹوں سے یہ کہہ کر مرا کہ میرا کُل مال تم میں سے ایک کا ہے۔ اب ہر ایک دعویدار تھا کہ مال میرا ہے۔ آخر مقدمہ قاضی کے پاس گیا۔ قاضی نے کہا کہ فیصلے سے پہلے اُن تینوں بھائیوں کے پاس جاؤ جو عقل میں بہت مشہور ہیں۔ حسب الحکم پہلے اُن میں سے ایک کے پاس گئے۔ یہ ایک بوڑھا آدمی تھا۔ اس نے کہہ دیا کہ میرے فلاں بھائی کے پاس جاؤ جو مجھ سے بڑا ہے۔

چنانچہ اُس کے پاس گئے۔ اسے ادھیڑ عمر کا پایا۔ اس نے کہا مجھ سے جو بڑا بھائی ہے اس کے پاس جاؤ جب اس کے پاس پہنچے تو اُسے جواں پایا۔ پس اپنا حال بیان کرنے سے پہلے اس سے یہ سوال کیا کہ تمہارا چھوٹا بھائی کس وجہ سے بوڑھا ہوگیا اور تم جو سب سے بڑے ہو جوان ہو؟ اس نے کہا میرے چھوٹے بھائی کی عورت بہت

بری ہے اور وہ اس کی برائیوں پر صبر کرتا ہے' اس خیال سے کہ وہ کسی اور مصیبت میں مبتلا نہ ہو جائے جس پر صبر نہ ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ بوڑھا معلوم ہوتا ہے۔ رہا دوسرا بھائی اس کی عورت ایسی ہے کہ کبھی اُسے خوش حال رکھتی ہے اور کبھی رنجیدہ اس وجہ سے وہ ادھیڑ ہے اور میری عورت مجھے ہمیشہ خوش رکھتی ہے اور کبھی پریشان نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ میں جواں ہوں۔ بھائیوں نے یہ کیفیت سن کر اپنا قصہ اس سے بیان کیا۔ اُس نے کہا کہ پہلے تم اپنے باپ کی ہڈیاں نکال کر جلا ڈالو۔ پھر میرے پاس آنا۔ میں تمہارا فیصلہ کر دوں گا۔ جب وہ چلے تو چھوٹے بھائی نے تلوار اُٹھا لی اور دونوں بڑے بھائیوں نے کدالیں لے لیں۔ باپ کی قبر پر پہنچ کر بڑے بھائیوں نے کدالیں لگانی شروع کر دیں کہ قبر کو کھود ڈالیں اور چھوٹے نے تلوار کھینچی کہ میں اپنے باپ کی قبر نہ کھودنے دوں گا۔ میں نے اپنا مال آپ دونوں کو دے دیا ہے۔ پھر مقدمہ قاضی کے پاس گیا۔ قاضی نے تمام مال چھوٹے بیٹے کو دلوا دیا اور بڑوں سے کہہ دیا کہ تم بھی اگر اُس مرحوم کی اولاد ہوتے تو جس طرح چھوٹے بیٹے کی طرح محبت فرزندی جس نے باپ کی ہڈیاں کھودتے اور جلانے سے منع کیا ہے تمہیں بھی روکتی۔

۳- نکاح کے آداب

❁ حدیث میں ہے کہ رات کے وقت نکاح کرنا سنت ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو اطلاع ملی کہ ایک شخص نے دن میں ایسے وقت نکاح کیا ہے کہ گرم ہوا چل رہی تھی۔ فرمایا "مجھے گمان نہیں ہے کہ اُن میں آپس میں محبت و اتفاق ہو۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصے کے بعد جدائی ہوگئی"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص قمر در عقرب میں نکاح یا شادی کرے اُس کا انجام اچھا نہ ہوگا"۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جمعہ کا دن منگنی اور نکاح کا دن ہے۔ یہ بھی جان لینا چاہیے کہ نکاح میں

لوگوں کو بلانا' ان کو کھانا کھلانا اور عقد نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا سنت ہے"۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

"نکاح کے وقت کھانا دینا پیغمبروں کی سنت ہے"۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ولیمہ پہلے دن ضروری ہے دوسرے دن کوئی حرج نہیں اور تیسرے دن ریاکاری"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب تمہیں نکاح کی محفل میں بلایا جائے تو جانے میں تاخیر کرو کیونکہ یہ تمہیں دلائے گی"۔

❁ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"کوے سے تین عادتیں سیکھو:

۱- چھپ کر حقوق زوجیت ادا کرنا

۲- صبح سویرے روزی کی تلاش کرنا

۳- دشمنوں سے پرہیز کرنا"۔

۴- شوہر اور بیوی کے حقوق

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"عورتیں جو آپس میں ایک دوسرے سے رشک کرتی ہیں اُس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ خاوند سے زیادہ محبت کرتی ہیں"۔

❁ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"مرد کا عورت سے بولا ہوا ہمدردی بھرا بول کبھی نہیں بھولتا"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ

"ایک عورت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئی اور

عرض کیا یارسولؐ اللہ! شوہر کا حق زوجہ پر کیا ہے؟ فرمایا عورت کو چاہیے کہ شوہر کی اطاعت کرے۔ کسی وقت اور کسی حال میں اُس کی نافرمانی نہ کرے۔ اس کے گھر سے اور اُس کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ تک نہ دے اور اس کی اجازت کے بغیر سنتی روزے نہ رکھے' جس وقت وہ اپنا حق مانگے تو پس و پیش نہ کرے۔ شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے باہر قدم نہ رکھے۔ اگر بلا اجازت چلی گئی تو تمام فرشتے واپسی تک اس پر لعنت بھیجتے رہیں گے۔ پھر اس نے عرض کی یارسولؐ اللہ! مرد پر کس کا حق سب سے بڑا ہے؟ فرمایا: باپ کا۔ عرض کی عورت پر سب سے بڑا کس کا حق ہے؟ فرمایا شوہر کا''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جو عورت ایک رات اس حالت میں بسر کرے کہ اس کا شوہر اُس سے ناراض رہا ہو تو جب تک اس کا شوہر اُس سے راضی نہ ہوگا اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ جو عورت غیر مرد کے لیے خوشبو لگائے گی جب تک اس تک اُس خوشبو کو دُور نہ کرلے گی اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ فرمایا دو آدمیوں کا عمل آسمان پر نہیں پہنچتا۔

ایک تو اُس عورت کا جس کا شوہر اُس سے ناراض ہو۔ دوسرے اس شخص کا جو متکبرانہ لباس پہنے ہوئے ہو''۔

مردوں کا جہاد تو یہ ہے کہ اپنا مال اور اپنی جان خدا کی راہ میں صرف کریں اور عورتوں کا جہاد یہ ہے کہ شوہروں کے ستانے اور سوکنیں بیاہ لانے پر صبر کریں۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

''اگر میں یہ حکم دیتا کہ کوئی شخص سوائے خدا کے کسی اور کو بھی سجدہ کر سکتا ہے تو بے شک عورتوں کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں۔ فرمایا عورت اس نیت سے کہ شوہر کو اس کی خواہش سے باز رکھے نماز کو طول نہ دے۔ فرمایا جس عورت سے اس کا شوہر اپنا حق مانگے اور وہ اتنی دیر کردے کہ شوہر سو جائے تو جب تک وہ بیدار نہ ہو' فرشتہ اس پر لعنت بھیجتے رہیں گے''۔

❁ حدیث میں ہے کہ عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر سوائے مندرجہ ذیل صورتوں کے کسی اور کام میں اپنا ذاتی مال بھی صرف نہیں کرسکتی یعنی حج' زکوٰۃ' ماں باپ کے ساتھ سلوک اور اپنے پریشان محتاج عزیزوں اور رشتہ داروں کی امداد۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو عورت اپنے خاوند سے یہ کہہ دے کہ میں نے تیری طرف سے کوئی نیکی نہیں دیکھی اُس کے تمام اعمال کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ عورت کا حق مرد پر یہ ہے کہ اُسے پیٹ بھر کر کھانا کھلائے۔ ضرورت کے مطابق کپڑا دے اور اگر کبھی اس سے کوئی قصور ہو جائے تو بخش دے''۔

❁ حدیث میں ہے کہ مرد کے لیے ضروری ہے کہ اپنی بیوی سے بد اخلاق سے پیش نہ آئے اور ہر روز ایک مقدار معین تیل وغیرہ اُسے دے۔ تین دن میں ایک مرتبہ گوشت اس کے لیے لائے' مہندی وغیرہ چھ مہینے میں ایک مرتبہ لائے ہر سال کم از کم چار کپڑے اُسے بنا کردے (دو سردی اور دو گرمی کے)۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا گھر سر میں ڈالنے کا تیل اور سرکہ' روغن زیتون سے خالی نہ رہے۔ روزانہ اسے سیر بھر کھانا دے اور موسم کے میوے کھلائے اور عید کے دن اور تہواروں میں معمولی اوقات سے بہتر کھانا کھلائے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دو کمزوروں کے حق میں خدا ترسی کام میں لاؤ۔ یتیم بچے' عورتیں''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرے۔ فرمایا کہ ہر شخص کے اہل و عیال اُس کے قیدی ہیں اور خدا سب سے زیادہ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو اپنے قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے''۔

❁ جناب صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں:

''جس شہر میں کسی شخص کی زوجہ موجود ہو وہ اس شہر میں رات کو کسی دوسرے

شخص کے مکان میں سوئے اور اپنی بیوی کی پروا نہ کرے تو یہ امر اس صاحب خانہ کی ہلاکت کا باعث ہوگا''۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے حضرت امام حسن علیہ السلام کو وصیت فرمائی:

''عورتوں سے مشورہ بالکل ہی نہ کرو کہ ان کی رائے ضعیف اور اُن کا ارادہ سست ہوتا ہے اور ان کو ہمیشہ پردے میں رکھو اور باہر نہ بھیجو اور جہاں تک ممکن ہو ایسا انتظام کرو کہ سوائے تمہارے کسی اور مرد سے واقف نہ ہوں۔ عورتوں سے انؑ کے ذاتی کاموں کے علاوہ اور کوئی کام نہ لیجیے کیونکہ خدمات کا سپرد نہ کرنا اُن کے لیے مناسب ہوگا اور اس سے خوش بھی زیادہ ہوں گی اور یہ بات حسن و جمال کی بقا کے لیے مناسب ہے کیونکہ عورت پھول ہے خدمت گزار نہیں ہے۔ اس کو پھول کی طرح رکھیں مگر جو بات وہ اوروں کے بارے میں کہے اُسے قبول نہ کیجیے اور اپنے آپ کو زیادہ اُس کے اختیار میں نہ دیں''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''عورتوں کو بالا خانہ اور کھڑکیوں میں جگہ مت دو اور ان کو تعلیم (مخلوط ماحول میں) نہ دو اور انہیں گھریلو طور پر کوئی ہنر سکھاؤ اور سورہ نور کی تعلیم دو۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''اپنا کوئی راز عورت سے نہ کہو تمہارے عزیزوں اور رشتہ داروں کی نسبت جو کچھ وہ کہیں ان کی ایک نہ سنو''۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''جس شخص کے کاموں کی ڈائریکٹر عورت ہو وہ ملعون ہے''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اپنی عورت کی اطاعت کرے گا خدا اُسے سر کے بل جہنم میں ڈالے گا۔ لوگوں نے عرض کی یارسولؐ اللہ! اس اطاعت سے کون سی اطاعت مراد ہے؟ فرمایا

ورت اس سے حماموں میں جانے اور شادیوں' عیدگاہوں کی سیر کی یا میدان جنگ ے لیے جانے کی اجازت طلب کرے اور وہ اس کو اجازت دے دے یا گھر سے باہر ہن کر جانے کے لیے عمدہ' نفیس کپڑے منگوائے اور یہ اُسے لا دے۔

❁ حدیث میں ہے کہ عورتوں کی مثال پسلی کی ہڈی کی سی ہے کہ اگر اُسے اس ے حال پر رہنے دو تو نفع پاؤ گے اور اگر سیدھا کرنا چاہو گے تو ممکن ہے کہ وہ ٹوٹ ائے (حاصل کلام یہ ہے کہ عورتوں کی ذرا ذرا سی ناخوشیوں پر صبر کرو)۔

یاد رکھنا چاہیے کہ عورت کے جو حقوق مرد پر ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے ہ اگر مرد گھر میں موجود ہو اور کوئی شرعی عذر نہ ہو تو چار مہینے میں ایک مرتبہ حقوق وجیت ادا کرے۔ یہ واجب ہے اور اگر کئی بیویاں ہوں تو ہر ایک کے ساتھ برابر ات گزارے۔

۵- طلب اولاد کی دعائیں اور اُس کی فضیلت

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ

''نیک عورت بہشت کے پھولوں میں سے ایک پھول ہے۔ فرمایا نیک اولاد دمی کے خوش نصیب ہونے کی دلیل ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ تم زیادہ اولاد بہم پہنچانے کی وشش کرو کہ میں قیامت کے روز تمہاری کثرت پر فخر و مباہات کروں گا''۔

❁ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''بچے کو جو بیماری ہوتی ہے۔ وہ اُس کی ماں کے گناہوں کا کفارہ ہے''۔

❁ حدیث میں ہے کہ ایک روز جناب جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور ضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب علی مرتضیٰؑ کو روتے ہوئے دیکھا۔ ائیل نے رونے کا سبب دریافت کیا۔ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا کہ ہمارے یہ ونوں بچے بیمار ہیں اور ہمیں ان کے رونے کی وجہ سے سخت تکلیف پہنچی ہے۔ جبرائیلؑ ے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے ان بچوں کی خاطر چند مومن ایسے پیدا

کرے گا جب ان کے بچے روئیں گے تو سات برس تک اُن کا رونا لا الٰہ الا اللہ سمجھا جائے گا اور جب وہ سات برس گزر جائیں گے تو ان کا رونا ماں باپ کے حق میں استغفار سمجھا جائے گا اور جب وہ بالغ ہو جائیں گے تو ان کے تمام نیک کاموں اور ثواب کے کاموں میں ماں باپ کی بھی شرکت سمجھی جائے گی مگر برے کاموں میں نہیں۔

❀ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''جس دن سے عورت بار آور ہوئی ہو اُس دن سے لے کر پیدائش کے دن تک اور پھر ولادت کے دن سے لے کر دودھ بڑھانے کے دن تک اُس عورت کو اس شخص کا سا ثواب ملتا ہے جس نے کافروں کی سرحد پر محاذ قائم کر رکھا ہو اور مسلمانوں سے اُن کے حملوں کا دفاع کرتا ہو اور اگر وہ عورت اس دوران مر جائے تو اُسے شہیدوں کی طرح ثواب ملے گا''۔

❀ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک قبر سے ہوا اور صاحب قبر کو عذاب میں مبتلا پایا۔ دوسرے سال پھر اُسی قبر سے گزر ہوا' اب عذاب نہ تھا۔ اس کیفیت کا سبب پروردگار عالم سے دریافت کیا۔ وحی نازل ہوئی کہ اس سال اس شخص کا ایک نیک بیٹا حدّ بلوغ کو پہنچا۔ اس نے ایک تو راستے کی مرمت کی ہے اور ایک یتیم بچے کے رہنے کا ٹھکانا کر دیا ہے۔ بیٹے کے ان کاموں کی وجہ سے ہم نے اس کے بھی گناہ بخش دیئے۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو میراث بندہ اپنے خدا کے لیے چھوڑ جاتا ہے وہ ایسا بیٹا ہے جو اس کے بعد خدا کی عبادت میں مشغول رہے۔

❀ حدیث میں ہے کہ جو شخص بے اولاد مر جاتا ہے وہ ایسا ہے گویا کبھی دنیا میں آیا ہی نہ تھا اور جو شخص اولاد چھوڑ جاتا ہے وہ ایسا ہے گویا مرا ہی نہیں۔

❀ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ بیٹوں کی نسبت بیٹیوں پر زیادہ مہربان ہے اور جو مرد کسی قرابت

دار اور محرم عورت کو کسی جائز طریقے سے خوش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے خوش کرے گا''۔

❀ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''بیٹیاں تمہاری نیکیاں ہیں اور بیٹے تمہارے نعمت ہیں اور خدا ہر نیکی پر تم کو ثواب عنایت کرے گا اور ہر نعمت کی بابت سوال کرے گا''۔

❀ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا:

''میں نے سنا ہے تیرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے اور تو اُس سے خوش نہیں ہے۔ آیا وہ تیرا کوئی نقصان کرتی ہے وہ تو ایک پھول ہے کہ تجھے خوشبو کے لیے دیا گیا ہے۔ پھر اُس کی روزی خدا کے ذمہ ہے۔ (کیا تو اس بات سے خوش نہیں ہے کہ) حضرت رسولؐ خدا کو بھی خدا نے ایک بیٹی جیسی نعمت سے نوازا تھا''۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے بیٹی کا سوال کیا کہ مرنے کے بعد اُن پر بہت زیادہ روئے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اپنی بیٹیوں کے مر جانے کی خواہش کرے اور وہ مر جائیں تو اسے کوئی ثواب نہ ملے گا بلکہ قیامت کے دن وہ خدا کے نزدیک گناہگار ہوگا۔

ایک شخص حضرت رسالت مآب کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس کو اطلاع ملی کہ اُس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ سنتے ہی اس کا رنگ فق ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ زمین اس کا بوجھ اٹھانے کو موجود ہے۔ آسمان سایہ ڈالنے کو اور خدا روزی دینے کو---مستزاد ان باتوں کے وہ تو ایک پھول ہے۔

پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ

''جس شخص کی ایک بیٹی ہو اُس کا بوجھ بھاری ہے اور جس کی دو بیٹیاں ہوں بخدا وہ اس لائق ہے کہ تم اُس کی فریاد کو پہنچو اور جس کی تین بیٹیاں ہوں جہاد اور ہر قسم کی تکلیف سے اُسے معاف رکھو اور جس کی چار بیٹیاں ہوں اے خدا کے بندو! میں حکم دیتا ہوں کہ اُس کو قرض دو اور اُس پر رحم کرو''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

"جو شخص تین بہنوں یا تین بیٹیوں کے نان ونفقہ کا ذمہ دار ہو اُس پر بہشت واجب ہوگی"۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "طلب اولاد کے لیے یہ دعا سجدے میں پڑھیں:

رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَّأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ

"یعنی اے پروردگار تو اپنے پاس سے پاک اولاد عنایت فرما کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ تو دعا کا سننے والا ہے اے پروردگار تو مجھے تنہا نہ چھوڑ حالانکہ پیچھے رہ جانے والوں میں تجھ سے بہتر کوئی نہیں"۔

روایت میں ہے کہ ابرش کلبی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی ہے۔ فرمایا ہر روز یا ہر رات ایک سو مرتبہ استغفار پڑھا کرو اور استغفار کی سب سے بہتر صورت یہ ہے: أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ!

❁ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"صبح وشام ستر ستر مرتبہ سبحان اللہ پڑھے پھر دس دس مرتبہ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔ راوی حدیث کا قول ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس پر عمل کیا اور کثرت سے اولاد پیدا ہوئی۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"طلب اولاد کے لیے ہر روز صبح کو سو مرتبہ استغفار پڑھو اور اگر کسی دن بھول جاؤ تو دوسرے وقت اس کی قضا ادا کرلو"۔

ایک اور شخص نے امام علیہ السلام سے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی تو فرمایا حق زوجیت ادا کرنے سے پہلے یہ کہہ لیا کرو۔

اَللّٰهُمَّ إِن رَزَقْتَنِي ذَكَرًا سَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا۔

"اگر تو نے مجھے فرزند نرینہ دیا میں اُس کا نام "محمد" رکھوں گی"۔

ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ میں ہمیشہ بیمار رہتا ہوں اور میری اولاد نہیں ہوتی۔ فرمایا تو اپنے گھر میں بلند آواز سے اذان کہا کر یہ عمل کرنے سے وہ تندرست بھی ہوگیا اور اُس کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے بچوں سے نوازا۔

❁ ایک اور حدیث میں ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس کی اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ یہ نیت کرے کہ اگر میرے ہاں لڑکا پیدا ہوگا تو میں اُس کا نام علی رکھوں گا اور اگر حسین نام رکھنے کی نیت کرے گا تو بھی خدا اُسے بیٹا عنایت کرے گا۔

❁ حدیث میں ہے کہ جو خاتون یہ نیت کرے کہ میں اپنے بچے کا نام محمد یا علی کے نام پر رکھوں گی تو اللہ تعالیٰ اس کو بیٹا عطا فرمائے گا۔

❁ دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ اُس بچے کا نام علی رکھو تو اُس کی عمر بڑی ہوگی۔

❁ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا:

"جس شخص کو زیادہ اولاد کی خواہش ہو وہ استغفار بہت پڑھا کرے"۔

۶۔ ایام زچگی اور ولادت کے بعد اور بچے کے نام رکھنے کے آداب

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خواتین کو زچگی کی حالت میں بہی کھانی چاہیے تاکہ ان کے بچے کی رنگت بہت ہی صاف ہو اور ان میں سے عمدہ خوشبو آیا کرے"۔

❁ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

"عورتوں کو زچگی کے عمل کے بعد کھجور کھلاؤ تاکہ اولاد دانا اور بردبار ہو"۔

❁ حدیث میں ہے کہ حضرت امام زین العابدینؑ جب کسی عورت کی زچگی کا وقت ہوتا تو حکم دیتے تھے کہ سب عورتیں اپنے گھروں کو چلی جائیں تاکہ کسی

عورت کی نظر بچے پر نہ پڑے۔

❁ روایت میں ہے کہ جب امام علیہ السلام کو بچہ پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی جاتی تھی تو یہ نہیں دریافت فرماتے تھے کہ بیٹی ہے یا بیٹا بلکہ یہ پوچھا کرتے تھے کہ اس کی خلقت تو پوری ہے۔ اگرچہ جواب میں عرض کیا جاتا کہ پوری ہے اور اُس کی خلقت میں کوئی عیب نہیں ہے تو فرمایا کرتے تھے:

اَلحَمدُلِلّٰہِ الَّذِی لَم یَخلُق مِنِّیْ شَیْئًا مُشَوَّھًا

"یعنی سب تعریف اُس اللہ کے لیے جس نے میرے ذریعہ سے کوئی عیب دار چیز پیدا نہیں کی"۔

❁ ایک اور حدیث میں امام علیہ السلام نے فرمایا:

"دائی سے یا کسی اور سے کہہ دو کہ بچے کے دائیں کان میں اقامت کہہ دے کہ نہ اس کو جنون ہوگا اور نہ دیوانگی ضرر پہنچائے گی"۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت پیدا ہوتے ہی کہی جائے گی وہ شر شیطان سے محفوظ رہے گا"۔

❁ حدیث ولادت حضرت امام حسین علیہ السلام سے ظاہر ہے:

"بچے کو پیدا ہوتے ہی زرد کپڑے میں لپیٹنا مکروہ ہے اور سفید کپڑے میں لپیٹنا سنت ہے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"بچے کا گلا خاک قبر امامؑ سے اٹھاؤ کہ اس کو بہت سے دردوں، بلاؤں اور بیماریوں سے محفوظ رکھے گی"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"ناموں میں سب سے بہتر وہ نام ہے جو خدا کی بندگی پر دلالت کرتا ہو جیسے عبداللہ اور پیغمبروں کے نام بھی اچھے ہیں"۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جس شخص کے چار بچے پیدا ہوں اور اُن میں سے ایک کا نام بھی میرے نام پر نہ رکھے اُس نے مجھ پر ظلم کیا"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جس گھر میں مندرجہ ذیل ناموں میں سے کوئی نام ہوگا اس میں فقیری اور غربت نہیں آ سکتی یعنی محمدؐ، احمدؐ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، جعفرؑ، طالبؑ، عبداللہؑ، فاطمہؑ"۔

❁ ایک شخص حضرت رسولؐ خدا کی خدمت میں آیا اور عرض کی "میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اس کا نام کیا رکھوں؟" فرمایا: "میرے نزدیک حمزہ سب سے بہتر نام ہے یہی رکھ لو"۔

❁ جابرؓ سے منقول ہے:

"میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ہمراہ ایک شخص کے مکان پر گیا۔ اس گھر سے ایک بچہ نکلا۔ امام علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کی: محمد۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا: تیری کنیت کیا ہے؟ وہ بولا: ابوعلی۔ فرمایا: کہ تو نے اپنے آپ کو شیطان کے شر سے محفوظ کیا، جس وقت شیطان کسی کو محمدؐ، علیؑ کی آواز دیتے سنتا ہے تو وہ (شرم سے) ایسا پانی ہو جاتا ہے جیسے قلعی، آگ کے سامنے، اور جب کسی کا نام ہمارے دشمنوں کے نام پر سنتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور فخر کرتا ہے"۔

❁ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا:

"خدا نے مجھے بیٹا عنایت کیا ہے۔ فرمایا: مبارک ہو تو نے اُس کا نام کیا رکھا ہے؟ عرض کی: محمد۔ حضرت نے اپنا سر زمین کی طرف جھکا لیا۔ بار بار محمد محمد فرماتے تھے اور جھکتے چلے جاتے تھے۔ قریب تھا کہ روئے مبارک زمین تک پہنچ جائے۔ اس وقت فرمایا: میری جان، میری اولاد اور پوری کائنات قربان ہو۔ حضرت محمد مصطفیٰ کے نام نامی پر جب تو نے اُس کا ایسا مبارک نام رکھا ہے تو اس کو کبھی گالی نہ دینا اور نہ ہی اسے مارنا اور نہ اُسے تکلیف پہنچانا۔ یاد رکھو کہ جس گھر میں محمد نام کا کوئی شخص ہو فرشتے

ہر روز اس گھر کو سلام کرتے ہیں۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم، حکیم، خالد اور مالک کے نام پر نام رکھنے کو منع فرمایا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے بدتر یہ نام ہیں۔ حارث، مالک، خالد اور چار کنیتوں کو منع فرمایا ابوعیسٰی ابوالحکم، ابو مالک ابو القاسم، چوتھی کنیت کو صرف اُس وقت منع فرمایا ہے جبکہ نام اور کنیت حضرت رسول اکرمؐ کے نام اور کنیت سے مطابق ہو جائیں یعنی جس کا نام محمد اُس کی کنیت ابوالقاسم نہ ہونا چاہیے۔

❁ حدیث میں ہے کہ یٰسین نام نہ رکھنا چاہیے کہ یہ حضرت پیغمبر اکرمؐ کے لیے مخصوص تھا اور آنحضورؐ سے منقول ہے کہ جب کوئی گروہ کسی مشورے کے لیے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد، احمد، حامد، محمود نامی ہو تو ان کی رائے ہمیشہ بہتری پر قرار پائے گی۔ فرمایا جس لڑکے کا نام محمد رکھو اس کا احترام بہت زیادہ کرو۔ اس کے لیے محفل میں جگہ چھوڑ دو اور اُس سے بداخلاقی سے پیش نہ آؤ۔

❁ فقہ الرضا میں منقول ہے:

''نام ولادت کے ساتویں دن رکھیں۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ولادت کے وقت کے جو اعمال ہیں اُن میں سے بچے کو غسل دینا سنت مؤکدہ ہے۔ اس کی یوں نیت کی جائے کہ میں اس بچے کو خدا کی رضا کے لیے غسل دیتا ہوں اور پہلے اُس کا سر دھونا چاہیے پھر داہنا پہلو پھر بایاں''۔

۷۔ عقیقہ کرنے اور سر منڈانے کے آداب

❁ اس شخص کے لیے جو قدرت رکھتا ہو بچے کا عقیقہ کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ بعض علماء اسے واجب جانتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ ساتویں دن ہو اور اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو بچے کے بالغ ہونے تک تو اس سنت کی ادائیگی باپ پر لازم ہے اور بالغ ہونے سے آخر عمر تک اپنے آپ پر ہے۔

❁ حدیث میں ہے کہ جس بچے کا عقیقہ نہ کیا جائے وہ موت اور طرح طرح

کی بلاؤں سے خطرہ میں ہے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''عقیقہ امیر و غریب دونوں پر لازم ہے، مگر غریب کو جب میسر ہو کرے اور نہ میسر ہی نہ ہو تو اس کے ذمہ کچھ نہیں اور اگر کسی بچے کا عقیقہ اُس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اُس کے لیے کوئی قربانی ہو تو وہ پہلی قربانی جو اُس کے نام سے کی جائے عقیقہ کا بدل سمجھی جائے گی''۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

''ولادت سے ساتویں دن بچے کا نام رکھیں، عقیقہ کریں، سر منڈائیں اور بالوں کے برابر چاندی تول کر صدقہ دیں اور عقیقہ کی ایک ران تو اُس دائی کو بھیج دیں جس نے وقت ولادت مدد کی ہو اور باقی دوسرے لوگوں کو کھلائیں اور تصدق کر دیں''۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ''اُس بھیڑ کی چوتھائی دایہ کو دو اور اگر بغیر دایہ کے پیدا ہوا ہے تو اُس کی ماں کو دے دو وہ جسے چاہے دے دے، باقی کم از کم دس مسلمانوں کو کھلاؤ اور جتنے زیادہ ہو جائیں اچھا ہے اور خود عقیقہ کے گوشت کو نہ کھائیں اور اگر دایہ یہودن (یا غیر مسلم) ہو تو چوتھائی بھیڑ کی قیمت اس کو دے دیں۔

❁ ہمارے علماء کرام فرماتے ہیں:

''عقیقہ اُونٹ کا ہونا چاہیے یا بھیڑ یا بکری کا اُونٹ ہو تو پورا پانچ برس کا ہو کر چھٹا سال شروع ہو یا اس سے زیادہ کا بکرا ہو تو ایک سال کا ہو کر دوسرا سال لگا ہو یا زیادہ کا ہو، اگر بھیڑ ہو تو کم از کم چھ مہینے کا ہو کر ساتویں میں شروع ہو اگر پورے سات مہینے کا ہو تو اور اچھا ہے مگر یہ ضروری ہے کہ عقیقے کا جانور خصی نہ ہو، نہ اُس کا کان کٹا ہو نہ دُبلا ہو نہ سینگ ٹوٹا ہو نہ اندھا ہو نہ اتنا لنگڑا کہ اُسے راستہ چلنا مشکل ہو، لیکن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ

''عقیقہ کوئی قربانی نہیں جس قسم کا جانور مل جائے ٹھیک ہے اور جتنا بے عیب، موٹا تازہ ملے اور اچھا ہے''۔

۞ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے:

''حضرت رسولؐ خدا نے حسنینؑ کی ولادت کے دن اذان ان کے کان میں کہی اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے ساتویں دن اُن کا عقیقہ کیا اور دایہ کو بھیڑ کی ایک دستی' ران دی' یا ایک اشرفی دی (اشرفی سے یہاں غالباً دینار مراد ہے)۔

۞ ہمارے فقہاء میں مشہور ہے کہ

''بیٹے کے لیے نر جانور کا عقیقہ کرنا سنت ہے اور بیٹی کے لیے مادہ کا مگر حقیر کا خیال یہ ہے کہ دونوں کے لیے نر بہتر ہے''۔

سنت ہے کہ ماں باپ عقیقہ کے گوشت میں سے نہ کھائیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ جس کھانے کے ساتھ گوشت کو پکایا جائے وہ کھانا بھی نہ کھائیں' (جیسے چاولوں کے ساتھ) سنت ہے کہ عقیقہ کی ہڈیاں نہ توڑیں بلکہ گوشت بند بند سے جدا کیا جائے سنت ہے کہ عقیقہ کا گوشت خواہ پکائیں خواہ ویسے ہی تقسیم کریں بلکہ احتمال یہ ہے کہ پکانا ہی بہتر ہے مگر کچے کے تصدق کرنے کا کچھ مضائقہ نہیں' البتہ عقیقہ کا جانور اگر میسر نہ آئے تو اس کی قیمت تصدق کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس صورت میں صبر کرنا چاہیے جب تک نہ ملے اور یہ کوئی شرط نہیں ہے کہ عقیقہ کا گوشت کھانے کے لیے محتاجوں ہی کا گروہ درکار ہو بلکہ اگر مال دار آدمی بھی ملیں تو بہتر ہے۔

پہلے سر منڈانا سنت ہے' پھر عقیقہ ذبح کرنا۔ ایک حدیث میں یوں وارد ہوا ہے کہ سر منڈانا عقیقہ ذبح کرنا' سر کے بالوں کے برابر سونا چاندی تولنا اور اُس سونے چاندی کو خیرات کرنا ایک وقت اور ایک ہی جگہ ہونا چاہیے اور سر منڈانے میں یہ سنت ہے کہ سارا سر منڈا دیا جائے۔ کوئی زلف یا چوٹی نہ چھوڑی جائے۔

۞ روایت میں ہے کہ ایک بچے کو رسولؐ خدا کے پاس لائے کہ اس کے لیے دعا کریں چونکہ اُس کی چوٹی تھی' آپ نے دعا نہ کی اور فرمایا کہ اس کی چوٹی منڈوا دو۔

۞ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ سر منڈانے کے بعد زعفران سر پر ملنا سنت ہے۔

۸- لڑکوں کے ختنہ کرنے اور بچیوں کے کان چھیدنے کے آداب

لڑکوں کا ختنہ ساتویں دن کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اگر آٹھویں دن کیا جائے تو بھی سنت ہے۔ پھر آٹھویں دن سے لے کر لڑکے کے بالغ ہونے تک بھی سنت ہے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ بلوغ کے قریب تک لڑکے کے ولی پر اُس کا ختنہ واجب ہے۔ لیکن اگر بچے کا ولی ختنہ نہ کرائے تو پھر بلوغ کے بعد اس پر واجب ہوگا''۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''لڑکوں کا ختنہ کرنے کے لیے ساتواں دن مقرر کرو کہ اس سے بدن خوبصورت ہو جاتا ہے اور بچہ موٹا تازہ ہو جاتا ہے جس کا ختنہ نہ ہوا ہو زمین اُس کے پیشاب سے کراہت کرتی ہے''۔

۞ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص مسلمان ہو اس کا ختنہ کر ڈالو اگرچہ وہ اسی (۸۰) برس کا ہو''۔

۞ حسین بن خالد سے منقول ہے کہ کسی نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا:

''لڑکے کے پیدا ہونے کی مبارکبادیں کس دن دینی چاہییں؟ ارشاد فرمایا کہ جب حضرت امام حسن علیہ السلام پیدا ہوئے تھے تو جبرائیلؑ ساتویں دن رسولؐ خدا کے پاس مبارکباد دینے آئے تھے اور یہ حکم لائے تھے کہ ان کا نام رکھو' سر منڈواؤ' عقیقہ کرو اور دونوں کانوں میں سوراخ کرو۔ اسی طرح ولادت حضرت امام حسینؑ کے وقت بھی ساتویں دن جبرائیلؑ آئے تھے اور یہی احکام لائے تھے''۔

۞ حضرت صاحب الامر علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''اگر کسی بچے کا ختنہ صحیح طریقے سے نہ ہوا ہو تو دوبارہ کرنا ضروری ہے کیونکہ زمین اس شخص کے پیشاب کرنے سے (جس کا ختنہ نہ ہوا ہو) خدا کے سامنے چالیس دن نالہ و فریاد کرتی ہے''۔

۞ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

''جس شخص کا ختنہ بغیر کسی مجبوری کے صحیح نہ ہوا ہو تو وہ لوگوں کی پیش نمازی نہ

کرے نہ اُس کی گواہی قبول ہے اور نہ اُس کے جنازے کی نماز جائز ہے کیونکہ اس نے پیغمبروں کی بہتر سے بہتر سنت کو ترک کیا اور عذر قوی سوا اس کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ ختنہ کرنے سے مر جانے کا خدشہ ہو"۔

۹- بچوں کو دودھ پلانے اور پرورش کرنے کے آداب اور ان کے حقوق کی نگہداری کرنا

یاد رکھنا چاہیے کہ بچوں کو دودھ پلانے کی مدت زیادہ سے زیادہ دو برس ہے اور علماء میں مشہور یہ ہے کہ بلاعذر دو برس سے زیادہ دودھ پلانا جائز نہیں ہے سوائے اُس صورت کے کہ کوئی مرض ہو یا حالت اضطراری ہو اور اکیس مہینے سے کم بھی نہ ہو' سوائے اس کے کہ مجبوری ہو یعنی دایہ وقت پر نہ پہنچے' اس کی اُجرت دینے پر قدرت نہ ہو یا ماں دودھ پلاتی ہو اور اس کا دودھ سوکھ گیا ہو یا اُسے مرض لاحق ہو گیا ہو۔ بعض علماء کے نزدیک واجب ہے کہ جس وقت سے ماں کی چھاتی میں دودھ اترے وہی اپنے بچے کو پلائے اور اُن کا یہ بھی قول ہے کہ اگر ماں اپنے بچے کو دودھ نہ پلائے گی تو یا تو وہ بچہ باقی نہ رہے گا یا اگر زندہ رہے گا تو طاقت نہ آئے گی۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

"بچے کے لیے سب سے زیادہ مفید اور سب سے زیادہ مبارک اُس کی ماں کا دودھ ہے"۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ

"ماں بچے کو دونوں چھاتیوں سے دودھ پلائے کیونکہ ایک کھانے کے عوض ہے اور دوسرا پانی کا۔ یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ اکیس مہینے سے کم دودھ پلاتے ہیں وہ اپنے بچے پر ظلم کرتے ہیں"۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی عورت کے دودھ سے منع فرمایا ہے جو احمق ہو یا جس کی آنکھ میں کچھ عیب ہو کیونکہ دودھ بچے میں اثر کرتا

ہے۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"دایہ ایسی ہو جو صورت اور سیرت دونوں میں اچھی ہو کیونکہ دودھ بچے میں سرایت کرتا ہے اور بچہ صورت و سیرت دونوں میں دایہ سے مشابہ ہوتا ہے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

"اپنے بچے کو سات برس تو کھیلنے دو۔ اس کے بعد آئندہ سات برس اُس کی تعلیم و تربیت میں کوشش کرو۔ اگر دوسرے سات برس میں نیک رہا اور سنبھل گیا تو پھر کوشش جاری رکھو ورنہ سمجھ لو کہ اُس سے نیکی کی کوئی امید نہیں ہے"۔

❁ ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا:

"سات برس بچے کو کھیلنے دو۔ دوسرے سات برس میں لکھنا پڑھنا سکھاؤ اور تیسرے سات برس میں حلال و حرام یعنی علم شریعت کی تعلیم دو"۔

❁ مولائے کائنات حضرت علی مرتضٰی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"پہلے سات برس بچے کے بدن کی پرورش چاہیے۔ اس کے بعد دوسرے سات برس میں آداب و اخلاق سکھانے چاہئیں پھر تیسرے سات برس میں اسے کام سپرد کرنا چاہیے اور اُن کی تعمیل کی نگرانی کرنی چاہیے۔ یہ بھی فرمایا کہ ۲۳ برس تک بچے کا قد بڑھتا ہے اور ۲۵ برس تک عقل"۔

❁ ایک اور روایت میں ہے کہ "جو لڑکے چھ چھ برس کے ہو جائیں وہ ایک لحاف میں نہ سونے پائیں"۔ ایک اور روایت میں یوں آیا ہے کہ "جو لڑکے اور لڑکیاں دس دس برس کے ہو جائیں ان کے بستر جدا کر دو"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جہاں تک جلد ممکن ہو اپنے بچوں کو حدیثیں یاد کراؤ تاکہ مخالفین ان کو گمراہ نہ کرنے پائیں"۔

❁ حدیث میں آیا ہے:

''اپنے بچوں کو مولا مشکل کشا' شیر خدا حضرت علی مرتضٰی علیہ السلام کی محبت سکھاؤ۔ اگر وہ قبول نہ کریں تو ان کے معاملہ میں چھان بین کرو یعنی حضرت علی علیہ السلام کی محبت قبول نہ کرنا حرامی کی علامت ہے''۔

❁ صادق آلِ محمدؑ ارشاد فرماتے ہیں:

''جو شخص ہم اہل بیت علیہم السلام کی محبت اپنے دل میں پائے تو اس پر لازم ہے کہ اپنی ماں کے حق میں بہت دعا کرے کہ وہ امانت دار ہے اور اس کے باپ کے حق میں اس نے خیانت نہیں کی''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''بچے کا حق باپ پر یہ ہے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ اچھے طریقے سے تعلیم دے اور جہاں تک ممکن ہو اس کو اعلیٰ اور معزز پیشے میں لگائے''۔

❁ حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہے:

''پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ''اپنے بیٹوں کو تیراکی اور تیراندازی سکھاؤ''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''بچپن کے زمانے میں اگر کوئی بچہ شوخ و شرارتی ہو تو اس سے یہ سمجھ لینا چاہیے کہ وہ بڑا ہو کر دانا اور بردبار ہوگا''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص اپنی اولاد کی نیکی میں مدد کرتا ہے اُس پر خدا کی رحمت ہوتی ہے۔ راوی نے عرض کیا کہ یہ مدد کیونکر کر سکتے ہیں؟ فرمایا کہ آسان کام اُسے بتاؤ جو اُس سے بن پڑیں اور جو کام وہ کرے اُسے شاباش دو تا کہ نیکی میں اُس کا حوصلہ بڑھے اور جو کام مشکل ہوں اُن سے درگزر کرو اور حتی الامکان اُسے زیادہ تکلیف میں نہ ڈالو اور غصے اور حماقت سے پیش نہ آؤ''۔

❁ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو ر عرض کیا کہ میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا: ''اپنے ماں باپ کے ساتھ۔ عرض یا اُن کا انتقال ہو گیا ہے۔ فرمایا: ''اپنی اولاد کے ساتھ نیکی کر''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''خدا کسی چیز پر اتنا غضب ناک نہیں ہوتا جتنا اُس ظلم پر ہوتا ہے جو عورتوں اور بچوں پر کیا جاتا ہے''۔

❁ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''اپنے بچوں کو پیار کرو اور اُن پر رحم کرو اور اُن سے جو وعدہ کرو پورا کرو یونکہ وہ اپنے گمان میں تم کو اپنا روزی دینے والا جانتے ہیں''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''جو شخص اپنے بچے کا بوسہ لیتا ہے اللہ تعالیٰ ایک نیکی اُس کے نامۂ اعمال میں لکھتا ہے اور جو شخص اپنے بچے کو خوش کرتا ہے اور اُسے قرآن مجید پڑھاتا ہے قیامت کے دن یہ شخص اور اُس کے بچے کی ماں دونوں بلائے جائیں گے اور دو قیمتی لباس ان کو پہنائے جائیں گے کہ اُن کے نور سے اہل بہشت کے چہرے بھی نورانی ہو جائیں گے''۔

❁ ایک شخص نے حضرت رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے اپنی اولاد کے کبھی بوسے نہیں لیے۔ جب وہ چلا گیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا ''میرے نزدیک یہ شخص جہنمی ہے''۔

❁ حدیث میں ہے کہ جس شخص کے یہاں بچہ ہو اُسے چاہیے کہ اس کے ساتھ بچوں کی طرح سے کھیلے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''خدا اُس بندے پر رحم کرتا ہے جو اپنی اولاد سے زیادہ مانوس ہو''۔

حدیث میں ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے دو بیٹے

تھے۔ وہ ایک کو چومتا تھا اور دوسرے کو نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو دونوں پر یکساں مہربانی کیوں نہیں کرتا؟ یہاں سے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اولاد میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دینی چاہیے سوائے اس صورت کے کہ کوئی ان میں سے زیادہ عالم ہو اور زیادہ صالح ہو کیونکہ علم اور صلاحیت کی وجہ سے فضیلت دی جا سکتی ہے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب بچہ تین برس کا ہو جائے تو اس سے سات مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہلواؤ جب پورا چار برس کا ہو تو سات مرتبہ صل اللہ علیٰ محمد و آلہ کہلواؤ۔ جب پورا پانچ برس کا ہو جائے تو خدا کا سجدہ کرنا سکھاؤ۔ جب چھ برس کا ہو جائے تو وضو اور نماز یاد کراؤ جب پورا سات برس کا ہو جائے تو اُس وقت نماز اچھی طرح یاد ہونی چاہیے اور وضو و نماز کے ترک پر اُسے سزا ملنی چاہیے (اس خاص تعلیم کا نتیجہ یہ ہے) جب بچے کو وضو اور نماز یاد ہو جائے گی تو خدا اس کے والدین کو بخش دے گا''۔

❁ حضرت علی علیہ السلام نے بچوں کو اسلحہ دینے کی ممانعت فرمائی ہے مبادا اُن سے کسی کو نقصان پہنچے گا۔

❁ مولائے کائنات کا ارشاد گرامی ہے:

''سونے سے پہلے بچوں کے ہاتھ پاؤں اور منہ کی چکنائی اور میل کچیل دھو ڈالنا چاہیے ورنہ شیطان اُن کو سونگھتا ہے اور وہ سوتے میں ڈرتے ہیں تو محافظ فرشتوں کو بھی تکلیف پہنچتی ہے''۔

❁ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص بازار جائے اور اپنے اہل و عیال کے لیے پسندیدہ چیزیں خرید لائے اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ اس صورت میں ملتا کہ فقیروں کے ایک گروہ کے لیے بہت سی خیرات بہم پہنچا کر خود ان تک پہنچانا۔ مناسب ہے کہ جو کچھ لائے بیٹوں سے پہلے بیٹیوں کو دے۔ جو شخص بیٹی کو خوش کرتا ہے اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کر دیا اور جو شخص بیٹے کو خوش کرتا

اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے کہ خدا کے خوف سے رویا ہو اور جو شخص خدا کے خوف سے رویا ہو گا بہشت میں داخل کیا جائے گا''۔

❁ ایک اور حدیث میں ہے کہ بچوں کو انار کھلاؤ کہ بہت قوت پہنچا کر بالغ اور جوان کر دیتا ہے۔

❁ حدیث میں ہے کہ بچی چھ برس کی ہو جائے، نامحرم مرد سے چھپائیں اور گود میں نہ بٹھائیں۔

❁ حدیث میں ہے کہ جو لڑکی پورے چھ برس کی ہو جائے اس کی ماں اس کو لڑکوں کے بغیر اپنے پاس نہ سلائے کیونکہ اب وہ بڑی ہو چکی ہے۔

❁ حدیث میں ہے کہ وہ شخص ملعون ہے کہ جو باوجود قدرت کے اپنے بچوں کو نان و نفقہ نہ دے اور وہ ضائع ہو جائیں۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

''آدمی کے بال بچے اُس کے قیدی ہیں پس جس شخص کو خدا نعمت عطا فرمائے اس پر لازم ہے کہ اپنے قیدیوں کو بھی کھانا وغیرہ زیادہ دے ورنہ تھوڑے ہی دن میں وہ نعمت زائل ہو جائے گی''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جس شخص کے ذمہ دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو پھوپھیوں یا دو خالاؤں کا خرچ ہو یہ خرچ اُسے آتش جہنم سے بچانے کو کافی ہے''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''بہشت میں ایک خاص درجہ ہے کہ اس درجے تک سوائے تین آدمیوں کے اور کوئی پہنچ نہیں سکتا۔ پہلا امام عادل، دوسرے وہ جو اپنے عزیزوں کے ساتھ نیک سلوک کرے، تیسرے وہ جو اپنے بال بچوں کے اخراجات برداشت کرے اور اُن سے جو تکلیفیں اُسے پہنچیں ان پر صبر کرے''۔

❁ جناب صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں:

''پانچ شخصوں کا نان ونفقہ واجب ہے: ۱- اولاد ۲- باپ ۳- ماں ۴- زوجہ ۵ غلام۔ اولاد میں اولاد کی اولاد بھی شامل ہے جہاں تک نیچے جائیں' اور ماں باپ بھی شامل ہیں جہاں تک اوپر جائیں''۔

۱۰- اولاد پر ماں باپ کے حقوق اور اُن کی عزت وحرمت کا واجب ہونا

یاد رکھنا چاہیے کہ ماں باپ کی عزت دین کی لازم ترین تعلیمات میں سے ہے ان کو خوش رکھنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے۔ ان کو تکلیف پہنچانا' ناراض کرنا یا اُن سے عاق ہو جانا کبیرہ گناہ ہے۔

❁ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

''اگر تمہارے ماں باپ کافر ہوں اور تمہیں یہ حکم دیں کہ تم بھی کافر ہو جاؤ تو ان کی اطاعت نہ کرو لیکن پھر بھی دنیا میں اُن کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہو''۔

❁ کسی شخص نے حضرت رسولؐ خدا سے دریافت کیا کہ بیٹے پر باپ کا کیا حق ہے؟ فرمایا باپ کا نام نہ لے' راستہ چلنے میں اُس کے آگے نہ چلے' کسی جگہ باپ کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھے اور ایسا کام نہ کرے کہ لوگ اس کی وجہ سے اُس کے باپ کو گالیاں دیں اور برا بھلا کہیں۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اپنے ماں باپ کے ساتھ (زندہ ہوں یا مر گئے ہوں) نیکی کیوں نہیں کرتے؟ مرنے کے بعد اُن کے لیے نمازیں پڑھو' روزے رکھو نیابۃً حج کرو۔ ان اعمال کا ثواب اُن کو بھی پہنچے گا اور آپ کو بھی ملے گا' چونکہ یہ نیکی ماں باپ کے حق میں ہے۔ خدا آپ لوگوں کو اس کا بہت ہی ثواب دے گا''۔

❁ ایک شخص حضرت رسولؐ خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسولؐ اللہ! میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ تین مرتبہ یہی سوال کیا اور یہی جواب ملا۔ چوتھی مرتبہ جب سوال کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اپنے

باپ کے ساتھ۔

❁ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص ماں باپ کی زندگی میں تو اُن کے ساتھ نیکی کرتا رہتا ہے مگر مرنے کے بعد اُن کا حق ادا کرتا ہے نہ ان کے لیے مغفرت طلب کرتا ہے اس وجہ سے خدا اس کو ماں باپ کی طرف سے عاق کر دیتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زندگی میں کوئی شخص ماں باپ کی طرف سے عاق ہوتا ہے مگر مرنے کے بعد وہ اُن کا قرضہ ادا کرتا ہے اُن کے لیے استغفار پڑھتا ہے اسی وجہ سے خدا اس کو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والوں میں لکھ دیتا ہے۔

❁ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ تین کام ایسے ہیں کہ اُن کے لیے کسی طرح اللہ کی اجازت کی نہیں:

۱- امانت کا ادا کرنا خواہ وہ امانت نیک کی ہو یا بد کی۔

۲- عہد و پیمان کا پورا کرنا خواہ نیک کے ساتھ ہوا ہو یا بد کے ساتھ۔

۳- ماں باپ کی اطاعت کرنا خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔

حدیث میں ہے کہ ماں باپ کے نافرمان ہونے کی چھوٹی سی کیفیت یہ ہے کہ ان کے مقابلہ میں کلمۂ اُف زبان سے ادا نہ کرے۔ فرمایا کہ قیامت کے دن بہشت کے پردوں میں سے ایک پردہ اٹھایا جائے گا اور بہشت کی خوشبو سوائے اس شخص کے جو ماں باپ کی طرف سے عاق ہو گیا ہو۔ ہر شخص کو پانچ سو برس کے راستے تک پہنچ جائے گی۔

❁ حدیث میں ہے جس شخص کے ماں باپ اُس پر ظلم کرتے ہیں اور وہ حالت ظلم میں بھی ان کی طرف غیظ وغضب سے دیکھے خدا اُس کی کوئی نماز قبول نہ کرے گا۔

❁ ایک اور حدیث میں ہے کہ ماں باپ کی طرف تیز نظر سے دیکھنا بھی نافرمانی کے زمرے میں آتا ہے۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”میرے والد ماجد نے ایک شخص کو راستے میں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس کا بیٹا بھی اُس کے ساتھ تھا اور باپ کے ہاتھ پر سہارا دیئے چل رہا تھا۔ میرے والد ماجد نے زندگی بھر اس سے بات چیت نہیں کی“۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

”چار خصلتیں جس مومن میں جمع ہو جائیں گی خدا اس کو بہشت کا اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبہ عنایت کرے گا اور عزت و احترام کے ساتھ ساتھ اس کو اونچے سے اونچے مکان میں جگہ ملے گی۔

۱- وہ کسی یتیم کو پناہ دے اس کی خبر گیری کرے اور اس کو باپ جیسا پیار دے۔

۲- کسی مصیبت زدہ پر رحم کرے اس کے کاموں کا کفیل ہو۔

۳- ماں باپ کا خرچ اٹھائے اور اُن کے ساتھ نیکی سے پیش آئے اور انہیں ناراض نہ کرے۔

۴- اپنے غلام کی اعانت کرے۔ اس کے ساتھ سختی کا برتاؤ نہ کرے۔ جو کام اُس کے سپرد کرے اُس میں اُسے مناسب مدد دے اور جو کام اُس کی طاقت سے باہر ہو اُس کا حکم نہ دے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”تین دعائیں اور تین بددعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں:

۱- نیک اولاد کے حق میں ماں باپ کی دعا اور نافرمان اولاد کے حق میں اُن کی بددعا۔

۲- ظالم کے حق میں مظلوم کی بددعا اور اُس شخص کے حق میں جو ظالم سے مظلوم کا بدلہ لے مظلوم کی دعا۔

۳- مومن کے حق میں جو ہم اہل بیت علیہم السلام کی رعایت سے کسی مومن کو اپنے مال میں شریک کرے اُس مومن کی دعا اور اُس مومن کے حق میں جس کے پاس اس کا برادر مومن کوئی حاجت لے کر آئے اور باوجود قدرت کے اُس کی اعانت

نہ کرے اس غریب مومن کی بددعا۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”جو نیک فرزند شفقت و مہربانی سے اپنے ماں باپ کی طرف دیکھتا ہے ایسی ہر نظر کے بدلے میں ایک مقبول حج کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسولؐ اللہ! وہ دن بھر میں سو مرتبہ بھی دیکھے؟ فرمایا کہ خدا کی عظمت اور اُس کا کرم اس سے بھی زیادہ ہے“۔

❁ ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

چار آدمیوں کے چہروں کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔” ۱- امام عادل کی طرف دیکھنا ۲- عالم کی طرف دیکھنا ۳- ماں باپ کی طرف مہربانی کی نظر سے دیکھنا ۴- جس برادر مومن کو خاص خدا کے لیے دوست رکھتا ہو اُس کی طرف دیکھنا“۔

❁ آپؐ کا ایک اور ارشاد ہے:

”تین گناہوں کی سزا بہت جلد اسی دنیا میں مل جاتی ہے: ۱- ماں باپ کی نافرمانی ۲- بندگان خدا پر ظلم ۳- خدا اور مخلوقِ خدا کی ناشکری“۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے:

”بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا جس کو جریح کہتے تھے۔ وہ ہمیشہ عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ ایک دن اس کی ماں اس کے پاس آئی اور اُسے آواز دی۔ وہ نماز میں مشغول تھا۔ اس نے کچھ جواب نہ دیا دوبارہ پھر آئی پھر پکارا۔ اب بھی وہ نماز میں مشغول تھا کچھ جواب نہ دیا۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آئی اور پھر پکارا اس مرتبہ بھی وہ نماز میں مشغول ہو گیا اور اُس نے کچھ جواب نہ دیا۔ اس کی ماں نے یہ کہا کہ میں بنی اسرائیل کے خدا سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ تجھ سے اس گناہ کا بدلہ لے۔ دوسرے دن بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت اس کے عبادت خانہ کے قریب آ بیٹھی اور ایک بچہ کو جنم دیا اور یہ شور مچا دیا کہ یہ بچہ جریح کا ہے۔ اُس نے ارتکاب گناہ کیا تھا۔ یہ بات تمام بنی اسرائیل میں مشہور ہو گئی کہ تو دوسروں کو برائی سے روکتا تھا اور خود اس قسم

کے جرم کا ارتکاب کر بیٹھا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اُسے پھانسی دے دو اس کی ماں اپنا منہ اور سر پیٹتی ہوئی آئی۔ جریح نے کہا اب کیا ہونا ہے 'خاموش رہ۔ یہ بلا تیری ہی بددعا سے مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو واقعہ دریافت کیا۔ عابد نے سارا قصہ سنا دیا۔ لوگوں نے کہا کہ تیرے قول کی تصدیق کیونکر ہوسکتی ہے۔ عابد نے کہا کہ اُس بچے کو لا کر اُس سے دریافت کرلو۔ جب لوگوں نے اُس بچے کو لا کر اس سے پوچھا کہ تو کس کا بچہ ہے تو وہ بچہ بحکم الٰہی گویا ہوا اور اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ میں فلاں گڈریے کے نطفے سے پیدا ہوا ہوں جو فلاں شخص کی بکریاں چراتا ہے۔ اس گواہی کی وجہ سے اُس عابد کو پھانسی سے نجات ملی اور اُس نے قسم کھالی کہ میں زندگی بھر ماں کی خدمت سے علیحدہ نہ ہوں گا۔

قصہ مختصر! ماں باپ کے بارے میں اتنی حدیثیں ہیں کہ اُن کو ایک جگہ پر تفصیل کے ساتھ لکھنا ممکن نہیں ہے۔

پانچواں باب

مسواک اور کنگھا کرنے' ناخن کاٹنے اور سر منڈانے کے آداب

۱- مسواک کرنے کی فضیلت

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''مسواک کرنا پیغمبروں کی سنت ہے''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جبرائیلؑ نے مجھے مسواک کرنے کی اس قدر تاکید کی کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ میری اُمت پر مسواک کرنا واجب ہو جائے گا''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''مسواک کے بارہ فائدے ہیں: ۱- پیغمبروں کی سنت ہے ۲- منہ صاف ہوتا ہے ۳- آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے ۴- خدا کی خوشنودی کا باعث ہے ۵- بلغم دفع ہوتا ہے ۶- حافظہ زیادہ ہوتا ہے ۷- دانت سفید ہو جاتے ہیں ۸- نیک اعمال کا ثواب کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے ۹- دانتوں کی بوسیدگی اور گرنا بند ہو جاتا ہے ۱۰- دانتوں کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ ۱۱- بھوک زیادہ لگتی ہے ۱۲- فرشتے مسواک کرنے والے سے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض لوگوں سے فرمایا:

''میں تمہارے دانتوں کی جڑوں میں زردی دیکھتا ہوں تم مسواک کیوں نہیں

کرتے؟''

❁ ایک اور حدیث میں حضرت امیرالمومنینؑ سے منقول ہے:

''حضور پاکؐ نے ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کی نصیحت فرمائی''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام علی رضا علیہم السلام سے منقول ہے:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنتوں میں سے پانچ کام سر سے متعلق ہیں اور پانچ جسم سے۔

جو امور سر سے تعلق رکھتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱- مسواک کرنا ۲- لبیں کٹوانا ۳- مانگ نکالنا جس سے مسح کی جگہ کھلی رہے ۴- کلی کرنا ۵- ناک میں پانی ڈالنا۔

اور جو اُمور جسم سے تعلق رکھتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱- ختنہ کرنا ۲- پاکی لینا ۳- بغلوں کے بال منڈوانا ۴- ناخن کٹوانا ۵- استنجاء کرنا۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے:

''اگر اُمت کے لیے دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک واجب کر دیتا''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''جب نماز شب کو اٹھو تو مسواک کرو کیونکہ فرشتہ آتا ہے اور تمہارے منہ پر منہ رکھتا ہے اور جو کچھ تم قرآن' دعا اور درود وغیرہ پڑھتے ہو اس کو آسمان پر لے جاتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ تمہارے منہ سے خوشبو آتی ہو۔

چار چیزیں پیغمبروں کی سنت ہیں:

۱- خوشبو سونگھنا ۲- حقوق زوجیت ادا کرنا ۳- مسواک کرنا ۴- مہندی کا خضاب لگانا۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام سے منقول ہے:

''اگر کوئی شخص وضو کے ساتھ مسواک بھی کر لے گا تو جس وقت نماز کو کھڑا ہوگا ایک فرشتہ آ کر اس کے منہ پر منہ رکھ دے گا اور جو کچھ اُس کے منہ سے نکلے گا اُسے ایمان سے محفوظ کر لے گا اور اگر مسواک نہیں کی ہے تو الگ کھڑا ہو کر اس کی قرأت سنتا رہے گا''۔

۲- سر منڈوانے کی فضیلت اور اُس کے آداب

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''سر کے بال بالکل منڈوا دینا چاہیے تاکہ بالوں میں میل پیدا نہ ہو اور اس میں جوئیں نہ ہونے پائیں۔ اس کے علاوہ سر منڈانے سے گردن (صحت مند) فربہ ہوتی ہے' آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے' بدن کو آرام ملتا ہے۔ فرمایا کہ میں ہر جمعہ کو سر منڈاتا ہوں''۔

❁ ایک اور حدیث میں فرمایا:

''سر کے پچھلے حصے کے بال منڈانے سے غم دُور ہوتا ہے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب سر کے بال بڑھتے ہیں تو آنکھیں ضعیف ہو جاتی ہیں اور ان کی روشنی کم ہو جاتی ہے اور جب سر منڈائے جائیں تو آنکھوں کی روشنی بڑھ جاتی ہے''۔

۳- سر کے بال رکھنے کے آداب

عورتوں کو بے ضرورت اور بلا عذر سر کے بال منڈانے حرام ہیں اور مردوں کے لیے دونوں باتیں مسنون ہیں خواہ سب بال منڈائیں یا سب بال رکھیں اور اُن کی پرورش کریں یعنی دھوئیں' کنگھا کریں اور آگے کی طرف مانگ نکالیں' مگر منڈانا افضل ہے کیونکہ ابتدائے اسلام میں اہل عرب میں سر کا منڈانا بہت بڑا عیب سمجھا جاتا تھا اور پیغمبر و امام کوئی ایسا کام نہیں کرتے تھے جو لوگوں کی نظر میں معیوب ہو اس لیے رسولؐ خدا اپنے سر مبارک پر چار چار انگلی زلفیں رکھتے تھے اور حج وعمرہ کے وقت منڈا ڈالتے تھے۔

❁ سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

''جو شخص اپنے سر کے بال بڑے رکھنا چاہے تو اسے لازم ہے کہ اُن کی خبر گیری کرے ورنہ منڈوا دے''۔

❁ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا حضرت رسولؐ خدا بار بار سر کے بالوں کے دو حصے کر کے درمیان میں سے مانگ نکالتے تھے؟ فرمایا آنحضرتؐ کے بالوں کے سرے کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ آنحضرتؐ کے سوا اور کسی پیغمبر نے سر پر بال نہیں رکھے۔

❁ حضرت رسولؐ خدا نے اُس عورت کو جو حدّ بلوغ کو پہنچ گئی ہو ممانعت کی ہے کہ وہ مردوں کی طرح سر کے تمام بالوں کو اکٹھا کر کے آگے کی طرف یا درمیان یا کنپٹیوں کی طرف گرہ دے کر لٹکا دے۔

❁ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اُس عورت کے بارے میں کیا حکم ہے کہ جو زینت کی غرض سے اپنی پیشانی کے بال کٹوا ڈالے یا اکھاڑ ڈالے یا اپنے چہرے کے بال صاف کروا لے یا اپنی چوٹی میں وگ ڈالے؟

❁ حضرت نے فرمایا: ''کوئی مضائقہ نہیں''۔

❁ دو اور حدیثوں میں فرمایا ہے کہ اُون یا جانوروں کے بالوں کی یا خود اپنے بالوں کی وگ بنا لینے میں کچھ حرج نہیں مگر دوسری عورت کے بال اپنے بالوں کے ساتھ نہ ملانے چاہئیں اور یہ بھی خیال رہے کہ اگر وگ کسی جانور کے بالوں کی ہو تو نماز میں اُسے الگ کر دینا چاہیے کیونکہ اس کے ساتھ نماز جائز نہ ہوگی۔ ہاں اگر حلال جانور کے بالوں کی وگ ہے تو پھر کوئی حرج نہیں''۔

۴۔ لبیں کتروانے کی فضیلت

لبیں کتروانا سنت موکدہ ہے اور جتنی زیادہ کتروائی جائیں بہتر ہے۔

❁ حضرت رسولؐ خدا ارشاد فرماتے ہیں:

''اپنی لبیں نہ بڑھنے دو ورنہ شیطان کو گھات کا زیادہ موقع ملے گا''۔

❁ حضرت صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں:

''لبیں کتروانے سے غم اور وسواس دُور ہوتا ہے اور حضرت رسولؐ خدا کی سنت بھی ادا ہوتی ہے''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''لبیں یہاں تک کتروانی سنت ہیں کہ اُوپر کے ہونٹ سے اونچی ہو جائیں''۔

❁ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ اسلام کی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیے جس سے روزی بڑھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم جمعہ کے دن لبیں اور ناخن کتروایا کرو۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص ہر بدھ اور جمعرات کو لبیں اور ناخن کتروائے وہ دانتوں اور آنکھوں کے درد سے امان پائے گا''۔

۵۔ داڑھی بڑھانے کے آداب

❁ یاد رکھنا چاہیے کہ داڑھی کو متوسط رکھنا سنت ہے نہ زیادہ طویل ہو نہ بہت چھوٹی اور ایک مٹھی سے زیادہ داڑھی بڑھانا مکروہ ہے بلکہ حرام ہونے کا احتمال بھی ہے اور یہ بات علماء میں رائج ہے کہ سوائے رخساروں اور نیچے کے ہونٹ کے دونوں طرف کی باقی داڑھی منڈانا حرام ہے۔ بہتر یہ ہے کہ داڑھی ایسی کٹوائی جائے کہ منڈھی ہوئی معلوم نہ ہو۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ایک مٹھی سے جتنی داڑھی زیادہ ہے وہ آتش جہنم میں ہے''۔

❁ ایک اور حدیث ہے کہ داڑھی پر ہاتھ رکھو اور جتنی مٹھی سے نکلتی رہے اُس کو کٹوا دو''۔

۞ صادق آل محمدؑ سے منقول ہے:

''جناب رسولؐ خدا کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جس کی داڑھی لمبی تھی۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی داڑھی ٹھیک کر لیتا تو کیا ہی اچھا تھا۔ جب اس شخص کو یہ پتہ چلا تو اس نے اپنی داڑھی چھوٹی کروا لی یعنی نہ حد سے زیادہ بڑی اور نہ حد سے زیادہ چھوٹی۔ وہ شخص آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم سب ایسی ہی داڑھیاں رکھا کرو''۔

۞ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''زمانہ قدیم میں ایک گروہ داڑھی منڈایا کرتا تھا اور مونچھوں کو تاؤ دیا کرتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو مسخ کر دیا''۔

۞ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو انہوں نے سجدہ شکر ادا کیا اور سجدے سے سر اٹھا کر کچھ دیر کے بعد آسمان کی طرف دیکھا اور عرض کیا پروردگار! میرا حسن و جمال بڑھا دے۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ ان کے چہرہ مبارک پر گھنی داڑھی نمودار ہو گئی۔ چونکہ اس سے پہلے ان کی داڑھی نہ تھی۔ عرض کی پروردگار! یہ کیا ہے؟ وحی ہوئی کہ یہ قیامت کے دن تک تمہاری اور تمہاری نرینہ اولاد کی زینت ہے۔

۶- سفید بالوں کی فضیلت اور اُن کے اکھاڑنے کی ممانعت

۞ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام سے منقول ہے کہ

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے پہلے سر اور داڑھی کے بال سفید نہ ہوتے تھے اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ کوئی ناواقف کسی ایسے جلسے میں آتا جس میں باپ اور بیٹے موجود ہوتے تھے تو باپ بیٹے میں کوئی فرق نہ کر سکتا تھا بلکہ اُس کو پوچھنا پڑتا تھا کہ تم میں سے باپ کون ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ خداوندا

میرے بال سفید کر دے کہ مجھ میں اور میرے بیٹوں میں فرق ہو جائے۔ حضرت کی داڑھی اور سر مبارک کے بال سفید ہو گئے''۔

۞ حضرت صادق آل محمدؑ نے فرمایا:

''پہلے جس شخص کی داڑھی میں سفید بال نمایاں ہوا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ جب انہوں نے اپنی داڑھی میں سفید بال دیکھا تو عرض کی خداوندا یہ کیا ہے وحی ہوئی کہ ''یہ آدمی کے وقار کا باعث ہے۔ عرض کی خداوندا تو میرا وقار اور بڑھا دے''۔

۞ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ریش مبارک میں سفید بال دیکھے تو یہ فرمایا کہ وہ خدا حمد و شکر کا مستحق ہے' جس نے مجھے اس سن کو پہنچایا اور ایسی توفیق عنایت کی کہ ایک لحہ کے لیے بھی اُس کی نافرمانی نہیں کی''۔

۞ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سفید بالوں کو نہ اُکھاڑو کہ وہ اسلام کا نور ہے اور جس مسلمان کی داڑھی میں ایک سفید بال پیدا ہوگا تو قیامت میں اُس کے لیے ایک نور کا ہوگا''۔

۞ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''سفید بالوں کے کٹوانے اور اُکھڑوانے کا کوئی مضائقہ نہیں مگر اُکھڑوانے سے میں کتروانے کو اچھا سمجھتا ہوں''۔

۞ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے:

''حضور رسالت مآبؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ ''سفید بال پیشانی کی طرف سے باعث برکت ہیں اور رخساروں پر سخاوت' جوانمردی کی علامت ہیں' زلفوں میں شجاعت و بہادری اور گدی کی طرف سے موجب نحوست ہیں۔ اس کا ظاہری معنی یہ ہے کہ یہ علامتیں اس وقت صادق آئیں گی جب سفیدی کی ابتداء وہاں سے ہوئی ہو''۔

۷- ناک کے بال کٹوانے کا حکم اور داڑھی کے ساتھ کھیلنے سے ممانعت

❁ حضرت رسولؐ خدا فرماتے ہیں:

''ہر شخص کو لبیں اور ناک کے بال کترواتے چاہئیں اور اپنے بدن کی زیب و زینت کی طرف توجہ کرنی چاہیے کیونکہ یہ حسن و جمال کی زیادتی کا باعث ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے:

''بال کٹوانے سے چہرہ خوبصورت ہوتا ہے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

''چار چیزیں وسواس شیطانی ہیں: ۱- مٹی کھانا ۲- خالی بیٹھے ہوئے مٹی یا تنکے توڑے جانا ۳- ناخنوں کو دانت سے کاٹنا ۴- داڑھی چبانا۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

''داڑھی پر ہاتھ نہ پھیرو کہ یہ ایک قسم کا عیب ہے اور داڑھی اس سے بدصورت ہو جاتی ہے''۔

۸- ناخن کٹوانے کی فضیلت

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''ناخن کٹوانے سے بڑے بڑے امراض موقوف ہوتے ہیں اور روزی فراخ ہوتی ہے''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''ناخن کٹوانے کا حکم اسی وجہ سے ہے کہ جب ناخن بڑھ جاتے ہیں تو شیطان کو گندگی پھیلانے کا موقع ملتا ہے اور اس کے علاوہ نسیان کا عارضہ پیدا ہوتا ہے''۔

❁ کئی مرتبہ حضرت رسولؐ خدا پر وحی نہ آئی لوگوں نے اس کا سبب پوچھا۔ حضرت نے اُن لوگوں سے جو منتظر تھے فرمایا کہ مجھ پر وحی کیونکر آئے جبکہ تم لوگ ناخن نہیں کاٹتے اور انگلیوں کا میل دُور نہیں کرتے۔

9 ناخن کاٹنے کے آداب و اوقات

❁ حضرت رسولؐ خدا نے دانتوں سے ناخن کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جمعہ کے دن ناخن کاٹنے سے مرض بال خورہ، جذام اور اندھے پن سے امان ملتی ہے''۔

❁ جو شخص ہر جمعہ کو لبیں اور ناخن کترواتا رہے گا وہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پاکیزہ رہے گا۔

❁ حدیث میں ہے کہ ہر جمعہ مونچھیں اور ناخن کٹوانے سے اور سر کو خطمی سے دھونے سے افلاس دُور ہوتا ہے اور روزی بڑھتی ہے۔

❁ ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ

''لوگوں نے امام علیہ السلام سے عرض کی کہ ہم نے سنا ہے کہ صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک تعقیبات پڑھنا روزی کی زیادتی کے لیے شہر بہ شہر پھرنے سے بہتر ہے''۔

فرمایا کہ آیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو ایسی چیز بتاؤں جو اس سے بھی زیادہ نفع بخشے؟ عرض کی کہ جی ہاں اے فرزند رسولؐ! فرمایا کہ ہر جمعہ کو ناخن اور لبیں کٹواؤ۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک شخص کو آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا دیکھا۔ فرمایا آیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے ایسی بات بتادوں جس پر عمل کرنے سے تمہاری آنکھیں نہ دکھیں؟ اس نے عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ ضرور بتایئے؟

فرمایا: ''ہر جمعرات کو ناخن کٹوایا کرو۔ اُس شخص نے جب سے اس فرمان کی تعمیل کی اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔

❁ جو شخص اپنے ناخن جمعرات کے روز کٹوائے اور ایک ناخن جمعہ کے دن کے لیے چھوڑ دے خدا اُس کی پریشانی کو زائل کردے گا۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ
''اپنے ناخن جمعہ کے دن کٹواؤ۔ اللہ تعالیٰ اس عمل سے پوروں میں سے درد نکال دیتا ہے''۔

❁ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:
''جمعہ کے دن ناخن کٹوانے سے ہر ایک بیماری دُور ہوتی ہے اور جمعرات کے روز کٹوانے سے روزی فراخ ہوتی ہے''۔

❁ جناب صادق آل محمدؑ ارشاد فرماتے ہیں:
''جو شخص جمعہ کے دن ناخن کٹواتا رہے گا اُس کی انگلیوں میں کبھی تکلیف نہ ہوگی''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:
''جو شخص ہر جمعرات کو ناخن کٹوایا کرے اس کی اولاد کی آنکھیں نہ دکھیں گی اور کسی کو یہ منظور ہو کہ جمعرات و جمعہ دونوں دن کے فائدے حاصل کرے تو جمعرات کے روز سب کٹوائے اور جمعہ کے لیے ایک رہنے دے یا یوں کرے کہ جمعرات کے دن سب ناخن کٹوا دے اور ناخن کاٹتے وقت یہ دعا پڑھے:

بِسمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی سُنَّةِ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر بھروسہ سے اور محمد وآل محمدؑ کے راستہ پر قائم ہو جاؤں۔

۱۰- بال، ناخن اور جو چیزیں لائق دفن ہیں ان کا دفن کرنا

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آیہ:

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا

یعنی کیا ہم نے زمین کو زندہ مردہ کر کے مجتمع و پنہاں ہونے کا مقام نہیں بتایا؟

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے:
''حضرت رسولؐ خدا نے ہمیں چار چیزوں کے مٹی میں چھپانے کا حکم دیا ہے: بال، دانت، ناخن اور خون۔

۱۱- سر اور داڑھی کے بالوں میں کنگھا کرنے کی فضیلت

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:
''عمدہ لباس پہننے سے دشمن کی ذلت ہوتی ہے اور بدن پر تیل ملنے سے پریشانی دور ہوتی ہے اور سر میں کنگھا کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''سر اور داڑھی میں کنگھا کرنے سے بخار جاتا رہتا ہے، روزی فراخ ہوتی ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:
''سر میں کنگھا کرنے سے بیس قسم کی بیماریاں اور بہت سے درد دُور ہوتے ہیں''۔

❁ حدیث میں ہے کہ کنگھی کرنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ بال خوبصورت ہوتے ہیں۔ حاجت پوری ہوتی ہے پشت مضبوط ہوتی ہے اور بلغم رفع ہو جاتا ہے۔

❁ ایک اور حدیث میں ہے کہ رخساروں پر کنگھا کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں اور داڑھی میں نیچے کی طرف کنگھا کرنے سے طاعون دُور ہوتا ہے اور زلفوں میں کنگھا کرنے سے شیطانی وسوسہ دُور ہوتا ہے اور بلغم رفع ہوتا ہے۔

۱۲- کنگھا کرنے کے آداب و اوقات

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی جائے نماز میں ایک کنگھا رہتا تھا۔ جب نماز سے فارغ ہوتے اُس کنگھے کو کرتے تھے۔

۞ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے:

''آیہ کریمہ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ یعنی نماز سے پہلے اپنی زینت کرو' میں زینت سے یہ مراد ہے کہ ہر نماز سے پہلے کنگھا کرو''۔

حدیث میں ہے کہ ہر نماز سے پہلے خواہ وہ واجب ہو یا سنت' کنگھا کرنا چاہیے۔ جس وقت تم سر اور داڑھی میں کنگھا کر چکو تو اُسے سینے پر پھیر لو کہ اس سے غم اور بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔

۞ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص گن کر ستر مرتبہ اپنی داڑھی میں کنگھا کرے اس کے پاس چالیس دن تک شیطان نہیں آتا''۔

۞ ایک اور حدیث میں ہے کہ ''حمام میں کنگھا مت کرو کہ اُس سے بال کمزور ہو جاتے ہیں''۔

۞ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے: ''جو شخص سات مرتبہ سر اور داڑھی اور سینے پر کنگھا کرے کوئی درد اس کو لاحق نہیں ہوگا''۔

۞ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

''کھڑے ہو کر کنگھا مت کرو کہ دل کمزور ہوتا ہے اور بیٹھ کر کنگھا کرنے سے دل قوی ہوتا ہے''۔

۞ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی سے کنگھے کو بھگوتے جاتے تھے اور کرتے جاتے تھے۔

۞ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص کھڑے ہو کر کنگھا کرے گا قرض میں مبتلا ہوگا''۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ریش مبارک میں نیچے سے اُوپر کی طرف چالیس مرتبہ کنگھا کرتے تھے اور اوپر سے نیچے کی طرف سات مرتبہ اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس طرح سے کرنے میں روزی بڑھتی ہے اور بلغم دُور ہوتا ہے۔

چھٹا باب

خوشبو' پھول سونگھنے اور تیل ملنے کے آداب

۱- روئے زمین پر خوشبو پیدا ہونے کے اسباب

۞ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب آدم و حوا علیہم السلام زمین پر آئے تو حضرت آدم کوہِ صفا پر اُترے اور حضرت حوا کوہِ مروہ پر اور چونکہ حضرت حوا نے بہشت کی خوشبو لگا کر اپنے بالوں میں وہاں کنگھی کی تھی اور گوندھ لیے تھے اب زمین پر اُتر کر یہ خیال آیا کہ جب میرا خدا مجھ سے ناراض ہے تو ان بالوں کے گندھے رہنے سے کیا فائدہ؟ اس وجہ سے اپنی چوٹی کھول ڈالی۔ اس وقت جو خوشبو اُن کے بالوں سے نکلی تھی اُسے ہوا مشرق و مغرب میں اڑا لے گئی اور اس میں سے زیادہ حصہ سرزمین ہند میں پہنچا۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں خوشبوئیں زیادہ پیدا ہوتی ہیں۔

۞ دوسری حدیث میں امام علیہ السلام ہی سے منقول ہے:

''جب حضرت آدم علیہ السلام نے اس میں سے کچھ کھا لیا جس کی ممانعت کی گئی تھی تو بہشت کا لباس اور زیور سب گر گیا۔ اس وقت بہشت کے پتوں میں سے اپنا جسم مبارک ڈھانپا۔ جب زمین پر اترے تو جنوبی ہوا اُس پتے کی خوشبو اُڑا کر ہندوستان میں لے گئی اور وہاں بہت قسم کی گھاس اور بعض درختوں میں خوشبو پیدا کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں کئی قسم کی گھاس خوشبودار ہوتی ہے اور پہلا جانور جس نے وہ بہشتی پتہ کھایا خواہ خوشبودار گھاس میں سے کچھ کھایا وہ مشک والا ہرن تھا۔ اُس پتے یا گھاس کا کھانا تھا کہ خوشبو اُس کے رگ و پے میں دوڑ گئی اور اس کی ناف

میں جمع ہو گئی جس سے مشک ہر وقت تیار ہو کر ہم تک پہنچتا ہے۔

۲- خوشبو کی فضیلت اور اُس کے آداب

❁ حدیث میں ہے کہ عطر لگانا اور خوشبو سونگھنا پیغمبروں کے اخلاق پاکیزہ میں داخل ہے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خوشبو دل کو قوت دیتی ہے اور قوت مردی میں اضافہ ہوتا ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے:

''مرد کو خوشبو ہرگز نہیں چھوڑنی چاہیے۔ بہتر تو یہ ہے کہ ہر روز لگائے اگر اس پر قدرت نہ ہو تو کبھی کبھار لگا لیا کرے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو جمعہ کے دن تو ضرور لگائے۔ یہ ناغہ نہ ہو۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام سے منقول ہے:

''مونچھوں پر خوشبو لگانا پیغمبروں کی عادات سے ہے اور اعمال لکھنے والے فرشتوں کو مرغوب ہے کیونکہ فرشتے خوشبو پسند کرتے ہیں''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے:

''جو شخص صبح کو خوشبو لگائے رات تک اس کی عقل میں فتور آنے کا کوئی خدشہ نہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص خوشبو لگا کر نماز پڑھے اُس کی نماز بغیر خوشبو والے کی ستر نمازوں سے بہتر ہے''۔

❁ ایک اور حدیث میں ہے کہ ہر بالغ و عاقل پر لازم ہے کہ جمعہ کے دن لبیں اور ناخن کٹوائے اور کچھ نہ کچھ خوشبو لگائے۔

❁ حضرت رسولؐ خدا کا یہ دستور تھا کہ اگر جمعہ کے دن آنحضرتؐ کی جیب میں خوشبو نہ ہوتی تھی تو اُمہات المومنین میں سے کسی کا رومال منگوا لیتے تھے جس میں خوشبو لگی ہوتی تھی اور اس کو تر کر کے روئے اقدس پر مل لیتے تھے۔

❁ حضرت امام جعفر صادقؑ جس جگہ سجدہ کرتے تھے وہ جگہ معطر ہو جایا کرتی

تھی اور اُسی خوشبو کی وجہ سے لوگ امامؑ کے سجدے کی جگہ کو پہچان لیا کرتے تھے۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جبرائیل نے مجھ سے کہا کہ ہفتہ میں ایک دن خوشبو لگایا کرو اور جمعہ کے دن (خوشبو لگانا) کسی طرح ترک نہ کیا کریں''۔

❁ ایک روز عثمان ابن مظعون نے حاضر ہو کر آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا:

''میں چاہتا ہوں کہ خوشبو اور بعض دوسری لذت کی چیزوں کو ترک کر دوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: ''خوشبو ترک نہ کرنا کیونکہ فرشتے مومن کی خوشبو سونگھتے ہیں اور جمعہ کے دن تو کسی طرح بھی ترک نہ کرنا۔ یہ بھی فرمایا کہ خوشبو میں جو رقم صرف ہوتی وہ داخل اسراف نہیں ہے''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے:

''چار چیزیں رنج و غم کو ختم کرنے والی اور دل کو خوش کرنے والی ہوتی ہیں:

۱- خوشبو سونگھنا ۲- شہد کھانا ۳- سوار ہونا ۴- سبزہ دیکھنا

❁ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:

''مسلمان عورت کے لیے ضروری ہے کہ اپنے شوہر کی خاطر اپنے آپ کو ہمیشہ معطر رکھے''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے:

''حضرت رسولؐ خدا کی یہ تین خصوصیتیں ایسی تھیں جو دوسرے کو حاصل نہ تھیں۔ اوّل تو جسم مبارک کا سایہ نہ تھا۔ دوسرے جس راستے سے ہو کر نکل جاتے تھے وہ دو تین دن تک وہ راستہ ایسا معطر رہتا تھا کہ ہر آنے جانے والا پہچان لیتا کہ حضرت ادھر سے گزرے ہیں۔ تیسرے جس پتھر اور درخت کے پاس سے ہو کر نکلے وہی آنحضرت کو سجدہ کرتا تھا''۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلے وہ جب تک گھر نہ پلٹ آئے فرشتے اس پر مسلسل لعنت کرتے رہتے ہیں"۔

۳- خوشبو کو واپس نہیں کرنا چاہیے

❁ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا:

"کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اگر لوگ کسی شخص کے لیے خوشبو لائیں اور وہ اُسے قبول نہ کرے بلکہ واپس کر دے؟ فرمایا کہ کرامت خدا کا واپس کرنا کسی کے لیے مناسب نہیں ہے"۔

❁ ایک اور جگہ پر فرمایا:

"لوگ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام کے لیے خوشبو دار تیل لائے۔ حضرتؑ نے لے لیا اور اپنے جسم مبارک پر مل لیا حالانکہ اُس روز پہلے بھی مل چکے تھے اور ملنے کے بعد فرمایا کہ "ہم خوشبو کو کسی وقت واپس نہیں لوٹاتے"۔

❁ ایک اور حدیث میں ہے:

"آنحضرتؐ خوشبو اور شیرینی کو جو آپؐ کے لئے لائی جاتی تھی کبھی واپس نہیں کرتے تھے"۔

❁ حسن ابن جوین سے منقول ہے:

"میں ایک دن حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ حضرت میرے لیے ایک برتن لائے جس میں مُشک تھا اور فرمایا کہ اس میں سے کچھ لے کر مل لے۔ میں نے تھوڑا سا لے کر مل لیا۔ پھر فرمایا اور لے اور اپنی گردن اور گریبان پر لگا لے۔ میں نے اس حکم کی بھی تعمیل کی اور تھوڑا سا مشک باقی رہ گیا تھا۔ فرمایا کہ اسے بھی لے کر وہیں لگا لے۔ میں نے پھر تعمیل کی۔ اس کے بعد فرمایا کہ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ سوائے کسی احمق کے اس کرامت کو کوئی ٹھکرا نہیں سکتا۔ میں نے عرض کیا کہ کرامت کون کون سی چیز ہے؟ فرمایا ہر ایک خوشبو اور گدا یا تکیہ جو بیٹھنے کے لیے یا سہارا لینے کے لیے لگا کر تواضع کریں اور ان کی مانند اور چیزیں"۔

۴- مشک وعنبر و زعفران کی فضیلت

❁ حدیث میں ہے:

"حضرت امام سجاد علیہ السلام کی جائے نماز میں مشک کی ایک شیشی رہتی تھی جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو تھوڑا سا مشک اس میں سے لگا لیا کرتے تھے"۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنا مُشک لگاتے تھے کہ حضرت کی پیشانی مبارک پر مشک کا رنگ نمایاں ہوتا تھا۔

❁ منقول ہے کہ "حضور پاکؐ کے پاس ایک مشک دانی رہتی تھی جس وقت آپ وضو فرماتے تھے گیلے ہاتھ سے اس میں سے مشک نکال کر لگاتے تھے اور جب باہر تشریف لاتے تھے تو لوگ اس کی خوشبو سے سمجھ لیا کرتے تھے کہ حضورؐ تشریف لائے ہیں"۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس ایک چھوٹا سا بکس تھا اس کے کئی خانے تھے اور ہر خانہ میں ایک خوشبو تھی۔ از انجملہ ایک خانے میں مُشک بھی تھا۔ حضرت رسول خداؐ اپنے جسم مبارک کو مشک وغیرہ سے معطر کیا کرتے تھے۔

❁ حضرت امام رضاؑ علیہ السلام سے منقول ہے:

"لوگ امامؑ کے لیے روغن تیار کیا کرتے تھے، جس میں مشک، وعنبر ملا ہوتا تھا اور ایک کاغذ پر آیۃ الکرسی و سورہ فلق، سورہ الناس اور آیات حفظ میں سے چند آیتیں لکھ کر ایک شیشی میں وہ روغن اور یہ آیتیں رکھ دیتے تھے اور حضرتؑ ہمیشہ اس روغن میں سے جسم مبارک پر ملا کرتے تھے"۔

❁ روایت میں ہے:

"حضرت امام رضاؑ کے لیے جو روغن تیار کیا گیا اس پر سات سو درہم خرچ ہوئے جس پر خلیفہ مامون کے وزیر فضل بن سہل نے سخت اعتراض کیا کہ یہ تو فضول خرچی ہے۔ حضرتؑ نے اس کے جواب میں لکھا کہ تجھے معلوم نہیں کہ یوسف علیہ

السلام پیغمبر تھے مگر وہ انتہائی قیمتی ترین ریشمی لباس پہنتے تھے اور مغربی طلائی کرسیوں پر بیٹھتے تھے پھر بھی ان کی نبوت کی عظمت پر فرق نہ آیا اس کے بعد حضرت نے دوسرا آرڈر دے کر چار ہزار درہم کا مُشک و زعفران سے بنا ہوا تیل تیار کروایا''۔

۵- بدن پر روغن ملنے کے فضیلت

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''روغن ملنے سے چہرے پر خوب صورتی آ جاتی ہے' دماغ قوت پاتا ہے اور عقل مندی میں اضافہ ہوتا ہے' مسام کھل جاتا ہے' جلد کی سختی اور بے رونقی جاتی رہتی ہے اور چہرہ نورانی ہو جاتا ہے''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''رات کے وقت روغن ملنے سے روغن بدن کے رگ و پے میں سرایت کر جاتا ہے اور چہرے کو خوب صورت و بارونق بنا دیتا ہے''۔

❁ ایک روایت میں ہے کہ مہینے میں ایک مرتبہ ملو اور دوسری روایت میں ہے:

''ہفتے میں ایک یا دو مرتبہ ملنا چاہیے مگر عورتیں روزانہ بھی لگا سکتی ہیں''۔

۶- روغن بنفشہ و روغن بادام کے فوائد

❁ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

''روغن بنفشہ تمہارے لیے تمام روغنوں کا سردار اور سب سے بہتر ہے اسے بہت زیادہ استعمال کرو کہ یہ سر اور آنکھ کے درد کے لیے بے حد مفید ہے''۔

❁ ایک شخص گھوڑے سے گر پڑا حضرت امام صادقؑ نے فرمایا:

''اس کی ناک میں روغن بنفشہ و بادام ڈالو'۔ حکم کی تعمیل کرتے ہی اُسے آرام آ گیا' اس کے بعد حضرتؑ نے فرمایا ''اے عقبہ روغن بنفشہ جاڑے میں گرم اور گرمی میں ٹھنڈا اور ہمارے ماننے والوں کے لیے فائدہ مند ہے''۔

❁ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

''روغن بنفشہ ناک میں ٹپکاؤ کیونکہ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگوں کو اس روغن کے فائدے معلوم ہوتے تو اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ اسے بہت لگاتے''۔

❁ ایک اور روایت میں ہے:

''بخار کی حدت روغن بنفشہ سے دور کرو نیز یہ بھی فرمایا کہ روغن بنفشہ سے سر جاتا رہتا ہے اور دماغ تر و تازہ ہو جاتا ہے''۔

۷- روغن بکائن اور چنبیلی کے تیل کے فائدے

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''بکائن کا تیل بہت ہی اچھا ہے''۔

امام علیہ السلام سے ایک شخص نے ہاتھ پاؤں پھٹنے کی شکایت کی۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا ''تھوڑی روئی بکائن کے تیل میں بھگو کر اپنی ناک میں رکھ لے یا یوں ہی بکائن کا تیل ناف میں ٹپکا لے۔ اس نے ایک مرتبہ ہی ایسا کیا تھا کہ ہاتھ اور پاؤں ٹھیک ہو گئے''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بکائن کا تیل اپنے جسم کے کسی حصے پر مل کر سوئے گا قدرت خدا سے ...لان اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا''۔

❁ حضرت امام علی امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں:

''بکائن کا تیل اپنے جسم پر ملا کرو کہ یہ پیغمبروں کے استعمال کی چیز ہے اور ہر ... سے بچاتا ہے''۔

❁ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا:

''بدن کے لیے چنبیلی کے تیل سے بہتر کوئی تیل نہیں ہے''۔

❁ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں:

''چنبیلی کے تیل کے فائدے بہت ہیں اور وہ ستر بیماریوں کو دفع کرتا ہے''۔

۸- دیگر تیلوں کے فائدے

❁ حضرت رسول اکرمؐ نے حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام سے فرمایا:

''یا علیؑ! روغن زیتون کو کھاؤ اور بدن پر ملو کیونکہ جو شخص اسے کھائے گا یا بدن پر ملے گا چالیس روز تک شیطان اس کے پاس نہیں آئے گا''۔

۹- بخور کی فضیلت' اس کی اقسام اور آداب

بخور (بخارات) سے مراد وہ دھواں ہے جو خوشبو پیدا کرنے والی چیز کو جلانے سے پیدا ہوتا ہے جیسے اگربتی اور لوبان جلانے سے دھواں اٹھتا ہے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جس وقت کسی شخص سے ممکن ہو دھونی کے ذریعہ سے اپنے کپڑوں کو خوشبو دار کرے''۔

جو لوگ حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں جاتے تھے ان کو بخور کی زیادہ خوشبو آیا کرتی تھی۔

❁ مرازم نے روایت کی ہے:

''میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ حمام میں گیا جب فارغ ہو کر کپڑے زیب تن کیے تو حضرتؑ نے آپ لوبان طلب فرمایا اور اپنے جسم مبارک کو اس سے معطر کیا۔ اس کے بعد حکم دیا کہ مرازم کو بھی اس سے خوشبو پہنچاؤ''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ازواج اپنے کپڑوں کو خوشبو دار کرنا چاہتی تھیں تو پہلے چھواروں کی گٹھلی اور پھر اس کا چھلکا آگ میں ڈال دیتی تھیں اور جب وہ ذرا ذرا سلگنے لگتی تھیں تو اوپر سے اور خوشبو ڈال دیتی تھیں پھر کپڑوں کو خوشبو پہنچاتیں اور کہتی تھیں کہ ''اس سے خوشبو اور زیادہ ہو جاتی ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خالص لوبان کی خوشبو بدن میں چالیس دن تک رہتی ہے اور جس لوبان میں

اور چیزیں ملی ہوں اس کی خوشبو بیس دن رہتی ہے''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام خالص لوبان کی دھونی لیا کرتے تھے اور اس کے بعد گلاب و مشک اپنے جسم مبارک پر ملتے تھے۔

❁ حضرت رسول خداؐ کا ارشاد گرامی ہے:

''لوبان کی دھونی لینی چاہیے کہ اس میں آٹھ قسم کی شفاء ہے''۔

۱۰- گلاب کے پھول عرق گلاب اور دیگر پھولوں کی فضیلت

❁ حضرت رسولؐ خدا ارشاد فرماتے ہیں:

''گلاب سے چہرہ دھویا جائے تو چہرے کی رونق زیادہ ہو جاتی ہے اور پریشانی دور ہو جاتی ہے''۔

جو شخص صبح کو گلاب منہ پر مل لے تمام دن بدحالی و پریشانی سے محفوظ رہے گا بہتر ہے کہ جس وقت گلاب منہ پر ملے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجے۔

❁ رسالتمآب حضرت محمد مصطفیٰؐ ارشاد فرماتے ہیں:

''جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میرے پسینے کے چند قطرے زمین پر ٹپکے ان سے سرخ رنگ کا پھول پیدا ہوا پھر وہ پھول سمندر میں جا پڑا مچھلی نے چاہا کہ وہ اسے اڑا لے اور غوص (ایک آبی جانور ہے جس کا سر چوڑا اور دم پتلی اور لمبی ہوتی ہے) نے یہ چاہا کہ وہ اٹھا لے چونکہ دونوں میں جھگڑا تھا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرنے کے لیے ایک فرشتے کو بھیجا اس فرشتے نے آدھا پھول مچھلی کو دے دیا اور آدھا غوص کو۔ یہی وجہ ہے کہ ہر پھول کی جڑ میں جو پانچ سبز پتیاں ہوتی ہیں ان میں دو تو مچھلی کی دم کی شکل کی ہوتی ہیں جن میں ہر طرف پر لگے ہوتے ہیں اور دو غوص کی دم کی شکل کی جس کی دم باریک ہوتی ہے اور اس کے کسی طرف پر نہیں ہوتے اور ایک ایسی پتی ہوتی ہے کہ اس کے ایک طرف پر ہوتا ہے اور دوسری طرف کچھ نہیں یعنی آدھی مچھلی کی دم کی شکل ہوتی ہے اور آدھی غوص کی دم کی طرح''

جب حضور اکرمؐ کو معراج پر لے گئے تو زمین کو حضرتؐ کے جانے کا رنج ہوا اور جب واپس آئے تو زمین کو خوشی ہوئی اور گلاب پیدا ہوا لہٰذا جس نے پیغمبر اکرمؐ کی خوشبو سونگھنی ہو وہ سرخ گلاب کو سونگھ لے۔

نرگس کا سونگھنا اور اس کا ملنا بہت ہی اچھا ہے۔ جب کفار نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور وہ آگ ان پر سرد ہوگئی اور وہ صحیح سلامت رہے تو خدا نے ان کے لیے نرگس پیدا کی۔ اسی دن سے نرگس دنیا میں آئی۔

۱۱- پھول سونگھنے کے آداب

❁ حضرت رسول خداؐ ارشاد فرماتے ہیں:

''جس وقت تمھیں پھول دیا جائے تو اسے سونگھو اور آنکھوں سے لگاؤ کہ وہ بہشت سے آیا ہے''۔

❁ مالک جوینی سے منقول ہے:

''میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو ایک پھول دیا انھوں نے اس کو سونگھا اور آنکھوں سے لگایا پھر فرمایا کہ جو شخص پھول کو سونگھے اور آنکھوں سے لگائے اور درود شریف پڑھے ابھی وہ پھول زمین پر نہ رکھے گا کہ اس کے گناہ بخشے جائیں گے''۔

ساتواں باب

حمام جانے اور بدن کے دھونے اور بعض غسلوں کے آداب

۱- حمام کی فضیلت

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:

''حمام بہت اچھی جگہ ہے جہنم کو یاد دلانے والا اور میل کچیل کو صاف کرنے والا ہے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہفتہ میں ایک دن حمام میں جانے سے جسم صحت مند ہوتا ہے اور روز روز جانے سے گردوں کی چربی پگھل جاتی ہے اور بدن دبلا ہوتا ہے''۔

❁ حدیث میں ہے کہ

''جس شخص کو موٹا ہونے کی خواہش ہو وہ ہفتہ میں ایک روز حمام جایا کرے اور جس کو دبلا ہونا منظور ہو وہ روز روز جایا کرے''۔

۲- حمام میں آنے جانے کے آداب

❁ حضرت صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں:

''جو شخص کپڑا باندھ کر حمام میں جائے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کرتا ہے''۔

''جو شخص حمام میں جائے اور دوسروں کی برہنگی نہ دیکھے اللہ تعالیٰ اسے آتش

جہنم سے آزاد فرمائے گا"۔

حضرت رسول خداؐ نے زیر آسمان ننگے نہانے سے اور نہروں اور ندیوں میں ننگے داخل ہونے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ "نہروں میں پانی کے فرشتے ہوتے ہیں اسی طرح حمام میں ننگے جانے کی ممانعت فرمائی ہے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حمام میں کچھ کھائے بغیر نہ جاؤ کیونکہ اگر کوئی چیز معدے میں ہوئی تو بدن کی قوت زیادہ کرے گی اور معدے کی حرارت کم کرے گی مگر جب معدہ بالکل بھرا ہو تو اس وقت حمام میں نہ جاؤ"۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب حمام سے نکل آنے کے بعد کوئی برادر مومن تم سے یہ کہے: طَابَ حَمَّامُکَ وَحَمِیمُکَ خدا کرے تمہارا حمام اور پسینہ لینا مبارک ہو تو تم اس کے جواب میں کہو اَنعَمَ اللّٰہُ بَالَکَ خدا تمہارے دل کو بھی تر و تازہ رکھے"۔

❁ ایک اور روایت میں ہے:

"جو شخص حمام سے نکلے لوگوں کو اسے یوں مبارکباد دینی چاہیے اَنقَی اللّٰہُ غُسلَکَ خدا تمہارے غسل کو باطنی پاکیزگی قرار دے اور اسے جواب میں یوں کہنا چاہیے کہ طَهَّرَکُمُ اللّٰہُ خدا تم کو بھی گناہوں سے پاک و پاکیزہ کرے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب حمام سے نکلو تو عمامہ سر پر باندھ لو اس سے دردِ سر کو امان ملتی ہے"۔

جب کوئی شخص حمام میں جائے اور اس کی حرارت بڑھ جائے تو وہ اپنے سر پر ٹھنڈا پانی ڈالے تاکہ حرارت زائل ہو جائے گی۔

۳- حمام جائیں مگر

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حمام میں چت نہ لیٹو کہ اس سے گردے کی چربی پگھل جاتی ہے اور ٹھیکرا اور

اینٹ اپنے پاؤں پر نہ رگڑو کہ اس سے بال خورہ اور جزام ہوتا ہے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مرد اپنے بیٹے کے ساتھ حمام میں نہ جائے مبادہ وہ اس کو برہنہ دیکھے یہ بھی فرمایا کہ ماں باپ کے لیے اپنی اولاد کو اور اپنے ماں باپ کو برہنہ دیکھنا بھی جائز نہیں ہے۔ نیز پیغمبر اسلامؐ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو حمام میں کسی کی برہنگی پر نظر ڈالے اور اس پر بھی لعنت کی ہے جو کپڑا باندھے بغیر حمام میں جائے اور لوگ اس کی برہنگی دیکھیں"۔

❁ ایک اور حدیث میں ہے:

"حمام میں کروٹ سے نہ لیٹو کہ اس سے بھی گردے کی چربی پگھل جاتی ہے اور آدمی دبلا ہو جاتا ہے اور حمام میں کنگھا نہ کرو کہ اس سے بال کمزور ہو جاتے ہیں اور مٹی سے سر نہ دھوئیں کہ اس سے عزت جاتی ہے"۔

❁ ملا محمد تقی علیہ الرحمہ نے ترجمہ فقہ میں کہا ہے:

"ٹھیکرے بدن اور پاؤں پر نہ ملو کہ اس سے جزام پیدا ہو جاتا ہے اور غسل والا کپڑا منہ پر نہ ملو کہ اس سے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے"۔

❁ حضرت امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"حمام میں پیشاب کرنے سے افلاس و پریشانی ہوتی ہے"۔

❁ ایک اور روایت میں آیا ہے:

"حمام میں سلام نہ کرو اور یہ اسی صورت میں ہوگا کہ جب کپڑا باندھے ہوئے نہ ہوں لیکن جب کوئی کپڑا باندھے ہوئے ہو تو ایک دوسرے پر سلام کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے"۔

۴- سر اور بدن دھونے اور جسم کو صاف کرنے کی فضیلت

❁ حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں:

"جسم کو معطر کرنے کے لیے پانی کافی ہے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کپڑے پہنے تو

ضروری ہے کہ پاک وصاف ہو کر پہنے"۔

❁ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

"سر دھونے سے میل بھی دور ہوتا ہے اور آنکھوں کی ہر قسم کی تکلیف بھی اور کپڑے دھونے سے غم و الم دور ہوتا ہے اور نماز کے لیے جو صفائی مطلوب ہے" حاصل ہوتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جسم انسانی کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے لہٰذا تم اپنے جسم کو پانی سے پاک کرتے رہا کرو اور اپنے بدن کی اصلاح سے کسی وقت غافل نہ رہو۔" چاہیے کہ خدا اس گندے بندے کو سخت ناپسند کرتا ہے جس کے ساتھ بیٹھنے سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے یہ بھی فرمایا کہ پانی کو اپنی خوشبو سمجھو"۔

۵- بیری کے پتوں اور خطمی سے سر دھونے کی فضیلت

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ناخن کاٹنے اور سر کو خطمی سے دھونے سے مفلسی اور غربت دور ہوتی ہے اور روزی بڑھتی ہے"۔

❁ حدیث میں ہے:

"خطمی سے سر دھونے سے دل خوش ہوتا ہے اور صفرا کم ہوتا ہے اور غم دور ہوتا ہے"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بیری کے پتوں سے سر دھونے سے روزی بڑھتی ہے"۔

❁ صادق آل محمدؑ کا فرمان ہے:

"خطمی سے سر دھونا درد سر کے لیے امان ہے اور پریشانی رفع کر دیتا ہے اور جوئیں جاتی رہتی ہیں"۔

❁ حضرت رسول خداؐ اپنا سر مبارک بیری کے پتوں سے دھویا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے:

"تم بھی اپنا سر بیری کی پتیوں سے دھوؤ کیونکہ مقرب فرشتہ اور کوئی اولوالعزم

پیغمبر ایسا نہیں ہوا کہ جس نے خوبی اور صفائی کے ساتھ بیری کی پتیوں کا ذکر نہ کیا ہو اور ان سے سر نہ دھویا ہو اللہ تعالیٰ اس سے ستر دن کے لیے وسوسہ شیطانی کو دور کر دیتا ہے اور جس سے ستر دن کے لیے وسوسہ شیطانی دور ہوا وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا نہ ہوگا اور وہ بہشت میں داخل ہوگا"۔

۶- بغل کے بال منڈوانا

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

"بغل کے بال نہ بڑھاؤ کہ وہ شیطان کی کمین گاہ ہے"۔

❁ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

"بغل کے بال دور کرنے سے بغل کی گندگی جاتی رہتی ہے صفائی ہو جاتی ہے اور حضور پاک کے حکم کی تعمیل ہو جاتی ہے"۔

۷- غسل جمعہ اور تمام غسلوں کے آداب

❁ ہمارے فقہائے کرام فرماتے ہیں:

"واجب غسل چھ ہیں:

(۱) غسل جنابت (۲) غسل ماہواری (۳) غسل استحاضہ (۴) غسل نفاس (۵) غسل مس میت (۶) غسل میت"

سنتی غسل تعداد میں باسٹھ ہیں ان میں غسل جمعہ سب سے اہم ہے اس کو بعض علماء واجب جانتے ہیں بہتر یہ ہے کہ حتی الامکان غسل جمعہ کو ترک نہ کیا جائے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"غسل جمعہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہوں کا کفارہ اور ظاہر و باطن کا پاک کرنے والا ہے"۔

غسل جمعہ کا وقت صبح صادق سے لے کر ابتدائے زوال تک ہے لیکن جتنا نماز جمعہ کے قریب ہو اتنا ہی بہتر ہے۔

ماہ رمضان کی طاق راتوں میں غسل سنت ہے خاص طور پر پہلی' پندرھویں او سترھویں۔ سترھویں شب وہ شب ہے کہ مومنین اور کافرین بدر میں جمع ہوئے ہیں او سترھواں روزہ وہ دن ہے جس میں اسلام کی بڑی سے بڑی فتح ہے۔

انیس رمضان کی رات وہ رات ہے جس میں سال بھر کے واقعات درج کیے جاتے ہیں۔ اکیس رمضان کی رات یہ وہ رات ہے جس میں انبیاء کے وصیوں نے شہادت پائی' اور حضرت عیسیٰؑ آسمان پر تشریف لے گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دنیا سے رخصت ہوئے' اور قوی احتمال ہے کہ یہ رات شب قدر ہے۔

۲۳ رمضان کی رات کے شب قدر ہونے کا بہت ہی زیادہ قوی احتمال ہے اور اکثر علماء کا قول ہے کہ اس رات میں دو غسل کرے ایک غروب آفتاب کے قریب دوسرا پچھلی رات میں ۔ بعض روایات میں ہے کہ رمضان المبارک کے پچھلے عشرے کی ہر رات کو غسل کرے۔

شب عیدالفطر' روز عیدالفطر اور روز عید الضحیٰ کے غسل سنت ہیں۔ روز عیدالفطر' عید الضحیٰ کا غسل صبح سے شام تک کسی وقت کر سکتے ہیں لیکن نماز عید سے پہلے کرنا افضل ہے۔

آٹھویں ذی الحجہ اور عرفہ کے دن قریب زوال اور رجب کی پندرھویں شب غسل کرنا سنت ہے۔

❁ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے:

''جو شخص ماہ رجب کی پہلی' پندرھویں اور آخری تاریخ غسل کرے وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا جیسے اسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور عید مبعث کا غسل کرنا بھی سنت ہے''۔

پندرھویں شعبان عید ولادت حضرت امام مہدی علیہ السلام' اٹھارھویں ذی الحجہ' عید غدیر' چوبیسویں ذی الحجہ عید مباہلہ اور ۲۵ ذیقعد کا غسل سنت ہے' بعض علماء کے نزدیک عید نوروز کا غسل بھی سنت ہے' اسی طرح حج یا عمرے کا احرام باندھنے کے لیے

غسل سنت ہے۔

حضرت رسول خداؐ اور امیر المومنین علی علیہ السلام کی زیارات کا غسل سنت ہے' خواہ وہ زیارات قریب سے کی جائے یا دور سے۔

استخارہ کے لیے غسل سنت ہے اور خاص طور پر استخارے کی خاص نمازوں کے لیے اور ان نمازوں کے لیے جو طلب حاجت کے لیے مخصوص ہیں' زیادہ تاکید ہے۔

گناہوں سے توبہ کرنے کے لیے غسل سنت ہے اور سورج گرہن کی نماز قضا پڑھنے کے لیے غسل سنت ہے۔ مگر اس صورت میں کہ یہ نماز جان بوجھ کے ترک کی ہو اور سارے سورج کو گہن لگا ہو اور بعض علماء کا قول یہ ہے کہ یہ غسل واجب ہے بہتر ہے کہ اس کو ترک نہ کیا جائے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی ہو تو سارے سورج کو گہن نہ لگا ہو تاہم قضا کرنے کی وجہ سے غسل ضروری ہے اور اگر سارے سورج کو گہن لگا ہو تو نماز ادا کرنے کے لیے بھی غسل کرے اور یہ قول قوی ہے حرم محترم اور شہر مکہ معظمہ اور خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے لیے طواف کے لیے حرم مدینہ' شہر مدینہ اور مسجد رسولؐ میں داخل ہونے کے لیے اور قربانی کے لیے علیحدہ علیحدہ غسل کرنا سنت ہے۔

نماز استقاء کے لیے غسل سنت ہے اور چھپکلی مارنے کے بعد اور اسی طرح جو شخص کسی ایسے شخص کو ارادتاً دیکھنے گیا ہو جسے پھانسی دی گئی ہو اس کے لیے اس حالت کے دیکھنے کے بعد غسل سنت ہے اور بعض کے نزدیک واجب ہے اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ اگر پھانسی کے تین دن کے بعد بھی اگر کوئی اس کو دیکھنے کے لیے جائے تو اس کے لیے غسل کرنا سنت ہے خواہ وہ حق پر مارا گیا ہو یا ناحق پر اور خواہ وہ شرعی طریقے سے مارا گیا ہو یا غیر شرعی طور پر۔

❁ بعض علماء کہتے ہیں:

''اگر کسی ضرورت کی وجہ سے جیسے

تقیہ یا زخم وغیرہ کی وجہ سے پٹی کا باندھے ہونا وغیرہ کوئی واجب غسل ناقص

طریقے سے کیا گیا مجبوری دور ہونے کے بعد اس کا اعادہ سنت ہے اسی طرح اگر دو آدمیوں کا ایک کپڑا مشترک ہو اور اس میں مادۂ نجس کا اثر پایا جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کس کا ہے تو دونوں کے لیے غسل کرنا سنت ہے''۔

❁ بعض علماء کا قول ہے:

''میت کو کفن دینے والے کے لیے غسل کرنا سنت ہے' اسی طرح جو شخص میت کو غسل کے بعد چھو لے اس کو بھی غسل کرنا سنت ہے''۔

❁ بعض علماء کہتے ہیں:

''جو شخص پاکیزگی کا غسل کرنے سے پہلے مر جائے تو اس کو غسل میت سے پہلے یا غسل میت کے بعد غسل پاکیزگی دینا سنت ہے۔

چونکہ اس مختصر سی کتاب میں فقہی مسائل کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے' اس لیے محترم قارئین سے گذارش ہے کہ وہ مسائل کی تفصیل کو جاننے کے لیے فقہی کتب کی طرف رجوع فرمائیں۔

اٹھواں باب

سونے' جاگنے' اور بیت الخلا جانے کے آداب

۱- سونے کے اوقات

صبح صادق سے طلوع آفتاب تک اور مغرب و عشاء کی نماز کے درمیان اور عصر کی نماز کے بعد سونا مکروہ ہے اور ظہر کی نماز سے پہلے گرمی کے موسم میں اور ظہر و عصر کے درمیان قیلولہ سنت ہے۔

❁ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ابوحمزہ ثمالی سے فرمایا:

''طلوع آفتاب سے پہلے مت سویا کرو۔ اس وقت کا سونا میں تمہارے لیے کبھی پسند نہیں کرتا' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس وقت بندوں کی روزی تقسیم فرماتا ہے اور جو اس وقت سوتا رہتا ہے وہ روزی سے محروم رہتا ہے''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''زمین تین چیزوں کی وجہ سے خدا کی بارگاہ میں نالہ و فریاد کرتی ہے (۱) جب ناجائز خون اس پر گرایا جائے (۲) اس غسل کے پانی سے جو بدکاری کے بعد کیا جائے (۳) اس شخص کے سونے سے جو طلوع آفتاب سے پہلے سوئے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''صبح کا سونا منحوس ہے' روزی کم ہوتی ہے' رنگ زرد پڑ جاتا ہے' چہرہ بد صورت اور بگڑ جاتا ہے یہ سونا اسی وجہ سے منحوس ہے کہ اللہ تعالیٰ صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان روزی تقسیم فرماتا ہے۔ خبردار اس وقت میں کبھی نہ سونا یہ بھی فرمایا کہ بنی اسرائیل کے لیے بھنے ہوئے مرغ اور لذیز تر کھانے اسی وقت نازل ہوا کرتے

تھے اور جو اس وقت سوتا تھا اس کو اس کا حصہ نہ ملتا تھا''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص صبح صادق سے طلوع آفتاب تک اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے اللہ تعالیٰ اس کو آتش جہنم سے بچائے گا''۔

❁ حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''دن کے پہلے حصے میں سونا بیوقوفی ہے اور درمیان میں سونا یعنی دوپہر کا قیلولہ نعمت ہے اور عصر کے بعد سونا حماقت ہے اور مغرب و عشاء کے درمیان روزی سے محروم کرتا ہے''۔

❁ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے:

''طلوع آفتاب سے پہلے اور نماز عشاء سے پہلے سونے سے افلاس بڑھتا ہے''۔

❁ ایک شخص نے حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ پہلے میرا حافظہ بہت اچھا تھا مگر اب نسیان زیادہ ہو گیا ہے' فرمایا آیا تو قیلولہ کیا کرتا تھا جسے اب تو چھوڑ دیا ہے؟ عرض کی جی ہاں اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' فرمایا کہ پھر قیلولہ شروع کر دے اس نے حسب ہدایت عمل کیا اور اس کا حافظہ لوٹ آیا۔

❁ حدیث میں ہے:

''تم قیلولہ کرو کیونکہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا ہے اور قیلولہ رات کے جاگنے اور عبادت کرنے میں بڑی مدد دیتا ہے''۔

۲-سونے سے پہلے وضو کرنا

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص وضو کر کے لیٹے اس کا بچھونا مسجد کا حکم رکھتا ہے اور اگر بستر پر لیٹے کے بعد یاد آئے کہ وضو نہیں ہے تو وہیں پر تیمم کر لے کیونکہ وضو یا تیمم کے ساتھ ذکر خدا کرتے کرتے سو جائے تو اس کا سونا نماز پڑھنے کے برابر سمجھا جائے گا''۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''مسلمان کے لیے ناپاک حالت میں سونا مناسب نہیں ہے اور نہ بے وضو سونا غسل اور وضو کے لیے پانی میسر نہ ہو تو پاک مٹی پر تیمم کر لے کیونکہ سوتے میں مومن کی روح کو آسمان پر لے جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے درجہ قبولیت حاصل ہوتا ہے اور اس پر رحمت و برکت نازل ہوتی ہے اب اگر اس کی اجل آ گئی ہے تو وہیں اسے جوار رحمت میں جگہ مل جاتی ہے' ورنہ اپنے فرشتوں کے ذریعے اُسے اس مومن کے جسم کی طرف پھر واپس بھیج دیتا ہے''۔

❁ ایک دن حضرت رسول خداؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

''تم میں سے ایسا کون ہے جو سال بھر مسلسل روزے رکھتا ہو'' حضرت سلمان فارسیؓ نے عرض کی ''یا حضرتؐ میں ہوں'' پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ''تم میں سے ایسا کون ہے جو رات بھر جاگتا اور عبادت کرتا ہے؟'' پھر سلمان فارسیؓ نے عرض کی کہ ''یا رسول اللہؐ میں ہوں'' اس کے بعد آنحضرتؐ نے تمام صحابیوں سے مخاطب ہو کر تیسرا سوال کیا ''تم میں سے ایسے کون ہے جو روزانہ قرآن ختم کرتا ہے سب خاموش رہے مگر سلمان فارسیؓ نے عرض کیا ''رسول اللہؐ میں ختم کرتا ہوں'' یہ سن کر ایک عربی کو غصہ آیا اور اپنے دوستوں سے کہا ''یہ فارسی ہم قرشیوں پر فخر کرنا چاہتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے اکثر میں نے دیکھا ہے کہ روزے سے نہیں ہوتا اور بہت راتیں ایسی گزر گئی ہیں کہ بالکل سوتا رہتا ہے اور بہت دن ایسے گزر جاتے ہیں کہ قرآن مجید پڑھتے دکھائی نہیں دیتا'' آنحضرتؐ نے یہ سنا تو ارشاد فرمایا کہ ''سلمان فارسیؓ کی مثال لقمان کی سی ہے جسے شک ہو خود اس سے سوال کر لے وہ جواب دے دے گا'' اس عربی شخص نے فوراً سوال کیا سلمان فارسیؓ نے جواب دیا کہ ''میں ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے لہٰذا میرے تین روز تیس روزوں کے برابر ہیں اس لیے ایک مہینے سے زیادہ رکھتا ہوں کیونکہ شعبان کے سارے مہینے کے روزے رکھ کر ماہ رمضان کے روزوں سے ملا دیتا ہوں۔ رہا رات

بھر جاگنا اور عبادت کرنا تو رات کو سوتے وقت وضو کر لیتا ہوں اور حضرت رسالتمابؐ سے سن چکا ہوں کہ جو شخص رات کو باوضو سوئے گا اسے ایسا ہی ثواب ملے گا جیسے رات بھر جاگتا اور عبادت کرتا رہا ہو ختم قرآن کی بابت جو پوچھتے ہو تو روزانہ تین مرتبہ قل ھو اللّٰہ احد پڑھ لیتا ہوں اور یہ بھی میں نے اپنے آقا و مولا جناب رسولؐ خدا کو امیر المومنین علیؑ سے کہتے ہوئے سنا ہے آپؐ فرمایا کرتے ہیں: یا علیؑ آپ کی مثال میری امت میں وہی ہے جو سورہ قل ھو اللّٰہ احد کی قرآن مجید میں ہے یعنی جو شخص قل ھو اللّٰہ احد کو ایک بار پڑھتا ہے اسے ایک تہائی قرآن مجید ختم کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو دو مرتبہ پڑھتا ہے اس کو دو تہائی قرآن مجید پڑھنے کا اور جو تین مرتبہ پڑھتا ہے اسے پورے قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے اسی طرح یا علیؑ جو آپ کا زبانی دوست ہے اور دل سے بھی اور ہاتھ سے بھی آپ کی نصرت کرتا ہے اس کا ایمان پورا اور کامل ہے یا علیؑ! جس نے مجھے سچائی کے ساتھ ہدایت کے لیے بھیجا ہے میں اسی کے حق کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر اہل زمین آپ کے اسی طرح دوست ہوتے جیسے اہل آسمان ہیں تو اللہ تعالیٰ کسی کو عذاب میں مبتلا نہ کرتا سلمان فارسیؓ کے یہ جوابات سن کر وہ عربی شخص ایسے خاموش ہوا کہ پھر کچھ بھی نہ کہہ سکا"۔

۳- سونے کا مقام اور سونے سے پہلے کے آداب

❁ علماء کہتے ہیں کہ "مسجد میں سونا مکروہ ہے مگر ظاہراً احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے بارے میں ہے لیکن بعض احادیث کے مطابق وہاں بھی سونے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے"۔

حضرت رسول اکرمؐ نے تین قسم کے لوگوں پر لعنت کی ہے:

(۱) وہ جو تنہا کھانا کھائے

(۲) وہ جو تنہا سفر کرے

(۳) وہ جو مکان میں اکیلا سوئے

یہ بھی فرمایا: "جو شخص اکیلا سوتا ہے' اس کے بارے میں خدشہ ہے کہ وہ دیوانہ

نہ ہو جائے"۔

❁ جناب صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں:

"جس شخص کو مکان یا صحرا میں اکیلا سونا پڑے اس کو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اٰنِس وَحشَتِی وَاَعِنِی عَلٰی وَحدَتی لعنی بالھا وحشت

یعنی "الٰہی وحشت میں میرا مونس ہو اور تنہائی میں میری مدد کر"۔

❁ جناب پیغمبر اکرمؐ نے ایسے مکان میں سونے سے منع فرمایا:

"جس کی دیواریں نہ ہوں اور یہ بھی فرمایا کہ "جو شخص ایسے گھر میں سوئے جس کی چار دیواری نہ ہو وہ امان خداوندی سے خارج ہے"۔

❁ حضور پاکؐ کا ارشاد گرامی ہے:

"سوتے وقت ہاتھ کھانے میں بھرے ہوئے اور چکنے نہ ہوں ورنہ شیطان غالب ہو جائے گا اور یہ شخص دیوانہ بھی ہو سکتا ہے جب ایسا ہو تو خود کو ملامت کرے یہ بھی فرمایا کہ سوتے وقت اپنے بچوں کے ہاتھ منہ دھلا دیا کرو ورنہ شیطان ان کے ہاتھ منہ سونگھے گا اور وہ ڈریں گے"۔

❁ حضور عالی مرتبت جناب محمد مصطفیٰ فرماتے ہیں:

"سوتے وقت اپنا بستر جھاڑ ڈالو کہ اگر اس میں کوئی موذی جانور یا کیڑا چھپا ہوا ہو تو وہ نکل جائے گا اور تم ضرر سے بچے رہو گے"۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

"سونے سے پہلے رفع حاجت وغیرہ کے لیے بیت الخلاء میں ضرور جاؤ اور اس کے بعد سو جاؤ"۔

۴- سونے کے آداب

سنت ہے کہ داہنی کروٹ روبقبلہ ہو کر سوئے اور داہنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لے اور بائیں کروٹ سونا مکروہ ہے۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سونا چار قسم کا ہے پیغمبر سیدھے رخ ہو کر سوتے ہیں ان کی آنکھیں بند نہیں ہوتیں بلکہ وحی الٰہی کے منتظر رہتے ہیں مومنین روبقبلہ داہنی کروٹ سوتے ہیں۔ اور دنیاوی بادشاہ اور شہزادے بائیں کروٹ سوتے ہیں۔ باقی شیطان اور اس کے چیلے اوندھے سوتے ہیں''۔

❁ حدیث میں ہے:

''کوئی شخص اوندھا نہ سوئے اور جو کسی کو اوندھا سوتے دیکھے تو اس کو جگا دے اور اس کو اس طرح ہرگز سونے نہ دے اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ زندہ اٹھے گا یا نہیں اس کے علاوہ اور بہت سی حدیثیں داہنی کروٹ کے سونے کی فضیلت اور بائیں کروٹ کے سونے کی ممانعت میں آتی ہیں''۔

۵- وہ آیتیں اور دعائیں جو سونے سے پہلے پڑھنی چاہیں

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سوتے وقت یہ دعا ضرور پڑھیں اور کبھی ترک نہ کریں:

أُعِيذُ نَفْسِي وَذُرِّيَّتِي وَأَهْلَبَيْتِي وَمَالِي بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِن كُلِّ شَيطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَمِن كُلِّ عَينٍ لَّامَّةٍ

یعنی میں اپنی جان اپنے اہل و عیال اور اپنے مال کو خدا کے کامل کلمات کے ذریعہ سے ہر شیطان پر نقصان دینے والے جانور اور ہر چشم بد کے اثر سے بچاتا ہوں۔ یہی وہ دعا ہے جس سے جناب رسول اکرم حسنین شریفین کا تعویذ کیا کرتے تھے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

''سونے سے پہلے سورۂ قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَدٌ پڑھا کرو کیونکہ قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ کا مضمون شرک سے بیزاری ہے اور قُلْ هُوَاللّٰهُ أَحَدٌ کا مضمون اظہار توحید''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھ لے وہ فالج سے محفوظ رہے گا''

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص سونے سے پہلے سورۂ یٰسین پڑھ لے اللہ تعالیٰ ایک ہزار فرشتے مقرر کر دے گا کہ وہ اس کو شیاطین کے شر اور ہر بلا سے حفاظت کریں''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا فرمان ہے:

''جو شخص ہر رات سونے سے پہلے سورہ واقعہ پڑھ لیا کرے قیامت کے روز اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہو گا''۔

❁ حدیث میں ہے:

''جب تم بستر پر لیٹ جاؤ تو تسبیح زہراؑ آیۃ الکرسی' قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس اور سورہ والصافات کی پہلی اور آخری دس دس آیات پڑھ کر سو جائیں''۔

❁ جناب صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں:

''جو شخص سو مرتبہ سورہ قل ھو اللّٰہ سوتے وقت پڑھ لے اس کے پچاس برس کے گناہ بخشے جائیں گے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ اسلام فرماتے ہیں:

''جو شخص سونے سے پہلے سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھ لے اللہ تعالیٰ بہشت میں اس کے لیے ایک عالیشان مکان بنوائے گا اور جو شخص سو مرتبہ استغفار پڑھے گا اس کے گناہ درختوں کے پتوں کی طرح جھڑ جائیں گے''۔

❁ حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں:

''جو شخص سوتے وقت سورہ الھکم التکاثر پڑھ لے گا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا''

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص سونے سے پہلے گیارہ مرتبہ سورہ قل ھو اللّٰہ احد پڑھ لیا کرے اس

کے گناہ بخش دیے جائیں گے وہ اور اس کے پڑوس بہت سی بلاؤں سے محفوظ رہیں گے اور اگر سو بار پڑھے گا تو پچاس برس آئندہ کے بھی گناہ بخش دیے جائیں گے (اگر سرزد ہوں)"۔

❁ امام علیہ السلام کا ایک اور فرمان ہے:

"جو شخص سوتے وقت گیارہ مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس پر گیارہ فرشتے معین کرے گا اور وہ صبح تک اس کو شیاطین کے شر سے بچائیں گے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ کا ارشاد گرامی ہے:

"جو شخص بستر پر جاتے وقت سورہ تبارک الذی پڑھ کر چار مرتبہ یہ کہے گا:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ عَنِّی التَّحِیَّةَ وَالسَّلَامَ

یعنی "یا اللہ اے حل و حرام کے مالک اور اے شہر محترم کے پروردگار محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی روح مبارک کو میری طرف سے دعا و سلام پہنچا دے"۔

اللہ تعالیٰ اس پر دو فرشتے مامور فرمائے گا کہ وہ اس کا سلام مجھ تک پہنچا دیں اور میں جواب میں یہ کہوں گا کہ اس پر میری طرف سے سلامتی' برکت اور رحمت نازل ہو"۔

۶- سوتے میں ڈرنا' ڈراؤنے خواب دیکھنا وغیرہ

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص سوتے ہیں ڈرتا ہو تو سونے سے پہلے دس مرتبہ یہ کہہ لے:

"لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِي وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ

یعنی "سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے وہ ایسا یکتا ہے کہ اس کا کوئی شریک نہیں مخلوق کی موت و حیات اس کے اختیار میں ہے اور خود ایسا زندہ ہے جس کے لیے موت نہیں۔ اس کے بعد حضرت فاطمہ زہراؑ کی تسبیح پڑھ لیا کرے"۔

❁ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص سوتے میں ڈرے یا نیند نہ آنے سے پریشانی ہوتی ہو تو یہ آیت پڑھے:

فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنَا هُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْا اَعْدًا

یعنی "ہم نے غار میں برسوں کے لیے ان پر ایسی نیند غالب کی کہ ان کی سماعت معطل رہی اس کے بعد ہم نے ان کو بیدار کیا تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ ان دونوں مختلف گروہوں میں سے کس نے ان کو مدت قیام غار کو منضبط کیا ہے' اگر بچہ زیادہ روتا ہو تو اس پر بھی یہی آیت پڑھنی چاہیے"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص سوتے میں ڈرتا ہو اسے چاہیے کہ سوتے وقت معوذتین اور آیۃ الکرسی پڑھ لے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی شخص نے شکایت کی:

"میری لڑکی سوتے میں ڈرتی ہے کبھی کبھی تو اس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ اس کا جسم سست اور ڈھیلا پڑ جاتا ہے لوگوں کا خیال ہے کہ اس پر ایک جن مسلط ہے' فرمایا اس کو پچھنے لگواؤ اور عرق سویا شہد میں ملا کر پکا کر تین دن تک پلائیں اس نے حکم امام کی تعمیل کی تو اس بچی کو فوراً آرام آ گیا"۔

❁ ایک شخص حضرت امام جعفر صادقؑ کے پاس یہ شکایت لایا:

"ایک عورت مجھے خواب میں آ کر ڈراتی ہے حضرت نے فرمایا کہ شاید تو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا عرض کیا: مولاً میں تو ہمیشہ زکوٰۃ دیتا ہوں فرمایا وہ مستحق کو نہ پہنچتی ہو گی یہ سن کر اس نے رقم زکوٰۃ حضرت کی خدمت میں بھیج دی کہ مستحق کو پہنچا دیں اس کے ساتھ ہی وہ کیفیت بھی جاتی رہی"۔

۷- بدخوابی دور کرنے اور پچھلی رات میں جاگ اٹھنے کی دعائیں

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص یہ ارادہ کرلے کہ رات کی ساعتوں میں سے کسی ساعت میں عبادت خدا کے لیے اٹھے گا اگر اس کا ارادہ سچا ہے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتے بھیج دے گا اسی وقت اس کو بیدار کردیں گے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جس شخص کو نیند نہ آتی ہو یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِی الشَّانِ دَائِمِ السُّلْطَانِ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَأْنٍ

یعنی ''پاک و پاکیزہ ہے خدا صاحب شان و شوکت جس کی سلطنت ازلی و ابدی ہے اور جو کسی وقت معطل نہیں ہے''۔

۸- اچھے خواب دیکھنے کی دعائیں، حضور پاکؐ اور علیؑ مرتضیٰ کی زیارت سے شرفیابی کے لیے وظائف

❁ حضرت امام صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص خواب میں جناب رسالتمآبؐ کی زیارت کرنا چاہے تو نماز عشاء کے بعد غسل کرے اور چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد سو مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے اور نماز کے بعد ہزار مرتبہ محمد و آل محمدؐ پر درود بھیجے پھر پاک صاف کپڑے پر لیٹے اور داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر سو مرتبہ کہے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

یعنی ''پاک ہے اللہ سب تعریف اللہ کے لیے ہے سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اللہ اس بات سے کہیں زیادہ بزرگ ہے کہ کوئی اس کی صفت بیان کرے بغیر وسیلے اور مدد خدا کے کسی میں کسی قسم کی قوت اور زور نہیں ہے اس کے بعد سو مرتبہ انشاء

اللہ کہے اس عمل کا باقاعدہ بجالانے والا انشاء اللہ خواب میں آنحضرتؐ کی زیارت سے مشرف ہوگا''۔

❁ جب حضرت رسالتمآبؐ بستر پر لیٹے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے:

بِاسْمِکَ اَللّٰهُمَّ اَحْیَا وَبِاسْمِکَ اَللّٰهُمَّ اَمُوتُ یعنی یا اللہ میری موت اور زندگی تیرے نام کے ساتھ ہے اور جب بیدار ہوتے تھے تو یہ فرماتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَحْیَانِی بَعْدَمَا اَمَاتَنِی وَاِلَیْهِ النُّشُورُ

یعنی ''سب تعریف اس اللہ کے لیے جس نے موت کے بعد مجھے پھر زندہ کیا اور مرنے کے بعد زندہ کرنا اسی کا کام ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

''جس وقت کروٹ بدلے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَر کہے جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو یہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی رَدَّ عَلَیَّ رُوحِی لِاَحْمَدَهُ وَاَعْبُدَهُ

یعنی ''سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے میری روح واپس فرمائی کہ میں اس کی حمد بیان کروں اور عبادت کروں''۔

۹- سچے اور جھوٹے خواب اور اس کی تعبیر

❁ لوگوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا:

''اس کی کیا وجہ ہے کہ بعض اوقات مومن خواب دیکھتا ہے اور جب دیکھتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی ایسا خواب دیکھتا ہے جس کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا ہے''

فرمایا ''مومن جب سوتا ہے تو اس کی روح آسمان کی طرف پرواز کرتی ہے پس جو کچھ وہ روح آسمان پر عالم ملکوت میں محل تقدیر و تدبیر ہے دیکھتی ہے وہ برحق ہے اور اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے اور جو کچھ زمین پر اور ہوا میں دیکھتی ہے وہ خواب پریشان ہے''۔

راوی نے پوچھا: ''مولاؑ! کیا مومن کی پوری کی پوری روح آسمان پر چلی جاتی ہے بدن میں بالکل نہیں رہتی؟'' فرمایا ''ایسا ہو تو وہ مرے بھی نہیں بلکہ اس کی مثال

آفتاب کی سی ہے کہ خود آسمان پر ہے اور اس کی شعاعیں اور روشنی زمین پر پہنچتی ہے اسی طرح روح بدن ہی میں رہتی ہے اور اس کا عکس آسمان کی طرف پرواز کرتا ہے"۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب مومن سوتا ہے (تو فرشتے) اس کی روح کو پروردگار کے عرش کے پاس لے جاتے ہیں۔ جو کچھ وہ وہاں دیکھتی ہے وہ برحق ہے اور جو کچھ لوٹتے وقت ہوا میں دیکھتی ہے وہ خواب پریشان ہے"۔

❁ حدیث میں ہے کہ پیغمبر اسلامؐ کے بعد وحی منقطع ہو گئی ہے مگر خوشخبری دینے والا خواب باقی ہے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آخری زمانے میں مومن کی رائے اور اس کا خواب اجزائے پیغمبری میں سے سترویں جز کے برابر ہوگا"۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے:

"جب صبح ہوتی تھی تو جناب رسول خداؐ اپنے اصحاب سے دریافت فرماتے تھے: "آیا تم میں سے کسی نے کوئی خوشخبری دینے والا خواب دیکھا ہے"۔

❁ حضرت امام صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

"خواب کی تین قسمیں ہیں:

(۱) مومن کے لیے خدا کی طرف سے خوشخبری آنا

(۲) شیطان کا ڈرانا

(۳) پریشان خیالات کا دکھائی دینا"۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

"جھوٹے خواب جن کا اثر نہیں ہوتا وہ خواب ہیں جو رات کے پہلے حصے میں دکھائی دیتے ہیں یہ سرکش شیطانوں کے غلبہ پانے کا وقت ہے اور چند خیالات کو سامنے لے آتے ہیں جن کی اصلیت کچھ نہیں ہوتی ہے سچے خواب وہ گنتی ہی کے ہوتے ہیں

جو رات کی پچھلی تہائی میں طلوع صبح صادق تک دکھائی دیتے ہیں کہ یہ فرشتوں کے اترنے کا وقت ہے یہ خواب جھوٹے بھی نہیں ہوتے سوائے اس کے کہ وہ شخص ناپاک حالت میں بے وضو سو گیا ہو یا سونے سے پہلے خدا کی یاد اور اس کا ذکر نہ کیا ہو ان حالتوں میں اس کا خواب سچا نہ ہوگا یا اس کا اثر دیر میں ہوگا"۔

❁ حضرت رسول خداؐ ارشاد فرماتے ہیں:

"آخری زمانے میں مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا بلکہ جو جتنا سچا ہوگا اتنا ہی اس کو خواب بھی صحیح ہوگا۔ اس قول کی تحقیق یہ ہے کہ خداوند عالم نے مومن کی روح کو دوسرے پاک عالم میں پیدا کیا ہے اور اس کو انبیاء و اولیاء کی روح سے جوڑ دیا ہے اور عالم ارواح میں انہی کے ساتھ رکھا ہے۔ جب کہ بہت سی حدیثوں سے جو اس بارے میں وارد ہوئی ہیں ثابت ہوتا ہے کہ روحوں کے گروہ کے گروہ اور لشکر کے لشکر عالم ارواح میں جمع تھے جو روحیں اس عالم میں ایک دوسرے سے آشنائی رکھتی تھیں وہ اس عالم میں بھی آشنا ہیں اور جن کو اس عالم میں ایک دوسرے سے نفرت تھی وہ اس عالم میں بھی ان سے متنفر ہیں اور چونکہ بے انتہا مصلحتوں کے باعث ان پاک روحوں کو جسموں کے ناپاک اور اندھیرے قید خانوں میں قید کیا گیا ہے اور طرح طرح کے جسمانی تعلقات نفسانی خواہشات اور شیطانی خیالات میں مبتلا ہوگئی ہیں اس وجہ سے اُن کی عالم قدس سے زیادہ دوری اور غفلت ہوگئی، مگر مختلف لوگوں کی حالت اس بارے میں مختلف ہے ایک گروہ بارگاہ الٰہی کے مقرب لوگوں کا ہے کہ ان کی روحوں کا تعلق ہر وقت عالم بالا سے ہے اور جسمانی تعلقات ان کو کسی طرح اس عالم سے جدا نہیں کر سکے۔ بلکہ ان کی یہ حالت ہے کہ اجسام ان کے آدمیوں کے درمیان ہیں اور ارواح ملائے اعلیٰ کے قدسیوں کے ساتھ برابر گفتگو میں مشغول ہیں اور روح القدس کے ساتھ راز و نیاز میں منہمک رہتی ہیں اور ہر لحظہ فیوض ربانی سے فائز ہیں۔ ایک گروہ ایسے بدبخت لوگوں کا ہے جو اس عالم کو بالکل بھول گئے ہیں سوائے فنا ہونے والے عیش اور ادنیٰ درجے کی لذتوں کے اور کسی بات کی طرف ان کا خیال ہی نہیں تھا یہاں

تک کہ ایک گروہ کا کثرت گمراہی اور بہت زیادہ بدبختی کی وجہ سے یہ حال ہو گیا ہے کہ دنیاوی عیش وعشرت کے سوا اور کسی بہتر عیش وعشرت کا انہیں یقین ہی نہیں آتا ہے وہ پیغمبروں تک کو آخرت کے معاملے میں جھٹلاتے ہیں ان کی آنکھوں' کانوں اور دلوں پر گویا مہریں لگ گئی ہیں اور نیکی و نیک بختی کے دوراز ے ان کے لیے بند ہو گئے ہیں۔

ایک تیسرا گروہ اور بھی ہے جو دنیاوی تعلقات کے باوجود اخروی مراتب کے حصول سے دست بردار نہیں ہے یہ لوگ نفس لوامہ کی زد میں رہتے ہیں (یہ وہ قوت تمیز ہے جسے ہر شخص نے محسوس کیا ہوگا کہ ارادہ بد کو مانع ہوتی ہے اور برائی کر گزرنے پر ملامت کر کے رنجیدہ و پشیمان کرتی ہے نیک ارادے کی تحسین کرتی ہے اور نیک کام کرنے کے بعد دل خوش کر کے ہمت بڑھاتی ہے) ان کا گوشہ دل کبھی شیطان کی طرف لگا ہوتا ہے کبھی فرشتوں کی نصیحت سنتے ہیں ایک وقت واعظوں اور رہنماؤں کے مجمع میں نیکی کی باتیں سننے میں مشغول دکھائی دیں گے اور دوسرے وقت انسان شیطانی صورت اور لٹیروں کے غول میں فسق و فجور میں مصروت نظر آئیں گے کبھی اپنے آپ کو گناہوں کی نجاست سے نجس کر لیتے ہیں اور کبھی توبہ و گریہ وزاری کے پانی سے اپنے آپ کو پاک کرتے ہیں چونکہ اس گروہ کی روحوں کو کچھ تو دنیاوی کاموں میں مصروف رہنے اور کچھ ان کی خطاؤں اور گناہوں کی وجہ سے خدا' انبیاء و آئمہ علیہم السلام اور آسمانی فرشتگان سے دوری ہو گئی ہے اسی وجہ سے سونے کے وقت ان کے نفس برے کاموں سے تھوڑا بہت فارغ ہوتے ہیں اور برے خیالات کے داخل ہونے کے دروازے بند یعنی حواس خمسہ معطل ہوتے ہیں تو وہ روحیں اپنے پرانے دوستوں کو یاد کرتی ہیں اور ان سے ملنے کا خیال آتا ہے۔ چنانچہ وہ آسمان باطن کی طرف عروج کر کے قدسیوں سے باتیں کرتی ہیں چونکہ رات کے اول حصے میں کچھ کچھ حالت بیداری کے خیالات بھی دل میں موجود ہوتے ہیں۔ اسی لیے اس وقت کی پرواز دنیاوی معاملات و تعلقات میں ہوتی ہے اور اس عالم سے جو تعلق ہوتا ہے وہ ناقص ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ شیاطین اس پر غالب آجاتے ہیں اور جھوٹے خیالات و باطل تعلقات کو طرح طرح کی شکلوں میں

مشکل دکھاتے ہیں رات اپنے پہلے حصے سے جس قدر دور ہوتی جاتی ہے اس قدر نفس سے عالم بیداری کے خیالات دور ہوتے جاتے ہیں اور صبح کے قریب روح کی پرواز عالم بالا سے متعلق ہو جاتی ہے یعنی وہ آسمان و زمین کے مابین کی خواہشوں اور طرح طرح کی زینت کے خیالوں سے نکل کر عرش الٰہی کے نیچے مقربان درگاہ الٰہی کی محفل میں پہنچ جاتی ہے۔ شیاطین کا غلبہ اس وقت کمزور ہو جاتا ہے اور خدا کے لطف و مہربانی سے آسمانی فرشتے خواب میں سوئے ہوئے غافلوں کو جگانے اور شیاطین وجنات کے لشکر کے دور کرنے کے لیے آتے ہیں اس وقت کے مومنین کی روحوں کے خواب رحمانی خواب ہیں اور جو فیوض ان کو پہنچتے ہیں وہ ربانی اور سبحانی فیوض ہیں اب وہ فرشتے آکر ان کو جگاتے ہیں تاکہ غفلت سے جو گناہ دن میں کر چکے ہیں ان کی معافی کے لیے نماز پڑھیں کہ بارگاہ واحدنیت میں حاضر ہونے کا یہی وقت مقرر کیا گیا ہے اور اس کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيۡلِ هِىَ اَشَدُّ وَطۡاً وَّاَقۡوَمُ قِيۡلاً اس سے مراد یہ ہے کہ جو عبادت رات کو کی جائے اس میں دل زبان سے زیادہ قریب ہوتا ہے اور بات زیادہ سچی ہوتی ہے اور بہت ہی نیک بخت ہیں وہ لوگ' جو اس وقت کی قدر کرتے ہیں اور جو بے اندازہ نعمتیں خدا کی طرف سے اس وقت نازل ہوتی ہیں ان سے بہرہ یاب ہوتے ہیں اور روحانی فرشتوں کو شیطانی وسوسوں کو رفع کرنے کے لیے اپنا مددگار بنا لیتے ہیں اور اپنی مقدس روحوں کو مادی وابستگیوں سے پاک کر کے تقرب الٰہی حاصل کرنے کے لائق بنا لیتے ہیں اور اس مبارک وقت میں جو مقربان الٰہی کے راز و نیاز کا وقت ہے یہ بھی اپنے خدائے بے نیاز کو یاد کر کے اپنے آپ کو ان لوگوں کا ہم آواز بنا لیتے ہیں انسان کو چاہیے کہ اپنی انسانی اقدار کو پہچانے اور کبھی کبھار اپنی حیثیت واصلیت کو بھی یاد کر لیا کرے اور اس مقدس جوہر کو ایسی کم قیمت پر فروخت نہ کرے اور اس عرش کے پرندے کو مادی مفادات کے پنجرے میں بند نہ رکھے اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مومنین کو مقرب لوگوں کی راہ پر چلنے اور غافلوں کی نیند سے بیدار ہونے کی توفیق عطا فرمائے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ دل کی آنکھوں پر چونکہ جسمانی وابستگیوں

کے طرح طرح کے پردے پڑے ہوتے ہیں اور رنگ برنگ کی دنیاوی نمود نمائش پیش نظر رہتی ہے لہٰذا عالی درجات حاصل ہونے کے باوجود پست خیالات کے ساتھ مخلوط رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ سچے خواب کے خیالات بھی مختلف چیزوں کی صورتوں میں دکھائی دیتے ہیں گو کہ ہر چیز کی شکل وصورت مناسبت کے اعتبار سے ہوتی ہے' اور اس وجہ سے جو لوگ دنیا کے دھوکے میں مبتلا ہیں ان کی ضعیف عقلوں اور کمزور بصیرتوں کے لیے کلام خدا اور احادیث انبیاء واوصیاء میں مثالیں بیان کی گئی ہیں۔

خیالات کی پستی کی وجہ معقولات کا انہیں ادراک نہیں ہے اور ان کا کل دار و مدار محسوسات پر ہے تو یہ ضروری ہے کہ انہیں معقولات اور محسوسات کے بھیس میں دکھایا جائے مثلاً فرمایا:

''دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے جس کے خدو خال تو ایسے خوب صورت اور دل فریب ہیں کہ نادان بچہ دھوکا کھا جاتا ہے لیکن اندر زہر قاتل ہے''۔

❁ یا جیسے یہ فرمان ہے:

''جس طرح پانی جسم کی زندگی کا باعث ہے اسی طرح علم دل کی زندگی کا یا جیسے زمین کی شادابی پانی سے ہے اس طرح دلوں کی شادابی علوم سے ہے یا مثلاً علم کو آفتاب اور چراغ کی روشنی سے تشبیہ دی گئی ہے کہ ان کی روشنی ظاہری تاریکی دور کر دیتی ہے اس طرح علم شکوک وشبہات کی تاریکی اور جہالت وگمراہی کے اندھیرے کو زائل کر دیتا ہے۔

المختصر جس طرح ان لوگوں کی ضعیف عقلیں عالم بیداری میں مثالوں کی محتاج ہیں اس طرح ان کی کمزور بصیرتیں عالم خواب میں چیزوں کی صورتوں کی محتاج ہیں اور ہر ایک انہیں صورتوں میں دکھائی جاتی ہے اور یونہی ہر خواب تعبیر کا محتاج ہے اور تعبیر دینے کا کام یہ ہونا چاہیے کہ ان صورتوں سے معنی کی طرف اور خیالات سے واقعات کی طرف اپنا ذہن منتقل کرے مثلاً کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ نجاست میں پڑا ہے یا اس کا ہاتھ فضلے (غلاظت) میں بھرا ہوا ہے کامل تعبیر دینے والا فوراً سمجھ جائے گا

کہ یہ صورت دنیا کی ہے جو روشن ضمیر آدمیوں کی نظر میں نجاست اور مردار سے بھی زیادہ ناپاک ہے وہ یہ نتیجہ نکالے گا کہ خواب دیکھنے والے کو کچھ مال ہاتھ آئے گا''۔

یا مثلاً کسی نے دیکھا کہ ایک سانپ اس کی طرف متوجہ ہے تو ایسی صورت میں بھی اُسے کچھ نہ کچھ مال ملے گا ہاں اگر اپنے آپ کو کوئی پانی میں دیکھے تو اس کا نتیجہ حصول علم ہے حاصل کلام تعبیر کا علم بہت وسیع ہے اور انبیاء واوصیاء کے لیے مخصوص ہے چنانچہ ہر خواب کی تعبیر بیان کرنا جناب یوسف علیہ السلام کا تو معجزہ تھا۔ اس کی کماحقہٗ تحقیق کے لیے واقعی بہت بڑی وسعت درکار ہے جس کی اس کتاب میں گنجائش نہیں ہے''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''میں بہت سے خواب دیکھا کرتا ہوں اور تعبیر بھی خود ہی سوچ لیتا ہوں اور جو تعبیر میں سوچتا ہوں وہی واقع ہوتا ہے''۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

''زمانہ رسالتؐ میں ایک عورت کا شوہر سفر پر گیا تھا اس نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر کا ستون ٹوٹ گیا ہے وہ عورت آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا خواب عرض کیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تیرا شوہر صحیح وسلامت سفر سے واپس آئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا دوسری مرتبہ پھر اس کا شوہر سفر میں گیا اور اس نے ویسا ہی خواب دیکھا اور آنحضرتؐ نے وہی تعبیر بتائی تو اس کا شوہر اسی طرح واپس آ گیا تیسری مرتبہ وہ پھر سفر پر گیا اور اس عورت نے پھر وہی خواب دیکھ اس مرتبہ ایک شخص سے سامنا ہوگیا اس نے اس سے خواب بیان کیا اس نے کہا کہ تیرا شوہر مر جائے گا اور وہی ہوا یہ خبر اڑتے اڑتے آنحضرتؐ تک پہنچی آپؐ نے فرمایا تو نے اس کو نیک تعبیر کیوں نہ بتائی؟''

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

''جناب رسول خداؐ فرمایا کرتے تھے کہ مومن کا خواب آسمان وزمین کے

درمیان اس کے سر پر معلق رہتا ہے جب تک وہ خود یا کوئی اور اس کی تعبیر نہ بتائے۔ پھر جیسی تعبیر بتائی جاتی ہے ویسا ہی ہوتا ہے اس لیے مناسب نہیں کہ تم اپنا خواب کسی عقل مند آدمی کے علاوہ کسی اور سے بیان کرو''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''اپنا خواب صرف اس مومن سے بیان کرو جس کا دل حسد وعداوت سے خالی ہو اور وہ خواہشات نفسانی کا تابع نہ ہو''۔

❁ ایک شخص نے جناب صادق آل محمدؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی:

''میں نے آفتاب کو اپنے سر پر چمکتے دیکھا مگر اس کی روشنی بدن پر نہیں پڑی فرمایا: نور ایمان تیری رہنمائی کرے گا اور دین حق کو تو پالے گا مگر ادھورا رہے گا اگر وہ نور تیرے سارے بدن کو ڈھانپ لیتا تو کامل الایمان ہو جاتا اس شخص نے عرض کی کہ اور لوگ تو اس سے بادشاہی مراد لیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تیرے آباء واجداد میں سے کتنے بادشاہ ہوئے ہیں جو تجھے بادشاہی کا خیال آیا اور یہ تو بتلا کہ اس دین حق سے جس کے ذریعے سے تو بہشت میں پہنچے گا کون سی بادشاہی بہتر ہے؟''

❁ ایک اور شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلامؑ سے عرض کیا:

''میں نے خواب دیکھا ہے اور میں بہت ہی ڈرتا ہوں میرا ایک داماد تھا جو مر گیا ہے خواب میں دیکھا کہ اس نے میری گردن میں ہاتھ ڈال دیئے ہیں۔ مجھے ڈر لگتا ہے کہیں مر نہ جاؤں''۔

حضرتؑ نے ارشاد فرمایا: موت سے کسی وقت نہ ڈرو بلکہ صبح وشام اس کے منتظر رہو البتہ مردے کا گردن میں باہیں ڈالنا درازی عمر کی علامت ہے ہاں یہ بتاؤ کہ تمہارے داماد کا نام کیا تھا؟ عرض کی' حسین فرمایا کہ تجھے، حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت نصیب ہو گی کیونکہ جس شخص سے امام عالی مقام کا ہم نام گلے ملتا ہے تو اسے امامؑ کی زیارت کی توفیق میسر ہوتی ہے''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''میں نے کل رات علی ابن یقطین کے غلام کو اس طرح خواب میں دیکھا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان سفیدی ہے اور تعبیر یہ بتائی کہ وہ دین حق قبول کرلے گا''۔

❁ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ کوفے کے باہر فلاں جگہ پر گیا ہوں وہاں ایک لکڑی کا آدمی دیکھا کہ لکڑی ہی کے گھوڑے پر سوار ہے اور تلوار ہاتھ میں لیے ہلا رہا ہے اور میں اسے دیکھ کر ڈر جاتا ہوں امام علیہ السلام نے فرمایا کہ تیرا یہ خواب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تو کسی شخص کو دھوکہ دے کر اپنا مطلب نکالنا چاہتا ہے خدا سے ڈرو اور موت کو یاد کرو اور اس کام سے باز آ جاؤ اس شخص نے عرض کی میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے حضرتؑ کو بہت بڑا علم عطا فرمایا ہے بیشک میرے پڑوسیوں میں سے ایک شخص میرے پاس آیا تھا اور یہ استدعا کی تھی کہ میں اپنی فلاں زمین تیرے ہاتھ بیچنا چاہتا ہوں میں نے جب دیکھا کہ میرے سوا اور کوئی شخص اس کی زمین کا خریدار نہیں ہے تو میرے دل میں خیال آیا کہ اس کو انتہائی کم قیمت بتا کر سستا ترین پلاٹ خرید کرلوں گا''۔

جاگنے کے آداب اور زیادہ سونے کی مذمت

❁ جناب رسالتمآب حضور اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے:

''تین کاموں کے سوا کسی اور بات کے لیے جاگنا اچھا نہیں ہے:

(۱) نماز شب کے لیے

(۲) قرآن خوانی اور طلب علم کے لیے

(۳) اس دلہن کے لیے جو اول اول اپنے شوہر کے گھر آئی ہو''۔

❁ جناب صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں:

''پانچ آدمیوں کو نیند نہیں آتی:

(۱) جو کسی کے قتل کا ارادہ رکھتا ہو

(۲) جس کے پاس مال بہت ہو اور اسے کسی پر بھروسہ نہ ہو

(۳) جس نے لوگوں سے بہت سی جھوٹی باتیں کہی ہوں اور لوگوں پر بہت سے بہتان باندھے ہوں

(۴) جس کے ذمہ مطالبہ زیادہ ہو اس کے پاس دینے کو کچھ نہ ہو

(۵) جو شخص کسی کے عشق میں مبتلا ہو اور اسے اس بات کا خوف ہو کہ یہ مجھ سے جدا نہ ہو جائے۔

میرے والد گرامی فرمایا کرتے تھے ممکن ہے کہ یہ حدیث زیادہ غفلت کرنے والوں کی تنبیہ کے لیے فرمائی گئی ہو کیونکہ ہر شخص پر لازم ہے کہ اپنے نفس امارہ کے پاس ایمان وعبادت کا سرمایہ رکھے جس کے لٹ جانے سے یہ بے خوف نہیں کیونکہ نفس' شیطان اور خواہش سب کے سب اس کے غارت کرنے پر اکٹھے ہوئے ہوتے ہیں' اس نے بہت سا جھوٹ بولا ہے ہر شخص سے عبادت اور بندگی کا بہت سا مطالبہ کیا گیا ہے اور جتنا مطالبہ ادا کرنا چاہیے اتنا سرمایہ کسی کو نہیں دیا' اور خدا جیسے محبوب سے خواب غفلت میں پڑے رہنے کی وجہ سے دوری ہوتی جاتی ہے اب سمجھ لینا چاہیے کہ جس کے لیے یہ پانچوں اسباب بیداری کے موجود ہوں اسے نیند کیونکہ آئے۔ چنانچہ اس کے بارے میں جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے کہ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو خدا کی محبت کا دعویدار ہو اور راتوں کو سویا ہو"۔

چار چیزیں ایسی ہیں جن کا تھوڑا بھی بہت ہے:

(۱) آگ (۲) نیند (۳) بیماری (۴) دشمنی

❁ حضرت رسول خداؐ سے منقول ہے:

"حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ ماجدہ ان سے کہا کرتی تھیں کہ رات کو زیادہ نہ سویا کرو کیونکہ رات زیادہ سونے والا آدمی قیامت کے دن فقیر ہوگا"۔

❁ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

"خدا تین چیزوں کو دشمن رکھتا ہے:

(۱) زیادہ اور بے ضرورت سونا

(۲) بے محل ہنسنا

(۳) پیٹ بھرے پر کچھ کھانا۔

❁ امام علیہ السلام فرماتے ہیں:

"لوگوں نے خدا کی پہلی نافرمانی ان چھ باتوں میں کی:

(۱) دنیا کی محبت (۲) ریاست کی محبت (۳) عورتوں کی محبت

(۴) کھانے کی محبت (۵) سونے کی محبت (۶) آرام کی محبت

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

مستی چار قسم کی ہے:

(۱) شراب کی مستی (۲) مال کی مستی (۳) نیند کی مستی (۴) حکومت کی مستی۔

❁ حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے:

"حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی کہ اے پروردگار! تو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ دشمن کسے رکھتا ہے؟ خطاب ہوا کہ موسیٰؑ! اس شخص کو جو شام سے صبح تک مردوں کی طرح پڑا رہے اور دن بھر بیہودہ باتوں میں گزار دے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"خدا کو دو چیزیں سب سے زیادہ ناپسند ہیں زیادہ سونا' زیادہ بیکار رہنا اور فرمایا کہ زیادہ سونے سے دنیا وآخرت کی خوبی ہاتھ سے جاتی ہے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ زیادہ جاگنا بھی اتنا ہی برا ہے جتنا زیادہ سونا اور ان راتوں کے سوا جس میں شب بیداری مسنون اور باعث ثواب ہے اور راتوں میں ساری رات جاگنا مکروہ ہے"۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص دھوپ میں بیٹھے آفتاب کی طرف پشت کرے کیونکہ آفتاب کی طرف منہ کر کے بیٹھنے سے بہت سی اندرونی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں"۔

❁ ایک اور حدیث میں ہے:

''آفتاب کی طرف منہ نہ کرو کہ اس سے بخار شدت اختیار کرتا ہے اور چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے' کپڑے پرانے ہو جاتے ہیں اور اندرونی درد پیدا ہوتے ہیں''۔

❁ حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں:

''دھوپ کی تین خاصیتیں ہیں' رنگ بدل دینا' آدمی میں بدبو پیدا کر دینا کپڑے پرانے کر دینا''۔

بیت الخلاء میں جانے کے آداب

جب کوئی شخص رفع حاجت کے لیے جانا چاہے تو اپنا سر ڈھانپ لے اور اگر عمامہ وٹوپی وغیرہ پر کوئی اور چیز لپیٹ لے تو اور اچھا ہے۔

❁ سنت ہے کہ ''طہارت ٹھنڈے پانی سے کرے کہ اس سے بواسیر ٹھیک ہوتی ہے اور بیت الخلاء میں زیادہ بیٹھنا مکروہ ہے''۔

❁ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو حکم دیا تھا:

''بیت الخلاء کے دروازے پر لکھ دو کہ لیٹرین میں زیادہ بیٹھنے سے بواسیر ہوتی ہے''۔

ہڈی اور اُپلے سے طہارت کرنا مکروہ ہے کیونکہ جنوں نے حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے اور اپنے حیوانات کے لیے کھانا طلب کیا تھا آنحضرتؐ نے ہڈیاں ان کے لیے اور گوبر ان کے حیوانات کے لیے مقرر فرما دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہڈی کو چوسنا اچھا نہیں ہے اسی طرح کھانے کی سب چیزوں سے طہارت کرنا سخت مکروہ ہے۔ داہنے ہاتھ سے طہارت کرنا مطلقاً مکروہ ہے۔ بیت الخلاء میں مسواک کرنا مکروہ ہے کہ اس سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے۔

جو شخص بلاضرورت لیٹرین میں باتیں کرے گا اس کی حاجت پوری نہ ہوگی اور رفع حاجت کے وقت کھانا پینا مکروہ ہے اور ایسے پانی سے بھی طہارت کرنا جس میں بغیر کسی نجاست کے ملے بو آنے لگی ہو مکروہ ہے' ہاں اگر اور پانی نہ مل سکے تو مجبوراً جائز

ہے۔ واجب ہے کہ طہارت کرتے وقت اپنے جسم کو تمام لوگوں سے چھپائے اپنی منکوحہ سے جسم کو چھپانا ضروری نہیں ہے۔ یہ ضرورت ہے کہ خواہ کسی مکان میں ہو یا کوچے میں اپنا تمام جسم چھپائے اور اگر صحرا میں ہو تو اتنے فاصلے پر چلا جائے کہ کوئی اس کے جسم کو نہ دیکھ سکے۔

❁ اکثر علماء کا یہ قول ہے:

''خواہ جنگل میں ہو یا گھر میں طہارت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا حرام ہے''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص قبلہ کی طرف رخ کر کے بھول کر پیشاب کر رہا ہو اور یاد آ جائے پر قبلہ کی تعظیم و احترام کی وجہ سے اپنا رخ بدل لے وہاں سے اٹھنے نہ پائے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا''۔

❁ سنت ہے کہ ''پیشاب کرنے کے لیے بلند جگہ یا ایسی جگہ جہاں کی مٹی ملائم ہو ڈھونڈ لینی چاہیے تاکہ چھینٹیں پڑنے کا خطرہ نہ رہے''۔

❁ بہت سی احادیث میں آیا ہے:

''قبر کا عذاب زیادہ ان لوگوں پر ہو گا جو پیشاب کے بارے میں احتیاط نہ کریں یا ان کا اخلاق اچھا نہ ہو''۔

پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے' اور ٹھہرے پانی میں اور بدتر' مگر بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ جاری پانی میں پیشاب کرنے کا مضائقہ نہیں اور یہ بھی آیا ہے کہ کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے جن اور شیاطین غلبہ پاتے ہیں اور دیوانگی اور نسیان کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

بہتر ہے کہ پانی میں پاخانہ نہ کیا جائے اور کھڑی حالت میں پیشاب' و پاخانہ کرنا دونوں مکروہ ہیں۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص کھڑے ہو کر پیشاب کرے خوف ہے کہ وہ دیوانہ ہو جائے اور بہت بلند جگہ سے نیچے کی طرف پیشاب کرنا' جانوروں کے سوراخ میں پیشاب کرنا اور پانی بہنے کی جگہوں میں پیشاب یا پاخانہ کرنا' گو اس وقت وہ خشک ہوں اس طرح راستوں اور راستوں کے کنارے اور مسجدوں میں اور ان کی دیواروں کے قریب ایسے مقامات و مکانات میں جہاں لوگوں کے گالیاں دینے اور برا بھلا کہنے کا خوف ہو مکروہ ہے"۔

میوہ دار درختوں کے نیچے اس لیے مکروہ ہے کہ میوے کے زمانے میں میووں کو جانوروں کے ضرر سے محفوظ رکھنے کے لیے فرشتے متعین ہوتے ہیں اسی طرح ان مقامات میں جہاں لوگ اترتے ہوں اور ان جگہوں میں لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہو خواہ وہ پیشاب کی بدبو سے ہی کیوں نہ ہو۔

❁ حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرتا ہے جو قافلے کے اترنے کے سائے میں پاخانہ کرے اور اس شخص پر بھی لعنت کرتا ہے جو لوگوں کو ایسے کنوؤں اور چشموں کے پانی لینے سے روک دے جن پر لوگ باری باری پانی بھرتے ہوں یا جو پانی کسی خاص گروہ کی ملکیت ہو اور ہر دن اور ہر رات میں کسی خاص خاص آدمی کی باری آتی ہو اس سے وہ باری والے کو روک دے' اسی طرح اس شخص پر جو شارع عام کو دیوار کھڑی کر کے بند کر دے"۔

نواں باب

پچھنے لگانے کے آداب' بعض دواؤں کے خواص بعض بیماریوں کے علاج اور بعض دعاؤں اور تعویذات کا ذکر

۱- بیماریوں میں مبتلا ہونے اور ان پر صبر کرنے کا ثواب

❁ حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں:

"جب مومن بڑھاپے سے کمزور ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ جو اعمال یہ جوانی اور قوت کی حالت میں کرتا تھا وہی اس کے لیے لکھتے رہو اس طرح ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے کہ بیمار مومن کے لیے وہ نیکیاں لکھتا رہے جو تندرستی کی حالت میں کرتا تھا اور بیمار کافر کے لیے وہ برائیاں لکھتا رہے جو وہ زمانہ تندرستی میں کیا کرتا تھا"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے:

"جو شخص بیماری کی تکلیف برداشت نہیں کرتا وہ سرکش ہو جاتا ہے اور اس میں خیر و خوبی نہیں رہتی"۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

"ایک رات کا بخار ایک سال کی عبادت کے برابر ہے اور دو رات کا دو سال کی عبادت کے برابر اور تین رات کا بخار ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ ارشاد فرماتے ہیں:

"جو بندہ مومن تین رات بیمار رہے اور اپنے عیادت کرنے والوں میں سے

کسی سے شکایت نہ کرے تو میں اس کے گوشت کے بدلے بہتر گوشت اور خون کے بدلے بہتر خون عطا کروں گا‘ پھر اگر اسے صحت دوں گا تو گناہوں سے پاک کر دوں گا اور اگر موت دوں گا تو جوار رحمت میں جگہ دے دوں گا‘‘۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’بخار موت کا قاصد ہے اور زمین پر خدائی قید خانہ اور اس کی حرارت جہنم کی گرمی سے ہے اور مومن کا حصہ حرارت جہنم سے صرف اتنا ہی ہے‘‘۔

❁ حضرت امام سجاد علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’بخار بہت ہی اچھی بیماری ہے کہ اس سے ہر عضو کو تکلیف پہنچتی ہے اور جو بھی کسی تکلیف میں مبتلا نہ ہو اس میں کوئی نیکی باقی نہیں رہتی ہے‘‘۔

❁ حدیث میں ہے:

’’اگر مومن کو ایک رات بخار آ جائے تو اس کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے اور اگر وہ بخار کی وجہ سے بستر پر سو جائے تو اس کی آہ کے ساتھ سبحان اللہ کا ثواب ملتا ہے اور زاری کے ساتھ لا الہ الا اللہ اور بے چینی سے کروٹیں بدلنے میں وہ ثواب ملتا ہے جو راہ خدا میں جہاد کرنے سے‘‘۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’مومن کی بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی اور اس کے لیے خدا کی رحمت ہوتی ہے اور کافر کی بیماری اس کے لیے عذاب ولعنت‘‘ یہ بھی فرمایا کہ ’’ایک رات کا دردسر تمام صغیرہ گناہوں کو محو کر دیتا ہے‘‘۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

’’بڑا ثواب بڑی مصیبت کے ساتھ ملتا ہے جن لوگوں کو خدا دوست رکھتا ہے انہیں بلاؤں میں بھی ضرور مبتلا کرتا ہے یہ بھی فرمایا کہ بعض بندے ایسے بھی ہیں کہ آسمان سے جو نعمتیں ان کے لیے نازل ہوتی ہیں وہ دوسروں کو دے دی جاتی ہیں اور جو مصیبتیں دوسروں کے لیے نازل ہوتی ہیں وہ ان کو مل جاتی ہیں‘‘۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’مومن پر چالیس راتیں ایسی نہیں گزرنے پائیں کہ اسے کسی نہ کسی بات سے رنج نہ پہنچے اس رنج پہنچنے سے اسے نصیحت حاصل ہوتی ہے اور خدا یاد آتا ہے‘‘۔

❁ امام علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’بہشت میں ایک درجہ ایسا ہے کہ اس درجے میں کوئی شخص بلا میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں پہنچ سکتا اور یہ بھی فرمایا کہ اگر مومن کو معلوم ہو جائے کہ اس کی مصیبتوں کے مقابلے میں ثواب کیسے کیسے ہیں تو اس بات کا آرزومند ہو کہ اس کا بدن قینچی سے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے‘‘۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

’’خداوند عالم مومن کے لیے بلاؤں کا تحفہ اس طرح بھیجتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے اہل وعیال کے لیے سفر سے تحفے بھیجا کرتا ہے اور اسے دنیا سے پرہیز کرنے کا اسی طرح حکم دیتا ہے جس طرح طبیب بیمار کو ان چیزوں کے پرہیز کی تاکید کرتا ہے جس سے نقصان کا احتمال ہے‘‘۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

’’ایک شخص نے جناب رسول خداؐ کی دعوت کی اور اپنے مکان پر بلایا جب حضرتؐ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ اس کی مرغی نے دیوار پر انڈا دیا اور وہ انڈا وہاں سے پھسل کر ایک کھونٹی پر جو دیوار میں گڑی ہوئی تھی رک گیا نہ تو نیچے ہی گر نہ ٹوٹا آنحضرتؐ نے تعجب فرمایا اس شخص نے عرض کی کہ آپ اس پر کیا تعجب فرماتے ہیں میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے آپ کو حق پر مبعوث کیا ہے کہ میرا آج تک کبھی کوئی نقصان نہیں ہوا یہ سن کر آنحضرتؐ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور اس کا کھانا نہ کھایا اور فرمایا کہ جس شخص کا کوئی نقصان نہیں ہوا اس سے نیک نیکی کی کوئی امید نہیں‘‘۔

❁ امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

’’خدا مومن کو ہر بلا میں مبتلا کرتا ہے اور ہر قسم کی موت سے اسے مارتا ہے مگر

اس کی عقل کبھی زائل نہیں کرتا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت ایوبؑ کے مال و اہل عیال کو شیطان نے نقصان پہنچایا لیکن آپ کی عقل پر تسلط نہ کر پایا' یہ صرف اس لیے ہوتا ہے کہ بندہ مومن کو اس عقل کے ذریعہ سے خدا کی واحدنیت کی معرفت حاصل رہے''۔

❁ امام علیہ السلام سے منقول ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اگر تکلیف سے مومن کے دل میں ذرا بھی شکایت پیدا نہ ہوتی تو کافروں کا تو کبھی سر بھی نہ دکھا کرتا''۔

۲- پچھنے لگوانے' ناک میں دوا ڈالنے کے آداب

❁ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں:

''اتوار کے روز پچھنے لگوانا ہر بیماری کے لیے مفید ہے''۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

''پچھنے لگوانے سے جسم صحت پاتا ہے اور عقل مضبوط ہوتی ہے یہ بھی فرمایا ہے کہ بدھ کے دن پچھنے نہ لگواؤ کہ وہ دن نحس ہے''۔

❁ حضرت رسولؐ خدا ارشاد فرماتے ہیں:

''زیادہ شفاء دو چیزوں میں ہے پچھنے لگوانے میں اور شہد کھانے میں یہ بھی فرمایا کہ پچھنے لگوانے کی عادت بہت اچھی عادت ہے آنکھوں کا نور بڑھتا ہے اور امراض دور ہو جاتے ہیں''۔

❁ جناب رسولؐ خدا نے فرمایا:

''سر میں پچھنے لگوانا موت کے سوا تمام بیماریوں کا علاج ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب پچھنے لگوانا چاہیں تو آیۃ الکرسی پڑھ لیں' یہ بھی فرمایا کہ ''سر میں پچھنے لگوانا دیوانگی' برص' جزام اور دانتوں کے درد کے لیے مفید ہے''۔

نیز (آنکھوں کے آگے) دھند' درد سر اور زیادتی نیند کے لیے بھی مفید ہے یہ

بھی فرمایا: ''جب بچہ مہینے کا ہو جائے تو مہینے کے مہینے اس کی گدی میں پچھنے لگوایا کریں کہ اس سے زائد رطوبت خشک ہوتی ہے اور حرارت فضول سر اور بدن سے خارج ہو جاتی ہے''۔

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے درد جگر کی شکایت کی

آپ نے فرمایا: ''پاؤں کی فصد کھلواؤ''

ایک شخص نے خارش کی شکایت کی اس سے ارشاد فرمایا کہ

''تین مرتبہ دونوں پاؤں میں پشت پا اور ٹخنوں کے درمیان پچھنے لگواؤ''۔

۳- علاج کی قسمیں جو آئمہ سے وارد ہوئیں اور اطبا سے رجوع کرنے کا جواز

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''جتنے طریقے علاج کے تم لوگوں میں رائج ہیں سب سے اچھے یہ چار ہیں' حقنہ کرانا' ناک میں دوا ڈالنا' پچھنے لگوانا' حمام میں جانا''۔

❁ فقہ الرضا میں ہے:

''فاقہ تمام علاجوں کا نچوڑ ہے اور معدہ تمام بیماریوں کا گھر اور ہر جسم کو وہی چیزیں دو جن کا اسے عادی کر دیا ہے یہ بھی فرمایا جہاں تک طبیعت مرض کو برداشت کر سکے دوا سے بچو نیز فرمایا:

''جس وقت بھوک لگے کھانا کھاؤ' جب پیاس لگے پانی پی لو' جب پیشاب آئے تو کر لو جب تک ضروری نہ سمجھو حقوق زوجیت ادا نہ کرو' جب نیند آئے سو جاؤ جب تک ان ہدایات پر عمل کرتے رہو گے صحت بالکل ٹھیک رہے گی''۔

❁ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ جب تک مرض کا مقررہ وقت پورا نہیں ہوتا دوا کو اثر کرنے سے روک دیتا ہے' جب وقت پورا ہو جاتا ہے دوا کو اثر کرنے کی اجازت مل جاتی ہے اور اس دوا سے آرام آ جاتا ہے کہ اس وقت مقررہ میں دعا یا خیرات یا اور نیک کاموں کی

وجہ سے اللہ تعالیٰ کمی کر دے اور دوا کو تاثیر کی اجازت دے دے''۔

فرمایا کہ ''شہد میں ہر مرض کے لیے شفاء ہے اور جو شخص ہر روز نہار منہ ایک انگلی بھر کھا لیا کرے اس کا بلغم بھی دور ہو جاتا ہے اور سودا بھی جاتا رہے گا ذہن بھی صاف ہو جائے گا اور حافظہ بھی قوی ہو گا اور اگر کندر کے ساتھ کھا کر ٹھنڈا پانی پیئے تو حرارت کو سکون ہو گا صفرا کو آرام آ جائے گا کھانا ہضم ہونے لگے گا''۔

فرمایا: ''اگر کچھ تدبیریں جسم کو صحت مند بنانے کی ہیں تو یہ ہیں مالش کرنا' ملائم کپڑے پہننا' خوشبو لگانا' اور حمام میں نہانا' ان میں سے مالش تو وہ چیز ہے کہ اگر مردہ بھی زندہ ہو جائے تو کچھ تعجب نہیں''۔

فرمایا: صدقہ آسمانی بلاؤں کو رفع کرتا ہے اور قضاؤں کو ٹال دیتا ہے جیسے بیماری کو دعا۔

فرمایا: پرہیز اور فاقے کی حد چودہ دن ہیں اور پرہیز سے یہ مراد کبھی نہیں ہے کہ جس چیز سے پرہیز ہے وہ بالکل نہ کھائی جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ تھوڑی تھوڑی کھائی جائے۔

فرمایا ''بیماری اور تندرستی انسان کے جسم میں اسی طرح ہیں جس طرح دو دشمن ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہوتے ہیں جب تندرستی غلبہ پاتی ہے بیمار کو ہوش آ جاتا ہے' بھوک لگتی ہے اس لیے بہتر ہے کہ جس وقت بیمار کھانا مانگے تو دے دو شاید اس کے لیے اس میں شفا ہو''۔

فرمایا کہ قرآن مجید میں ہر بیماری کے لیے شفاء ہے بہتر ہے کہ تم اپنے مریضوں کا علاج صدقے سے کرو اور حصول شفا کے لیے قرآن مجید پڑھو۔ کیونکہ جس شخص کو قرآن مجید سے شفاء نہ ہو اس کو اور کسی چیز سے شفا نہیں ہو سکتی۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اکثر درد اور بیماریاں صفرا کے غلبہ اور جلے ہوئے خون اور بلغم کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے انسان کو چاہیے کہ اپنی صحت و سلامتی کے لیے کوشش کرے''۔

❁ حضرت رسولؐ خدا ارشاد فرماتے ہیں:

''اپنے مریضوں کا علاج صدقے سے کرو کہ بڑی بڑی بلاؤں کو ٹال دیتا ہے اور بہت صدقہ دینے والا ذلت و خواری اور خرابی کی موت نہیں مرتا''۔

❁ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا:

''میرے بال بچے وغیرہ ملا کر ہم سب دس آدمی ہیں اور سب کے سب بیمار ہیں'' آپ نے فرمایا: ''سب سے بہتر علاج صدقہ ہے کیونکہ صدقے سے بہتر اور جلدی کوئی چیز فائدہ نہیں پہنچاتی''۔

❁ ایک بوڑھے آدمی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

''مجھے ایک مرض ہے اور حکیموں' طبیبوں نے اس کے لیے شراب تجویز کی ہے اور میں پیتا بھی ہوں'' حضرتؑ نے فرمایا: ''تو پانی ہی کو اس کے بجائے کیوں نہیں استعمال کرتا جس کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ہر شے کو پانی سے زندہ کیا'' عرض کیا ''مجھے موافق نہیں'' فرمایا ''شہد کیوں نہیں کھاتا جس سے خدا نے تمام آدمیوں کے لیے موجب شفا قرار دیا ہے'' عرض کیا: ''میسر نہیں آتا'' فرمایا ''دودھ کیوں نہیں پیتا جس سے تیرے گوشت و پوست کی پرورش ہوتی ہے'' عرض کیا: ''میری طبیعت کو موافق نہیں'' فرمایا ''تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھے شراب پینے کی اجازت دے دوں خدا کی قسم ایسا کبھی نہ ہو گا''۔

❁ آپؑ نے فرمایا:

''بیمار کو چلنا پھرنا نہیں چاہیے کہ اس سے مرض زیادتی کے ساتھ لوٹ آتا ہے''۔

❁ کسی شخص نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کی:

''معالج حضرات ہمارے مریضوں کو پرہیز کا حکم دیتے ہیں''

فرمایا: ''ہم اہل بیتؑ سوائے کھجور کے اور کسی چیز کا پرہیز نہیں کرتے''۔

یہ بھی فرمایا کہ ''ہم اپنا علاج سیب اور ٹھنڈے پانی سے کرتے ہیں'' پھر عرض کیا: ''کھجور سے پرہیز کیوں کیا جاتا ہے؟'' فرمایا ''اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت رسول خداؐ نے جناب امیر علیہ السلام کو بیماری کی حالت میں کھجور سے پرہیز کرنے کو حکم دیا تھا''۔

❁ لوگوں نے امام علیہ السلام سے پوچھا:

''بیمار کو کتنے روز پرہیز کرنا چاہیے؟'' فرمایا ''دس دن'' دوسری روایت میں ہے کہ ''گیارہ دن'' ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ''سات دن سے زیادہ پرہیز سے کچھ نفع نہیں ہوتا''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

''پرہیز اسے نہیں کہتے کہ اس چیز کو بالکل نہ کھاؤ بلکہ کھاؤ مگر کم کھاؤ''۔

❁ حضرت موسیٰ ابن عمران نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا:

''پروردگار بیماری اور تندرستی کس کے ہاتھ میں ہے؟'' خطاب ہوا کہ ''میرے ہاتھ میں...'' عرض کیا: ''پھر حکیم کیا کرتے ہیں'' فرمایا: ''لوگوں کا دل خوش کر دیتے ہیں''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا:

''میرا مرض ایک عیسائی طبیب سے متعلق ہے اس کے پاس علاج کرانے جاتا ہوں اسے سلام بھی کرنا پڑتا ہے اور دعائیں بھی دینی پڑتی ہیں'' فرمایا ''کوئی فرق نہیں تیری دعا اور سلام اسے کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی''۔

❁ فرمایا ''جب تک ممکن ہو ڈاکٹروں' حکیموں سے معالجے کے لیے رجوع نہ کرو کیونکہ معالجے کی عادت عمارت کی تعمیر کے مانند ہے کہ وہ تھوڑی تھوڑی ہو کر بہت ہو جاتی ہے''۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب تک مرض صحت پر غالب نہ آجائے کسی مسلمان کے لیے دوا کرنا

مناسب نہیں ہے''۔

❁ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا:

''آیا یہودی اور نصرانی ڈاکٹروں' طبیبوں سے علاج کروا سکتے ہیں؟ فرمایا ''کوئی حرج نہیں ہے شفاء تو خدا کے ہاتھ ہے''۔

❁ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا:

''آدمی دوا پیتا ہے کبھی تو وہ مر جاتا ہے اور کبھی اچھا ہو جاتا ہے مگر اکثر اچھا ہی ہوتا ہے (اس کی وجہ کیا ہے؟) فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے دوا پیدا کی ہے اور شفاء بھی اس کے ہاتھ میں ہے اور کوئی بیماری اس نے ایسی پیدا نہیں جس کی دوا نہ ہو بہتر ہے کہ دوا پیتے وقت خدا کا نام لیا جائے (یعنی محض دوا پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اس سے بھی اعانت طلب کرے جس کے قبضہ قدرت میں مرض کا بھیجنا دوا میں تاثیر بخشنا، صحت عطا فرمانا ہے)''۔

❁ جناب صادق آل محمدؐ ارشاد فرماتے ہیں:

''پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبرؑ بیمار ہو گئے انہوں نے کہا کہ میں دوا نہ کروں گا جس نے مجھے بیمار کیا ہے وہی تندرست بھی کر دے گا اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ جب تک تم علاج نہ کرو گے میں شفا نہ دوں گا''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''کوئی دوا ایسی نہیں ہے جو بدن میں کوئی نہ کوئی مرض نہ پیدا کر دے اور اس تدبیر سے زیادہ مفید کوئی تدبیر نہیں ہے کہ جب تک مجبوری نہ دیکھے نظام جسمانی میں دست اندازی نہ کرے''۔

۴- مختلف قسم کے بخار اور ان کے علاج

❁ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

''بخار جہنم کے بخارات ہیں اس کی حرارت کو ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کرو''۔

فرمایا ''بخار کے دفعیہ کے لیے دعا اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ کوئی چیز نفع بخش

نہیں''۔

❁ مفضل بیان کرتے ہیں:

''میں حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں گرمی کے موسم میں گیا حضرتؑ کو بخار تھا کیا دیکھتا ہوں کہ امام علیہ السلام کے سامنے تازہ سیبوں کا ایک ٹرے بھرا پڑا ہے' میں نے عرض کیا: مولاؑ! لوگ تو سیب کو بخار کے لیے اچھا نہیں جانتے آپ نے فرمایا ''نہیں یہ تو بخار کو دور کرتے اور حرارت کو کم کرنے والا ہے''۔

❁ حضرت مام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''بدن میں خارش کا ہونا' نیند زیادہ آنا' سر کا درد' پھوڑے پھنسیاں زیادتی خون کی علامت ہیں''۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''بخار کی حرارت کو بنفشہ سے اور موسم گرما میں ٹھنڈا پانی بدن پر ڈالنے سے ختم کرو'' یہ بھی فرمایا کہ ''ہم اہل بیتؑ کا ذکر بخار اور ہر قسم کے مرض سے شفاء کا اور شیطانی وسوسوں سے خلاصی کا موجب ہوتا ہے'' یہ بھی فرمایا کہ ''بارش کا پانی پیو کہ وہ پیٹ کو صاف کر دیتا ہے اور ہر قسم کے امراض کو دور کرتا ہے''۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کسی شخص سے پوچھا کہ

''تم اپنے مریضوں کا علاج کن کن چیزوں سے کرتے ہو؟'' عرض کیا: ''کڑوی کڑوی دوائیں پلاتے ہیں'' فرمایا ''جب کوئی بیمار ہو چینی پانی میں گھول کر پلا دیا کرو جس خدا میں یہ قدرت ہے کہ کڑوی دوا سے شفا دیتا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ میٹھی سے شفا دے دے''۔

❁ حضرت امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''بخار کا علاج تین چیزوں سے کرنا چاہیے قے' پسینہ' اسہال''۔

❁ ابراہیم جعفی سے منقول ہے:

''میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر چوتھیا

بخار کی شکایت کی۔ فرمایا: ''مصری یا چینی پیس کر پانی میں ڈال لو اور نہار منہ جب پیاس لگے اس میں سے پی لو' اس ہدایت پر عمل کرنے سے بہت جلد آرام آ گیا''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے تیسرے دن کے پرانے بخار کے لیے یہ علاج ارشاد فرمایا:

''کالے دانے یعنی کلونجی کو شہد میں ملا کر تین انگلیاں چاٹ لیا کرو کیونکہ یہ دونوں چیزیں مفید ہیں'' شہد کے بارے تو خدا فرماتا ہے کہ ''وہ لوگوں کے لیے شفاء ہے'' اور کلونجی کے لیے پیغمبر اسلامؐ فرماتے ہیں ''اس میں سوائے موت کے ہر بیماری کے لیے شفاء ہے''۔

❁ کئی معتبر ترین احادیث میں متعدد بار آیا ہے:

''کوئی بیمار اور تکلیف میں مبتلا شخص ایسا نہیں ہے جس پر ستر مرتبہ **الحمد** پڑھی جائے اور اس کی بیماری اور درد میں سکون نہ ہو جائے''۔

❁ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی:

''مجھے ایک مہینے سے بخار ہے طبیبوں اور حکیموں نے جو جو بتایا اس پر میں نے عمل کیا لیکن بخار سے آرام نہ آیا'' حضرتؑ نے فرمایا ''اپنے پیراہن کے بند کھول کر سر گریبان میں ڈال کر اذان و اقامت کہہ کر کے سات مرتبہ سورہ **الحمد** پڑھو'' وہ شخص بیان کرتا ہے کہ ''اس عمل کے کرتے ہی بخار ایسے جاتا رہا جیسے میں قید سے چھوٹ گیا''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک صاحبزادہ بیمار ہو گیا آپ نے حکم دیا:

''دس مرتبہ **یا اللہ یا اللہ** کہو کیونکہ کوئی بندہ مومن ایسا نہیں کہ وہ دس مرتبہ خدا کو پکارے اور اللہ تعالیٰ اسے لبیک کہہ کے جواب نہ دے'' جس کا مطلب یہ ہے کہ ''اے میرے بندے میں تیری استدعا کو سننے کو موجود ہوں کہہ کیا کہتا ہے اس وقت

اپنی حاجت بیان کرے‘‘۔

❁ امام علیہ السلام کا ایک اور فرمان ہے:

’’جس شخص کو کوئی مرض لاحق ہو سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے تو اسے آرام آجائے گا اور اگر پھر بھی آرام نہ آئے تو ستر مرتبہ پڑھے میں ضامن ہوں کہ اس مرتبہ اسے ضرور آرام ہو جائے گا‘‘۔

❁ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے شکایت کی:

’’مجھے بہت دنوں سے بخار آتا ہے کسی طرح آرام نہیں ہوتا‘‘ فرمایا ’’ایک برتن پر آیۃ الکرسی لکھ کر اسے دھو کر پیا کرو‘‘۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا کوئی بیٹا بیمار ہو گیا۔ حضرتؑ نے فرمایا‘ یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اشفِنِی بِشِفَائِکَ دَوَادِنِی بِدَوَائِکَ وَعَافِنِی مِن لَلَائِکَ فَاِنِّی عَبدُکَ وَابنُ عَبدِکَ

یعنی ’’یا اللہ! تو مجھے اپنی شفاء سے آرام اور اپنی دوا سے میرا علاج کر اور مصیبت سے مجھے نجات دے بلا شبہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں‘‘۔

❁ چوتھیا بخار کے لیے منقول ہے:

’’اس آیت کو لکھ کر بیمار کے بازو یا گلے میں باندھے:

یَا نَارُ کُونِی بَردًا وَّسَلَامًا عَلٰٓی اِبرٰھِیمَ

یعنی ’’آگ ابراہیمؑ کے لیے ٹھنڈی ہو جا اور وہ ہر طرح صحیح و سالم رہیں‘‘۔

۵- جامع دعائیں اور مفید دوائیں

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

’’جس شخص کو کوئی درد ہو اسے چاہیے کہ درد کی جگہ پر اپنا داہنا ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّی حَقًّا لَا اُشرِکُ بِہٖ شَیئًا اَللّٰھُمَّ اَنتَ لَھَا وَلِکُلِّ عَظمَۃٍ

فَفَرِّجھَا عَنِّی

’’یعنی اللہ میرا پروردگار برحق ہے جس کا شریک میں کسی شے کو نہیں قرار دے سکتا۔ یا اللہ ہر بزرگی تیرے لیے ہے اور اس عضو کو آرام دینا تیرا ہی کام ہے اس تکلیف کو مجھ سے دور فرما‘‘۔

❁ امام علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

’’ہر بیماری کے لیے یہ دعا پڑھیں:

یَا مُنزِلَ الشِّفَآءِ وَمُذھِبَ الدَّآءِ اَنزِل عَلٰی مَابِی مِن دَآءٍ شِفَآءً

’’یعنی شفا کرنے والے اور اے بیماری کو دور کرنے والے جو بیماری میرے جسم میں ہے اس کو شفا عنایت فرما‘‘۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

’’جس شخص کو درد ہو تو اسے چاہیے کہ درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر خلوص نیت سے یہ آیت پڑھے خواہ مرض کیسا ہی ہو‘ خدا آرام دے گا:

وَنُنَزِّلُ مِنَ القُراٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّرَحمَۃٌ لِّلمُؤمِنِینَ وَلَا یَزِیدُ الظّٰلِمِینَ اِلَّا خَسَارًا

’’یعنی ہم نے قرآن میں بعض ایسی چیزیں نازل کی ہیں جو مومنین کے لیے رحمت اور موجب شفا ہیں‘ مگر خدا ظالموں کی ترقی‘ فقط نقصان ہی میں کرتا ہے‘‘۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

’’ایک دوا جبرائیل علیہ السلام جناب رسول خداؐ کے لیے لائے تھے اس کی ترکیب یہ ہے کہ دو سیر لہسن مقشر پتیلی میں ڈال کر دو سیر تازہ گائے دودھ اوپر سے ڈال کر ہلکی آنچ پر اتنا جوش دیں کے لہسن ہی لہسن رہ جائے پھر دو سیر گائے کا گھی اس میں ڈال کر اتنی دیر جوش دیں کہ سب اس میں کھپ جائے پھر سات ماشہ بابونہ اس میں ڈال کر چمچے سے خوب ہلائیں پھر ایک مٹی کے برتن میں نکال کر منہ خوب بند کر کے جو کے کھتے میں یا صاف مٹی کے ڈھیر میں گاڑ دیں اور گرمی کے موسم میں دفن کرنا

چاہیے اور جاڑے کے موسم میں نکال لیں صبح کے وقت ایک اخروٹ کے برابر اس دوا کا کھانا ہر بیماری کے لیے بے حد مفید ہے"۔

❁ اسماعیل ابن فضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں خرابی معدہ اور کھانا ہضم نہ ہونے کی شکایت کی:

"آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو وہ شربت کیوں نہیں پیتا جو ہم پیتے ہیں اس سے کھانا بھی ہضم ہو جاتا ہے پھر اس کی ترکیب اس طرح بیان فرمائی سوا تین سیر مویز منقی لیں اور اس کو خوب دھو کر ایک برتن میں ڈال کر اتنا بھریں کہ منقی کے اوپر تک آ جائے اگر سردی کا موسم ہو تو تین رات دن اور اگر گرمی کا موسم ہو تو ایک رات دن بھیگا رہنے دیں اس کے بعد مل کر چھان کے صاف شدہ پانی ایک پتیلے میں ڈال کر اتنی دیر جوش دیں کہ دو تہائی کم ہو جائے ایک تہائی باقی رہے پھر پاؤ بھر صاف شدہ شہد اس میں ڈال کر اتنی دیر آگ پر رکھیں اور پاؤ بھر گھٹ جائے اس کے بعد سونٹھ، خولنجان، دارچینی، زعفران، لونگ، رومی مصطگی (ہر ایک کا وزن تین ماشہ) ہم وزن لے کر کوٹ لیں اور باریک کپڑے کی تھیلی میں کر کے پتیلی میں ڈالیں اور اس قدر ٹھہریں کہ اس دوا کو چند مرتبہ جوش آ جائے اس کے بعد پتیلے کو نیچے اتار لیں جب ٹھنڈا ہو جائے صاف کر کے رکھ لیں اور صبح و شام تھوڑا تھوڑا پی لیا کریں اور راوی حدیث کہتا ہے کہ اس کے مطابق عمل کرنے سے میرا مرض جاتا رہا"۔

۶ - دردِ سر، زکام، مرگی، دیوانگی اور آسیب وغیرہ کا علاج

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اگر کسی شخص کے سر میں درد ہو یا پیشاب بند ہو گیا ہو تو درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ کہے:

اُسْکُنْ سَکَنْتُکَ بِالَّذِی سَکَنَ لَهُ مَا فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ

"یعنی رک جا میں نے روک دیا تجھ کو اس کے نام سے جس کی وجہ سے شب و

روز سب چیزیں قائم ہیں اور وہ سب باتیں سننے والا اور سب کا حال جاننے والا ہے"۔

فرمایا کہ "دردِ سر کے دفعیہ کے لیے ہاتھ سر پر پھیرتا جائے اور سات مرتبہ یہ پڑھے:

اَعُوذُ بِاللّٰهِ الَّذِی سَکَنَ لَهُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ

"یعنی میں اس اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کی وجہ سے خشکی وتری اور آسمان و زمین کی تمام چیزیں برقرار ہیں اور وہ ہر بات کو سنتا اور ہر چیز کو جانتا ہے"۔

❁ ایک شخص نے جناب صادق آل محمدؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی:

"مجھے سفر کا اکثر اتفاق ہوتا ہے اور اکثر خوفناک مقامات پر گزر ہوتا ہے مجھے کوئی ایسی چیز تعلیم فرما دیجئے کہ ڈر نہ لگا کرے"۔

حضرت نے فرمایا: "جب تمہارا ایسی جگہ پر گزر ہو تو سر پر ہاتھ رکھ کر بلند آواز سے یہ پڑھ دیا کرو:

اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ کَرْهًا وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ

"یعنی کیا تم دین خدا کے سوا کسی اور دین کے خواستگار ہو حالانکہ آسمان و زمین کی تمام چیزیں بخوشی یا زبردستی اس کی خدائی کو تسلیم کر چکی ہیں اور تم سب کی بازگشت بھی خدا ہی کی طرف ہے"۔

❁ وہ شخص بیان کرتا ہے کہ "ایک مرتبہ میں ایک ایسے جنگل میں پہنچا جس میں لوگ کہتے ہیں کہ جن بہت ہیں اور میں نے یہ بھی کہتے سنا کہ اس کو پکڑ لو ڈر کی وجہ سے میں یہ آیت پڑھنے لگا اتنے میں کیا سنتا ہوں کہ ایک اور شخص کہتا ہے کہ بھلا میں اسے کیسے پکڑوں سنتے نہیں ہو یہ تو وہ آیت کریم پڑھ رہا ہے"۔

❁ امام علیہ السلام سے کسی شخص نے شکایت کی:

میرا ایک ہی لڑکا ہے اسے کبھی تو جن ستاتا ہے اور کبھی ام الصبیان۔ تو بت یہ

پہنچی کہ سب گھر والے اس کی زندگی سے مایوس ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ "کسی برتن پر سات دفعہ مشک و زعفران سے سورہ حمد لکھو اور اسے پانی سے دھو کر ایک مہینے تک وہی پانی بچے کو پلاؤ' راوی کہتا ہے کہ وہ تکلیف پہلی ہی مرتبہ کے پلانے سے جاتی رہی"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

'جس شخص کو جن نے دبا لیا ہو اس پر سورہ حمد' قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق ہر ایک دس دس مرتبہ پڑھیں اور یہی تینوں سورتیں ایک برتن میں مشک و زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر اسے پلائیں اور مومنوں کے وضو اور غسل کے پانی سے اسے نہلائیں"۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک شخص کو مرگی میں مبتلا دیکھا پانی کا ایک پیالہ طلب فرما کر اس پر سورہ الحمد قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق پڑھا اور پھر وہ پانی اس کے سر اور منہ پر چھڑک دیا اسے ہوش آ گیا"۔

❁ حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں:

"اگر کسی شخص کے گھر میں جن پتھر پھینکتے ہوں تو صاحب خانہ کو چاہیے کہ اس پتھر کو اٹھا کر یہ کہے: حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی اَسْمَعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَآءَ اللّٰہِ مُنْتَھٰی یعنی "اللہ میرے لیے کافی ہے۔ اللہ ہر شخص کی دعا سننے والا ہے' اللہ کے سوا اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو انتہا قرار دی جائے"۔

❁ حضور اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے:

"دردِ سر کے لیے دھنیا کا تیل ناک میں ٹپکائیں"۔

❁ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر دردِ سر کی شکایت کی:

آپ نے فرمایا: "حمام میں جاؤ مگر پانی (حوض) میں داخل ہونے سے پہلے سات پیالے پانی کے سر پر ڈال لیں اور ہر مرتبہ بسم اللہ کہتے جائیں"۔

❁ ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے شکایت کی:

"مجھے اپنے سر میں اتنی ٹھنڈک معلوم ہوتی ہے کہ اگر ہوا لگ جائے تو اس بات کا خوف ہے کہ غش آ جائے گا حضرتؑ نے فرمایا کہ کھانے کے بعد ناک میں روغن عنبر اور روغن چنبیلی کے چند قطرے ڈال لیا کرو"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے:

"اولاد آدمؑ میں سے کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس میں دو رگیں نہ ہوں ان میں سے ان دو کے ایک رگ سر میں ہے جس کی حرکت سے جذام پیدا ہوتا ہے اور دوسری جسم میں جس کی حرکت سے سفید داغ پیدا ہوتے ہیں جب سر کی رگ کو حرکت ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ زکام کو اس پر مسلط فرماتا ہے کہ وہ مواد سر کو رفع کرے اور جب بدن کی رگ کو حرکت ہوتی ہے خداوند عالم اس پر پھوڑے پھنسیوں کو مسلط فرماتا ہے کہ وہ مواد جسم سے نکال دیں لہٰذا جس شخص کو زکام ہو جائے یا پھوڑے پھنسیاں نکل آئیں تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے"۔

فرمایا "زکام خدا کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جو وہ مواد جسم کے ہر طرف کرنے کے لیے بھیجتا ہے"۔

۷۔ سر، آنکھ اور گلے کی بیماریوں کے علاج

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"جس شخص کی آنکھیں دکھتی ہوں اسے چاہیے کہ پورے اعتقاد سے آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے ضرور آرام آ جائے گا"۔

❁ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے نظر کی کمزوری کی شکایت کی اور عرض کیا: "میری نظر اتنی کمزور ہو گئی ہے کہ رات کو مجھے کچھ نہیں سوجھتا" فرمایا: تم آیۃ

اَللّٰہُ نُورُ السَّمٰوٰتِ والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیھا مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانھا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتھا یضی ولولم تمسہ نار نور علٰی نور

يهدى الله لنوره من يشاء ويضرب الله الامثال للناس والله بكل شئی علیم

یعنی ''خدا تو سارے آسمان اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثل ایسی ہے جیسے ایک طاق (سینہ) ہے جس میں ایک روشن چراغ (علمِ شریعت) ہو اور چراغ ایک شیشے کی قندیل (دل) میں ہو (اور) قندیل (اپنی تڑپ) گویا ایک جگمگاتا ہوا روشن ستارہ (وہ چراغ) زیتون کے ایسے مبارک درخت (کے تیل) سے روشن کیا جائے جو نہ مشرق کی طرف ہو نہ مغرب کی طرف میدان میں اس کو تیل (ایسا شفاف ہو کہ) اگرچہ آگ اسے چھوئے بھی نہیں تاہم ایسا معلوم ہو کہ آپ ہی آپ روشن ہو جائے گا (غرض ایک نور نہیں بلکہ) نور پر نور کی چھوٹ پڑ رہی ہے خدا اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اور خدا لوگوں کے (سمجھانے والے) لیے مثالیں بیان کرتا ہے اور خدا تو ہر چیز سے خوب واقف ہے''۔ یہ آیات کسی برتن پر چند مرتبہ لکھ کر اور پانی سے اسے دھو کر ایک شیشی میں رکھ چھوڑیں اور ایک سو سلائی اس میں سے بھر کر آنکھوں میں لگاؤ۔ راوی کہتا ہے کہ سو سلائیاں نہ لگانے پایا تھا کہ میری بینائی لوٹ آئی''۔

❁ ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں دانتوں کے درد کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا: ''راتوں کو اس درد کی وجہ سے چین نہیں آتا فرمایا: ''جس وقت درد معلوم درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر سورہ الحمد اور سورہ قل ھو اللہ احد پڑھ کر یہ آیت پڑھ لینا: وَتَرَى الجِبَالَ تَحسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ صُنعَ اللّٰهِ الَّذِي اَتقَنَ كُلَّ شَيءٍ اِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفعَلُونَ یعنی تو دیکھے گا پہاڑ کو اس گمان کے ساتھ کہ وہ ساکن ہے مگر وہ اس طرح چلتا ہوگا جس طرح بادل چلتا ہے خدا کی کارسازی ہے جس نے ہر چیز کو اس کی ضرورت کے مطابق بنایا ہے اور تمہاری تمام کاروائیوں سے وہ واقف ہے''۔

داڑھ کے درد کے لیے ایک لوہے کی کیل لے کر سورہ حمد اور معوذتین ہر ا ا

تین تین مرتبہ پڑھیں اور پھر یہ پڑھیں: مَن يُحيِي العِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ يَا ضِرسَ (فلاں ابن فلاں) اَكَلتَ بِالحَارِّ وَالبَارِدَ اَفَبِالحَارِّ تَسكُنِينَ اَمْ بِالبَارِدِ تَسكُنِينَ وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ العَلِيمُ شَدَدتُّ دَآءَ هٰذَا الضِّرسِ مِن (فلاں ابن فلاں) بِسمِ اللّٰهِ یعنی جو گلی سڑی ہڈیوں کو زندہ کر دیتا ہے اے فلاں بن فلاں کی داڑھ تو نے گرم و سرد دونوں کو کھا لیا اب یہ بتا کہ تجھے گرم سے سکون ہوتا ہے یا سرد سے، حالانکہ شب و روز میں ہر چیز کو سکون پروردگار عالم کے حکم سے ہوتا ہے اور وہ ہر بات کو سننے والا اور جاننے والا ہے۔ میں نے فلاں ابن فلاں کی داڑھ کا درد خدائے بزرگ کے نام باندھ دیا''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''مسواک کرنے سے آنکھوں سے پانی آنا موقوف ہو جاتا ہے اور روشنی بڑھتی ہے''۔

❁ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا تھا:

''ہلیلہ زرد ایک عدد فلفل سات عدد باریک پیس کر پکا لو اور پھر آنکھوں میں لگا لو''۔

❁ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آنکھ کی سفیدی کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کی:

''میرے جوڑ جوڑ میں درد رہتا ہے اور دانتوں میں بھی تکلیف رہتی ہے'' حضرتؑ نے ارشاد فرمایا ''تم یہ تین دوائیں لے لو فلفل، دار فلفل سات سات ماشہ، صاف ستھرا نوشادر ساڑھے تین ماشہ پھر ان تینوں چیزوں کو ملا کر خوب پیس کر ریشمی کپڑے میں چھان لو پھر دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیں لگا کر ایک گھنٹہ بھر صبر کرو اس عرصہ میں سفیدی بھی برطرف ہو جائے گی اور آنکھ میں جو زائد گوشت بڑھ گیا ہے وہ بھی دور ہو جائے گا اور درد کو بھی سکون ملے گا اس کے بعد آنکھوں کو ٹھنڈے پانی سے دھو کر معمولی سرمہ لگاؤ''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جب آنکھوں کے متعلق کوئی شکایت ہو تو مچھلی کھانے سے نقصان ہوتا ہے اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر آنکھوں پر ملنے سے آشوب چشم نہیں ہونے پاتا اسی طرح جمعرات اور جمعہ کو ناخن اور بال کٹوانے سے آنکھیں دکھنے سے محفوظ رہتی ہیں''۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

''مٹھی بھر تل اور اس قدر رائی دونوں کو لے کر علیحدہ علیحدہ کوٹ لیں پھر دونوں کو ملا کر تیل نکال لیں اور اس تیل کو ایک شیشی میں بھر کر اس کے منہ کو بند کر کے چھوڑ دیں بوقت ضرورت اس تیل کے دو قطرے کان میں ڈال کر روئی رکھ لیں تین دن کے استعمال سے آرام آ جائے گا''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''گلے کے درد کے لیے دودھ پینے سے زیادہ نفع بخش کوئی چیز نہیں ہے''۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''عیسیٰ علیہ السلام کا ایک شہر سے گزرا ہوا آپ نے دیکھا کہ تمام لوگوں کے چہرے زرد اور آنکھیں نیلی ہیں اہل شہر نے آپؑ سے مرض کی شکایت کی آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ گوشت کو دھو کر نہیں پکاتے اس کے بعد لوگوں نے گوشت دھو کر پکانا شروع کیا تو ان کی بیماری جاتی رہی''۔

❁ امام علیہ السلام سے منقول ہے:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک اور شہر سے گزر ہوا دیکھا کہ وہاں کے لوگوں کے دانت گرے ہوئے اور منہ سوجے ہوئے ہیں فرمایا کہ تم سوتے وقت منہ ڈھانپ کے نہ سویا کرو بلکہ کھلا رکھا کرو اس ہدایت پر عمل کرنے سے ان لوگوں کی بیماری زائل ہو گئی''۔

۸- ہاتھ پاؤں یا بدن کا پھٹنا' زخم مسے' پھوڑے پھنسیاں جزام' برص وغیرہ

❁ مکارم الاخلاق میں مندرجہ ذیل نقش چیچک کے دفعیہ کے لیے لکھا ہے:

جب یہ مرض پھیلا ہوا ہو تو اس تعویذ کو لکھ کر بچوں کے گلے میں باندھ دینا چاہیے انشاءاللہ چیچک سے محفوظ رہیں گے اور اگر نکلی تو بہت کم مگر لکھنے میں ترتیب اعداد کا خیال بہت ضروری ہے۔

۷۸۶

۱۳	۲	۳	۱۶
۸	۱۱	۱۰	۵
۱۲	۷	۶	۹
۱	۱۴	۱۵	۴

❁ حضرت امام جعفر صادقؑ سے ان پھنسیوں اور گرمی دانوں وغیرہ کے بارے میں جو اکثر نکل آتے ہیں منقول ہے:

''جب وہ نکل آئیں کلمہ کی انگلی ہر ایک کے اردگرد پھیریں اور سات مرتبہ یہ پڑھیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ یعنی سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اللہ بردبار اور صاحب کرم ہے چھ مرتبہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ انگلی اس کے اردگرد پھرتے رہیں اور ساتویں مرتبہ انگلی اس پھنسی پر رکھ کر زور سے دبا دیں''۔

❁ فرمایا: پھنسیاں و گرمی دانے وغیرہ اکثر خون کی خرابی کی وجہ سے نکلتے ہیں جب فاسد خون کا زور ہوتا ہے وہ بدن سے خارج ہونے کے لیے جلد میں سے راستہ کر لیتا ہے اس لیے جو شخص پھنسیوں وغیرہ میں مبتلا ہو وہ بستر پر لیٹنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرے تو ان پھنسیوں کی تکلیف اور تمام مرض کے آرام آ جائے گا۔

اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَكَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ۔

''یعنی میں اللہ تعالیٰ کے چودہ برگزیدہ بندوں کی اور اس کے ان کلمات کاملہ کی

جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا ہر شریر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں"۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

"سورہ انعام کو شہد سے کسی برتن پر لکھ کر پاک پانی سے دھو کر پئیں تو سفید داغ جاتے رہیں گے"۔

فرمایا: سورہ یٰسین کو بھی شہد سے لکھ کر پاک پانی سے دھو کر پینا وہی فائدہ رکھتا ہے منقول ہے کہ متوکل عباسی کے جسم پر ایک ایسا پھوڑا نکل آیا تھا جس سے مر جانے کا اندیشہ تھا اور طبیب حضرات ڈر کی وجہ سے اس کے چیرنے کی جرات نہ کرتے تھے فتح ابن خاقان وزیر متوکل نے کسی شخص کو حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں بھیج کر متوکل کی بیماری کے بارے میں بتایا حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ بھیڑوں کی مینگنیاں جو انہی کے پاؤں سے کچل کر گوندا ہو گئی ہوں گلاب میں ملا کر اس پھوڑے پر مل دو طبیبوں کو جب حضرت کے تجویز کردہ علاج کی اطلاع ملی تو وہ بہت ہنسے اور کہا کہ اس سے کیا فائدہ ہو گا؟ وزیر نے جواب دیا کہ امام علیہ السلام مخلوق خدا میں سب سے زیادہ دانا ہیں اس لیے ان کے اس فرمان کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ چنانچہ امامؑ کے فرمان کے مطابق عمل کیا گیا۔ مرض کو نیند بھی آ گئی تھوڑی دیر کے بعد خود بخود پھوڑا پھوٹ گیا اور بہت سا مواد خارج ہوا اور آرام آ گیا"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"چقندر گائے کے گوشت میں پکا کر کھانے سے سفید داغ جاتے رہتے ہیں"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم ارشاد فرماتے ہیں کہ

"گائے کا گوشت سفید داغ اور جزام کو زائل کرتا ہے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

سفید داغوں کے لیے اس سے زیادہ نفع بخش ایک چیز بھی نہیں ہے کہ خاک پاک تربت امام حسینؑ کو ہر بارش کے پانی میں ملا کر پئیں اور ان داغوں پر ملیں یہ بھی فرمایا کہ ناک کے بال کاٹنا یا کٹوانا جزام سے بچاتا ہے نیز فرمایا کہ جس شخص کو برص و

جزام میں مبتلا دیکھو اس سے دور رہو اور اس پر بار بار نظر ڈالو اور اس کے ساتھ ہرگز ہرگز نہ رہو کیونکہ یہ امراض متعدی ہیں"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

"ہر شخص کے جسم میں جزام کی رگ موجود ہے اور اس رگ کو شلغم کا کھانا گھلا دیتا ہے"۔

❁ کسی شخص نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا:

"میرے بدن میں طاعون کا مادہ پیدا ہو گیا ہے" حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ تم سیب کھاؤ چنانچہ اس نے کھائے اور آرام آ گیا"۔

۹- اندرونی بیماریاں، قولنج، ریاحی درد معدے کی بیماریاں اور کھانسی وغیرہ کا علاج

❁ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں درد سینہ کی شکایت کی۔

امامؑ نے فرمایا:

"تم قرآن مجید سے شفا طلب کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فِيهِ شِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ

"یعنی جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے قرآن مجید اس کے لیے شفا موجود ہے"۔

❁ صادق آل محمدؐ سے منقول ہے:

"کسی شخص نے حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا "میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے" آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ "اس سے کہہ دے کہ تھوڑا سا شہد پی لے" عرض کی "پیا تھا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا" فرمایا "جاؤ اور پھر شہد پلاؤ اور اس کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ سورہ الحمد بھی پڑھو" جب وہ چلا گیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ "اس کا بھائی منافق ہے یہی وجہ ہے کہ اس کو شہد نے فائدہ نہیں دیا"۔

❁ ایک شخص نے حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام سے پیٹ کے درد کی

شکایت کی فرمایا: گرم پانی پی اور یہ دعا پڑھا کرو:

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا رحمٰنُ يَا رَحِيمُ يَا رَبَّ الْاَرْبَابِ يَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ يَا مَلِكَ الْمُلُوكِ يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ اِشْفِنِي بِشِفَائِكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَّسُقْمٍ فَاِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَانْقَلِبُ فِي قَبْضَتِكَ

یعنی "یااللہ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے گناہوں سے درگزر کرنے والے مجازی پرورش کرنے والوں کے حقیقی پروردگار اے باطل معبودوں کے بھی حقیقی معبود اے بادشاہوں کے بادشاہ اے سرداروں کے سردار مجھے ہر بیماری اور تکلیف سے کلی صحت عنایت فرما۔ کیونکہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور ہر وقت تیرے قبضہ اختیار میں ہوں"۔

❁ کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ناف کے درد کی شکایت کی آپ نے فرمایا:

"ناف پر ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لو:

وَاِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ لَّا يَاْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ

یعنی "بلاشبہ یہ کتاب ایسی زبردست ہے کہ نہ اس سے پہلے کوئی چیز اس کو منسوخ کرنے والی ہے اور نہ اس کے بعد کوئی ناسخ آنے والی ہے یہ اس صاحب حکمت کی نازل کی ہوئی ہے جو ہر طرح سے صاحب حمد ہے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جس کی کمر میں درد ہو وہ کمر پر ہاتھ پھیرے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ اَللّٰهُمَّ مَسح عَنِّي مَا اَجِدُ فِي خَاصِرَتِي

"یعنی خدا کے نام سے اور خدا کی ذات پر بھروسہ کر کے شروع کرتا ہوں اور محمد مصطفیٰؐ اللہ کے رسول ہیں اور ان پر ان کی آل پاک پر خدا رحمت نازل فرمائے سوائے

خدائے بزرگ و برتر کے امداد کی کسی میں قدرت و قوت نہیں ہے یا اللہ جو کچھ مجھے کمر میں محسوس ہوتا ہے اس کو دور فرما۔ اور ہر مرتبہ ہاتھ نیچے کی طرف اس طرح لے جائے گویا درد کو سونت ڈالا"۔

❁ جناب کلینیؒ روایت کرتے ہیں:

"کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دمہ کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کی کہ تھوڑی دور چلنے سے سانس پھول جاتی ہے اور مجھے بیٹھ کر دم لینے کی ضرورت ہوتی ہے" فرمایا: "اونٹ کا پیشاب پی لو سانس ٹھہرنے لگے گی"۔

❁ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی وہ بیماریاں عائد ہوتی تھیں جو اولاد آدم کو ہوتی ہیں؟"

فرمایا "ہاں جوانی میں میں انہیں بڑھاپے کی بیماریاں لاحق ہوئیں اور بچپنے میں بڑھاپے کی چنانچہ کمر کا درد جو عموماً بوڑھوں کو ہوتا ہے وہ ان کو کبھی کبھی بچپن میں ہو جاتا تھا اور وہ اپنی والدہ سے فرمایا کرتے تھے کہ شہد اور کالا دانہ اور زیتون کا تیل ملا کر لے آؤ جب وہ لے آتیں تو کھانے سے گھبراتے تھے حضرت مریم علیہ السلام فرماتیں کہ جب تم نے خود منگوائی ہے تو اب کھانے سے کیوں گھبراتے ہو؟ حضرتؑ جواب دیتے کہ منگوائی تو علم پیغمبری سے ہے مگر کھانے سے گھبرانے کا باعث دوا کی بدمزگی اور بچپنے کا تقاضا ہے اس کے بعد تناول فرما لیتے تھے"۔

❁ احادیث میں ہے:

"دستر خوان پر جو ریزے گرتے ہیں ان کو اکٹھا کر کے کھانے سے درد کمر کو آرام ہو جاتا ہے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"امرود کھانے سے دل کی جلد بڑھتی ہے اور اندرونی امراض کو سکون ہوتا ہے"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

''تلی کے درد کے لیے تین دن ترہ کھاؤ آرام آ جائے گا''۔

❁ جناب صادق آل محمدؐ نے فرمایا:

''جو شخص سوتے وقت سات دانے کھجور کے کھا لے اگر اس کے پیٹ میں کیڑے ہوں گے تو مر جائیں گے''۔

❁ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پیچش کے درد کی شکایت کی فرمایا:

''گل ارمنی ہلکی آنچ پر بھون کر سفوف بنا کر کھا لو''۔

❁ کسی شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پیچش کے درد شکایت کی فرمایا: ''اخروٹ کو آگ میں بھون لو اور چھیل کر کھا لو''۔

۱۰- فالج' بواسیر' امراض مثانہ اور دیگر امراض کا علاج

❁ سالم ابن محمد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پنڈلی اور ٹخنے کے درد کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا:

''اس درد نے مجھے بالکل بیکار کر دیا ہے''۔

حضرت نے فرمایا: ''تم درد کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ آیت پڑھ لو:

وَاتلُ مَا اُوحِیَ اِلَیکَ مِن کِتَابِ رَبِّکَ لاَ مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِہٖ وَلَن تَجِدُ مِن دُونِہٖ مُلتَجَدًا

''یعنی اس کتاب سے جو کچھ تم کو وحی کی گئی ہے اسے پڑھو خدا کے کلمات کا کوئی بدلنے والا نہیں اور تم خدا کے سوا کسی کو اپنا جائے پناہ نہ پاؤ گے''۔

❁ کسی شخص نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں شکایت لکھی:

''آپ کے ماننے والوں میں سے ایک شخص کا پیشاب بند ہو گیا ہے حضرت نے جواب میں لکھا کہ ''اس پر قرآن مجید کی بہت سی آیتیں پڑھو آرام ہو جائے گا''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''ہر قسم کے ورم کے لیے سورہ حشر کے آخر کی چار آیتیں تین مرتبہ پڑھیں اور

ہر مرتبہ ورم کی جگہ پر اپنی تھوک لگا دیں''۔

❁ کسی شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے بواسیر کی شکایت کی:

''آپؑ نے فرمایا کہ ''سورہ یسٓ شہد سے لکھ کر دھو کر پی لو''۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

''جب حضرت رسولؐ خدا کو تھکاوٹ یا کوئی مرض لاحق ہوتا تھا تو آنحضرتؐ ہاتھ پھیلا کر سورہ حمد اور سورہ قل ھو اللہ احد اور معوذتین پڑھتے تھے اور روئے مبارک پر ہاتھ پھیر لیتے تھے''۔

❁ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا:

''مجھے بادی نے سر سے پاؤں تک گھیر رکھا ہے'' فرمایا: ''عنبر' روغن چنبیلی میں ملا کر نہار منہ دماغ میں ٹپکا لیا کرو''۔

❁ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس بات کی شکایت کی:

''میرا پیشاب نہیں رکتا قطرہ قطرہ آتا رہتا ہے'' فرمایا ''تھوڑا سا کالا دانہ لے کر چھ مرتبہ ٹھنڈے پانی سے اور ایک مرتبہ گرم پانی سے دھو ڈالیں پھر سائے میں سکھا کر روغن گل سے تر کرو اور سفوف بنا کر کھا (پھانک) لو۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''نہار منہ حمام جانے سے بلغم رفع ہوتا ہے اور کھانے کے بعد جانے سے سودا اور صفرا''۔

❁ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''زیادہ کنگھا کرنا بھی دافع بلغم ہے''۔

۱۱- دفعیہ سحر و زہر' کاٹنے والے جانوروں اور بلاؤں سے بچنے کی دعائیں

❁ حضرت امام امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''جادو کے دفعیہ کے لیے یہ تعویذ ہرن کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھیں:

بِسمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ بِسمِ اللّٰہِ مَاشَآءَ اللّٰہُ بِسمِ اللّٰہِ وَلاَحَولَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ قَالَ مُوسٰی مَا جِئتُم بِہِ السِّحرُ اِنَّ اللّٰہَ سَیُبطِلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لاَ یُصلِحُ عَمَلَ المُفسِدِینَ فَوَقَعَ الحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوا یَعمَلُونَ فَغُلِبُوا ھُنَالِکَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِینَ

''یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں آئندہ جو کچھ اللہ چاہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں سوائے اللہ کے کسی کی مجال نہیں موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم جو کچھ پیش کرتے ہو یہ جادو ہے چاہے عنقریب اس کو اللہ تعالیٰ باطل کرے گا اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کے عمل کی اصلاح نہیں کرتا۔ چنانچہ جو حق تھا وہ ہوا اور جو وہ لوگ کرتے تھے باطل ہو گیا اور جادوگر وہیں کے وہیں مغلوب اور پسپا ہو گئے''۔

❁ حضرت جبرائیلؑ نے پیغمبرؐ اسلام کو اطلاع دی کہ لبید ابن اعصم یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے جناب امیرالمومنینؑ کو بلا کر حکم دیا کہ فلاں کنوئیں پر جا کر وہ جادو نکال کر لے لاؤ' حسب الحکم جناب علی مرتضیٰؑ وہاں تشریف لے گئے کنوئیں میں اترے اور پانی کی تہہ سے ڈبہ نکال کر آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچا دیا اس ڈبے میں ایک کمان کا چلہ تھا جس میں گیارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں اسی وقت حضرت جبرائیلؑ نے ''قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق'' اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہنچائیں حضرت رسالتمآبؐ نے حکم دیا کہ یا علیؑ ان دونوں سورتوں کو ان گرہوں پر پڑھو حضرت علی علیہ السلام نے تعمیل ارشاد کرتے ہوئے پڑھنا شروع کیا جب ایک آیت پڑھ چکتے تھے ایک گرہ خود بخود کھل جاتی تھی دونوں سورتوں کا ختم ہونا تھا کہ گرہیں کھل گئیں اور جادو کا اثر جاتا رہا''۔

❁ بہت سی احادیث میں تاکید کے ساتھ کہا گیا ہے کہ یہ دونوں سورتیں جادو کے دفعیہ کے لیے عجیب وغریب اثر رکھتی ہیں۔

❁ معتبر ترین احادیث میں آیا ہے:

''نظر بد بھی تاثیر رکھتی ہے یہ بھی فرمایا کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نظر بد لوگوں کو قبر میں اور اونٹ کو دیگ میں پہنچا دیتی ہے' اس لیے بہتر ہے کہ جب کسی شخص کی کوئی چیز پسند آئے تو اللہ اکبر کہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جب کسی شخص کو یہ خوف ہو کہ میری نظر کسی چیز میں اثر کرے گی تو اسے چاہیے کہ تین مرتبہ کہے:

مَاشَآءَ اللّٰہُ وَلاَحَولَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ

فرمایا کہ ''جس شخص کو نظر لگ گئی ہو دونوں ہاتھ منہ کے برابر بلند کر کے سورہ حمد اور سورہ اخلاص و معوذتین پڑھ کر ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے اور منہ پر پھیر لے''۔

❁ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے شکایت کی:

''میرے دل میں سواد ہوس زیادہ پیدا ہوتی ہے اور وسوسے بہت گزرتے ہیں حضرتؑ نے فرمایا کہ ''تم اپنے سینے پر ہاتھ پھیر کر یہ پڑھا کرو:

بِسمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَمُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لاَحَولَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ اَللّٰھُمَّ مسح عَنِّی مَا اَجِدُ

''اس کے بعد اس کے پیٹ پر ہاتھ پھیر کر تین مرتبہ اسی دعا کو پڑھا کرو۔ اس شخص نے حسب ارشاد عمل کرنا شروع کیا وہ کیفیت نہ رہی''۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''اگر کوئی شخص اپنے لیے اور اپنے ریوڑ کے لیے شیر یا اور درندہ حیوانوں سے ڈرتا ہو تو اپنے اور ریوڑ کے گرد لکیر خط کھینچ دے اور یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ دَانِیَالَ وَالجُبِّ وَرَبَّ کُلِّ اَسَدٍ مُستَاسِدٍ اِحفَظنِی وَاحفَظ غنمی

یعنی اے اللہ! اے دانیال اور کنوئیں کے خدا اور ہر دلیر شیر کے مالک میری اور میرے گلہ کی حفاظت فرما۔ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں اپنے بال بچوں کی حفاظت کے

لیے یہ دعا پڑھے تو ''غنمی'' کی بجائے ولدی وعیالی کہے''۔

فرمایا ''جو شخص بچھو سے ڈرتا ہو وہ یہ آیتیں پڑھ لیا کرے:

سَلاَمٌ عَلٰی نُوحٍ فِی العَالَمِینَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجزِی المُحسِنِینَ اِنَّهُ مِن عِبَادِنَا المُؤمِنِینَ

یعنی تمام مخلوق خدا میں یادگار نوحؑ وہ سلام ہے جو ان پر کیا جاتا ہے' بلا شبہ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں اور نوحؑ ہمارے خالص ایمان والے بندوں میں سے تھا''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص سے یہ فرمایا: ''تم جس وقت شیر کو دیکھو تو اس کے سامنے آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ کہہ دیا کرو:

عَزَمتُ عَلَیکَ بِعَزِیمَةِ اللّٰهِ وَعَزِیمَةِ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللّٰهِ وَعَزِیمَةِ سُلَیمَانَ بنِ دَاوُدَ عَلَیهِمَا السَّلاَمُ وَعَزِیمَةِ عَلِیٍّ اَمِیرِ المُؤمِنِینَ وَالاَئِمَّةِ مِن بَعدِهٖ اِلاَّ تَنَحَّیتَ عَن طَرِیقِنَا وَلَم تُؤذِنَا فَاِنَّا لاَنُؤذِیکَ

یعنی سوائے اس صورت کے تو ہمارے راستے سے ہٹ گیا اور ہماری تکلیف سے باز رہا کیونکہ ہم خود تجھے تکلیف نہیں دیتے میں تجھ پر خدائے تعالیٰ' محمد مصطفیٰ' سلیمان ابن داؤدؑ امیر المومنین علی علیہ السلام اور جو ان کے بعد ہوئے ہیں ان سب کے نام سے فسون پڑھ دوں گا۔ راوی کہتا ہے کہ اتفاقاً ایک مرتبہ میری شیر سے مڈبھیڑ ہو گئی میں نے یہی عمل کیا وہ شیر سر جھکا کر دم دبا کر چلا گیا''۔

❁ کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کی:

''میں درندہ جانوروں کا شکار کیا کرتا ہوں اور اکثر راتیں کھنڈروں اور ہولناک مقامات میں بسر کرنی پڑتی ہے فرمایا جب تم کسی کھنڈر یا ہولناک مقام میں داخل ہونا چاہو تو بسم اللہ کہہ کے پہلے بایاں پاؤں بڑھایا کرو اس عمل سے تم ہر بلا سے محفوظ رہو گے''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''جب شیر تمہارے سامنے آ جائے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُ اَعَزُّ وَاَکبَرُ وَاَجَلُّ مِن کُلِّ شَیءٍ وَاَعُوذُ بِاللّٰهِ مِمَّا اَخَافُ وَاَحذَرُ

یعنی اللہ تعالیٰ ہر شے پر غالب ہے بزرگ اور بڑا ہے اور میں جن جن چیزوں سے ڈرتا ہوں ان سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اور جب کتا تمہارے سامنے آ کر بھونکے اور حملہ کرے تو یہ پڑھو:

یَا مَعشَرَ الجِنِّ وَالاِنسِ اِنِ استَطَعتُم اَن تَنفُذُوا مِن اَقطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ فَانفُذُوا لاَ تَنفُذُونَ اِلاَّ بِسُلطَانٍ

یعنی ''اے جن و انسان کے گروہ اگر تم میں یہ قدرت ہے کہ تم آسمان و زمین کے کناروں سے نکل جاؤ مگر بغیر غلبہ پائے نکل ہی نہیں سکتے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''جس شخص کو زیادہ غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہو تو اسے بیٹھ جانا چاہیے تاکہ غصہ کم ہو جائے اور اگر اپنے کسی عزیز پر خفا ہوا ہے تو اپنا بدن اس سے مس کر لے تو غصہ کم ہو جائے گا''۔

❁ ایک شخص نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں یہ لکھا کہ مجھ پر قرض زیادہ ہے آپ نے جواب میں لکھا کہ استغفار زیادہ کیا کرو اور سورہ انا نزلناہ زیادہ پڑھا کرو نیز فرمایا پریشانی کے دفعیہ کے لیے سورہ انا نزلناہ روزانہ پڑھا کرو''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

''فکر و پریشانی کے دفعیہ کے لیے نماز صبح کے بعد دس مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

سُبحَانَ اللّٰهِ العَظِیمِ وَبِحَمدِهٖ اَستَغفِرُ اللّٰهَ وَاَسئَلُهُ مِن فَضلِهٖ

یعنی ''خدائے بزرگ و برتر پاک ہے اور میں اسی کی تعریف سے شروع کرتا ہوں میں اللہ سے مغفرت کا طالب ہوں اور فضل کا خواستگار''۔

❁ حضرت پیغمبر اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص افلاس میں گھرا ہوا ہو تو وہ وَلاَحَولَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ العَلِیِّ

العَظِیم کثرت سے پڑھے کیونکہ یہ کلمہ بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور اس میں بہتر امراض کے لیے شفا ہے ان میں سب سے کم مرض رنج وغم ہے"۔

❁ حدیث میں ہے: "جو شخص ہزار مرتبہ ماشاء اللہ ایک وقت میں پڑھے اسے اس سال حج نصیب ہوگا اور اگر اس سال نہ ہو تو حج ادا کیے بغیر نہیں مرے گا"۔

❁ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا:

"اگر ہمارے پاس تعویذ ہو اور ہم ناپاک ہو جائیں تو کیا کرنا چاہیے؟"

فرمایا: "کوئی حرج نہیں مگر جو خاتون مخصوص ایام میں ہو تو اسے چاہیے کہ جو تعویذ اپنے پاس رکھے چمڑے کے اندر رکھے فرمایا کہ دعائیں اور قرآن مجید جو کسی مشکل کے حل یا بیماری کی شفا کے لیے پڑھنا چاہو ضرور پڑھو لیکن جو افسون ایسے ہوں کہ ان کے معانی کا تمہیں علم نہ ہو ان کو نہ پڑھو"۔

کربلائے معلیٰ کی خاک پاک کے فائدے اور بعض دواؤں کی خاصیت

❁ بہت سی معتبر احادیث میں آیا ہے:

"حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی خاک پاک ہر مرض کے لیے شفا اور سب سے بڑی دوا ہے"۔

❁ جناب صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں:

"جس شخص کو کوئی بیماری لاحق ہو جائے اور وہ خاک پاک سے علاج کرے تو سوائے اس صورت کے کہ مرض الموت ہو وہ ضرور شفاء پائے گا"۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"جو سامان کسی جگہ بھیجتے تھے اس میں تھوڑی سی خاک پاک رکھ دیتے تھے"۔

❁ ابن یعفور نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا:

"بعض لوگ خاک تربت" جناب امام حسینؑ سے فائدہ پاتے ہیں اور بعض نہیں"ارشاد فرمایا" کہ خدا کی قسم جس شخص کا عقیدہ اس کے مفید ہونے پر درست ہے اس کو نفع ضرور ہوگا"۔

❁ کسی شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی:

"ایک عورت نے مجھے کچھ دھاگے دیئے ہیں کہ میں غلاف کعبہ کی سلائی کے لیے خانہ کعبہ کے خدام کو دے دوں حضرتؑ نے فرمایا" جیسا کہ اس نے کہہ دیا ہے ویسا ہی کرو اور ہماری طرف سے اتنا اور کیجئے کہ تھوڑی سی خاک شفا لیتے جاؤ اسے بارش کے پانی میں ملا کر تھوڑا سا شہد اور زعفران خرید کر اس میں ملا دیجئے اور ہمارے ماننے والوں کو دیا کریں کہ اس سے اپنے مریضوں کا علاج معالجہ کریں"۔

فرمایا"حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی خاک پاک جملہ امراض کے لیے شفا ہے اگرچہ قبر مبارک سے ایک میل کے فاصلے سے اٹھائی جائے"۔

یہ بھی فرمایا: "خاک شفا وہ ہے جو قبر مطہر کے اطراف میں چار چار میل کے اندر سے اٹھائی جائے"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"جب میت کو دفن کریں اس کے منہ کے سامنے کربلا کی مٹی کی ایک سجدہ گاہ رکھ دیں"۔

فرمایا"مومن کے پاس یہ پانچ چیزیں ضرور رہنی چاہئیں:

(۱)مسواک (۲) کنگھی یا برش (۳)جائے نماز (۴) خاک شفا کی چونتیس دانے کی تسبیح (۵)عقیق کی انگوٹھی

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص خاک شفا کی تسبیح ہاتھ میں رکھے تو اس پر ایک استغفار سے ستر استغفار کا ثواب لکھا جائے گا اور اگر خالی تسبیح پھراتا رہے گا تو بھی ایک دانہ پر سات استغفار کا ثواب ملے گا"۔

❁ علماء کرام کہتے ہیں: "خاک شفا چنا بھر کھا سکتے ہیں مگر بعض احادیث میں سور کا لفظ آیا ہے اس لیے بہتر یہ ہے کہ مسور کے دانے سے زیادہ نہ کھائیں"۔

❁ ابوالحصیب کہتے ہیں کہ میری آنکھوں میں سفیدی پڑ گئی تھی اور مجھے رات

کو کچھ نہیں سوجھتا تھا میں نے ایک رات جناب امیرالمومنین علیہ السلام کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ ''عناب پیس کر آنکھوں میں لگا دیں جب بیدار ہوا تو میں نے عناب کو گٹھلی سمیت پیس کر لگایا میری آنکھیں روشن اور اچھی ہو گئیں''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''کلونجی ہر بیماری کے لیے سوائے مرض الموت کے شفا ہے''۔

❁ امام علیہ السلام سے کسی شخص نے یہ شکایت کی:

''مجھے پیشاب زیادہ آنے سے تکلیف ہوتی ہے''۔

فرمایا: ''تم پچھلی رات میں کلونجی کھا لیا کرو''۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

''جس گھر میں ہرل ہوتا ہے اس سے شیطان ستر گھر دور بھاگتا ہے اور ہرل ستر بیماریوں کی دوا ہے''۔

کسی پیغمبر نے خدا سے اپنی امت کی بزدلی کی شکایت کی تھی وحی نازل ہوئی:

''تم اپنی امت کو ہرل کھانے کی ہدایت کرو کہ اس کا کھانا باعث شجاعت ہے''۔

❁ حضرت امام حسین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''اگر لوگوں کو ہلیلہ زرد کے فائدے معلوم ہوں تو اسے سونے سے تول کر خریدا کریں''۔

حضرت پیغمبر اکرمؐ ''اجوائن' کلونجی اور اشم تینوں کا سفوف بنوا لیتے تھے اور ایسے کھانوں کے بعد جس سے ضرر کا خوف ہوتا تھا تناول فرماتے تھے اور کبھی کبھی پسا ہوا نمک اس میں ملا کر کھانے سے پہلے بھی نوش فرما لیتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں صبح کو نہار منہ اس سفوف کو کھا لوں تو اور کسی چیز کے کھانے کی پروا نہیں رہتی کیونکہ یہ معدے کو قوت دیتا ہے' بلغم کو دور کرتا ہے اور لقوے سے بچاتا ہے''۔

❁ حضور اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے:

''اللہ تعالیٰ نے شہد میں ایک خاص برکت عطا کی ہے یعنی اس میں تمام امراض

کے لیے شفاء ہے اور ستر پیغمبروں نے اُسے دعائے برکت دی تھی''۔

❁ کئی حدیثوں میں آیا ہے:

''نمک سے بچھو اور زہریلے جانوروں کا زہر دور ہو جاتا ہے''۔

دسواں باب

لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے آداب

ا- رشتہ داروں' غلاموں اور نوکروں کے حقوق

❀ بہت سی معتبر حدیثوں میں آیا ہے:

''رحم قیامت کے دن عرش الٰہی کو پکڑ کر یہ عرض کرے گا کہ اے پروردگار جس نے دنیا میں صلہ رحمی کی ہے آج اس پر اپنی رحمت نازل فرما اور جس نے دنیا میں قطع تعلقی کی آج تو بھی اس کو اپنی رحمت سے دور کر لے''۔

❀ حدیث میں ہے:

''عزیزوں کے ساتھ نیکی کرنے سے اعمال قبول ہوتے ہیں مال زیادہ ہوتا ہے بلائیں دور ہوتی ہیں عمر بڑھتی ہے اور قیامت کے روز حساب میں آسانی ہوگی''۔

❀ حضور اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے:

''پل صراط کے دونوں سروں میں سے ایک امانت ہے اور دوسرا صلہ رحم پس جس شخص نے لوگوں کی امانت میں خیانت نہ کی ہوگی اور عزیزوں کے ساتھ نیکی کی ہوگی وہ صراط سے بآسانی گزر کر بہشت میں داخل ہوگا اور جس نے امانت میں خیانت اور عزیزوں کے لیے برائی کی ہوگی اسے دوسرا کوئی عمل فائدہ نہ بخشے گا اور پل صراط اسے جہنم میں پھینک دے گا''۔

❀ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جو لوگ صلہ رحمی کرتے ہیں اور اپنے پڑوسیوں سے نیک سلوک کرتے ہیں

ان کے گھروں کی آبادی اور رونق بڑھتی ہے''۔

❀ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

''کسی عمل کا اجر اتنی جلدی نہیں ملتا جتنا کہ عزیزوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا''۔

❀ جناب صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں:

''ہمیں ایک چیز بھی ایسی معلوم نہیں ہے کہ جو صلہ رحمی کے مانند عمر کو بڑھاتی ہو چنانچہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کی عمر کے تین سال باقی رہ گئے ہیں مگر صلہ رحمی کی وجہ سے تین کے تینتیس ہو جاتے ہیں' برخلاف اس کے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کی عمر کے تینتیس سال باقی رہتے ہیں لیکن قطع رحمی کی وجہ سے تینتیس کے تین ہی رہ جاتے ہیں''۔

❀ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب عزیز ایک دوسرے کے ساتھ بدی کرتے ہیں تو طرفین کا مال بدکاروں کے ہاتھ پڑتا ہے''۔

❀ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''تین باتیں ایسی ہیں کہ ان کا مرتکب مرنے سے پہلے ان کا عذاب بھگت لیتا ہے۔

(۱) ظلم (۲) قطع رحمی

(۳) جھوٹی قسم اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بدکردار لوگوں کے بھی مال اور اولاد میں صلہ رحمی کی وجہ سے اضافہ ہوتا ہے مگر جھوٹی قسم اور قطع رحمی گھر کے گھر بے چراغ اور نسلیں منقطع کر دیتی ہے''۔

❀ حضرت رسول خداؐ کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص اپنے عزیزوں سے ملنے کے لیے یا ان کا کچھ مال پہنچانے کے لیے اپنے پاؤں چل کر جاتا ہے اللہ تعالیٰ سو شہیدوں کا ثواب اسے عطا فرماتا ہے اور جتنے

قدم وہ اٹھاتا ہے، ہر ہر قدم پر چالیس چالیس ہزار درجے بہشت میں اس کے لیے بلند کیے جاتے ہیں اور وہ ایسا سمجھا جاتا ہے کہ سو برس تک اس نے خدا کی عبادت خلوص کے ساتھ کی ہے''۔

❁ آنحضرتؐ کا ایک اور فرمان ہے:

''تین قسم کے آدمی ہرگز بہشت میں داخل نہ ہوں گے:

(۱) وہ جس نے شراب پی ہو

(۲) وہ جس نے ہمیشہ جادو کیا ہو

(۳) جس نے ہمیشہ قطع رحمی کی ہو۔

❁ حضرت رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

''میں نے معراج کی رات ایک شخص کو دیکھا کہ عرش کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور اپنے کسی عزیز کی شکایت کر رہا ہے میں نے پروردگار عالم سے سوال کیا کہ اس کا اور اس کا کتنی پشتوں کا فاصلہ ہے؟ خطاب ہوا کہ چالیس پشت کا''۔

❁ جناب رسول اکرمؐ نے فرمایا:

''جو شخص عزیزوں کے ساتھ نیکی کرتا ہے میں اس بات کا ضامن ہوں کہ خدا اس کو دوست رکھے گا اس کی روزی فراخ کرے گا اس کی عمر بڑھائے گا اور اس کو بہشت میں پہنچائے گا نیز فرمایا کہ بہشت کی خوشبو ہزار برس کے فاصلے پر پہنچے گی مگر تین قسم کے آدمی نہ سونگھ سکیں گے:

(۱) جس کو ماں باپ نے عاق کر دیا ہو

(۲) قطع رحمی کرنے والا (۳) بوڑھا بدکار

❁ حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے دریافت کیا گیا:

''ایک غلام اپنے آقا کا حکم نہیں مانتا آیا اسے مارنا جائز ہے؟'' فرمایا ''نہیں اگر وہ طبیعت کے موافق ہے تو رکھو ورنہ اسے جانے دو''۔

❁ حضرت رسولؐ خدا ارشاد فرماتے ہیں:

''تم اپنے نوکروں' ملازموں کو وہی کھانا کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی ان کو کپڑا پہناؤ جو خود پہنتے ہو''۔

❁ آنحضورؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

''آیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمھیں وہ لوگ بتا دوں جو سب سے بدتر ہیں عرض کی جی ہاں اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا:

(۱) وہ شخص جو تنہا سفر کرتا ہے

(۲) وہ جو قدرت کے عطیات سے لوگوں کو محروم رکھتا ہے

(۳) وہ شخص جو اپنے غلام کو مارتا ہے''۔

❁ سرور کائنات حضور صلعم فرماتے ہیں:

''جو لوگ سب سے پہلے بہشت میں داخل ہوں گے وہ یہ ہیں:

(۱) شہید

(۲) وہ نوکر جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت کرتا ہو اور اپنے مالک کا خیر خواہ ہو

(۳) عیال دار آدمی جو حرام سے پرہیز کرتا ہو''۔

۲- پڑوسیوں' یتیموں اور کنبے والوں کے حقوق

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

''جبرائیل مجھے ہمیشہ پڑوسیوں کا خیال کرنے کے بارے میں اس قدر نصیحت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ ان کو شریک میراث قرار دیں گے''۔

آپؐ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف دے گا اللہ تعالیٰ اس پر بہشت کی خوشبو حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے گا اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے روز اس کے

گناہوں سے درگزر کرے گا"۔

❁ جناب رسول خداؐ فرماتے ہیں:

"تین چیزیں سب سے بدتر بلائیں ہیں:

(۱) بادشاہ یا حکمران اگر تم اس کے ساتھ احسان کرو تو وہ شکریہ ادا نہ کرے گا اور اگر کوئی بدی کرو تو معاف نہ کرے گا۔

(۲) وہ پڑوسی جو ظاہر میں تمھیں دیکھ کر خوش ہو اور باطن میں مخلص نہ ہو اگر تمہاری کوئی نیکی دیکھے تو اسے چھپائے اور اس کا تذکرہ بھی نہ کرے اور اگر بدی دیکھے تو اس کا اظہار کرے اور ڈھنڈورا پیٹے۔

(۳) وہ بیوی کہ جب موجود ہو تو کبھی تمھیں خوش نہ کرے اور جب غائب ہو تو تمھیں اس کے بارے میں اطمینان نہ ہو۔

فرمایا کہ "جو شخص اپنے پڑوسی کا مکان چھین لینے کے لیے اسے تکلیف پہنچائے خدا اس کا مکان کسی دوسرے پڑوسی کو دے دے گا"۔

❁ جناب صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں:

"مکان کے ہر طرف چالیس چالیس گھر تک پڑوسی کا حکم رکھتے ہیں"۔

آپؑ کا فرمان ہے کہ "آٹا' روٹی' قرض دینے اور آگ دینے سے انکار نہ کرو کہ ان باتوں کے علاوہ یہ خوبی اخلاق ہیں اس سے گھر والوں کی روزی بڑھتی ہے"۔

چند کافر قیدیوں کو حضرت رسول خداؐ کے سامنے لائے اور ان میں سے ایک کو اس غرض سے پیش کیا "اس کی گردن مارنے کا حکم دیں اسی وقت جبرائیل نازل ہوئے اور یہ کہا کہ اے محمدؐ جس قیدی کی آپ گردن مارنا چاہتے ہیں یہ لوگوں کو کھانا بہت کھلاتا تھا مہمان نوازی زیادہ کیا کرتا تھا آپؐ نے اس قیدی سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے بارے میں مجھے یہ وحی بھیجی ہے اور ان خصلتوں کی وجہ سے میں تجھے قتل سے رہائی دیتا ہوں اس قیدی نے عرض کی کہ آپ کا پروردگار ان خصلتوں کو پسند کرتا ہے فرمایا ہاں قیدی نے کہا تو میں اس خدا کی واحدنیت اور آپ کی پیغمبری کی گوائی دیتا ہوں قسم ہے

اس خدا کی جس نے آپ کو دین الٰہی کی تبلیغ کے لیے بھیجا ہے میں نے اپنے مال سے کبھی کسی کو محروم نہیں کیا"۔

❁ معتبر احادیث میں وارد ہوا ہے:

"یتیم کا مال ناحق کھانا گناہ کبیرہ ہے"

❁ حضور پاکؐ کا ارشاد ہے:

"جو شخص کسی یتیم کو اپنے بال بچوں میں داخل کر لے اور اس کا خرچ اس طرح اٹھائے کہ وہ کسی دوسرے کا محتاج نہ رہے خدا اس کے لیے اسی طرح بہشت واجب فرمائے گا جس طرح مال یتیم کھانے والے کے لیے جہنم واجب فرمایا ہے"۔

❁ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا:

"جو مومن یا مومنہ پیار سے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اللہ تعالیٰ ہر ہر بال کے بدلے جس پر اس کا ہاتھ پھیرا ہے ایک ایک نیکی اس کے نامہ اعمال میں لکھے گا"۔

❁ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

"جب یتیم روتا ہے تو عرش الٰہی لرز جاتا ہے اس وقت پروردگار عالم فرماتا کہ میرے اس بندے کو جس کے ماں باپ کو میں نے اٹھا لیا ہے کس نے رلایا ہے؟ میں اپنی عزت وجلال کی قسم کھاتا ہوں کہ جو اس کو تسلی دے کر چپ کرے گا میں اس پر بہشت واجب کروں گا"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک گروہ کو قبروں سے اس حالت میں اٹھائے گا کہ ان سب کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے یتیموں کا مال ناحق کھایا ہوگا" جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِينَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا

یعنی "اس میں شک نہیں کہ جو لوگ یتیموں کا مال از روئے ظلم کھاتے ہیں وہ

اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب وہ واصل جہنم ہوں گے“۔

۳- دوستوں اور برادران ایمانی کے حقوق

❁ حضرت امیر علی المومنین علیہ السلام نے اپنے آخری وقت حضرت امام حسن علیہ السلام کو یہ وصیت فرمائی کہ ”تم اپنے مومن بھائیوں کے ساتھ قربتہ الی اللہ برادرانہ سلوک کرو اور نیکیوں کی وجہ سے ان سے دوستی رکھو“۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

”جو شخص کسی برادر مومن سے (خدا کے لیے) دوستی کرے اس کو بہشت میں ایک گھر ملے گا“۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

”امام عادل کے چہرے کی طرف نظر کرنا' عالم کی صورت دیکھنا' ماں باپ کی طرف مہربانی وشفقت سے دیکھنا اور اس برادر مومن کی طرف دیکھنا جس سے خدا کے لیے دوستی ہو عبادت ہے“۔

❁ احادیث میں آیا ہے:

”مومنوں کے مابین بھائی چارہ اور جان پہچان تو عالم ارواح ہی میں ہو چکی ہے اس عالم میں جب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں یاد آ جاتا ہے“۔

”مومن مومن کا بھائی ہے' مومن مومن کی آنکھ ہے' مومن مومن کا رہنما ہے' مومن مومن کے ساتھ خیانت نہیں کرتا' مومن مومن پر ظلم نہیں کرتا' مومن مومن کو فریب نہیں دیتا' مومن مومن سے وعدہ کر کے وعدہ خلافی نہیں کرتا' مومن مومن سے جھوٹ نہیں بولتا' اور مومن مومن کی غیبت نہیں کرتا“۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”جو مومن بھائی تم سے تین مرتبہ غصہ ہو اور یک مرتبہ بھی تمہارے حق میں کوئی بدی کی بات نہ کہے وہ دوستی اور اعتبار کے قابل ہے“۔

فرمایا ”کسی اپنے بھائی یا دوست پر اتنا زیادہ اعتماد نہ کرو کہ اپنے سارے ہی

راز اس سے کہہ دو کیونکہ اگر وہ کسی وقت تم سے پھر جائے تو تمہارے اختیار میں کوئی بات نہ رہے گی“۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

”بیس برس کی محبت قرابت کے برابر ہے اور علم صاحبان علم میں اس سے زیادہ ربط اور میل جول پیدا کر دیتا ہے جو سگے اور حقیقی بھائیوں میں ہوتا ہے“۔

❁ مولائے کائنات ارشاد فرماتے ہیں:

”اپنے دوستوں کے ساتھ یکساں دوستی رکھو اور اپنے آپ کو بالکل ہی ان کے حوالے نہ کرو ایسا نہ ہو کہ وہ کسی دن تمہارے دشمن ہو جائیں اور اپنے دشمنوں کے ساتھ مسلسل دشمنی نہ کرتے جاؤ کیونکہ یہ امید ہے کہ شاید وہ کسی دن تمہارے دوست ہو جائیں“۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

”دنیا میں سب سے اچھی دو چیزیں ہیں:

(۱) مکان کی وسعت

(۲) دوستوں کی کثرت۔

❁ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے یہ فرمایا تھا:

”دوستی سو آدمیوں سے کر لو مگر دشمنی ایک سے بھی نہ کرو اور نیک لوگوں کے غلام بھی بن جاؤ مگر برے لوگوں کا بیٹا بننا بھی قبول نہ کرو“۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جس شخص کو یہ پانچ چیزیں حاصل نہیں ہیں اس کی زندگی عذاب ہے:

(۱) صحت وتندرستی (۲) امن (۳) دولت (۴) قناعت (۵) سچا دوست

فرمایا ”اپنے باپ کے دوستوں کی دوستی نہ چھوڑو ورنہ تمہاری یہ حالت ہو جائے گی جیسے کہ روشنی سے اندھیرے میں چلے گئے“۔

❁ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

"جو شخص مقام تہمت پر جائے اور کوئی شخص اس کے بارے میں بدگمانی کرے تو اسے خود کو ملامت کرنی چاہیے اور جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ اس کے اختیار میں رہتا ہے اور جو بات دو آدمیوں سے گزر جاتی ہے وہ فاش ہو جاتی ہے جب تمہاری کسی سے دوستی ہو جائے تو اس کے ہر کام کو نیکی پر محمول کرو یہاں تک کہ اس حد کو پہنچ جائے کہ کوئی موقعہ نیک گمانی کا باقی نہ رہے اسی طرح جب تک نیک گمان کا موقعہ باقی نہ رہے اس کے کسی قول پر بدگمانی مت کرو اور بہت سے نیک آدمیوں کو دوست بنا لو کہ یہ فراخی، خوشحالی کے زمانے میں مصیبت کے زمانے کے لیے ایک قسم کی ڈھال ہے اور جب مصیبت کا زمانہ آئے گا تو یہ لوگ دشمنوں کے دفع کرنے کے لیے تمہاری ڈھال بن جائیں گے ایسے لوگوں سے مشورہ کرو جو خدا سے ڈرتے ہوں مومن بھائیوں سے ان کی پرہیزگاری کے مطابق دوستی رکھو۔ بری عورتوں سے بچو نیک عورتوں سے بھی احتیاط کرو"۔

❁ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا:

"اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے لیے اعلیٰ درجے کی نعمت حاصل ہو اور تمہاری مردانگی و مروت درجہ کمال کو پہنچ جائے اور تمہارے امور معیشت کی اصلاح ہو جائے تو نوکروں اور کمینے لوگوں کو اپنے کاروبار میں شریک نہ کرو کیونکہ تم ان پر بھروسہ کرو گے تو وہ خیانت کریں گے اور اگر تم سے کوئی بات کریں گے تو جھوٹ بولیں گے اور اگر تم پر کوئی بلا آ کر پڑے تو مددگار نہ ہوں گے ہمیشہ عقل مند کی ہم نشینی اختیار کرو اگرچہ اس کے مزاج میں سخاوت نہ ہو، اس کی عقل سے فائدہ اٹھاؤ لیکن جو اس عادات واطوار میں عیب ہے تو اس سے بچو، سخی کی ہم نشینی اختیار کرو اگرچہ وہ عقل مند نہ ہو کیونکہ تم اپنی عقل کے ذریعہ سے اس کی سخاوت سے فائدہ اٹھاؤ گے اور اس احمق سے جو بخیل ہو بہت ہی دور بھاگو"۔

۴- مومنوں کے ایک دوسرے پر حقوق اور مخلوق خدا کے ساتھ نیک سلوک کرنا

❁ معلیٰ ابن خنیس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا:

"مسلمان کا مسلمان پر حق کیا ہے؟" فرمایا کہ "سات حق ہیں کہ ان میں ہر ایک ضروری ہے اور ان میں سے ایک کا تارک بھی خدا کی دوستی اور اطاعت سے باہر ہے" معلیٰ نے عرض کی "کہ وہ کیا کیا ہیں؟" فرمایا "مجھے خوف ہے کہ تجھے ان کا علم ہو جائے اور تو ان پر عمل نہ کرے اور ان کی ممانعت نہ کر سکے (پھر اس کے بار بار اصرار کرنے پر ارشاد فرمایا)

(۱) سب سے آسان اور سب سے پہلا حق یہ ہے کہ جو چیز تم اپنے لیے پسند کرتے ہو اس کے لیے بھی پسند کرو اور جو اپنے لیے پسند نہیں کرتے اس کے لیے بھی پسند نہ کرو۔

(۲) اس کے غصے سے بچو اور اسے خوش رکھو اور جو کچھ وہ حکم دے اسے مانو۔

(۳) جان، مال، زبان، ہاتھ اور پاؤں سے اس کے مددگار رہو۔

(۴) اس کے لیے آنکھ، رہبر اور آئینے کے طور پر رہو۔

(۵) اگر وہ بھوکا ہو تو تم بھی کھانا نہ کھاؤ اگر پیاسا ہو تو تم بھی پانی نہ پیو اور اگر اس کے پاس پہننے کے لیے کپڑے نہ ہوں تو تم بھی اپنے لیے لباس نہ خریدو۔

(۶) اگر تمہارے پاس نوکر ہو اور اس کے پاس نہ ہو تو ضروری ہے کہ اپنے ملازم کو اس کے کپڑے دھوے کے لیے کھانا تیار کرنے کے لیے اور بستر بچھانے کے لیے بھیج دو۔

(۷) اگر وہ تمہیں کسی کام کرنے کے لیے قسم دے تو بجا لاؤ اور اگر وہ تمہیں اپنے مکان پر کھانا کھانے کے لیے بلائے تو قبول کر لو اور اگر بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کو جاؤ اور اگر مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین میں شریک ہو اور اگر تمہیں یہ معلوم ہو کہ اسے کوئی حاجت ہے تو اس کے ذکر کرنے سے پہلے تم اس کی حاجت روائی میں

پیش قدمی کرو ان باتوں پر عمل کرنے سے تمھیں اس سے اور اس کو تم سے سچی محبت ہو جائے گی''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

''جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے اسے چاہیے کہ اپنے عہد و پیمان کو پورا کرے''۔

❁ سرور کائنات حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

''مومن کے مومن پر سات حق واجب ہیں:

(۱) یہ کہ اس کا احترام کرے۔

(۲) اس کے دل میں اس کی محبت ہو۔

(۳) اپنا مال اس کے کام میں صرف کرے۔

(۴) اس کی غیبت کرنا اپنے لیے حرام سمجھے۔

(۵) جب وہ بیمار ہو تو عیادت کو جائے۔

(۶) جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے پر حاضر ہو۔

(۷) اس کے مرنے کے بعد اس کی نیکیاں ہی نیکیاں بیان کرے''۔

❁ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

''مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں:

(۱) جب اس کے پاس پہنچے تو سلام کرے۔

(۲) جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے۔

(۳) جب وہ چھینکے تو اس کے لیے دعا کرے۔

(۴) جب وہ مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین میں شریک ہو۔

(۵) جب ضیافت میں بلائے تو قبول کرے

(۶) جو چیز اپنے لیے چاہتا ہے اس کے لیے بھی پسند کرے اور جو اپنے لیے پسند نہیں کرتا اس کے لیے بھی نہ کرے''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

''جس شخص کی صبح اس حالت میں ہو کہ اسے مسلمانوں کے کسی کام کی فکر نہ ہو تو وہ مسلمان نہیں ہے اور جو شخص یہ آواز سنے کہ کوئی مسلمان یہ کہہ کر فریاد کرتا ہے' اے مسلمانو! میری فریاد کو پہنچو اور اس کی امداد نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے فرمایا مجھے سب سے زیادہ اس شخص سے محبت ہے جس سے لوگوں کو نفع زیادہ پہنچتا ہو نیز فرمایا کہ جو مسلمان مسلمانوں کے کسی گروہ سے آگ یا پانی کا نقصان دور کرے اس کے لیے بہشت واجب ہو جاتی ہے''۔

❁ جناب صادق آل محمدؐ ارشاد فرماتے ہیں:

''مومن کا مومن پر حق یہ ہے کہ اسے دل سے دوست رکھے اور اپنا مال اس سے عزیز نہ کرے اور اگر وہ سفر میں جائے تو اس کے بال بچوں کی خبر گیری کرے اگر کوئی اس پر ظلم کرے تو اس کی مدد کرے اگر مسلمانوں کا مال تقسیم ہوتا ہو اور وہ موجود نہ ہو تو اس کا حصہ لے کر اس کے لیے رکھ چھوڑے اور جب وہ مر جائے تو اس کی قبر کی زیارت کیا کرے خود اس پر کوئی ظلم نہ کرے اسے فریب نہ دے اس کی امانت میں خیانت نہ کرے اور اسے کوئی ناپسند بات نہ کہے اگر اس کے ساتھ بدزبانی کرے گا تو دوستی منقطع ہو جائے گی''۔

❁ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا آپ نے اس سے پوچھا کہ ''تو نے اپنے بھائیوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟'' عرض کی اچھی حالت میں چھوڑا ہے'' فرمایا جوان میں امیر ہیں وہ کچھ غریبوں کے حال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں؟'' عرض کی بہت کم فرمایا ''امراء غریبوں کی ملاقات کو کس قدر جاتے ہیں؟'' عرض کی: کم۔ فرمایا: ''امراء غریبوں کے ساتھ سلوک کتنا کرتے ہیں؟'' عرض کی اتنا کم جس کا عدم وجود برابر ہے'' فرمایا ''پھر وہ ہمارے محب ہونے کا دعویٰ کیونکر کرتے ہیں''۔

فرمایا ''نیک لوگوں کے دوست بن جاؤ ایک دوسرے سے خالص دوستی کرو اور

جب باہم ملاقات کرو اور ایک محفل میں بیٹھو تو ہمارے دین اور ہماری احادیث کا ذکر کرو"۔

۵- مومنوں کی حاجت روائی کرنا' ان کے کاروبار میں کوشش کرنا اور ان کو خوش کرنا

❁ جناب رسول خداؐ نے فرمایا:

"جس نے ایک مومن کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے خدا کو خوش کیا"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مومن سے خندہ پیشانی سے پیش آنا نیکی ہے اور اس کی گرد جھاڑ دینا نیکی ہے"۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خطاب فرمایا کہ "اے موسیٰ میرے کچھ بندے ایسے بھی ہیں کہ ان کو نہ فقط بہشت عطا کروں گا بلکہ ان کو بہشت کا حاکم مقرر کروں گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ پروردگار وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد ہوا کہ وہ مومن جو مومنوں کو خوش کریں"۔

پھر امام علیہ السلام نے فرمایا کہ "حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں رہتے تھے اور وہ ان کو تکلیف پہنچانے کے درپے تھا حضرت موسیٰؑ وہاں سے بھاگ کر کافروں کے ملک میں چلے گئے اور ایک کافر کے ہاں پناہ لی اس کافر نے ان کو رہنے کے لیے مکان دیا کھانا کھلایا اور مہربانی سے پیش آیا (اسے مہمان نوازی کے صلہ یہ ملا کہ) جب اس کافر کے مرنے کا وقت آیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے خطاب ہوا کہ میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر بہشت میں تیرے لیے جگہ ہوتی تو میں ضرور تجھ کو بہشت میں داخل کرتا مگر بہشت کافروں پر حرام ہے لہٰذا آتش جہنم کو حکم ہوتا ہے کہ تجھے نہ جلائے اور نہ ڈرائے نیز یہ بھی حکم ہوا کہ فرشتے دونوں وقت اس کو کچھ رزق پہنچا دیا کریں"۔

❁ جناب صادق آل محمدؐ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص کسی مومن کو خوش کرے اس نے اسی کو خوش نہیں کیا بلکہ حضور پاکؐ کو خوش کیا ہے"۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: "جو شخص کسی ایک مومن کو خوش کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہزاروں نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھتا ہے"۔

آپؑ نے فرمایا "جو شخص کسی برادر مومن کی ایک حاجت پوری کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ایک لاکھ حاجت پوری کرے گا جن میں سے ایک تو بہشت ہو گی دوسرے یہ کہ وہ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بہشت میں لے جائے بشرطیکہ وہ ناصبی نہ ہوں"۔

فرمایا "مومن کی ایک حاجت پوری کرنا بیس حج سے بہتر ہے جن میں سے ہر حج میں ایک لاکھ درہم خرچ ہوں"۔

جب کوئی شخص کسی مومن کی حاجت برآوری کے لیے خود چل کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دائیں بائیں دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے کہ اس کے لیے استغفار کریں اور دعا مانگیں کہ اس کی بھی حاجت پوری ہو"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"اگر کسی مومن کے پاس کوئی برادر مومن حاجت لے کر آئے اور وہ اس کی حاجت برآوری پر قادر نہ ہو اور اس وجہ سے اس کا دل غمگین ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے اداس ہونے ہی پر اس کے لیے بہشت واجب فرمائے گا"۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

"خدا کے ایسے بندے بھی ہیں جو لوگوں کی حاجت روائی میں سعی کرتے ہیں وہ روز قیامت مطمئن اور بے خوف ہوں گے اور جو شخص کسی مومن کا دل خوش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا دل خوش کرے گا"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"جو شخص کسی مسلمان بھائی کے لیے راستہ چل کر جاتا ہے اللہ تعالیٰ پچھتر ہزار فرشتوں کو بھیج دیتا ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ چلیں اور ہر ہر قدم پر اس کے لیے ایک ایک نیکی لکھیں ایک ایک گناہ مٹائیں اور ایک ایک درجہ بڑھا دیں اور جب وہ اس کی حاجت روائی سے فارغ ہو جائے تو ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب اس کے نامِ اعمال میں لکھ دیں"۔

❁ جناب صادق آل محمدؑ کا ارشاد گرامی ہے:

"جو شخص کسی مومن کا ایک غم دور کرے خداوند عالم قیامت کے دن اس کے بہت سے غم دور کر دے گا اور جس وقت وہ قبر سے نکلے گا تو اس کا دل خوش اور مطمئن ہوگا اور جو شخص کسی مومن کو کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے میوے کھلائے گا اور جو شخص کسی کو پانی پلائے اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کی شراب پلائے گا جو سربمہر ہو گی"۔

❁ حضرت امام سجاد علیہ السلام کا فرمان ہے:

"جو شخص کسی برادر ایمانی کی ایک حاجت بر لائے گا اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں بر لائے گا جن میں سے ایک بہشت ہوگی"۔

آپؑ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص ظالم کے خلاف کسی مومن کی اعانت کرے اللہ تعالیٰ پل صراط سے گزرنے میں اس کی ایسے وقت اعانت کرے گا جب لوگوں کے قدم لڑکھڑاتے ہوں گے"۔

"جو شخص مرنے کے بعد کسی مومن کو کفن پہنا دے اسے اتنا ثواب ہوگا کہ گویا وقت ولادت سے وفات تک اس شخص کو اسی نے کپڑا پہنایا ہے"۔

"جو شخص کسی مومن کو ایک ایسی خاتون کا رشتہ دے جو اس سے انس کرے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو اس کی قبر میں اس کے لیے بھیج دے گا اور یہ شخص اپنے اہل و عیال میں سے جس کو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہوگا اس کی صورت میں وہ فرشتہ آئے گا اور اس کے پاس رہے گا"۔

"جو شخص کسی مومن کی بیماری کی حالت میں عیادت کرتا ہے فرشتے اس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں تو کتنا خوش نصیب ہے بہشت تجھے مبارک ہو"۔

فرمایا "خدا کی قسم مومن کی ایک حاجت بر لانا خدا کے نزدیک متبرک مہینوں (رجب، ذیقعدہ ذی الحجہ، محرم) میں سے دو مہینے پے در پے روزے رکھنے اور اعتکاف کرنے سے بہتر ہے"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

"قیامت کے دن خدا نے ایک سایہ مقرر فرمایا ہے جس کے نیچے انبیاء ہوں گے یا اوصیاء یا وہ مومن جس نے کسی مومن بندے کو آزاد کیا ہوگا یا وہ مومن جس نے کسی مومن کا قرض ادا کر دیا ہوگا یا وہ مومن جس نے کسی مومن کی شادی کرا دی ہوگی"۔

❁ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

"تم تمام مسلمانوں کو اپنا عزیز خیال کرو جتنے بوڑھے ہیں ان سب کو اپنے باپ کی جگہ سمجھو اور جتنے بچے ہیں ان سب کو اپنی اولاد کی جگہ سمجھو اور جتنے ہم عمر ہیں ان سب کو بھائی خیال کرو اب یہ بتاؤ کہ تم ان میں سے کس پر ظلم کرنا پسند کرو گے؟ برا بھلا کس کو کہو گے عیب کس کے ظاہر کرو گے؟ اور اگر شیطان تم کو یہ فریب دینا چاہے کہ تم اپنے آپ کو اوروں سے بہتر سمجھو تو اس کے دفع کرنے کا طریقہ یہ ہے جس شخص کو تم عمر میں اپنے سے بڑا دیکھو اس کے بارے میں یہ خیال کرو کہ وہ ایمان اور اعمال میں نیک ہے مجھ سے مقدم ہے اس لیے مجھ سے بہتر ہے اور جو تم سے عمر میں چھوٹا ہے اس کے بارے میں یہ خیال کرو کہ میرے گناہ اس سے زیادہ ہیں لہٰذا وہ بھی مجھ سے بہتر ہے اور اگر تمہارا ہم عمر ہے تو یہ خیال کرو کہ مجھے اپنے گناہوں کا تو یقین ہے اور اس کے گناہوں کے بارے میں شک ہے اور شک کو یقین پر ترجیح نہیں ہو سکتی اس لیے وہ بھی مجھ سے بہتر ہے"۔

اگر لوگ تمہاری تعظیم و تکریم کرتے ہوں تو یہ خیال کرو کہ وہ ان کی ذاتی نیکی ہے یعنی وہ اخلاق آداب پر عمل کرتے ہیں اور اگر لوگ تم سے پرہیز کریں اور تمہاری عزت نہ کریں تو یہ خیال کرو یہ ہماری شامت اعمال ہے''۔

ان اصولوں پر عمل کرنے سے زندگی آسان ہو جائے گی دوست زیادہ ہوں گے اور دشمن کم' لوگوں کی نیکی سے تم خوش نہ ہوں گے اور بروں سے کوئی رنج نہ پہنچے گا یاد رکھو لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ عزت اس شخص کی ہے جس کی وہ گھر بیٹھے خبریں سنا کریں اور وہ سب سے بالکل بے پروا ہو کسی سے کوئی سوال نہ کرے اس کے بعد اس شخص کا نمبر ہے جو محتاج ہو مگر کسی سے سوال نہ کرے کیونکہ اہل دنیا سب مال و دولت کے طلب گار ہیں اور جو شخص مال میں ان کے سامنے رکاوٹ نہ بنیں وہ انہیں سب سے زیادہ پیارا ہے اور جو مانگنے کے بجائے الٹا اپنے مال میں سے انہیں دے دے اس کی منزلت کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں''۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ''جو مومن کسی مومن سے کسی ایسی بھلائی کو جس کو وہ محتاج ہو قدرت رکھنے کے باوجود خود اپنے پاس سے یا دوسرے کے ذریعے سے پہنچا سکتا ہو روک لے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس طرح محشور کرے گا کہ منہ سیاہ ہو گا آنکھیں نیلی' ہاتھ گردن میں بندھے ہوئے اور طوق پڑا ہوا اور یہ فرمائے گا کہ تیری خیانت کی سزا ہے کہ جو تو نے خدا و رسول کے ساتھ کی' پھر حکم ہو گا کہ اسے جہنم میں لے جاؤ''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''تین آدمی قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوں گے اور اس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ ہی نہ ہو گا۔

(۱) وہ جو اپنے مسلمان بھائی کی شادی کرا دے۔

(۲) وہ ضرورت کے وقت اسے ملازم دے۔

(۳) وہ جو کسی مسلمان بھائی کا راز پوشیدہ رکھے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص کسی مومن بھائی کی عیادت کے لیے جائے اسے چاہیے کہ بیمار سے اپنے حق میں دعا کا طالب ہو کیونکہ بیمار مومن کی دعا فرشتوں کی دعا کا درجہ رکھتی ہے''۔

❁ امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''آنکھیں دکھنے میں عیادت نہیں ہوتی اور بیماری کی ابتداء میں تین دن متواتر عیادت چاہیے اس کے بعد ایک ایک دن کر کے اور جب بیماری زیادہ طول پکڑے تو بیمار کو اس کے بال بچوں میں چھوڑنا چاہیے اور اس کی عیادت کرنا چاہیے''۔

آپؑ نے ارشاد فرمایا ''جب کسی بیمار کو دیکھنے جاؤ تو کوئی سیب یا بہی یا ترنج یا خوشبو یا خود اپنے ساتھ لیتے جاؤ کہ ان چیزوں سے بیمار کو سکون ملتا ہے''۔

فرمایا کہ ''عیادت کامل یہ ہے کہ بیمار کے بازو پر ہاتھ رکھ کر اس کی صحت کے لیے دعا کریں اور جلد اٹھ آئیں کیونکہ احمقوں کی عیادت بیمار کو اپنی بیماری سے زیادہ گراں گزرتی ہے''۔

❁ مولائے کائنات حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''عیادت کرنے والوں میں اس شخص کو ثواب زیادہ ہے جو جلدی اٹھ آئے سوائے اس صورت کے کہ بیمار خود اس کا بیٹھنا پسند کرے اور اس سے بیٹھے رہنے کی درخواست کرے''۔

۶۔ مومنوں کو کھانا کھلانا پانی پلانا' کپڑے پہنانا' ان کی ہر قسم کی امداد کرنا اور مظلوموں کی حمایت کرنا

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ایک مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اس کے لیے بہشت واجب ہوتا ہے اور جو شخص کسی کافر کا پیٹ بھرے تو خدا کے لیے ضروری ہے کہ اس کے پیٹ کو زقوم جہنم سے بھرے''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی مسلمان کو ایسے مقام پر جہاں پانی مل سکتا ہو پیاس بھر پانی پلا دے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک پیاس پانی کے بدلے ستر ہزار نیکیاں عطا فرمائے گا اور اگر ایسی جگہ پانی پلائے جہاں پانی کم یاب ہو تو اس کو ایسا ہی ثواب ہو گا گویا اولاد اسماعیلؑ میں سے دس غلام آزاد کر دیئے''۔

''جو شخص اپنے مومن بھائی کو خدا کے لیے کھانا کھلا دے تو اس کا ثواب غیر آدمیوں میں سے ایک لاکھ کو کھانا کھلانے کے برابر ہے''۔

فرمایا کہ ''چار کام ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی کوئی شخص بجا لائے گا تو داخل بہشت ہو گا (۱) پیاسے کو سیراب کرنا۔ (۲) بھوکے کو پیٹ بھر کھانا کھلانا۔ (۳) بے لباس کو کپڑا پہنانا۔ (۴) غلام کو جو مصیبت میں ہو آزاد کرا دینا''۔

❁ حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں:

''خدا کے نزدیک تین عمل سب سے بہتر ہیں:

(۱) کسی بھوکے مسلمان کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔

(۲) کسی مسلمان کا قرض ادا کرنا۔

(۳) کسی مسلمان کا غم و الم دور کرنا۔ فرمایا کہ جس گھر سے بھوکوں کو کھانا نہیں دیا جاتا اس سے خیر و برکت اس سے بھی جلد دور ہو جاتی ہے جتنی جلد اونٹ کے کوہان میں چھری اتر جاتی ہے۔

❁ حضرت امام سجادؑ علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''جس شخص کے پاس زائد کپڑا ہو اور اسے یہ بھی علم ہو کہ کسی مومن بھائی کو اس کی احتیاج ہے اور وہ اسے نہ دے اللہ تعالیٰ کو منہ کے بل جہنم میں ڈالے گا اور جو شخص پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور اس کے قریب میں کوئی مومن بھوکا رہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ اس بندے نے میرے حکم کی نافرمانی اور دوسروں کی اطاعت کی آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے اسی کے عمل پر چھوڑ

دیا اور میں اس کو ہرگز نہ بخشوں گا''۔

❁ حضرت رسول خداؐ کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص خود پیٹ بھر کر کھانا کھا کر سو رہے اور اس کا مسلمان بھائی بھوکا رہے وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا''۔

❁ حضرت صادق آل محمدؑ نے فرمایا:

''اگر کسی شخص کے پاس مکان ہو اور کسی مومن کو اس مکان میں رہنے کی ضرورت ہو اور صاحب مکان راضی نہ ہوتا ہو تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ نے اس حاجت مند بندے کو دنیا کا ایک مکان دینے میں بخل کیا میں اپنی عزت کی قسم کھاتا ہوں کہ اس کو بہشت میں ہرگز داخل نہ ہونے دیا جائے''۔

❁ حضرت رسول خداؐ کا فرمان ہے:

''اگر کوئی شخص مسلمانوں کے راستے میں سے کوئی ایسی چیز ہٹا دے جس سے انہیں تکلیف پہنچتی ہو تو خداوند عالم چار سو آیتیں پڑھنے کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھتا ہے جن کے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی''۔

❁ ایک اور روایت میں فرمایا:

''ایک بندہ صرف اسی وجہ سے بہشت میں جائے گا کہ اس نے مسلمانوں کے راستے سے ایک کانٹا ہٹا دیا تھا''۔

❁ حضرت صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں:

''کسی شخص سے حاجت بیان کرنے سے پہلے اس کے لیے تحفہ بھیجنا اچھی بات ہے یہ بھی فرمایا کہ آپس میں ہدیے اور تحفے بھیجو کہ ہدیہ بھیجنے سے دلوں میں بغض و کینہ باقی نہیں رہتا نیز فرمایا کہ ہدیہ جن برتنوں میں آئے وہ واپس لوٹا دو کہ پھر بھی ہدیہ آتا رہے''۔

۷- مومنوں کی ملاقات اور بیماروں کی عیادت

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کسی برادر مومن کی ملاقات کو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے اس پر مقرر فرما دیتا ہے کہ جب تک وہ اپنے گھر پلٹ کر آئے اسے آواز دیتے رہیں کہ تو بڑا خوش نصیب ہے اور بہشت تجھے مبارک ہو''۔

❁ حضرت محمد مصطفیٰؐ کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص کسی برادر مومن کی ملاقات کے لیے اس کے مکان پر جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے فرماتا ہے کہ تو میرا مہمان ہے اور میری ہی ملاقات کو آیا ہے اور تیری ضیافت میرے ذمہ ہے اور چونکہ تو اپنے برادر کو دوست رکھتا ہے لہٰذا میں نے تجھ پر بہشت واجب کر دی''۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے داؤد ابن سرجان سے فرمایا:

''میرے شیعوں کو میرا سلام پہنچا دو اور یہ کہہ دو کہ خدا اس بندے پر رحمت کرتا ہے جو کسی دوسرے کے پاس بیٹھ کر ہماری حدیثیں سناتا ہے کیونکہ ان دو کے ساتھ میں تیسرا ایک فرشتہ ہوتا ہے جو ان دونوں کے لیے طلب مغفرت کرتا ہے اور جب تم ایک دوسرے سے ملتے ہو اور ہماری حدیثوں کا ذکر کرتے ہو تو اس ملاقات اور ذکر کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمارا دین و مذہب تمہارے لیے زندہ ہو جاتا ہے اور ہمارے بعد سب سے بہتر وہ شخص ہے جو ہماری حدیثوں کا ذکر کرے اور ہمیں یاد کرے''۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص ہم پر احسان نہ کر سکے وہ ہمارے ماننے والوں میں سے جو نیک لوگ ہیں ان کے ساتھ نیکی کرے کہ اس کے نامہ اعمال میں وہی ثواب لکھا جائے گا جو ہمارے ساتھ نیکی کرنے سے لکھا جاتا اور جو ہماری ملاقات کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو وہ ہمارے ماننے والوں میں سے نیک لوگوں کی ملاقات کو جائے تاکہ اس کے لیے

ہماری ملاقات کا ثواب لکھا جائے''۔

❁ جناب صادق آل محمدؐ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لیے جاتا ہے ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں کہ جب تک وہ اپنے گھر پلٹ کر نہیں آتا اس کے لیے طلب مغفرت کرتے رہتے ہیں''۔

❁ امام علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص خدا کی خوشنودی کے لیے کسی بیمار مومن کی عیادت کرے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا کہ وہ قبر میں اس کی عیادت کو آئے اور قیامت تک اس کے لیے طلب مغفرت کرتا رہے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''جب کوئی شخص بیمار ہو تو اسے چاہیے کہ لوگوں کو اپنی عیادت کے لیے آنے کی اجازت دے کیونکہ جو جو لوگ آئیں گے ان کی ایک ایک دعا قبول ہوگی''۔

۸- مفلسوں، کمزوروں، مظلوموں، بوڑھوں اور مصیبت زدوں کے حقوق

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''مفلس مومن مال دار مومن سے چالیس برس پہلے بہشت میں پہنچ جائیں گے پھر فرمایا کہ میں تمہیں ایک مثال سناؤں فقیر اور امیر کی مثال دو کشتیوں کی سی ہے جو محصول کی چونگی کے پاس سے ہو کر گزریں جو کشتی خالی ہوگی اسے فوراً چھوڑ دیں گے اور جو بھری ہوگی اسے مال کا حساب کرنے اور محصول لینے کے لیے ٹھہرائے رکھیں گے''۔

فرمایا ''بندے کا جس قدر ایمان بڑھتا ہے اس قدر روزی تنگ ہو جاتی ہے یہ بھی فرمایا کہ اگر مومنین طلب رزق کے لیے دعا میں آہ و زاری نہ کرتے تو معمولی حالت سے اور بھی زیادہ روزی تنگ ہوا کرتی''۔

❁ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ قیامت کے دن غریب مومنوں پر بہت زیادہ مہربانی کرے گا اور فرمائے گا کہ میں نے تم کو دنیا میں اس وجہ سے مفلس نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک بے حیثیت تھے (ہرگز نہیں) آج تم دیکھو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرتا ہوں جس جس نے آپ سے دنیا میں نیکی کی ہے اس کا ہاتھ پکڑو اور بلا تکلیف بہشت میں لے جاؤ ان میں سے ایک شخص عرض کرے گا خداوندا اہل دنیا کے پاس بہت زیادہ نعمتیں تھیں' عمدہ اور نفیس کپڑے پہنتے تھے' لذیذ کھانے کھاتے تھے' اعلیٰ اور عالیشان کوٹھیوں میں رہتے تھے بہترین سواریوں پر سوار ہوتے تھے آج ہمیں بھی ایسی ہی سب چیزیں عنایت فرما جواب میں ارشاد ہو گا کہ میں نے جو جو نعمتیں اہل دنیا کو ابتدائے دنیا سے انتہائے دنیا تک عطا کی تھیں ان سب سے ستر ستر گنا آپ میں سے ایک ایک کو دے دیں"۔

فرمایا کہ "ایک مالدار شخص جو عمدہ اور اچھے کپڑے پہنے ہوئے تھا حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں آیا اور بیٹھ گیا پھر ایک غریب آدمی جو میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے تھا آیا اور اس کے ساتھ بیٹھ گیا اس مالدار آدمی نے اپنا دامن جو اس غریب آدمی کے ساتھ لگ گیا تھا اپنی طرف کھینچ لیا حضور پاکؐ نے اس سے فرمایا کہ کیا تو ڈر گیا کہ اس کا افلاس تجھے چمٹ نہ جائے عرض کیا نہیں فرمایا پھر کیا اس بات کا خوف تھا کہ تیری کچھ دولت اس کے پاس چلی نہ جائے عرض کیا نہیں فرمایا پھر کیا یہ خیال تھا کہ تیرے کپڑے میلے نہ ہو جائیں؟ عرض کیا یہ بھی نہیں حضرتؐ نے فرمایا پھر تو نے ایسی حرکت کیوں کی؟ عرض کی یا رسول اللہ میرا ایک ہم نشین نفس کہ شیطان سے بھی بدتر ہے جو بری چیز کو میری نظر میں مزین کر کے دکھلاتا ہے اور ہر نیکی کو معیوب لہٰذا میں اس حرکت کی تلافی میں جو مجھ سے سرزد ہو اپنا آدھا مال اس غریب آدمی کو دے دیتا ہوں حضرت نے اس غریب شخص سے فرمایا کہ آیا تو قبول کرتا ہے اس نے عرض کی نہیں۔ امیر بولا' نہیں کیوں نہیں؟ غریب نے کہا مجھے خوف ہے کہیں میں بھی آپ ہی جیسا متکبر نہ ہو جاؤں"۔

❀ جناب صادق آل محمدؑ نے ایک پریشان حال سے سوال کیا:

"تو کبھی بازار جاتا ہے اور ایسی ایسی چیزیں دیکھتا ہے جن کے خریدنے سے عاجز ہو؟" عرض کی "جی ہاں میرے آقا......" آپؑ نے فرمایا "جب تو ایسی چیز دیکھے جس کا خریدنا تیری طاقت سے باہر ہے تو تیرے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے"۔

❀ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے امراء کو اس لیے دولت مند نہیں کیا کہ وہ میرے نزدیک کوئی عزت رکھتے ہیں نہ غرباء کو اس لیے ناچیز کیا کہ وہ میری نظر میں ذلیل وخوار ہیں بلکہ میں نے غرباء کے ذریعہ سے امراء کا امتحان لیا ہے کیونکہ غرباء نہ ہوتے تو امراء کو بہشت کی صورت بھی دیکھنی نصیب نہ ہوتی"۔

آپؑ نے فرمایا کہ "جو شخص کسی مومن کو اس کی مفلسی کی وجہ سے حقیر و ذلیل سمجھے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو تمام مخلوق کے سامنے ذلیل و رسوا کرے گا"۔

❀ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"لوگوں میں سب سے زیادہ ذلیل وہ ہے جو اور لوگوں کو ذلیل کرتا ہے"۔

❀ حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا:

"اپنے مومن غریب بھائیوں کو حقیر مت سمجھو کیونکہ جو کسی مومن کو حقیر جانے گا اللہ تعالیٰ سوائے توبہ کے اور کسی طرح اسے اس مومن کے ساتھ بہشت میں داخل نہ کرے گا"۔

❀ جناب صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں:

"جو شخص لوگوں سے ٹھٹھا مذاق کرتا ہے گویا اسے ان کی محبت کی کچھ پروا نہیں ہے"۔

❀ مولائے کائنات حضرت علی ابن ابی طالبؑ ارشاد فرماتے ہیں:

"کسی مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کو ڈرانا اور دھمکانا جائز نہیں ہے"۔

✿ حضرت رسول خداؐ کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص اپنے کسی مومن بھائی کی لطف و مہربانی سے بات کر کے عزت بڑھائے یا اس کی کوئی حاجت بر لائے یا اس کا کوئی رنج و غم دور کرے تو جتنی دیر وہ اس کی حاجت برآوری یا مہربانی و مدارت میں صرف کرے گا اتنی دیر رحمت الٰہی اس کے سر پر سایہ فگن رہے گی''۔

فرمایا کہ مومن کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے' مومن سے لڑنا کفر ہے اور اس کی غیبت کرنا خدا کی نافرمانی ہے''۔

✿ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو شخص کسی مومن کو کسی افسر کے ذریعہ سے نقصان پہنچانے کی دھمکی دے اور کوئی نقصان نہ پہنچائے وہ جہنم میں جائے گا اور جو دھمکی بھی دے اور نقصان بھی پہنچائے وہ جہنم میں فرعون اور آل فرعون کے ساتھ ہوگا''۔

✿ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''جو لعنت کسی شخص کے منہ سے نکلتی ہے وہ گردش کرتی ہے اگر اس کا مستحق اسے مل گیا تو اس پر پڑتی ہے ورنہ لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہے''۔

✿ امام علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص کسی مومن کی بات کا طعنہ دے اس کی موت سب سے بدتر ہوگی اور وہ اس بات کا سزاوار ہے کہ اس کا انجام بخیر نہ ہو''۔

✿ جناب صادق آل محمدؐ ارشاد فرماتے ہیں:

''جس مومن کے ہاں ایسی رکاوٹ ہو کہ دوسرا مومن اس کے پاس نہ آسکے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بہشت کے اور اس کے درمیان ستر ہزار ایسی ایسی دیواریں قائم کر دے گا کہ ہر دیوار کی چوڑائی ہزار ہزار برس کی راہ ہوگی اور دیوار سے دوسری دیوار تک ستر برس کی راہ علیحدہ ہوگی''۔

✿ امام علیہ السلام نے فرمایا:

''جو مومن طاقت رکھنے کے باوجود اپنے مومن بھائی کی اعانت نہ کرے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی اعانت سے دست بردار ہو جاتا ہے''۔

✿ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص کسی عاجز بندے کو راستے میں سواری سے گرا ہوا پائے اور جس حال میں کہ اس کا فریادرس نہ ہو اس کی فریادرسی کرے اپنی سواری پر سوار کرے اس کا بوجھ (سامان) اپنی سواری پر رکھ دے تو اللہ تعالیٰ اس سے خطاب فرماتا ہے کہ تو نے اپنے مومن بھائی کی امداد میں اپنے آپ کو بہت کچھ تکلیف دی اور اپنی بساط سے بڑھ کر کوشش کی تیرے لیے چند فرشتے مقرر کرتا ہوں جن کی تعداد ان سب آدمیوں سے زیادہ ہے جو ابتدائے دنیا سے انتہائے دنیا تک پیدا ہوئے یا ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کی قوت اتنی ہے کہ تمام آسمانوں اور تمام زمینوں کا اٹھالینا اس کے نزدیک کوئی بات نہیں کہ تیرے لیے بہشت میں محل اور مکانات تعمیر کریں اور تیرے درجات بلند کرتے ہیں تاکہ تو جس وقت بہشت میں پہنچے تو بہشت کے بادشاہوں میں شمار کیا جائے''۔

اور جو شخص کسی مظلوم سے ظالم کے ضرر کو دفع کرے جو وہ اس کے بدن یا مال کو پہنچانا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام باتوں کے حروف کی گنتی کے برابر اور اس کے تمام حرکات و سکنات کی گنتی کے برابر اور جتنی دیر اسے لگے اس دیر کی تعداد کے مطابق لاکھ لاکھ فرشتے پیدا کرے گا کہ وہ ان شیطانوں کو دفع کرتے رہیں جو اس شخص کی گمراہی کا ارادہ کرتے ہوں اور ہر چھوٹے سے ضرر کے مقابلے میں جو اس نے دفع کیا ہوگا بہشت میں اس کو لاکھ ملازم اور لاکھ حوریں عطا کی جائیں گی وہ سب اس کی خدمت اور عزت کریں گے اور کہیں گے کہ تو نے اپنے برادر مومن کا مال یا جسمانی ضرر دور کیا تھا ہم اس کا معاوضہ ہیں''۔

✿ جناب رسول خداؐ کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص بوڑھے آدمی کی اس کے بڑھاپے کی وجہ سے عزت کرے اللہ تعالیٰ

اس کو قیامت کے خوف سے بے خوف کرے گا یہ بھی فرمایا کہ سفید داڑھی والے مومن کی تعظیم خدا کی تعظیم ہے"۔

نیز یہ فرمایا کہ "جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

❁ حضور اکرمؐ نے فرمایا:

"جو شخص کسی اندھے (نابینے) کی دنیوی حاجتوں میں سے کوئی ایک حاجت پوری کرے یا اس کی حاجت براری کے لیے کچھ راستہ چلے یا اپنی طرف سے کوئی ایسی تدبیر وکوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ اس نابینے کی حاجت بر لائے تو خداوند عالم اس شخص کو دنیا میں نقصان اور آخرت میں آتش جہنم سے نجات دیتا ہے اور اس کی ستر دنیوی حاجتیں بر لاتا ہے اور جب تک یہ نابینا کے کام میں مشغول رہتا ہے رحمت الٰہی مسلسل اس پر مبذول رہتی ہے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"مصیبت زدہ اور جذامی (کوڑھ میں مبتلا شخص) کی طرف نہ دیکھو کہ انہیں اس سے رنج پہنچتا ہے"۔

فرمایا کہ "جذامی سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو اور جب ان سے بات کرو تو تمہارے اور ان کے درمیان کم از کم ایک گز کا فاصلہ ہو"۔

❁ جناب صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں:

"جب اس قسم کے لوگوں کو دیکھو تو خدا سے عافیت طلب کرو اور ان کے مرض سے غافل نہ ہو کہ کہیں تمہارے بدن پر سرایت نہ کر جائے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"پانچ آدمیوں سے اجتناب بہت ضروری ہے:

(۱) کوڑھ میں مبتلا شخص (۲) سفید داغ والے سے (۳) دیوانے سے

(۴) حرامی سے (۵) بدوی عربوں سے

فرمایا کہ جو لوگ بلاؤں میں مبتلا ہیں ان کی طرف کم دیکھو ان کے پاس مت جاؤ اور جب ان کے پاس سے گزرنے کا موقع ملے تو جلد گزر جاء ایسا نہ ہو کہ جو انہیں بیماری ہے تمھیں نہ لگ جائے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو بلا میں مبتلا ہیں' تو الحمد اللہ پڑھو مگر انہیں سننے نہ دو کہ انہیں رنج نہ پہنچے"۔

۹۔ مومنوں کے حقوق کا خیال کرنا

❁ حضرت رسول خداؐ کا ارشاد گرامی ہے:

"جو شخص خدا اور رسولؐ پر ایمان لایا ہو وہ ایسی محفل میں ہرگز نہ بیٹھے جہاں کسی امام کو گالی دیتے ہوں یا کسی مسلمان کی غیبت کرتے ہوں"۔

❁ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص کسی مسلمان کی غیبت کرتا ہے اس کے روزے اور وضو کا ثواب جاتا رہتا ہے اور قیامت کے دن اس کے جسم سے مردار سے بھی بدتر بو آئے گی جس سے تمام اہل محشر کو تکلیف ہوگی۔ اور اگر وہ توبہ کرنے سے پہلے مر جائے گا تو ایسا سمجھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال جانتا تھا اور جو شخص کسی مومن بھائی پر احسان کرے یعنی کسی محفل میں لوگ اس کی غیبت کرتے ہوں اور یہ اسے روک دے تو اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت کی ہزار قسم کی برائیوں سے اسے نجات دے گا اور اگر طاقت رکھنے کے باوجود منع نہ کرے گا تو غیبت کرنے والے کے گناہ سے ستر گنا برائی اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائے گی"۔

❁ جناب صادق آل محمدؑ نے فرمایا:

"کسی مومن کا وہ عیب اور گناہ ظاہر کرنا جو خدا نے پوشیدہ کیا ہو غیبت ہے اور ایسا کوئی عیب لگانا جو اس میں نہ ہو بہتان ہے"۔

آپؐ نے فرمایا کہ "تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ہوں گی چار باتیں

اس کے لیے لازم ہو جائیں گی:

(۱) جو بات کہے اس میں جھوٹ نہ ہو۔

(۲) معاملات اور تعلقات میں لوگوں پر ظلم نہ کرے۔

(۳) جو وعدہ کرے پورا کرے''۔

ان تین صفتوں کے ہونے سے ضروری ہے کہ لوگ اس کی عدالت کے قائل ہوں:

(۱) اس کی مروت کے مداح

(۲) اس کی غیبت ان پر حرام ہو

(۳) اس کی دوستی و اخوت ان پر واجب

❁ جناب رسول خداؐ ارشاد فرماتے ہیں:

''غیبت زنا سے بدتر ہے' کیونکہ زنا کار جب توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک مدعی معاف نہ کر دے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب تمہارے بھائی موجود نہ ہوں تو ان کو اس سے زیادہ نیکی کے ساتھ یاد کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ غائبانہ وہ تمہیں یاد کریں''۔

فرمایا جو''شخص کھلے عام فسق و فجور کا ارتکاب کرتا ہے وہ کسی بات کی پروا نہیں کرتا اس کا کوئی احترام نہیں ہے اور نہ اس کی غیبت حرام ہے''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ان تین آدمیوں کا کوئی احترام نہیں ہے (۱) صاحب بدعت (۲) امام ظالم یعنی ظالم حکمران یا ظالم سردار (۳) علانیہ طور پر گناہ کرنے والا فاسق''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''جس شخص کے سامنے اس کے مومن بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی

حمایت کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی حمایت نہ کرے گا اور اگر طاقت رکھنے کے باوجود اس غیبت کو نہ روکے اور اس مومن بھائی کی حمایت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت میں ذلیل کرے گا''۔

❁ محمد ابن فضل نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کی:

''مومن بھائیوں میں سے ایک ایسا شخص ہے کہ اس کی بعض باتیں ایسی سننے میں آتی ہیں کہ وہ مجھے اچھی نہیں معلوم ہوتیں اور جب میں اس سے ان باتوں کے بارے میں سوال کرتا ہوں تو وہ انکار کرتا ہے حالانکہ یہ خبر مجھے بہت سے معتبر لوگوں سے پہنچی ہے'' آپؑ نے فرمایا کہ ''اپنے مومن بھائی کے مقابلے میں اپنے دیکھنے اور سننے کو جھوٹا سمجھو اور اگر پچاس آدمی قسم کھا کر گواہی دیں اور وہ ان سب کے خلاف کہے تو اس کی بات کی تصدیق کرو اور ان سب کو جھوٹا سمجھو اور اس کی ایسی بات کو ظاہر نہ کرو کہ جو اس کے نقصان یا عیب کا موجب ہو''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی گناہ کا نام لے کر کسی شخص کو رسوا کرے گا اسے اتنا عذاب ہو گا کہ گویا وہ گناہ اس نے خود کیا اور جو شخص کسی فعل پر کسی مومن کو طعنہ کرے گا جب تک وہ فعل خود نہ کرے گا دنیا سے نہیں جائے گا''۔

❁ حضرت امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص مسلمانوں کی عزت و آبرو کے خلاف بری باتیں بنانے سے اپنے آپ کو روکے خداوند کریم قیامت کے دن اس کے سب گناہ بخش دے گا''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص کسی آدمی کے بارے میں ایسی بات بیان کرے جسے لوگ جانتے ہیں یہ غیبت نہیں''۔

❁ جناب صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں:

''جو بلا تمہارے مومن بھائی پر آتی ہے اس پر خوش مت ہو اور اُسے رنج مت

پہنچاؤ شاید اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے اور اس نے وہ بلا دور کر کے تمہاری طرف بھیج دے"۔

فرمایا "جو شخص اپنے مومن بھائی کی کسی مصیبت پر خوش ہوگا وہ جب تک اسی مصیبت میں مبتلا نہ ہوگا دنیا سے نہیں جائے گا"۔

فرمایا "جو شخص کسی مومن پر طعنہ زنی کرے گا خدا اس کو دنیا و آخرت میں ذلیل کرے گا"۔

❁ حضرت رسول خداؐ کا ارشاد گرامی ہے:

"سب سے بدتر جھوٹ یہ ہے کہ لوگوں پر بدگمانی کی جائے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص اپنے مومن بھائی پر کوئی تہمت لگائے تو اس کے دل میں ایمان اس طرح زائل جاتا ہے جس طرح پانی میں نمک"۔

❁ حضرت رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

"تم میں جو لوگ سب سے بدتر ہیں تمہیں بتادوں؟ لوگوں نے عرض کی جی ہاں یارسولؐ اللہ فرمایا: سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو چغلخوری کرتے ہیں' دوستوں میں جدائی ڈلواتے ہیں اور بے عیب لوگوں پر عیب لگاتے ہیں"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"چغل خوروں پر بہشت حرام ہے"۔

❁ جناب صادق آل محمد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"جو دو شخص ناراض ہو کر جدائی اختیار کرتے ہیں ان سے ایک خدا کی ناراضگی اور لعنت کا ضرور مستحق ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دونوں ہو جاتے ہیں" کسی نے عرض کی کہ "اگر ایک شخص ان میں سے مظلوم ہو تو وہ لعنت کا مستحق کیوں ہے؟" فرمایا "وہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کے پاس جا کر صفائی کیوں نہیں کر لیتا کہ وہ اس کی غلطی سے درگزر کرے اور نیکی و مہربانی سے پیش آئے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ کا ارشاد گرامی ہے:

"ناراضگی اور جدائی تین دن سے زیادہ نہ ہونی چاہیے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جب تک دو مسلمان آپس میں رنجیدہ اور ایک دوسرے سے علیحدہ رہتے ہیں شیطان بہت خوش خوش رہتا ہے اور جب دونوں کی صلح صفائی ہو جاتی ہے تو اس کے گھٹنے ٹوٹ جاتے ہیں اور بند سے بند جدا ہو جاتا ہے اس وقت وہ چیختا ہے کہ ہائے یہ کیا بلا میرے سر پر نازل ہوگئی"۔

❁ حضرت رسول اللہ کا ارشاد گرامی ہے:

"جو دو مسلمان آپس میں رنجیدہ ہو کر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں اور تین دن گزرنے پر آپس میں صلح نہ کریں تو دونوں اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں اور ان کے درمیان سے ایمان محبت اٹھ جاتی ہے اور جو شخص ان دونوں میں سے پہلے صفائی پیش کرے گا وہی پہلے بہشت میں جائے گا"۔

۱۰- ظالموں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں سے ارشاد فرمایا:

"اے مومنو! اپنے بادشاہ (سربراہ مملکت) کی اطاعت ترک کر کے اپنے آپ کو ذلیل مت کرو' اگر بادشاہ عادل ہے تو خدا سے اس کی سلامتی کی دعا کرو اور اگر ظالم ہے تو اس کی اصلاح کی دعا کرو کیونکہ تمہاری بہتری تمہارے بادشاہ کی بہتری ہے اور منصف بادشاہ مہربان باپ کی مانند ہوتا ہے لہٰذا اس کے لیے خدا سے ان باتوں کی دعا کرو جن کی اپنے لیے کرتے ہو ان باتوں کی نہ کرو جن کی اپنے لیے نہیں کرتے ہو"۔

❁ حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو کسی بادشاہ سے ٹکرا کر تکلیف اٹھائے خدا اسے کوئی ثواب نہیں دیتا نہ اسے صبر عطا فرماتا ہے"۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے حضرت امام حسن علیہ السلام کو

وفات کے وقت یہ وصیت کی تھی:

''نیک لوگوں سے ان کی نیکی کی وجہ سے محبت کرنا' اور برے لوگوں سے ظاہری طور پر اچھے طریقے سے ملنا لیکن دل میں انہیں قطعی طور پر اچھا نہ سمجھنا''۔

❁ جناب صادق آلِ محمد علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جس شخص نے ظالموں کی بقا چاہی گویا اس نے اس بات کو پسند کیا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں' اس نے اعلانیہ طور پر اللہ تعالیٰ سے دشمنی کی''۔

❁ حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں:

''چار چیزیں دل کو خراب کرتی ہیں اور نفاق کو اس طرح پیدا کرتی ہیں جس طرح پانی درخت کو اگاتا ہے گانا اور موسیقی سننا' فحش بکنا' بادشاہ کے ہاں حاضری دینا اور شکار کے لیے جانا''۔

❁ حضرت رسول خداؐ ارشاد فرماتے ہیں:

''قیامت کے دن ایک منادی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا کرے گا کہ ظالموں اور ان کے تمام مددگاروں کو لاؤ یہاں تک کہ جنھوں نے ان کی تھیلی کا منہ باندھا ہے یا ایک قلم تک بھی ان کو بنا کر دیا ہے' ان سب کو ظالموں کے ساتھ محشور کرو''۔

فرمایا کہ ''جتنا کوئی بادشاہ مقرب ہو جاتا ہے اتنا ہی خدا سے دور ہو جاتا ہے اور جتنا کسی بندے کا مال زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی اس کا حساب سخت ہوتا ہے اور جتنی کسی بندے کی حکومت زیادہ ہوتی ہے اتنے ہی اس کے شیطان بڑھ جاتے ہیں''۔

یہ بھی فرمایا کہ ''بادشاہوں اور ان کے مصاحبوں کے درباروں سے بہت زیادہ اجتناب کرو کیونکہ جو تم میں سے بادشاہوں کے زیادہ قریب ہوتا ہے وہ خدا سے زیادہ دور ہو جاتا ہے اور جو خدا کو چھوڑ کر بادشاہ کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پرہیزگاری سلب کر لیتا ہے اور اس کو متحیر و پریشان چھوڑ دیتا ہے''۔

❁ سلیمان جعفری نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی:

''آپ ان امور اور معاملات کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو لوگوں کو بادشاہوں کی طرف سے سپرد ہوتے ہیں؟'' حضرت نے فرمایا کہ ''بادشاہوں کے کاروبار میں شرکت کرنا' ان کی امداد کرنا اور ان کے کاروبار کے انتظام و انصرام میں کوشش کرنا ایک طرح کا کفر ہے اور ان کی طرف جان بوجھ کر نظر کرنا گناہ کبیرہ ہے''۔

❁ حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص کسی مالدار کے سامنے جا کر آہ و زاری کرے اس کا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص کسی ظالم بادشاہ کے پاس جا کر اس کو پرہیزگاری کا حکم دے اور اس کو پند و نصیحت کرے تو اس شخص کو تمام جنوں اور انسانوں کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا''۔

❁ علی ابن حمزہ کا کہنا ہے:

''میرا ایک دوست بنی امیہ کے حکومتی دفتر میں کام کرتا تھا اور اس نے میرے ہمراہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں بنی امیہ کی کچہری میں کام کیا کرتا تھا جس سے میں نے بہت کچھ مال جمع کیا ہے'' حضرت نے فرمایا کہ ''اگر لوگ تیری طرح تحریر میں بنی امیہ کی امداد نہ کرتے ان کے لیے مال غنیمت جمع نہ کرتے ان کی طرف سے لڑائیاں نہ لڑتے' ان کے پاس اکٹھے نہ رہتے تو وہ کسی طرح ہمارا حق غصب نہ کر سکتے'' اس شخص نے عرض کی ''جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اب کوئی تدبیر ہے؟'' حضرت نے فرمایا: ہے مگر تو میرے کہنے کے مطابق عمل کرے گا؟'' اس نے عرض کی کہ ''یا ابن رسول اللہ کروں گا فرمایا جو کچھ تو نے بنی امیہ کی کچہری میں رہ کر پیدا کیا ہے اس میں سے جس جس کے مالک کو پہچانتا ہے وہ اسے واپس دے دے اور جس مال کے مالک کو نہیں پہچانتا اس کو خیرات کر دے اگر ایسا کرے گا تو میں تیرے لیے بہشت کی ضمانت دیتا ہوں' وہ شخص سر جھکا کر کوئی گھنٹہ بھر

سوچتا رہا اس کے بعد سر اٹھا کر اس نے عرض کی کہ "میں ایسا ہی کروں گا" علی بن حمزہ کہتے ہیں کہ "وہ ہمارے ساتھ کوفہ میں آیا اور اس نے تمام مال جس طرح سے کہا تھا اس طرح دے ڈالا یہاں تک کہ جو کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ بھی دے دیئے ہم نے آپس میں چندہ کر کے اس کے لیے کپڑے خریدے اور کچھ نقد خرچ کے لیے دیا چند مہینے کے بعد وہ بیمار ہوا میں اس کی عیادت کو گیا تو اس وقت اس کی جان کنی کی حالت تھی یکا یک آنکھ کھولی اور اتنا کہا کہ حضرت صادق علیہ السلام نے اپنی ضمانت پوری کی اور مر گیا ہم اسے دفن کر آئے دوسرے برس میں حضرت کی خدمت میں گیا جوں ہی مجھ پر نظر پڑی" فرمایا: "خدا کی قسم ہم نے تیرے دوست کو جس بات کی ضمانت دی تھی پوری کر دی"۔

❁ صفوان شتربان حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے ارشاد فرمایا:

"تیری اور سب باتیں تو اچھی ہیں مگر ایک یہ بات بری ہے کہ تو اپنے اونٹ خلیفہ ہارون کو کرایہ پر دیتا ہے" صفوان نے عرض کی: "واللہ میں نے اپنے اونٹ کبھی اسے برے کام کے لیے یا شکار کے لیے یا لہوولعب کے لیے کرائے پر نہیں دیئے بلکہ ہمیشہ مکہ معظمہ جانے کے لیے کرائے پر دیتا ہوں اور میں خود اس کے ساتھ کبھی نہیں جاتا اپنے نوکروں اور غلاموں کو بھیج دیتا ہوں" فرمایا "آیا تو یہ چاہتا ہے کہ وہ اتنے عرصے تک زندہ رہے کہ تیرا کرایہ ادا کر دے؟" عرض کی "بے شک" فرمایا "جو ان کی زندگی کا خواہاں ہے وہ ان میں محبوب ہے اور جو ان میں شمار ہے وہ جہنمی ہے"۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص ظالم بادشاہ کی حکومت سے راضی ہو جائے اور اس کی امداد کرے وہ اسی کے دوستوں میں شمار ہو گا"۔

❁ حضرت رسول خداؐ ارشاد فرماتے ہیں:

"میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں کہ ان کے اچھے ہونے میں تمام امت کی

بہتری ہے اور ان کے برے ہونے میں ساری امت کی خرابی ہے اول فقہاء دوسرے سلاطین"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس امت میں سے جو ہماری امامت کا اعتقاد رکھتے ہوں گے ان سب کے لیے مجھ سے نجات کی امید ہے مگر تین قسم کے آدمی اس سے مستثنیٰ ہیں (۱) وہ طاقتور حکمران جو اپنی رعایا پر ظلم کرتا ہو (۲) وہ شخص جو دین میں بدعت پیدا کرتا ہو (۳) وہ شخص جو علانیہ فسق و فجور کرتا ہو"۔

نیز فرمایا: "تین شخص ایسے ہیں کہ ان سے جو جھگڑا کرے گا وہ ذلیل و خوار ہو گا: (۱) باپ (۲) بادشاہ (۳) قرض خواہ

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"بادشاہ دنیا میں سب سے زیادہ بے وفا ہوتے ہیں اور انہی کے سب سے کم دوست ہوتے ہیں"۔

❁ حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے:

"جس شخص کو لوگوں کی حکومت میسر آئے اور عدالت پر کمر باندھ لے اپنی قیام گاہ کا دروازہ کھلا رکھے اور پردہ اٹھا دے کہ ہر کس و ناکس اس کے پاس بلا روک ٹوک آئے اور وہ سب کی داد فریاد سنے تو اللہ تعالیٰ کے لیے ضروری ہے کہ قیامت کے دن اس کے خوف کو امن سے بدل دے اس کو بہشت میں داخل کرے"۔

فرمایا "جب اللہ تعالیٰ کو رعیت کی بہتری منظور ہوتی ہے تو ان کے اوپر مہربان بادشاہ مسلط فرماتا ہے اور اسے منصف وزیر عنایت فرماتا ہے"۔

❁ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"جس وقت اللہ تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا یہ ارشاد فرمایا کہ میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ ان آدمیوں کو کبھی بہشت میں داخل نہ کروں گا:

(۱) جو ہمیشہ شراب پیتے ہیں

(۲) چغل خور

(۳) دیوث

(۴) ظالموں کی طرف سے لوگوں کو مار پیٹ کرنے والے

(۵) قبریں اکھاڑنے والے

(۶) چونگی کا محصول کرنے والے

(۷) قطع رحمی کرنے والے

(۸) وہ لوگ جو جبر کے مسائل کے قائل ہیں۔

❁ جناب صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں:

''جو شخص مسلمانوں کا حاکم ہو جائے اور ان کے اموال کی طرف متوجہ نہ ہو اللہ تعالیٰ بھی اپنی رحمت اس سے ہٹا لے گا اور اس کی پروا نہ کرے گا''۔

❁ آپؑ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کے پاس جو ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت میں رہتے تھے یہ وحی بھیجی کہ تم جا کر اس بادشاہ سے کہہ دو کہ میں نے تجھے اس لیے بادشاہ نہیں مقرر کیا کہ تو لوگوں کو قتل کرے اور ان کا مال چھین لے بلکہ میں نے تجھے اس لیے بادشاہ بنایا ہے کہ مظلوموں کو مجھ سے فریاد کرنے کی نوبت نہ آئے کیونکہ میں مظلوموں کی دادرسی ضرور کرتا ہوں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جہنم میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام صعدا ہے اور اس پہاڑ میں ایک میدان ہے جس کو سقر کہتے ہیں اور ایک کنواں جس کا نام ہبہب ہے' جس وقت اس کنویں کو کھول دیا جاتا ہے تو تمام اہل جہنم اس کی گرمی سے چیخ اٹھتے ہیں اور یہ کنواں ظالموں کے لیے مخصوص ہے''۔

❁ محمد ابن اسماعیل ابن بزیع کہتے ہیں:

''حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بادشاہوں کے دربار میں

ایک گروہ خدا کے بندوں کا بھی ہوتا ہے جن کو پروردگار عالم دین حق عطا فرماتا ہے اور شہروں پر اختیار دیتا ہے کہ اس کے دوستوں کو نقصانات اور جور و جفا سے بچائیں اور مسلمانوں کے کاروبار درست کر دیں اور مومنوں کی بدحالی میں ان کے پشت و پناہ بنیں اور ہمارے غریب مومن ان کا وسیلہ تلاش کریں اللہ تعالیٰ اسی گروہ کی وجہ سے مومنوں کے خوف کو امن سے بدل دیتا ہے یہ لوگ ظالموں کی سلطنت میں راہ راست پر چلنے والے اور حق پر ثابت قدم رہنے والے اور زمین پر خدا کی امان ہیں۔ ان کے نور سے اہل آسمان کو اسی طرح روشنی پہنچتی ہے جس طرح ستاروں سے اہل زمین کو' قیامت کے دن ان کے نور سے میدان حشر منور ہو جائے گا یہ گروہ بہشت کے لیے پیدا ہوا ہے''اگر تم بھی اس گروہ میں شمار ہونا چاہتے ہو تو ہمارے خالص مومنوں کو خوش رکھا کرو''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی ایسے آدمی کی حاجت بادشاہ یا حاکم تک پہنچا دے جو اپنی حاجت خود اس تک نہ پہنچا سکتا ہو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قدم پل صراط پر قائم کر دے گا''۔

❁ حمیری نے حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی خدمت میں ایک عریضہ لکھا کہ ''ایک شخص محکمہ اوقاف کا انچارج ہے اور اس میں خرچ کرنا جائز جانتا ہے اور بے دھڑک مال وقف اپنے صرف میں لاتا ہے مجھے کبھی کبھی اس کے گاؤں میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے اگر میں اس کا کھانا نہ کھاؤں تو مجھ سے دشمنی کرتا ہے اور کبھی کبھی میرے لیے ہدیہ و تحفہ بھی بھیج دیتا ہے حضرتؑ نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ اگر اس مال وقف کے سوا جس پر اس کا قبضہ ہے' اس کے پاس کچھ اور مال یا صورت معاش ہے تو اس کا کھانا بھی کھایا کرو اور اس سے تحفہ بھی لے لیا کرو اور اگر سوا اس مال حرام کے اور کچھ اس کے پاس نہیں ہے تو نہ اس کا کھانا کھاؤ نہ اس کا تحفہ قبول کرو''۔

❁ جناب صادق آل محمدؑ ارشاد فرماتے ہیں:

"تین قسم کے دعائیں اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے کبھی رد نہیں ہوتیں (۱) نیک اولاد کے حق میں باپ کی دعا اور بری اولاد کے خلاف باپ کی بد دعا (۲) ظالم کے خلاف مظلوم کی بددعا اور ظالم سے بدلہ لینے والے کے حق میں مظلوم کی دعا (۳) اس مومن کے حق میں جو ہم اہلبیتؑ کی دوستی کی وجہ سے ضرورت مند مومن کی اپنے مال سے مدد کرے اس ضرورت مند مومن کی دعا' اور جو شخص طاقت رکھنے کے باوجود اپنے دوسرے مومن بھائی کی ضرورت کو پورا کرنے سے انکار کرے۔ اس کے برخلاف محتاج مومن کی بد دعا"۔

حضرت رسول خداؐ کا ارشاد ہے کہ "خداوند عالم فرماتا ہے کہ میرا غصہ اور غضب دو قسم کے لوگوں پر سخت اور شدید ہے ایک تو ظالم جو ظلم کرتا ہے' دوسرے اس شخص پر جو میرے سوا کسی اور سے طالب امداد ہوتا ہے"۔

❁ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اصل ظالم' اس کا مددگار اور جو شخص اس کے ظلم سے راضی ہو تینوں شریک گناہ ہیں"۔

❁ جناب صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص کسی پر ظلم کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی اور کو اس پر مسلط کر دیتا ہے کہ اس پر یا اس کی اولاد پر ویسا ہی ظلم کرے"۔

فرمایا کہ "جو شخص کسی مومن کا حق روک لے گا خداوند عالم قیامت کے دن اس کو پانچ سو برس تک ایک جگہ کھڑا رکھے گا یہاں تک کہ اس کے پسینے سے ندیاں جاری ہو جائیں گی اور منادی ندا کرتا ہوگا کہ یہ وہی ظالم ہے جس نے خدا کا مقرر کیا ہوا حق نہ دیا تھا اس کے بعد چالیس روز تک اس پر ملامت کی جائے گی پھر حکم ہوگا کہ اب اس کو جہنم میں لے جاؤ"۔

❁ حضرت رسول خداؐ ارشاد فرماتے ہیں:

"سب سے بہتر جہاد یہ ہے کہ جب کوئی شخص سو کر اٹھے تو اس کے دل میں کسی

پر ظلم کرنے کا خیال نہ ہو"۔

۱۱- کافروں اور مخالفوں کے ساتھ میل جول کیئے رکھنے اور تقیہ کا ذکر

❁ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مومن کے لیے (اپنے ہم وطن) کافروں کے ساتھ کاروبار میں شرکت کرنا یا امانت کے طور پر ان کو اپنا مال دینا کہ وہ اس کے لیے کچھ خریدیں یا کوئی اور چیز ان کے حوالے کرنا یا ان سے دوستی رکھنا مناسب نہیں ہے"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"مسلمانوں کو آتش پرست کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھانا یا ایک فرش پر بیٹھنا' یا اس کا ہم نشین ہرگز نہیں ہونی چاہیے"۔

آپؑ نے فرمایا کہ "اگر تمہیں نصرانی یا آتش پرست ڈاکٹر یا طبیب کے پاس اپنی حاجت لے جانی پڑے تو اس کو سلام کرنے یا اور کوئی دعائیہ فقرہ اس کے بارے کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ تمہارے سلام و دعا سے اس کو کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"آپ اہل کتاب کو پہلے سلام نہ کرو اور اگر وہ آپ کو سلام کریں تو جواب میں صرف "علیکم" کہہ دو ان کے ساتھ مصافحہ نہ کرو کنیت سے ان کا نام نہ لو مگر مجبوری کے وقت ان سب باتوں میں کوئی حرج نہیں ہے"۔

❁ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی:

"میرا کافروں کے ملک میں جانا ہوتا ہے اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر تو وہاں مرگیا تو انہیں کے ساتھ محشور ہوگا" حضرتؑ نے فرمایا "یہ غلط ہے بلکہ اگر تو وہاں مر گیا تو اکیلا محشور ہوگا اور قیامت کے دن تیرا نور تیرے آگے ہوگا"۔

لوگوں نے امام علیہ السلام سے پوچھا: "یہودیوں اور نصرانیوں کے لیے کیسے اور کن الفاظ میں دعا کریں"۔

فرمایا' یہ کہو: بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِی دُنْیَاکَ یعنی اللہ تعالیٰ تجھے تیری دنیا میں برکت دے''۔

فرمایا ''اگر یہودیوں' نصرانیوں اور مجوسیوں سے مصافحہ کرو تو کپڑا ہاتھ پر لپیٹ کر مصافحہ کرو اور اگر تمہارا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چھو جائے تو ہاتھ دھو ڈالو''۔

فرمایا ''اگر کافروں سے مصافحہ کرو تو ہاتھوں کو مٹی یا دیوار سے مل ڈالو اور اگر کسی دشمن اہل بیت سے مصافحہ کرو تو ہاتھ دھو ڈالو''۔

علماء کہتے ہیں کہ ''خاک یا دیوار سے اس صورت میں ہاتھ ملنا چاہیے جب کہ خود مسلمان کا ہاتھ یا ان میں سے کسی کا ہاتھ تر ہو (ورنہ تر نہ ہونے کی صورت میں دھونا ہی ضروری ہے)''۔

❁ حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''تقیہ ایمان کی ڈھال ہے جو شخص تقیہ نہیں کرتا وہ ایمان ہی نہیں رکھتا یہ بھی فرمایا دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے''۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مخالفوں کے ملک میں تقیہ واجب ہے اور جو شخص نقصان سے بچنے کے لیے تقیہ کے طور پر قسم کھائے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ و کفارہ نہیں''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''مخالفوں سے تقیہ کرو' اپنا مذہب چھپاؤ اور اپنے دین کی حفاظت کرو کیونکہ تم دشمنوں میں ایسے ہی ہو جیسے پرندوں میں شہد کی مکھیاں' اگر پرندوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کے پیٹ میں شہد ہے تو ایک کو زندہ نہ چھوڑیں اور اگر دشمنوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہماری محبت تمہارے سینوں میں ہے تو وہ بیشک تم سب کو مار ڈالیں''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص موقع پر تقیہ کو ترک کرتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ تارک نماز یاد رکھنا چاہیے کہ دشمنوں کے ملکوں میں جس وقت کسی ضرر کا خوف ہو تو تقیہ کرنا واجب ہے''۔

۱۲- زندوں پر مردوں کے حقوق

یاد رکھنا چاہیے کہ جب کسی شخص پر موت کے آثار ظاہر ہوں تو پہلے اسے خود اپنے حال کی طرف توجہ کرنی چاہیے کیونکہ اُسے عاقبت کا دائمی سفر درپیش ہے چنانچہ اس کے پاس شایان شان زاد راہ ہو۔ لہٰذا پہلی چیز جو اس کے لیے ضروری ہے گناہوں کا اقرار و اعتراف' گزشتہ پر ندامت' آئندہ کے لیے کامل توبہ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں گریہ و زاری تاکہ وہ اس کے پچھلے گناہ معاف کر دے اور جو خوفناک کیفیتیں آئندہ پیش آنے والی ہیں ان میں اسے اس کے حال پر نہ چھوڑ دے اس کے بعد وصیت کی طرف متوجہ ہو اور خدا اور مخلوق خدا کے جو حقوق اپنے ذمہ رکھتا ہو سب ادا کر دے یہ بات پسماندگان کے لیے نہ چھوڑ جائے کیونکہ مرنے کے بعد اپنا اختیار باقی نہیں رہتا اپنے مال کو حسرت کی نگاہ سے دیکھنا پڑتا ہے' اور جنوں اور انسانوں میں سے شیاطین وصیتوں اور وارثوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں اور میت کے ذمہ جو حقوق تھے وہ نہیں ادا ہونے دیتے اور میت کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی تو وہ کہتا ہے کہ مجھے اتنی ہی دیر کے لیے واپس لے چلو کہ میں جو جو نیکیاں اپنے مال سے کرنا چاہتا ہوں کرلوں مگر اس کی کوئی نہیں سنتا اور اس وقت کی حسرت و ندامت سے اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا پھر اپنے تہائی مال کی اپنے عزیزوں کے لیے صدقات و خیرات کے لیے اور جن جن کے لیے مناسب سمجھے وصیت کر دے پھر مومن بھائیوں سے اپنی غلطیاں بخشوائے مثلاً کسی کی غیبت کی ہو یا اہانت کی ہو یا کسی کو تکلیف پہنچائی ہو اور وہ موجود ہوں تو ان سے معافی کی درخواست کرے اور اگر وہ موجود نہ ہوں تو دوسرے مومنین سے درخواست کرے کہ وہ ان سے اس کا قصور معاف کرا دیں اس کے بعد اپنے بال بچوں کو خدا پر توکل کر کے کسی امین کے سپرد کر دے اور چھوٹے بچوں کے لیے ایک وصی مقرر کرے اس کے بعد اپنا کفن منگوائے اس پر شہادتیں اور عقائد حقہ اذکار' دعائیں جن کا بڑی بڑی کتابوں میں پورا پورا ذکر موجود ہے۔ خاک تربت جناب سید الشہداء علیہ السلام سے لکھوائے یہ محض اس صورت میں چاہیے کہ جب پہلے سے غافل ہو اور کفن تیار نہ رکھا

ہو ورنہ مومن کو چاہیے کہ ہمیشہ اس کا کفن پہلے سے تیار گھر میں موجود رہے گا بہر حال کفن مہیا کر لینے یا پہلے سے موجود ہو تو سامنے منگوا لینے کے بعد مال اور اہل و عیال کا خیال چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے اسی کو یاد کرے اور یہ سمجھ لے کہ یہ فانی چیزیں میرے کام کی نہیں ہیں بلکہ دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کے لطف و رحمت کے سوا اور کوئی چیز میرے کام نہیں آ سکتی اور جب میرا بھروسہ خدا پر ہے تو پسماندگان کے کام خود بخود سنور جائیں گے۔ اور اگر میں زندہ بھی رہوں گا تو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے بغیر نہ انہیں کوئی نفع پہنچا سکتا ہوں نہ نقصان۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ خدا ان کا خالق ہے اور سب سے زیادہ مہربان بھی پھر چاہیے کہ امید و بیم کی حالت اختیار کرے اور رحمت خداوندی اور جناب رسالتمابؐ اور ائمہ طاہرینؑ کی شفاعت کا حد سے زیادہ امیدوار اور ان بزرگوں کی تشریف آوری کا منتظر رہے کیونکہ وہ بزرگوار اس وقت تشریف لاتے ہیں' اپنے ماننے والوں کو بشارت دیتے ہیں اور ملک الموت سے سفارش فرماتے ہیں۔

رہا وہ امر جو مرنے والے کے عزیزوں اور اس کے مومن بھائیوں سے متعلق ہے ان کو چاہیے کہ اسے اس حالت میں اکیلا نہ چھوڑیں بلکہ اس کے پاس قرآن مجید' دعائیں' سورہ یٰسین اور اسمائے طاہرینؑ اور دیگر اعتقادات مثلاً بہشت و دوزخ کے برحق ہونے کا خدا کے کامل صفات سے متصف ہونے کی اور ناقص صفتوں سے بری ہونے وغیرہ وغیرہ کی بار بار تعلیم دیں اور اگر وہ خود نہ کہہ سکتا ہو تو اسے پڑھ پڑھ کر سنائیں نیز دعائے عدیلہ اس کے سامنے پڑھیں اور اگر وہ عربی نہ جانتا ہو تو اس کے معنی اسے بتائیں اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کر دیں اور اس وقت ناپاک حالت میں کوئی مرد و عورت اس کے پاس نہ آئے کہ فرشتے ان سے نفرت کرتے ہیں۔ اگر لوگ موجود نہ ہوں تو مجبوری کی حالت میں ان کو بھی پاس رہنے کی اجازت ہے' لیکن جب جان نکلنے کا وقت آئے تو پاس سے ہٹ جائیں۔

''اگر کسی شخص کی جان نکلنی دشوار ہو تو اسے اس جگہ لے جائیں جہاں وہ ہمیشہ

نماز پڑھتا رہا ہو یا اسے جائے نماز پر لٹا دیں جس پر وہ نماز پڑھا کرتا تھا تاکہ اگر آرام ہونا ہے تو شفا ہو جائے گی ورنہ جان آسانی سے نکل جائے''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''مرنے والے پر حالت احتضار میں ہرگز ہاتھ مت رکھو اور اگر وہ ہاتھ پاؤں مارے تو اسے نہ روکو جیسا کہ جاہل کرتے ہیں بلکہ اس کے پاس قرآن مجید پڑھو' ذکر الٰہی کرو اور محمدؐ آل محمدؐ پر درود بھیجو''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک فرزند حالت احتضار میں تھا اور حضرت محمد باقر علیہ السلام مکان میں ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ جو شخص اس کے پاس جاتا آپ اسے روکتے اور یہ فرماتے تھے کہ ہاتھ اس پر نہ رکھنا کیونکہ اس حالت میں وہ بہت ہی ناتواں ہے اور اس پر ہاتھ رکھنا ایسا ہے جیسے اسے قتل کرنا''۔

❁ جناب رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''اپنے مرنے والوں کو لا الٰہ الا اللہ تلقین کرو کیونکہ جس کا آخری کلام یہ کلمہ ہو گا وہ بہشت میں داخل ہو گا''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''شیطان ہر شخص کے پاس اس کے مرنے کے وقت شیاطین کے ایک گروہ کو تعینات کر دیتا ہے کہ جس وقت اس کی جان نکلتی ہو دین کے بارے اس کے دل میں شک ڈالتے رہیں اگر مرنے والا مومن کامل ہے تو اس کے دل میں وہ شک نہیں ڈال سکتے مگر دوسروں کی حالت انتہائی مشکل میں ہو گی اس لیے ضروری ہے جب تک مرنے والا بات کر سکے اسے دعائیں' شہادتیں اور اقرار امامت آئمہ معصومینؑ ایک ایک کر کے بتلاتے رہیں''۔

جب کسی مومن کا انتقال ہو جائے تو سنت ہے کہ اس کی آنکھیں اور منہ بند کر کے ٹھوڑی کے نیچے سے سر تک ایک پٹی باندھ دیں اور ہاتھ سیدھے کر کے پہلوؤں کے برابر کر دیں اور ایک کپڑا اس کو اڑھا دیں اس کے پاس قرآن مجید پڑھیں اور تجہیز و

تکفین میں بہت جلدی کریں"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"برادران ایمانی کو اس کے مرنے کی خبر کرنی چاہیے کہ وہ اس کے جنازے پر آ کر نماز پڑھیں اور اس کے لیے استغفار کریں تا کہ میت کو بھی ثواب ہو اور ان کو بھی"۔

❁ جناب صادق آل محمدؐ نے فرمایا:

"جب لوگ مومن کو قبر میں رکھتے ہیں تو اس کو آواز دی جاتی ہے کہ پہلا عطیہ جو ہم تجھے دیتے ہیں وہ بہشت ہے اور پہلا عطیہ جو تیرے جنازے پر آنے والوں کو دیتے ہیں وہ ان کے گناہوں کی بخشش ہے"۔

فرمایا "جو شخص کسی مومن کے جنازے کے ساتھ دفن تک رہے گا اللہ تعالی قیامت کے دن ستر فرشتے اس کے لیے مقرر فرمائے گا کہ قبر سے لے کر مقام حساب تک اس کے ساتھ رہیں اور اس کے لیے طلب مغفرت کرتے رہیں"۔

نیز فرمایا کہ "جو شخص جنازے کو ایک طرف کندھا دے اس کے پچیس گناہ بخشے جاتے ہیں اور اگر چاروں طرف کندھا دے تو سب گناہ بخشے جاتے ہیں اور بہتر صورت یہ ہے کہ اول میت کی داہنی جانب اگلا سرا جو جنازے کا بایاں پہلو ہے داہنے کندھے پر لے پھر پچھلے سرے کو داہنا کندھا دے اس کے بعد میت کی بائیں جانب کا پچھلا سرا بائیں کندھے پر اٹھائے پھر بائیں جانب کا اگلا سرا بائیں کندھے پر اٹھائے اس صورت سے چاروں کندھوں کو تربیع کہتے ہیں' اگر مکرر تربیع کرنا چاہے تو جنازے کے آگے ہو کر نہ نکلے بلکہ جنازے کے پیچھے سے لوٹ کر اسی طرح تربیع بجا لائے اور بہتر یہ ہے کہ راستہ چلنے میں جنازے کے پیچھے پیچھے چلیں یا پہلو میں چلیں اور آگے ہو کر نہ چلیں"۔

ان سب حدیثوں کا ظاہر مطلب یہ کہ "اگر مومن کا جنازہ ہو تو اس کے آگے آگے چلنا اچھا ہے مگر اہل خلاف کے جنازے کے آگے نہ چلنا چاہیے کیونکہ عذاب کے

فرشتے اس کے استقبال کو آتے ہیں اور جنازے کے ساتھ سوار ہو کر جانا مکروہ ہے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص جنازے کی مشایعت کرے گا ہر ہر قدم پر اس کے لیے لاکھ لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور لاکھ لاکھ گناہ اس کے نامہ اعمال سے مٹائے جائیں گے اور لاکھ لاکھ درجہ اس کے لیے بہشت میں بلند کیے جائیں اور اگر اس جنازے پر نماز پڑھے گا تو اللہ تعالی اس شخص کی وفات کے بعد لاکھ فرشتے اس کے جنازے پر نماز پڑھنے کے لیے بھیجے گا جو دفن ہونے کے وقت تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے اور اگر یہ شخص دفن ہونے کے وقت تک ساتھ رہا تو اللہ تعالی انہیں لاکھ فرشتوں کو جو اس کے جنازے پر بھیجے جائیں گے مقرر فرما دے گا کہ قیامت کے دن تک اس کے قبر سے نکلنے کے وقت تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص کسی میت کو غسل دے اور جو عیب اس میت کے معلوم ہوں ان کا کسی پر اظہار نہ کرے تو اس کے سب گناہ بخشے جائیں گے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص کسی مومن کو غسل دے اور غسل دیتے وقت بار بار رَبِّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ یعنی اے میرے پروردگار تیری معافی درکار ہے' تیری معافی درکار ہے' کہے اللہ تعالی اس کو بھی بخش دیتا ہے"۔

❁ حضرت محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص کسی مومن کو کفن دے اس کو اتنا ثواب ہو گا گویا قیامت تک اس کی پوشاک کا ذمہ لیا تھا اور جو شخص کسی مومن کی قبر کھودے اسے اتنا ثواب ہو گا گویا اس نے مرحوم کو قیامت تک رہنے کے لیے ایک دل پسند مکان دے دیا"۔

❁ جناب رسول خداؐ کا ارشاد گرامی ہے:

"جو مومن کسی مومن کے جنازے پر نماز پڑھ لیتا ہے اس کے لیے بہشت واجب ہو جاتی ہے سوائے اس صورت کے کہ بعد میں وہ منافق ہو جائے یا اس کے

ماں باپ اسے عاق کر دیں"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جب میت کو قبر میں رکھیں تو ضروری ہے کہ جو آدمی اس کی بہ نسبت زیادہ بزرگ ہوں وہ اس کے سر کے قریب ہوں خدا کا نام لیتے ہوں' جناب رسالتمآبؐ اور ان کی اولاد پر درود بھیجتے ہوں' شیطان کے شر سے پناہ مانگتے ہوں اور سورہ حمد' معوذتین' سورہ اخلاص اور آیۃ الکرسی پڑھتے ہوں قبر میں رکھنے کے بعد ممکن ہو تو میت کا منہ کھول کر اس کا رخسار خاک پر لگا دیں اور اس وقت اسے اقرار شہادتین' اقرار امامت آئمہ معصومین اور دیگر تمام اعتقادات حقہ کی تلقین کریں"۔

سنت مؤکدہ ہے کہ میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس ہی اس کے عزیزوں' رشتہ داروں کو پرسہ دیں۔ میت کے دفن ہونے سے پہلے بھی اس کے عزیزوں کو پرسا دینا مستحب ہے۔

❁ حضرت رسول خداؐ ارشاد فرماتے ہیں:

"جو شخص کسی غمزدہ کو پرسہ دے تو اس کو قیامت کے دن اعلیٰ ترین بہشتی لباس پہنایا جائے گا اور اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ خود صاحب مصیبت کو بغیر اس کے کہ صاحب مصیبت کا ثواب کچھ بھی کم ہو"۔

کئی معتبر حدیثوں میں آیا ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کی قبر کے پاس سات مرتبہ سورہ قدر پڑھے تو اللہ تعالیٰ خود اس کی قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرما دے گا کہ خدا کی عبادت کیا کرے اور اس عبادت کا ثواب اس شخص کے نام لکھا جائے گا اور جس وقت یہ اپنی قبر سے محشور ہو گا اس وقت سے لے کر بہشت میں پہنچنے تک قیامت کے جو خوف آئیں گے اللہ تعالیٰ ان سب سے اسی فرشتہ کی بدولت محفوظ و مامون کر دے گا"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص کسی قبرستان سے گزرے تو گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور اس کا ثواب قبرستان کے مردوں کو بخش دے تو جتنے مردے وہاں دفن ہوں گے اتنا ہی ثواب اسے بھی ملے گا"۔

گیارھواں باب

ملنے جلنے کے آداب یعنی آپس میں سلام کرنے کے' باہم مصافحہ کرنے کے' گلے ملنے' چھینکنے اور اٹھنے بیٹھنے وغیرہ کے آداب

۱- سلام اور جواب' سلام کی فضیلت اور اس کے آداب

❁ حضرت رسول خداؐ نے اپنے اصحاب کے لیے سات خصلتوں کے اختیار کرنے کا حکم دیا ہے:

(۱) مریضوں کی عیادت کرنا

(۲) مردوں کے جنازے کے ساتھ جانا

(۳) جو شخص قسم سے کوئی بات کہے اس کی بات مان لینا

(۴) جو شخص چھینک لے اسے دعا دینا

(۵) مظلوم کی حمایت و نصرت کرنا

(۶) ہر شخص کو سلام کرنا

(۷) ضیافت قبول کرنا۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"تواضع و انکسار میں یہ بات بھی داخل ہے کہ جس شخص سے سامنا ہو جائے اسے سلام کریں"۔

٭ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص سلام کرنے سے پہلے باتیں کرنی شروع کر دے اُسے جواب مت دو اور آنے والا جب تک سلام نہ کرے اس کے کھانے کی تواضع نہ کرو''۔

فرمایا سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جو دعا کرنے میں عاجب ہو اور سب سے زیادہ بخیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے''۔

٭ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

''سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے''۔

٭ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''تین آدمیوں کو سلام نہ کرنا چاہیے (۱) جو شخص جنازہ کے ساتھ جا رہا ہو (۲) جو نماز جمعہ کو جا رہا ہو (۳) جو حمام میں ہو اور یہ گمان ہو کہ کپڑا باندھے ہوئے نہ ہوگا''۔

٭ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جب تم مسجد میں پہنچو اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو تم سلام نہ کرو بلکہ حضرت رسول خداؐ کا نام لے کر سلام کرو اور نماز میں متوجہ ہو جاؤ اور اگر کسی ایسے جلسے میں پہنچو جہاں لوگ باتیں کر رہے ہوں تو ان کو سلام کرو''۔

٭ حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:

''جو شخص اپنے گھر میں جائے تو اُسے چاہیے کہ اپنے گھر والوں کو سلام کرے اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا مِنْ رَّبِّنَا یعنی ہم پر ہمارے رب کی طرف سے سلامتی ہو''۔

٭ حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں:

''جب تم آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کرو تو سلام اور مصافحہ کرو اور جب رخصت ہونے لگو تو ایک دوسرے کے لیے طلب مغفرت کرو''۔

فرمایا ''جو شخص اپنے گھر میں پہنچے اور اپنے اہل و عیال کو سلام کرے تو اس کے

گھر میں برکت ہوگی اور فرشتوں کو اس گھر سے انس ہو جائے گا''

٭ احادیث میں ہے:

''چند قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ انہیں سلام نہ کرنا چاہیے:

(۱) یہودی

(۲) آتش پرست

(۳) عیسائی بت پرست

(۴) جو شخص بیت الخلا میں ہو

(۵) جو سامنے شراب کا سامان لیے بیٹھا ہو

(۶) وہ شاعر جو شوہر دار اور عفیفہ عورتوں کی نسبت فحش باتیں کرتا ہو یا لغو اشعار کہتا ہو

(۷) وہ لوگ جو ایک دوسرے کو ماں کی گالی دینا دل لگی سمجھتے ہوں

(۸) جو شخص شطرنج، تاش، جوا یا اسی قسم کے کھیلوں میں سے کسی طرح کا کھیل کھیلتا ہو

(۹) جو شخص آلات رقص و سرور میں سے کوئی چیز بجاتا ہو

(۱۰) وہ مرد جو غیر فطری عادت رکھتا ہو

(۱۱) جو شخص مسلمانوں سے سود لیتا ہو

(۱۲) جو فاسق و فاجر ہو

(۱۳) جو شخص نماز پڑھ رہا ہو''۔

شطرنج کھیلنے والے کو سلام کرنا گناہ کبیرہ ہے اس طرح جو شخص شراب پیتا ہے اس پر سلام کرنے کی ممانعت ہے۔

٭ جناب رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص کسی محفل سے اٹھے اور اہل محفل کو سلام کر کے رخصت ہو جائے تو اس کے بعد اگر وہ لوگ نیک باتیں کرنے لگیں تو اس شخص کو ثواب ملے گا اور

"اگر بری باتیں کرنے لگیں تو اس کا عذاب حاضرین ہی کو ہو گا اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو گا"۔

❁ جناب صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں:

"چھوٹے کو چاہیے کہ بڑے کو سلام کرے، راستہ چلنے والے یا آنے والے کو چاہیے کو بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرے چھوٹے گروہ کو چاہیے کہ بڑے گروہ کو سلام کرے"۔

فرمایا کہ "جب ایک گروہ کا گزر دوسرے گروہ کے پاس سے ہو اور ان میں سے ایک شخص سلام کرے تو وہ سب کی طرف سے سمجھا جائے گا اس طرح اگر کوئی شخص ایک گروہ کو سلام کرے اور ان میں سے ایک شخص سلام کا جواب دے دے تو وہ سب کی طرف سے سمجھا جائے گا"۔

فرمایا "جناب رسالتمآبؐ عورتوں کو سلام کیا کرتے تھے اور وہ سلام کا جواب دیا کرتی تھیں"۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

"اہل کتاب یعنی یہود، نصاریٰ اور مجوس کو تم پہلے سلام نہ کرو اور اگر وہ تمھیں سلام کریں تو جواب میں صرف "علیکم" کہہ دو"۔

واضح ہو کہ "جہاں اور سلام میں وہاں اجازت حاصل کرنے کا بھی سلام سے اس کی صورت یہ ہے کہ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو سنت ہے کہ پہلے تین مرتبہ باہر سے سلام کہیں اگر سلام کا جواب سنیں تو اس گھر میں جائیں ورنہ باہر واپس ہو جائیں اس سلام کا جواب کسی کے ذمہ نہیں ہے"۔

۲۔ مصافحہ ہاتھ ملانے، گلے ملنے کے آداب

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"جو لوگ ایک جگہ موجود ہوں ان کا سلام تو مصافحہ کرنے سے پورا ہو جاتا ہے اور جو شخص سفر سے آیا ہوا اس کا سلام گلے ملنے سے"۔

ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ "میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ایک ہی کجاوے میں ہم سفر تھا سوار ہونے کے وقت پہلے میں کجاوے میں جا بیٹھتا تھا اور بعد میں حضرت سوار ہوتے تھے اور جب دونوں ٹھیک ہو کر بیٹھ جاتے تھے حضرت مجھے سلام کرتے تھے اور میرا حال اس طرح دریافت فرماتے تھے جس طرح وہ لوگ جو مدت کے بعد ملے ہوں ایک دوسرے سے دریافت کیا کرتے ہیں اور جب اترنے کا وقت ہوتا تو اول حضرت سبقت فرماتے میں نے عرض کیا یا بن رسول اللہ آپ یہ باتیں جس طرح کرتے ہیں اور لوگ جو ہمارے پاس رہتے ہیں ان میں سے کوئی بھی اس طرح نہیں کرتا حضرت نے فرمایا شاید تو مصافحہ کرنے کا ثواب نہیں جانتا جتنی دیر دو مومن ملاقات اور مصافحہ میں مصروف رہتے ہیں اتنی دیر ان کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درختوں سے پتے اور جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کی نظر رکھتا ہے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"رسول اللہؐ جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تھے تو جب تک کہ وہ شخص اپنا ہاتھ خود نہ ہٹاتا آنحضرتؐ اپنا دست مبارک نہ ہٹاتے تھے"۔

فرمایا "آپس میں مصافحہ کرو کہ مصافحہ کی وجہ سے سینے کینہ سے صاف ہو جاتے ہیں"۔

❁ اسحاق صراف کہتے ہیں کہ میں کوفہ میں تھا اور یہاں کے رہنے والے بہت سے مومنین میرے پاس آتے جاتے تھے اور میں شہرت سے ڈرتا تھا میں نے اپنے غلام سے کہہ دیا کہ "جو مومن مجھے دریافت کرتا ہوا آئے اس سے کہہ دیا کرو کہ یہاں نہیں ہے" اتفاق سے اسی سال میں حج کو گیا اور جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو آپؑ کا اپنے ساتھ پہلا سا برتاؤ نہ پایا میں نے عرض کی "قربان جاؤں اس تبدیلی کی وجہ کیا ہے؟" فرمایا: "وہی جو تیری مومنوں کے ساتھ تبدیل ہو جانے کی وجہ سے خدا ہی خوب جانتا ہے حضرتؑ نے فرمایا کہ اے اسحاق

جب تیرے مومن بھائی تجھ سے زیادہ ملنے کو آئیں تو اس امر سے رنجیدہ نہ ہو کیونکہ جب کوئی مومن کسی برادر مومن سے ملتا ہے اور وہ ان سے خوش ہو کر مرحبا کہتے ہیں تو کہنے والے کے لیے قیامت تک مرحبا لکھی جاتی ہے اور جب وہ ایک دوسرے سے ملاقات کر کے مصافحہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے اس کے حصے میں آتی ہیں جو دوسرے کو زیادہ دوست رکھتا ہے اور خود نظر رحمت سے انہیں دیکھتا ہے مگر نظر رحمت بھی اس پر زیادہ ہوتی ہے جو دوسرے سے محبت زیادہ کرتا ہے اور معانقہ کی غرض سے ایک دوسرے کے گلے میں باہیں ڈالتے ہیں تو رحمت الٰہی ان کو بالکل احاطہ کر لیتی ہے اور اگر محض خوشنودی خدا کے لیے ملنے کھڑے ہوئے ہیں اور کوئی دنیاوی فائدہ شامل نہیں ہے تو ان کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے خطاب ہوتا ہے کہ تمہارے سب کے سب گناہ بخش دیے گئے اب از سر نو عمل کرو اور جب ایک دوسرے کی مزاج پرسی اور باتیں کرتے ہیں تو فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ ہٹ جاؤ شاید یہ کچھ راز کی باتیں کریں کیونکہ خدا خود ان کے حق میں ستار ہے۔ اسحاق کا کہنا ہے کہ میں نے عرض کیا اے فرزند رسولؐ تو ایسے وقت میں ہم جو جو باتیں کریں وہ تو نہ لکھی جاتی ہوں گی؟ یہ سن کر حضرتؑ نے بلند آواز سے آہِ سرد کھینچی اور اتنا روئے کہ آنسو رخسار مبارک سے ڈھلک کر ریش اقدس سے ٹپکنے لگے اور فرمایا: ''اے اسحاق! اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی تعظیم کی وجہ سے فرشتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ جب دو مومن آپس میں ملاقات اور باتیں کریں تو ان کے پاس سے ہٹ جاؤ تو اگرچہ اس وقت فرشتے نہ لکھتے ہوں مگر خداوند کریم تو ان کی تمام کیفیتوں سے آگاہ ہے خفیہ سے خفیہ اور پوشیدہ سے پوشیدہ بات حتیٰ کہ جو دلوں اور سینوں میں محفوظ ہے اس پر سب روشن ہے تو ایسے میں جو باتیں وہ کریں گے تو کیا اسے خبر نہ ہو گی۔

اے اسحاق خدا سے اس طرح ڈرو گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور وہ تجھے اگر تیرا یہ گمان ہے کہ وہ تجھے نہیں دیکھتا تو تو کافر ہے اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ وہ تجھے دیکھتا ہے اور پھر تو اپنے گناہوں کو مخلوق سے چھپاتا ہے اور اس کے سامنے اعلانیہ طور پر کرتا

ہے تو معلوم ہوا کہ تو اسے اس کے ادنیٰ بندوں سے بھی کم جانتا ہے''۔

فرمایا: ''تو لوگوں کے لیے آپس میں مصافحہ کرنے کا اتنا ہی ثواب ہے جتنا راہ خدا میں جہاد کرنے کا''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''آپ مومنین کی پیشانیوں میں ایک نور ہے جس نور کی وجہ سے آپ کو اہل دنیا پہچان لیتے ہیں جب آپ کی آپس میں ملاقات ہو تو ایک دوسرے کی پیشانی پر بوسہ دیا کرو''۔

۳- مجالس اور محافل میں بیٹھنے کے آداب

❁ حضرت رسول خداؐ نے جناب امیرالمومنین کو یہ وصیت فرمائی:

''آٹھ آدمیوں کو اگر ذلت پہنچے تو انہیں اپنے آپ کو ملامت کرنا چاہیے:

(۱) جو شخص کسی کے ہاں دعوت میں بن بلائے چلا جائے

(۲) وہ شخص جو صاحب خانہ پر آرڈر چلائے

(۳) وہ شخص جو اپنے سے بھلائی کا طالب ہو

(۴) وہ شخص جو بخیلوں اور کمینوں سے سخاوت کی امید رکھتا ہو

(۵) وہ شخص جو دو آدمیوں کی بات میں ان کی اجازت کے بغیر دخل دے

(۶) وہ شخص جو بادشاہ کی بے عزتی کرے

(۷) وہ شخص جو محفل یا مجلس میں کسی ایسی جگہ جا بیٹھے جو اس کے شایان شان نہ ہو

(۸) وہ شخص جو ایسے شخص سے باتیں کرتا ہو جو اس کی طرف توجہ نہ کرے

❁ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص میں یہ تین عادتیں مجموعی طور پر یا انفرادی طور پر نہ ہوں وہ صدر مجلس میں بیٹھے وہ احمق ہے۔

(۱) جو کچھ اس سے دریافت کریں اس کا جواب دے سکے ....

(۲) جب اور لوگ حق کے بیان سے عاجز ہوں تو وہ پورا پورا بیان کر سکے

(۳) معاملات میں ایسی رائے دے سکے کہ اس رائے پر چلنے والوں کے لیے بہتری ہی بہتری ہو"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"کوئی گروہ کسی مجلس میں بیٹھا ہو تو مومن کو ان سب کے پیچھے بیٹھنا چاہیے کیونکہ لوگوں کے سروں پر پھلانگتے ہوئے صدر مجلس کی طرف جانا کم عقلی کی دلیل ہے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ کا ارشاد گرامی ہے:

"اس قسم کی باتیں تواضع و انکساری کے زمرہ میں آتی ہیں:

(۱) محفل میں جس درجہ پر بیٹھنے کے لائق ہو اُس سے کمتر درجے پر بیٹھ جانا

(۲) ہر شخص کو سلام کر لینا

(۳) لڑائی جھگڑوں سے باز رہنا چاہے وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو

(۴) اپنی پرہیزگاری و نیکی کی تعریف کا لوگوں سے امیدوار نہ ہونا۔

آپؐ نے فرمایا کہ "جو شخص کسی کے گھر آئے اس کے لیے مناسب ہے کہ صاحب خانہ جس جگہ اسے بیٹھنے کو حکم دے وہیں بیٹھ جائے کیونکہ صاحب خانہ اپنے گھر کی نیکی و بدی سے خوب واقف ہوتا ہے"۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"شارع عام پر ہرگز ہرگز نہ بیٹھو"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"حضرت رسالتمابؐ جب کسی محفل میں جاتے تھے تو جو مقام دروازے سے زیادہ قریب ہوتا تھا وہیں بیٹھ جاتے تھے"۔

آپؑ نے فرمایا: "جناب رسالتمابؐ اکثر قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھتے تھے"۔

❁ جناب رسالتمابؐ نے ارشاد فرمایا:

"جو لوگ ایک جگہ گرمی کے موسم میں بیٹھے ہوں ضروری ہے ان میں سے ہر ایک اپنے ہر طرف تقریباً ایک ایک بالشت کا فاصلہ چھوڑ کر بیٹھے تاکہ لوگوں کو گرمی سے تکلیف نہ پہنچے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص تنگ جگہ میں آلتی پالتی مار کر بیٹھے اسے آدمی نہ سمجھو"۔

۴- صاحب خانہ کو اپنے مہمان کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے؟

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

"جو شخص کسی کے گھر آئے صاحب خانہ پر اس کا حق یہ ہے کہ وہ اس کے آنے اور پھر گھر سے جانے کے وقت تھوڑی تھوڑی دور ساتھ چلے"۔

یہ بھی فرمایا کہ "جب کوئی شخص کسی کے گھر آئے تو جب تک وہ وہاں سے نہ جائے صاحب خانہ پر حکم ہے اور جو کچھ وہ حکم دے صاحب خانہ کو اس کی اطاعت کرنی چاہیے"۔

دو شخص حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے مکان پر آئے حضرت نے ہر ایک کے لیے ایک ایک بستر بچھا دیا ایک تو اس بستر پر بیٹھ گیا مگر دوسرے نے اپنے بستر پر بیٹھنے سے انکار کر دیا حضرت نے اس سے فرمایا: "بیٹھ جاؤ کیونکہ جب عزت دی جاتی ہے تو انکار نہیں کرنا چاہیے اس کے بعد فرمایا کہ جناب رسالتمابؐ کا حکم ہے کہ جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو تم بھی اس کی عزت کرو"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"تین آدمیوں کا حق سوائے منافق کے اور سب جانتے ہیں۔

(۱) سفید ریش والا بوڑھا مسلمان

(۲) حافظ قرآن یا قرآن کے معانی جاننے والا

(۳) امام عادل"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"جس کی لوگ عزت کریں اس کی عزت کو قبول کرنا چاہیے عزت سے انکار کرنا کسی لحاظ سے مناسب نہیں ہے"۔

❁ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا:

"کسی شخص کی اسی طرح کی خاطر مدارت نہ کرو کہ اسے ویسی ہی تمہاری خاطر کرنی دشوار ہو جائے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص اپنے مومن بھائی کی جو اس کے پاس آئے عزت کرے تو ایسا ہی ہے جیسے اس نے خدا کی عزت کی"۔

۵- وہ محفل جس میں جانا روا ہے اور وہ لوگ جن کے پاس بیٹھنا اٹھنا مناسب ہے۔

❁ حضرت رسول خداؐ کا ارشاد گرامی ہے:

"پہلے سمجھ لو کہ تم کس سے باتیں کرتے ہو اور کس کے پاس اٹھتے بیٹھتے ہو کیونکہ ہر شخص کو موت کے وقت اس کے ہم نشین دکھلائے جاتے ہیں اگر ان کا چال چلن اچھا ہوتا ہے اور وہ نیک ہوتے ہیں تو اسے خوشی ہوتی ہے اور اگر ان کا چال چلن بد ہوتا ہے تو اسے رنج ہوتا ہے"۔

❁ حضرت صادق آل محمدؐ ارشاد فرماتے ہیں:

"میں اپنے بھائیوں میں سب سے بہتر اسے جانتا ہوں جو میرے عیب مجھ پر ظاہر کر دے یہ بھی فرمایا پرانے دوستوں کی محبت لازم سمجھو اور نئے دوستوں کی صحبت سے ڈرتے رہو کیونکہ وہ اپنے عہد کو وفاداری سے نہیں نباہتے اور تمام لوگوں سے خواہ تمہارا کسی پر کتنا ہی اعتبار ہو بدگمان ضرور ہو"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

"جو شخص بدکاروں کے پاس اٹھتا بیٹھتا ہو وہ تہمت کا زیادہ سزاوار ہے"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"شک اور تہمت کی جگہوں سے اجتناب کرو مناسب نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ بھی راستے میں کھڑا ہو کیونکہ سب راہ گیر یہ نہیں جان سکتے کہ یہ اس کی ماں ہے"۔

❁ آپؑ نے فرمایا:

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک فرمان ہے کہ بری صحبت اخلاق میں سرایت کر جاتی ہے اور برا ہم نشین ہلاکت کا باعث بنتا ہے اس لیے تم غور کر لو کہ تمہارے ہم نشین کیسے ہیں"۔

❁ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں:

"پانچ قسم کے لوگوں کے ساتھ ہرگز ہرگز دوستی نہیں کرنی چاہیے:

(۱) جھوٹے کے ساتھ کہ اس کی مثال سراب جیسی ہے کہ وہ اپنے جھوٹ سے ہمیشہ تمہیں دھوکا دے گا اور اکثر بعید کو قریب دکھلائے گا اور قریب کو بعید۔

(۲) فاسق کے ساتھ کہ وہ آپ کو ایک کھانا کھلانے یا اس سے بھی کم کے عوض دوسروں کے ہاتھ بیچ دے گا۔

(۳) بخیل کے ساتھ کہ اگر وہ تمہیں نفع بھی پہنچانا چاہے گا تو الٹا نقصان ہی پہنچائے گا۔

(۴) اس شخص کے ساتھ جو قطع تعلق کرنے والا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر قرآن مجید میں تین جگہ پر لعنت فرمائی ہے۔

❁ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

"مسلمان کے لیے زیب نہیں ہے کہ کسی بدکار یا احمق یا جھوٹے کو اپنا بھائی یا دوست بنائے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"تین قسم کے لوگوں کی ہم نشینی دل کو مردہ کر دیتی ہے:

(۱) کمینے یا ادنی درجے کے لوگ (۲) عورتیں (۳) امراء

۞ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے یہ کہا:

''اپنے دوستوں سے زیادہ میل جول مت کرو کہ وہ میل جول بالآخر باعث جدائی ہو جاتا ہے اور ان سے الگ بھی نہ ہو کہ یہ باعث ذلت ہے نیکی اس شخص کے ساتھ کرو جو اس کا طلب گار ہو اور جس طرح بھیڑیئے بکری میں دوستی نہیں ہے اسی طرح نیکوں اور بروں میں دوستی نہیں ہو سکتی اور جو شخص رال کے پاس جائے گا وہ ضرور اس کو چپٹ جائے گی اس طرح جو شخص بدکاروں کی صحبت میں بیٹھے گا ان کے طور طریقے ضرور سیکھے گا جو شخص لوگوں سے لڑے گا گالیاں ضرور سنے گا جو شخص کسی بری محفل میں بیٹھے گا اسے تہمت ضرور لگائی جائے گی جو شخص برے دوست کے پاس بیٹھے گا وہ ہرگز برائی سے محفوظ نہ رہے گا اور جو شخص اپنی زبان پر کنٹرول نہ کرے گا وہ ہمیشہ پشیمان ہوگا''۔

۞ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''بدعتی لوگوں کی ہم نشینی سے گریز کرو ورنہ لوگ آپ کو بھی ویسا ہی سمجھیں گے''۔

۞ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

''آدمی اپنے دوست اور ساتھی کے دین پر ہوتا ہے' نیز فرمایا کہ احمق کی دوستی نہ کرو کہ جس وقت آپ اس سے زیادہ خوش ہوں گے قریب ہے کہ اسی وقت وہ تمہیں رنجیدہ کر دے آپؐ نے فرمایا کہ سب سے دانا وہ شخص ہے جو جاہلوں کی صحبت سے بھاگے''۔

۞ حضرت صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں:

''جو شخص کسی مومن بھائی کو کوئی برا کام کرتے دیکھے اور اس کا روکنا بھی اس کے اختیار میں ہو اور پھر نہ روکے تو اس نے دوستی اور برادری میں خیانت کی اور جو شخص احمق کی دوستی اور ہم نشینی سے پرہیز نہ کرے اس میں بہت جلد اس کی عادات سرایت کر جائیں گی''۔

آپؑ نے فرمایا ''جس شخص کی ہم نشینی سے تمھیں دینی نفع نہ پہنچے اس کی حالت کی طرف توجہ اور اس کی صحبت کی رغبت مت کرو''۔

آپؑ نے فرمایا چار چیزیں بالکل ضائع ہو جاتی ہیں:

(۱) بے وفا سے محبت کرنا

(۲) ایسے شخص کے ساتھ نیکی کرنا جو احسان نہ مانے

(۳) ایسے شخص کو علم سکھانا جو توجہ نہ کرے

(۴) ایسے شخص سے راز کہہ دینا جو اس کی حفاظت نہ کرے''۔

۞ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''عالم کی صحبت میں عام سی چٹائی پر بیٹھنا جاہل کی صحبت میں اعلیٰ درجے کے قالین پر بیٹھنے سے بہتر ہے''۔

۞ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''جس شخص پر مجھے بھروسہ ہو اس کے پاس ایک دفعہ بیٹھنا میرے نزدیک ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے''۔

۞ حضرت رسولؐ خدا فرماتے ہیں کہ چار چیزیں دل کو مردہ کر دیتی ہیں:

(۱) گناہ پر گناہ کرنا

(۲) عورتوں کے ساتھ زیادہ باتیں کرنا

(۳) احمقوں سے جھگڑنا کہ تم ایک بات کہو اور وہ دوسری کہے اور حق کو نہ مانے

(۴) مردوں کے ساتھ ہم نشینی کرنا۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا وہ امراء جو خدا کو بھول گئے ہوں''۔

۞ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اپنی اولاد سے فرمایا کرتے تھے:

''دین دار اور خدا شناس لوگوں کی صحبت میں بیٹھو اور اگر ایسے لوگ میسر نہ ہوں

تو دوسروں کی صحبت سے تنہائی بہتر اور موجب سلامتی ہے اور اگر مجبوروں کی صورت میں ان لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا ہی پڑے تو بامروت لوگوں کے پاس بیٹھو کہ وہ اپنی محفلوں میں غیر اخلاقی باتیں نہیں کرتے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''اپنے باپ کے دوستوں کی عزت و حفاظت کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ ان کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے جیسے اپنے باپ کے ساتھ نیکی کرنا''۔

❁ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

''اس گروہ میں جہاں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوں جانا لازم ہے''۔

فرمایا کہ ''قدیم زمانے کے دانا یہ کہہ گئے ہیں کہ اپنے گھر سے دوسرے گھر جانے کے لیے ان دس اسباب میں سے کوئی ایک سبب ہونا چاہیے (۱) حج وعمرہ ادا کرنے کے لیے خدا کے گھر جانا (۲) دینی بادشاہوں کے گھر جانا کہ ان کی اطاعت خدا کی اطاعت سے ملی ہوئی ہے' ان کا حق واجب ہے' ان کی اطاعت کا نفع بہت بڑا ہے اور ان کی مخالفت کا نقصان بہت سخت ہے (۳) دینی و دنیوی علوم حاصل کرنے کے لیے علماء دانشوروں کے گھر جانا (۴) سخی لوگوں کے گھر جانا جو اپنا مال ثواب آخرت کی امید پر خرچ کرتے ہوں (۵) ان احمقوں کے گھر جانا جن کے (حادثات زمانے کی وجہ سے) لوگ محتاج ہو جاتے ہیں اور اپنی حاجتیں ان کے پاس لے جاتے ہیں (۶) عزت اور شان و شوکت کے لیے بڑے آدمیوں کے گھر جانا (۷) معاملات میں مشورہ کرنے کے لیے ان لوگوں کے پاس جانا جن کی رائے پر لوگوں کو بھروسہ ہو اور جن کی متانت و استقامت سے لوگوں کو نفع کی امید ہو (۸) مومن بھائیوں کے گھر اس مقصد کے لیے جانا کہ ان سے ملنا جلنا واجب اور ان کا حق لازم ہے (۹) دشمنوں کے گھر اس لیے جانا کہ میل جول سے ان کا نقصان دور ہو اور میل ملاپ کی وجہ سے ان کی عداوت جاتی رہے (۱۰) ایسی محفل میں جانا جہاں پر جانے سے آداب مجلس حاصل ہوں' عادات اچھی ہوں اور ان سے باتیں کرنے سے انس پیدا ہو''۔

۶- چھینکنے' ڈکار لینے اور تھوکنے کے آداب

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''مسلمان کا حق مسلمان بھائی پر یہ ہے کہ جب اس سے ملے سلام کرے اور جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے پیٹھ پیچھے اس کا خیر خواہ رہے اور جب وہ چھینک لے تو اس کے حق میں دعا کرے ضروری ہے کہ چھینک لینے والا یہ کہے اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ لَا شَرِیکَ لَہٗ یعنی حمد اس خدا کے لیے جو تمام مخلوقات کی پرورش کرتا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں (یہ حمد بطور اظہار تشکر ہے) لوگ اس کے حق میں یہ کہیں یَرحَمُکُمُ اللّٰہُ خدا تم پر رحم کرے اور وہ ان کے جواب میں کہے یَھدِیکُمُ اللّٰہُ وَیُصلِحُ حَالَکُم یعنی اللہ تم کو ہدایت اور تمہاری حالت بہتر کر دے''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

''جب کوئی شخص چھینک لے تو تم اس کو دعا دو چاہے اس کے اور تمہارے درمیان دریا اور ندی ہی کیوں نہ حائل ہو''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''جس حالت میں آدمی صحیح و تندرست ہوتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سی نعمتیں ہوتی ہیں مگر وہ ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنا بھول جاتا ہے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ ہوا کو حکم دیتا ہے کہ اس کے بدن میں دوڑتی پھریں اور ناک سے نکل جائیں یہی وجہ ہے کہ اس حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد مقرر کی گئی ہے' کیونکہ یہ حمد ان نعمتوں کا شکریہ اور اس بھول کی تلافی ہو جاتی ہے''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''چھینک بہت ہی اچھی چیز ہے بدن کو نفع پہنچاتی ہے اور خدا کی یاد دلاتی ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''ایک نابالغ بچہ حضرت رسول اکرمؐ کے پاس بیٹھا تھا اسے چھینک آئی اور اس

نے اَلحَمدُ لِلّٰہِ کہا آنحضرت نے فرمایا بَارَکَ اللّٰہُ فِیکَ"۔

❁ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص چھینک لینے کے بعد کہے اَلحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اسے کانوں اور دانتوں کا درد کبھی نہ ستائے گا"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"چھینکیں جسم کو نفع دیتی ہیں جب تین سے زیادہ نہ ہوں اور تین سے زیادہ آئیں تو پھر بیماری میں شمار ہوں گی"۔

فرمایا "جس شخص کو چھینک آئے وہ سات دن تک مرنے سے محفوظ رہتا ہے"۔

❁ جناب صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں:

"بہت سی چھینکیں آنا پانچ قسم کی بیماریوں سے بچاتا ہے

(۱) جذام (۲) لقوہ (۳) آنکھوں میں پانی اترنا (۴) نتھنوں کا خشک ہونا اور سخت ہو جانا (۵) آشوب چشم اور اگر یہ منظور ہو کہ چھینکیں کم ہو جائیں تو چھ رتی روغن مروہ (یہ تخم ریحان کے نام سے مشہور ہے) ناک میں ڈالیں راوی کہتا ہے کہ میں نے پانچ دن ایسا ہی کیا چھینکیں بند ہو گئیں"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"اگر کسی کو بیت الخلاء میں چھینک آئے تو چاہیے کہ اَلحَمدُلِلّٰہِ دل میں کہہ لے اور یہ بھی احتمال ہے کہ امامؑ کی مراد یہ ہو کہ چپکے سے کہہ لے"۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

"چھینکنے کے وقت اور جانور کو ذبح کرنے کے وقت جناب رسالتمآبؐ اور ان کی آل اطہارؑ پر درود بھیجنا ضروری ہے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

"کسی کو ڈکار آئے تو آسمان کی طرف منہ اٹھائے یہ بھی فرمایا کہ ڈکار خدا کی ایک نعمت ہے اس کے بعد اَلحَمدُلِلّٰہِ کہنا چاہیے"۔

❁ جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

"مومن کو چاہیے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نہ تھوکے اور اگر بھول کر ایسا ہو جائے تو استغفار پڑھے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"اگر کسی شخص کو نماز میں چھینک آئے تو وہ اَلحَمدُلِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِینَ کہہ لے"۔

۷- مزاح کرنا، ہنسنا، ہم نشینی کے آداب اور اپنی محفلوں کے راز کی رازداری کرنا

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"جب تین آدمی ایک محفل میں بیٹھے ہوں تو وہ آپس میں کھسر پھسر نہ کریں کیونکہ یہ تیسرے دوست کی ناراضگی کا باعث ہوگا"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی بات کاٹ دے تو ایسا ہے گویا اس نے اس کا منہ نوچ لیا"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"کوئی مومن ایسا نہیں ہو سکتا جو خوش مزاج اور خوش طبع نہ ہو"۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

"مزاح کرنا خوش اخلاقی میں داخل ہے اور مومن بھائی کی خوشی کا باعث ہوتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ جناب رسول خداؐ جن لوگوں کو خوش کرنا چاہتے تھے ان سے مزاح فرماتے تھے"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"جو شخص لوگوں میں خوش طبعی کرتا ہے خدا اس کو دوست رکھتا ہے (یاد رہے

کہ مزاح میں گالی گلوچ اور غیر اخلاقی بات نہیں ہونی چاہیے)''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''مومن کا ہنسنا تبسم کے ساتھ ہونا چاہیے'' (بلند آواز سے قہقہہ نہیں لگانا چاہیے)''۔

فرمایا ''بہت زیادہ ہنسنے سے آدمی کا دل مردہ ہو جاتا ہے نیز فرمایا کہ بغیر کسی تعجب کے ہنسنا دانی ہے''۔

❁ آپ کا ایک اور فرمان ہے:

''بہت زیادہ مزاح نہ کرو اس سے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے یہ بھی فرمایا کہ جس شخص سے تمہیں محبت ہو اس سے مزاح کرو مگر ہاتھا پائی نہ کرو''۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''لوگوں کا ٹھٹھہ مذاق نہ اڑاؤ کہ وہ بھی ادنیٰ درجے کی گالی سمجھی جاتی ہے اور اس سے لوگوں کے دلوں میں کینہ پیدا ہو جاتا ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''مذاق کرنے سے عزت و آبرو کم ہو جاتی ہے اور لوگوں کے دل سے رعب اٹھ جاتا ہے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ٹھٹھا مذاق کرنے سے نور ایمان جاتا رہے گا اور مروت و مردانگی کم ہو جائے گی''۔

❁ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے فرمایا:

''بیٹا زیادہ نہ ہنسا کرو کیونکہ زیادہ ہنسنے سے قیامت کے دن آدمی مفلس ہو گا''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کو جہنم کی موجودگی کا یقین ہو مجھے تعجب ہے کہ اس شخص کو ہنسی کیونکر

آتی ہے''۔

❁ حضرت صادق آل محمدؑ فرماتے ہیں:

''بہت سے آدمی ایسے ہیں جو وقت گزاری کے طور پر ہنستے ہیں انہیں قیامت کے دن بہت سا رونا پڑے گا اور بعض آدمی ایسے ہیں جو اپنے گناہوں پر بہت سا روتے ہیں وہ بہشت میں خوش حال ہوں گے اور قیامت کے روز بہت زیادہ ہنسیں گے''۔

❁ ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے:

''مومن کو ایسا نہ رہنا چاہیے کہ منہ پھولا ہوا ہو۔ ہر شخص سے کھچے کھچے نظر آئیں بلکہ اسے چاہیے کشادہ روئی خندہ پیشانی سے لوگوں سے ملے اور تھوڑی بہت خوش طبعی بھی ہونی چاہیے البتہ بہت زیادہ ہنسنا' مذاق کرنا لوگوں کے ٹھٹھے اڑانا قابل مذمت فعل ہے اور یہ نادان کم ظرف لوگوں کا کام ہے''۔

۸- ایک دوسرے کے پاس بیٹھنا اور پاس بیٹھنے والوں کے حقوق جو ایک دوسرے کے ذمہ ہوتے ہیں

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''جو تمہارے پاس اور تمہارے پڑوس میں رہنے والے ہوں ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور ان کے تمام حقوق ادا کرو تاکہ تمہارا ایمان کامل ہو جائے اور جو تمہارے پاس اٹھنے بیٹھنے والے ہیں ان کی ہم نشینی کے حقوق ادا کرو تاکہ تمہارا اسلام کامل ہو''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''آدمی دو قسم کے ہیں مومن یا جاہل' مومن کو تکلیف نہیں دینا چاہیے اور جاہل کے ساتھ بے عقلی سے نہیں پیش آنا چاہیے ورنہ تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ گے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص اپنے ساتھیوں کے ساتھ دوستی کا حق ادا نہ کرے اور دوستوں کی دوستی

اچھی طرح نہ نبھائے اور جس کا نمک کھائے اس کے ساتھ نمک حلالی نہ کرے اور جو شخص اس کے ساتھ مہربانی کرتا ہو اس کے ساتھ مہربانی سے پیش نہ آئے وہ ہمارا ہے نہ ہم اس کے ہیں''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''منافق کے ساتھ بناوٹ کے طور پر میٹھی باتیں کرو مگر تمہاری محبت قلبی خالص مومنوں کے لیے ہو اور اگر تمہارا کوئی ہم نشین یہودی ہو تو اس کا حق ہم نشینی اچھی طرح ادا کرو''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

''لوگوں کے ساتھ مہربانی کرو تاکہ ان کے دل میں تمہاری پیدا محبت ہو جائے''۔

آپ کا ایک اور فرمان ہے کہ ''تین چیزوں سے آدمی کی محبت اس کے مسلمان بھائی کے دل میں زیادہ ہو جاتی ہے

(۱) جب اس سے ملے تو ہشاش بشاش اور خوش حال ملے۔

(۲) جب وہ پاس بیٹھنا چاہے تو اس کے لیے جگہ چھوڑ دے۔

(۳) جو نام اسے پسند ہو اسی سے اسے پکارے' نیز فرمایا: لوگوں کے ساتھ دوستی اور محبت کا اظہار نصف دانائی ہے۔

❁ حضرت صادق آل محمدؑ نے فرمایا:

''جب کسی سے تمہاری دوستی ہو تو اس پر اپنا خلوص ظاہر کرو کہ یہ اس محبت کے زیادہ استحکام کا باعث ہو گا''۔

آپؑ نے فرمایا: ''حضرت رسول خداؐ مجمع اصحاب میں سب کی طرف برابر توجہ فرماتے تھے کسی ایک کی طرف دوسرے کی نسبت زیادہ توجہ نہ ہوتی تھی اور کبھی اپنے اصحاب کے سامنے پاؤں نہ پھیلاتے تھے''۔

❁ حضرت رسول خداؐ ارشاد فرماتے ہیں:

''جب کسی شخص کو کسی مسلمان بھائی سے محبت ہو تو مناسب ہے کہ اس کا اس کے باپ کا' اس کے کنبہ کا اور اس کے عزیزوں کے نام معلوم کر لے کہ یہ دوستی اور برادری کے لیے لازمی حقوق میں سے ایک حق ہے اگر ایسا نہ کرے گا تو وہ احمقوں کی سی ملاقات سمجھی جائے گی''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''تم اپنے مومن بھائی سے زیادہ بے تکلفی کی باتیں نہ کرو اور ایک حجاب باقی رکھو تاکہ آپس کی شرم وحیا نہ جاتی رہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص اپنے مومن بھائی کے چہرے سے گھاس کا تنکا یا کوڑا اور مٹی وغیرہ جو لگا ہوا ہو دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا اور جو شخص کسی مومن بھائی کو دیکھ کر خوش ہو گا یا مسکرائے گا تو اس کے لیے بھی دس نیکیاں لکھی جائیں گی''۔

❁ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

''حرامی شخص کی چند علامتیں ہیں:

(۱) اہل بیت اطہارؑ کا دشمن ہونا

(۲) جس حرام سے وہ پیدا ہوا ہے اسی کی طرح مائل ہونا

(۳) دین خدا کی تذلیل کرنا

(۴) لوگوں کو کھلے عام تکلیفیں پہنچانا اور جو شخص لوگوں سے مل کر انہیں تکلیف پہنچائے وہ لازماً ولدالحرام ہو گا یا اس کی ماں مخصوص ایام میں بار آور ہوئی ہو گی۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''ایک شخص نے حضرت رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''جب تم کسی مومن بھائی سے ملو تو کشادہ پیشانی کے ساتھ ملا کرو''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کو خندہ پیشانی اور ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ ملنا کینہ کو دور کرتا ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''تین باتوں میں دنیا و آخرت کی بھلائی منحصر ہے:

(۱) جو تم پر ظلم کرے تم اس کو معاف کر دو۔

(۲) جو شخص تم سے قطع تعلق کرنی چاہے تم اس کے ساتھ میل جول رکھو۔

(۳) جو تم سے جہالت اور اکھڑ پن سے پیش آئے تم اس کے ساتھ حلم اور بردباری سے پیش آؤ۔

آپؑ نے فرمایا کہ ''جو شخص طاقت رکھنے کے باوجود غصہ پی جائے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے دل کو ایمان سے پر کر دے گا اور اس کو خوف محشر سے نجات دے گا''۔

۹۔ محفلوں اور جلسوں میں ذکر الٰہی بیان کرنے کی فضیلت

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''جہاں تک ہو سکے بہشت کے باغات میں جلد پہنچو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ باغ ہائے بہشت کون سے ہیں۔ فرمایا کہ وہ حلقے اور مجمع جن میں خدا کو یاد کیا جاتا ہے''۔

❁ مولائے کائناتؑ نے ارشاد فرمایا:

''خدا کو سب جگہ یاد کرو کیونکہ وہ سب جگہ تمہارے پاس موجود ہے''۔

فرمایا کہ حضرت رسول خداؐ جس محفل میں بیٹھ کر اٹھتے تھے خواہ چند لمحے ہی کیوں نہ بیٹھے ہوں اس محفل میں پچیس مرتبہ استغفار پڑھ لیتے تھے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اگر کسی مجمع یا گروہ میں کچھ لوگ جمع ہوں اور وہ خدا کو یاد کریں اور نہ اپنے

پیغمبرؐ پر درود بھیجیں تو قیامت کے دن وہ مجمع ان لوگوں کے لیے باعث حسرت و ندامت ہوگا''۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ''جو شخص میرا ذکر مومنوں کے گروہ کے سامنے کرتا ہے میں اس کا ذکر فرشتوں کے گروہ کے سامنے کرتا ہوں''۔

۱۰۔ مجالس و محافل میں حضرت رسولؐ اور ائمہ اطہارؑ کے ذکر کرنے، ان کے علوم میں بحث مباحثہ اور ان کے فضائل کی حدیثیں بیان کرنے کی فضیلت

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو لوگ کسی محفل میں جمع ہوں، اور خدا کا ذکر اور ہمارا ذکر نہ کریں تو قیامت کے دن اس اجتماع کا ان کو افسوس کرنا پڑے گا''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''ہمارا ذکر خدا کا ذکر ہے اور ہمارے دشمنوں کا ذکر شیطان کا ذکر ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے چند فرشتے اس بات پر مقرر ہیں کہ روئے زمین پر پھرتے رہیں جب ان کا گزر کسی ایسے گروہ پر ہوتا ہے جو محمد آل محمد علیہم السلام کا ذکر کر رہے ہوں تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ ٹھہر جاؤ ہمارا مقصود ہمیں مل گیا چنانچہ وہ بیٹھ جاتے ہیں اور اس گروہ کے شریک حال ہو جاتے ہیں جب یہ گروہ متفرق ہوتا ہے تو اگر ان میں سے کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہ فرشتے اس کی عیادت کو آتے ہیں اور کر کوئی مر جاتا ہے تو اس کے جنازے پر حاضر ہوتے ہیں اور اگر کوئی غائب ہو جاتا ہے تو اس کی جستجو کرتے ہیں''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مبشر سے دریافت کیا:

''آیا تم لوگ ہمارے مومنین کسی جگہ پر جمع ہوتے ہو اور ہم اہل بیتؑ کے علوم

اور فضائل کا آپس میں تذکرہ کرتے ہو؟" اس نے عرض کی "جی ہاں واللہ" حضرت نے فرمایا "بخدا مجھے بھی یہ بات پسند ہے کہ میں تمہاری اس مجلس میں آؤں اور تمہاری خوشبو سونگھوں کیونکہ تم خدا اور خدا کے فرشتوں کے دین پر ہو اب حرام چیزوں سے پرہیز کر کے اور عبادت الٰہی میں کوشش کر کے ہماری امداد کرو کہ ہم تمہاری شفاعت چاہتے ہیں"۔

آپؑ نے فرمایا: "جہاں تین یا زیادہ مومن اکٹھے ہو جاتے ہیں وہاں اتنے ہی فرشتے بھی آ جاتے ہیں اگر یہ مومنین خدا سے کسی چیز کے طلب گار ہوتے ہیں تو وہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور اگر کسی شر سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں تو وہ فرشتے بھی یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا ان سے اس مصیبت کو ٹال دے اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو فرشتے خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ان کی حاجت پوری ہو جائے۔ اور جس جگہ تین یا زیادہ دشمنان اہل بیت جمع ہوتے ہیں وہاں ضرور بالضرور ان سے دس گناہ شیطان بھی آتے ہیں جس طرح کی یہ لوگ باتیں کرتے ہیں اسی طرح کی وہ شیاطین بھی کرتے ہیں اگر یہ لوگ ہنستے ہیں تو شیاطین بھی ان کے ساتھ ہنستے ہیں اور اگر یہ خدا کے دوستوں کی مذمت کرتے ہیں تو وہ بھی ان کا ساتھ دیتے ہیں لہٰذا اگر کوئی مومن ایسے شیطانوں میں جا پھنسے تو اس کے لیے مناسب ہے' جب خدا کے دوستوں کی مذمت شروع ہو تو وہاں سے اٹھ جائے اور شیطانوں کا ہم نشین و شریک نہ رہے کیونکہ خدا کا غضب کسی سے برداشت نہیں ہو سکتا اور خدا کی لعنت کو کوئی چیز دور نہیں کر سکتی اور اگر وہاں سے اٹھ کر چلے جانے میں کسی طرح مجبور ہو تو دل سے ان مذمتوں کا انکار کرے اور تھوڑی دیر کے لیے اٹھ جایا کرے اور پھر چلا آیا کرے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"اپنی مجالس و محافل کو جناب امیرالمومنین علی ابن ابی طالبؑ کے ذکر سے مزین کرو کیونکہ اس ذکر میں پیغمبروں کی خصلتوں میں سے ستر خصلتیں ہیں"۔

آپؐ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی علیؑ کے لیے اتنے فضائل مقرر

کیے ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا ہے اور جو شخص ان فضائل و مناقب میں سے ایک فضیلت کا ذکر کرے اور دل سے اس کا اقرار اور یقین بھی رکھتا ہو تو اس کے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ قیامت کے دن اس کے گناہوں کی تعداد تمام جنوں اور انسانوں کے گناہوں کی تعداد کے برابر ہو اور جو شخص ان کے فضائل میں سے ایک فضیلت لکھے جب تک اس کتاب کا نشان باقی رہے گا اس کے لیے فرشتے طلب مغفرت کرتے رہیں گے اور جو شخص ان کے فضائل میں سے ایک فضیلت کو سنے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام وہ گناہ جو کانوں سے متعلق ہیں بخش دے گا اور جو شخص ان کے لکھے ہوئے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت پر نظر ڈالے اس کے وہ تمام گناہ جو آنکھوں سے متعلق ہیں بخش دے گا"۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا "جو شخص طلب علم میں راستہ چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہشت کا راستہ کشادہ کر دے گا اور فرشتے طالب علم کے لیے خوشی خوشی سے اپنے پر و بال بچھا دیتے ہیں اور جو مخلوقات آسمانوں اور زمینوں میں ہیں وہ سب طالب علم کے لیے دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں بھی اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی ستاروں پر"۔

فرمایا "اس شخص پر سخت افسوس ہے جو جمعہ کے دن بھی مسائل دینی سیکھنے کے لیے اپنے دنیاوی کاروبار سے فارغ نہ ہو"۔

❁ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

"آپس میں ملاقات کرو تو علم کا مباحثہ کرو اور حدیثیں بیان کرو کیونکہ حدیثیں ان دلوں کو روشن کر دیتی ہیں جو زنگ آلود ہو گئے ہوں اور دل ویسے ہی زنگ آلود ہو جاتے ہیں جیسے تلواریں اور جس طرح تلواروں کی چمک صیقل کرنے سے ہوتی ہے اسی طرح دلوں کی احادیث سے ہو جاتی ہے"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"علم کا آپس میں تذکرہ کرنا اس نماز کا ثواب رکھتا ہے جو قبول ہو چکی ہو"۔

١١- مومن بھائیوں سے مشورہ کرنا

❁ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص اپنی رائے کو بہت کچھ سمجھتا ہے اور دوسروں سے مشورہ نہیں کرتا وہ اپنی جان کو بہت سے خطرات میں ڈال دیتا ہے''۔

آپؑ نے فرمایا: ''ایسے لوگوں سے مشورہ کرو جو خدا سے ڈرتے ہوں اور مومن بھائیوں سے ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے محبت کرو۔ بدکار عورتوں سے ڈرتے رہو اور نیک خواتین پر بھی پورا اعتماد نہ کرو اور اگر وہ تمھیں کوئی نیک کام کرنے کے لیے کہیں تو ان کے خلاف کرو تاکہ ان کو یہ خیال پیدا نہ ہو سکے کہ وہ برائیوں میں آپ کو اپنے موافق بنا سکیں گی''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''حضورؐ نے عمار ساباطی سے فرمایا تھا کہ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ خدا کی نعمت سے ہمیشہ کے لیے فائدہ اٹھائے، بامروت مشہور ہو اور تیری عمر خیر و خوبی میں بسر ہو تو اپنے معاملات میں نوکروں اور کمینے لوگوں سے رائے نہ لیا کر''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''بزدل اور ڈرپوک لوگوں سے مشورہ نہ کرو کہ وہ بلاؤں سے نکلنے کے آسان راستے کو آپ پر دشوار کر دیں گے اور بخیل لوگوں سے مشورہ نہ کرو کہ وہ تمہارے مقصد مراد تک پہنچنے سے تمھیں روکیں گے اور جو لوگ دنیا کے بارے میں حریص ہوں ان سے بھی مشورہ نہ کرو کیونکہ وہ ان طریقوں کی تعریفیں کریں گے جو سب سے بدتر ہیں''۔

آپؐ نے فرمایا ''یا علیؑ جو شخص استخارہ کر لیتا ہے حیران نہیں ہوتا اور جو شخص معاملات میں پیچھے لوگوں سے مشورہ کر لیتا ہے اسے پچھتانا نہیں پڑتا''۔

❁ مولائے کائنات نے فرمایا:

''جو شخص مشورہ کرے گا بربادی سے بچے گا''۔

❁ روایت میں ہے کہ ''اکثر ایسا ہوتا تھا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام باوجود اس عقل کامل (جو ان کو حاصل تھی) اپنے غلاموں میں سے ایک حبشی غلام سے مشورہ کر لیتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ ''بسا اوقات اللہ تعالیٰ جو ہمارے حق میں بہتر ہوتا ہے وہ اسی کی زبان پر جاری کر دیتا ہے''۔

❁ حدیث میں ہے کہ ''عقل مند دیندار اور پرہیزگار آدمی سے مشورہ کرو اور جب وہ کوئی بات کہے تو اس کے خلاف مت کرو ورنہ تمہاری دنیا و آخرت کی خرابی کا باعث ہوگا''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جس شخص سے کوئی مومن بھائی مشورہ کرے اور وہ جس بات میں اس شخص کی بہتری جانتا ہو وہ نہ بتائے تو خدا اس شخص کی عقل و رائے سلب کر لیتا ہے''۔

آپؑ نے فرمایا مشورہ کرنے کے چند اصول وقواعد ہیں۔ جو ان کا خیال نہ کرے اس کے لیے مشورے کا نقصان نفع بہ نسبت زیادہ ہوگا۔

(١) جس شخص سے مشورہ کیا جائے وہ دانا ہو

(٢) دین دار ہو

(٣) مشورہ لینے والے، برادر ایمانی یا سچا دوست ہو۔

(٤) جس امر میں مشورہ کرنا ہے وہ مسئلہ اس پر تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہو تاکہ وہ اس کے پہلوؤں سے ویسا ہی واقف ہو جائے جیسا کہ یہ خود پھر جو کچھ وہ مشورہ دے اسے پوشیدہ رکھے ان اصولوں پر عمل کرنے سے یہ فائدہ ہوگا اگر مشورہ دینے والا دانا ہے تو تم اس کے مشورے سے فائدہ اٹھاؤ گے اور اگر وہ دیندار ہے تو تمہاری بہتری میں جو سعی وکوشش کا حق ہے وہ پورا ادا کرے گا اگر وہ تمہارے مومن بھائی یا سچا دوست ہے تو جو راز تم نے اس سے کہہ دیا ہے اس کو فاش نہ کرے گا۔ یاد رکھنا چاہیے کہ مشورے نے فضیلت اور اہتمام میں یہی بات کافی ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو جو عقل کامل رکھتے تھے قرآن مجید میں مشورہ کرنے کا حکم دیا ہے''۔

ارشاد خداوندی ہے:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

یعنی "معاملات میں ان (اصحاب) سے مشورہ کیا کرو اور جب کسی کام کا پختہ ارادہ کرلو تو پھر خدا پر بھروسہ کیا کرو"۔

۱۲- خط لکھنے کے آداب

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

"مومن بھائی کی آپس میں محبت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ جب ایک جگہ موجود ہوں تو ایک دوسرے کی ملاقات کو جائیں اور جب کوئی سفر میں ہو تو ایک دوسرے کے ساتھ ان کی خط و کتابت رہے"۔

فرمایا کہ "جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے اس طرح خط کا جواب لکھنا واجب ہے"۔

فرمایا: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھنا ترک نہ کرو اگرچہ اس کے بعد ایک شعر ہی لکھو"۔

یہ بھی فرمایا کہ "جو مضمون لکھا ہو اس کی لکھائی (کتابت) کی نسبت بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی کتابت زیادہ اچھی اور خوبصورت ہونی چاہیے"۔

لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ خط میں مکتوب الیہ کے کا نام اپنے نام سے پہلے لکھنا کیسا ہے؟ فرمایا "کوئی حرج نہیں یہ تو ایک عزت ہے جو تم اسے دیتے ہو"۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

"جب خط لکھو تو اس پر مٹی چھڑک دو کہ اس سے حاجت خوب روا ہوتی ہے"۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام خط کے آغاز میں یہ لکھا کرتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اذكر اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْاَمْرُ بِيَدِ اللّٰهِ

یعنی "لفظ انشاء اللہ تعالیٰ کہہ لو کیونکہ کام حقیقت میں خدا کے ہاتھ ہے"۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص کاروبار اور خط و کتابت میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہنا اور لکھنا چھوڑ دیتا ہے اگر اس کو تارک الصلوٰۃ سے تشبیہ دیں تو کچھ مبالغہ نہیں"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"مضمون خط لکھنے والے کی دانائی کا اندازہ ہوسکتا ہے پیغام رسانی کے انداز سے قاصد کی فراست معلوم ہوسکتی ہے"۔

کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ "ہمارے پاس بہت سے کاغذات جمع ہوتے ہیں اگر ان میں خدا کا نام نہ ہو تو کیا ہم انہیں آگ سے جلا سکتے ہیں؟" فرمایا "نہیں پہلے انہیں پانی سے دھو ڈالو"۔

لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ "خدا کا نام تھوک سے بھی مٹا سکتے ہیں؟ فرمایا: "جو پاک سے پاک چیز میسر ہو اس سے مٹاؤ"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"کتاب خدا کی عبادت یا خدا کا کوئی نام اگر کاٹنا یا محو کرنا ہو تو پاک سے پاک چیز جو میسر ہو اس سے مٹاؤ اور آپ نے قرآن مجید کے آگ سے جلانے یا قلم سے مٹانے سے سخت منع فرمایا ہے"۔

بارھواں باب

گھر میں آنے جانے کے آداب

۱- فراخی مکان

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''آدمی کو خوش نصیبی میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ اس کا مکان وسیع اور کھلا کھلا ہو''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک مکان خریدا اور اپنے دوستوں میں سے ایک کو حکم دیا کہ ''تم اس مکان میں چلے جاؤ کیونکہ تمہارا مکان تنگ ہے اس شخص نے عرض کیا کہ یہ مکان میرے باپ نے بنایا ہے اس میں سے جانا مناسب نہیں ہے حضرت نے فرمایا یہ کچھ ضروری ہے کہ تمہارے باپ نے غلطی کی ہے تو تم بھی غلطی کرتے رہو''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''تین چیزیں مومن کی راحت کا موجب ہوتی ہیں:

(۱) وہ ہوا دار مکان جو اس قدر باپردہ بھی ہو کہ اس کے عیوب اور پوشیدہ باتیں لوگوں پر ظاہر نہ ہوں

(۲) نیک بخت بیوی جو دنیا اور آخرت کے معاملات میں اس کی مددگار ہو

(۳) کوئی بیٹی یا بہن جو اس کے گھر سے مرنے کے بعد نکلے یا نکاح کے بعد''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''زندگی کا لطف مکان کی کشادگی اور ملازموں کی کثرت میں ہے''۔

فرمایا:''لذت دنیا سے زیادہ لذت مکان کی فراخی اور دوستوں کی کثرت میں ہے''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''مکان کی تنگی بھی زندگی کی آفتوں میں سے ایک آفت ہے''۔

انصار میں سے ایک شخص نے حضرت رسول خداؐ سے مکان کی تنگی کی شکایت کی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ''تم پکار پکار کر اللہ تعالیٰ سے مکان کی کشادگی کی دعا مانگا کرو وہ تجھے ایک بڑا سا مکان عنایت فرما دے گا''۔

آپؐ نے ارشار فرمایا ''چار چیزیں آدمی کی خوش نصیبی میں داخل ہیں (۱) اس کا بیٹا اس کے ہم شکل ہو (۲) زوجہ خوبصورت اور دیندار ہو (۳) سواری (۴) مکان وسیع ہو''۔

فرمایا ''مکان کی نحوست سے مراد یہ باتیں ہیں صحن چھوٹا ہونا' پڑوسیوں کا بد ہونا' اور خود مکان میں بہت سے عیب ہونا''۔

فرمایا: چار چیزیں خوش نصیبی کی علامت ہیں:

(۱) نیک بخت بیوی (۲) وسیع مکان (۳) لائق پڑوسی

(۴) بہترین اور عمدہ سواری اور چار چیزیں بدبختی کی دلیل ہیں:

(۱) بری عورت (۲) تنگ مکان (۳) نامعقول پڑوسی اور نالائق سواری۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''زندگی دو باتوں سے تلخ ہوتی ہے ایک تو آئے روز مکان بدلنا دوسرے روٹی بازار سے خریدنا''۔

۲- مکان کی زیادہ تزئین و آرائش اور زیادہ اونچا مکان بنانے کی مذمت

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص حرام طریقے سے مال جمع کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر بہت زیادہ اور

بہت بلند عمارت بنانے کا شوق مسلط کر دیتا ہے کہ وہ مال حرام کیچڑ پانی میں ضائع ہو جائے''۔

فرمایا کہ ''جو عمارت ضرورت سے زیادہ ہے وہ قیامت کے دن مالک کے لیے وبال ہوگی''۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ''جتنی عمارت سکونت کے لیے کافی ہو جو شخص اس زیادہ بنائے گا قیامت کے دن وہ اس پر لادی جائے گی''۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام ایک شخص کے دروازے پر سے گزرے جو پختہ اینٹوں سے بنا ہوا تھا حضرتؑ نے دریافت فرمایا کہ ''یہ دروازہ کس شخص کے مکان کا ہے؟'' کسی نے عرض کی فلاں غافل مغرور کا' اس کے بعد حضرت کا گزر ایک دوسرے مکان کے دروازے پر ہوا کہ وہ بھی پختہ اینٹ کا بنا ہوا تھا فرمایا کہ یہ ''دوسرے مغرور کا مکان معلوم ہوتا ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ عمارتوں پر مقرر ہے اور جو شخص اپنے مکان کے چھت آٹھ ہاتھ سے زیادہ بلند کرتا ہے اس سے یہ کہتا ہے کہ اے فاسق تو کہاں چلا جائے گا''۔

کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے شکایت کی کہ میرے بچوں کو جن ستاتے ہیں حضرتؑ نے فرمایا کہ ''تیرے مکان کی چھت کتنی اونچی ہے؟'' اس نے عرض کی دس ہاتھ حضرتؑ نے فرمایا کہ ''زمین سے آٹھ ہاتھ ناپ لو اور آٹھ اور دس کے درمیان دیواروں پر چاروں طرف آیۃ الکرسی لکھ دو کیونکہ جس مکان کی بلندی آٹھ ہاتھ سے زیادہ ہوتی ہے جن اس میں سکونت اختیار کرتے ہیں''۔

ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ جنوں نے ہم کو گھر سے نکال دیا حضرتؑ نے فرمایا: ''تم اپنے مکانوں کی چھت سات ہاتھ کی رکھو اور اس کی مختلف اطراف میں کبوتر پالو''۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے ایسا کیا پھر کبھی تکلیف نہ

پائی۔

ابوحزیمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے کمرے کے دروازے پر آیۃ الکرسی لکھی ہوئی دیکھی اور جس جگہ حضرتؑ کا مصلیٰ تھا وہاں بھی قبلہ کی طرف آیۃ الکرسی لکھی ہوئی تھی۔

۳- نقاشی کرنا' تصویر کھینچنا اور جاندار کی ایسی تصویر بنانا جس کا سایہ پڑے

❁ علماء کرام کے نزدیک جس کا سایہ پڑے ایسی تصویر بنانا حرام ہے دیواروں اور کپڑوں پر تصویریں بنانا مکروہ ہے مگر بعض اس کے بھی حرام ہونے کے قائل ہیں اور بہتر ہے کہ عمارت میں طلا کاری نہ کریں اور کسی قسم کی تصویر نہ بنائیں یہاں تک کہ درخت وغیرہ کی بھی خاص کر پورے انسان کی تصویر بنانے سے سخت پرہیز کریں۔

❁ حضرت رسول خداؐ فرماتے ہیں:

''جبرائیلؑ نے مجھ سے بیان کیا کہ اے محمدؐ پروردگار عالم آپ کا سلام کرتا ہے اور صورتیں بنانے کی اور مکان میں تصویر کھینچنے کی ممانعت کرتا ہے''۔

❁ آنحضرتؐ نے فرمایا:

''جبرائیلؑ کے بقول کہ ہم فرشتوں کا گروہ اس گھر نہیں جاتا جس میں کتا ہو یا تصویر ہو یا وہ برتن ہو جس میں لوگ پیشاب کرتے ہوں''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''جس گھر میں کوئی تصویر آپ کے سامنے ہو اس میں نماز نہ پڑھو اور اگر مجبوری ہو تو اس تصویر کو کاٹ دو یا الٹ دو اور نماز پڑھ لو''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''قبر پر کوئی عمارت نہ بناؤ اور مکان کی چھت پر کوئی تصویر نہ کھینچو کیونکہ جناب رسالتمآبؐ ان دونوں باتوں کو بہت ہی مکروہ جانتے تھے''۔

لوگوں نے امام علیہ السلام سے درخت، سورج اور چاند وغیرہ کی تصویریں کھینچنے کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا: ''جو جاندار نہیں ہیں ان کا کوئی حرج نہیں ہے''۔

۴- فرش مکان اور بستر کے آداب

کچھ لوگ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے اور حضرت کے گھر میں عمدہ عمدہ بستر اور قالین دیکھ کر کہنے لگے کہ ''ہم آپ کے گھر میں ایسی چیزیں دیکھ رہے ہیں جو ہمیں اچھی نہیں معلوم ہوتیں'' حضرتؑ نے فرمایا: ''ہم نکاح کرتے ہیں تو بیوی کا مہر دے دیتے ہیں اس کا جو جی چاہے اپنے مال سے خرید لے یہ ہمارا مال نہیں ہے''۔

کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک شخص ایسے فرش پر اٹھتا بیٹھتا ہے جس میں تصویریں بنی ہیں فرمایا ''غیر قومیں ایسے فرش کو معزز سمجھتی ہیں مگر ہمیں نہایت ناپسند ہے''۔

حضرت امام رضا علیہ السلام گرمی کے موسم میں بوریئے پر بیٹھا کرتے تھے اور موسم سرما میں کمبل پر اور گھر میں کھدر نما کپڑے پہنتے تھے اور جب باہر نکلتے تھے تو لوگوں کے لیے زینت فرماتے تھے۔

جب حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام کا جناب سیدہؑ سے عقد ہوا تو امامؑ کا اوڑھنا ایک عبا تھی اور بچھونا ایک بھیڑ کی کھال تھی اور تکیہ بھی چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کبھی کبھی ہمارے ہاں ایسا فرش بچھایا جاتا ہے جس پر تصویریں بنی ہوتی ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا: ''جس چیز کو بطور فرش کے بچھایا جائے اور اٹھنے بیٹھنے اور چلنے پھرنے کے کام آئے یعنی تصویریں پامالی میں رہیں تو کوئی حرج نہیں ہے''۔

۵- گھر میں عبادت کرنے کے آداب

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے اپنے مکان میں ایک کمرہ مقرر فرمایا تھا جس میں ایک فرش، ایک قرآن مجید اور ایک تلوار کے سوا کوئی چیز نہ تھی اسی کمرے میں آپ نماز پڑھا کرتے تھے''۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے اپنے گھر میں نماز کے لیے ایک حجرہ مقرر فرمایا تھا جو نہ بہت چھوٹا تھا نہ بہت بڑا جب رات ہوتی تو آپ اپنی جائے نماز اس میں لے جاتے اور نماز پڑھا کرتے تھے''۔

امام علیہ السلام نے مسمع کو لکھا کہ مجھے تمہارے لیے یہ بات پسند ہے کہ اپنے گھر میں ایک جگہ نماز پڑھنے کی مقرر کرو اور موٹے اور پرانے کپڑے پہن کر اس جگہ جاؤ اور خدا سے سوال کرو کہ مجھے آتش جہنم سے آزاد کر اور بہشت میں داخل کر اور کوئی دعا خلاف شرع نہ مانگو اور کسی کے لیے بددعا نہ کرو''۔

❁ حضرت رسول خداؐ کا ارشاد گرامی ہے:

''اپنے گھروں کو تلاوت قرآن سے منور کرو اور انہیں قبر نہ بناؤ جیسے کہ یہودی اور نصاریٰ اپنی عبادت گاہوں میں عبادت کرتے ہیں اور اپنے گھروں کو ویسے رہنے دیتے ہیں جس گھر میں تلاوت قرآن زیادہ ہوتی ہے اس گھر کی خیر وخوبی بڑھتی ہے اور گھر والوں کی آسودگی زیادہ ہوتی ہے اور اس گھر سے آسمان والوں کو اسی طرح روشنی پہنچتی ہے جس طرح ستاروں سے اہل زمین کو''۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''جس گھر میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے یا خدا کا ذکر کیا جاتا ہے اس گھر کی برکت بڑھتی ہے فرشتے اس میں موجود رہتے ہیں اور اس سے شیطان بھاگتے ہیں اور اس گھر کی روشنی اہل آسمان کو اسی طرح پہنچتی ہے جس طرح ستاروں کی اہل زمین کو اور جس گھر میں قرآن مجید نہیں پڑھا جاتا یا خدا کا ذکر نہیں کیا جاتا اس کی برکت کم ہو جاتی ہے اس سے فرشتے دور ہوتے ہیں اور شیاطین وہاں موجود رہتے ہیں''۔

۶- جانوروں کا گھر میں پالنا

❁ رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''بہت سے جانور گھر میں رکھو کہ شیاطین ان میں مشغول رہیں اور تمہارے بچوں کو نقصان نہ پہنچائیں''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''گھر میں ایسے جانور جیسے کبوتر' مرغ' بکریاں رکھنی اچھی ہیں تاکہ جنوں کے بچے ان سے کھیلیں اور تمہارے بچوں سے سروکار نہ رکھیں''۔

کسی شخص نے حضرت رسول خداؐ سے تنہائی کی شکایت کی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ''ایک جوڑا کبوتروں کا پال لے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''کبوتر پیغمبروں کے پرندوں میں سے ہے''۔

فرمایا: ''جس گھر میں کبوتر ہوں گے اس گھر کے رہنے والے جنوں کی آفت سے محفوظ رہیں گے کیونکہ جنوں کے بچے بھی گھروں میں کھیلتے پھرتے ہیں۔ جس گھر میں کبوتر ہوتے ہیں وہ ان سے مشغول رہتے ہیں اور آدمیوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے''۔

فرمایا کہ ''کبوتر گھروں میں رکھو کیونکہ حضرت نوحؑ نے اس کو پسند کیا ہے اور دعا دی ہے اور کسی پرندے پر اتنا پیار نہیں آتا جتنا کبوتر پر''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''کبوتر کا جو پر جھڑتا ہے وہی شیاطین کی نفرت اور بھاگنے کا سبب ہوتا ہے''۔

داؤد ابن فرقد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے گھر میں ایک راعبی کبوتر دیکھا جو بہت بولتا ہے حضرت نے فرمایا: ''تو جانتا ہے یہ کبوتر کیا کہتا ہے'' میں نے عرض کی نہیں فرمایا کہ ''یہ قاتلان حضرت امام حسین علیہ السلام پر لعنت کرتا ہے تم بھی اسی قسم کے کبوتر پالو''۔

راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام کبوتروں کے لیے جو آپ کے گھر میں پلے ہوئے تھے روٹی کے ٹکڑے توڑ رہے تھے۔

❁ عبدالکریم کہتے ہیں:

''میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے دولت سرا پر گیا دیکھا کہ تین سبز کبوتر موجود ہیں میں نے عرض کی کہ یہ تو گھر میلا کرتے ہیں فرمایا کہ ''ان کا گھر میں رکھنا مستحب ہے''۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کے زمانے میں ایک کنواں کھودا گیا تھا لوگوں نے امام علیہ السلام کو اطلاع دی کہ اس کنویں میں جن پتھر پھینکتے ہیں حضرت تشریف لائے اور اس کنویں کے کنارے پر کھڑے ہو کر فرمایا: ''اس شرارت سے باز آؤ ورنہ میں یہاں کبوتروں کو آباد کروں گا''۔ پھر فرمایا: ''کبوتروں کے پروں کی آواز سے شیاطین دفع ہوتے ہیں''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''کبوتر کو جہاں بھیج دیں نوے میل تک تو اپنی عقل سے جاتا ہے اور پلٹ آتا ہے اس سے زیادہ دور سے واپس آ جانا اس کی دانائی پر موقوف نہیں بلکہ تقدیر اور آب ودانہ کے ہاتھ ہے''۔

❁ احادیث میں ہے:

''گھریلو کبوتر خدا کو بہت یاد کرتے ہیں۔ اہل بیت علیہم السلام کو دوست رکھتے ہیں اور صاحب خانہ کو دعا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمھیں برکت دے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جس گھر میں سفید رنگ کا مرغ بڑے بڑے پر و بال کا ہو گا وہ گھر اور اس کے اردگرد کے سات گھر بلاؤں سے محفوظ رہیں گے مگر دو رنگے کبوتر کا ایک دفعہ پھڑپھڑانا سات سفید مرغوں سے بہتر ہے نیز یہ فرمایا کہ سفید مرغ میرا اور ہر مومن کا دوست ہے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''مرغ میں پانچ خصلتیں پیغمبروں کی ہیں:

(۱) سخاوت (۲) شجاعت (۳) نماز کا وقت پہچاننا (۴) حق زوجیت کی ادائیگی (۵) غیرت

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''مرغ کو گالی نہ دو کہ وہ لوگوں کو نماز کے لیے جگاتا ہے''۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مرغ کا اذان دینا' اس کی نماز ہے اور پھڑ پھڑانا رکوع و سجود''۔

۷- بھیڑ' بکری کا گھر میں پالنا

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص اپنے گھر میں بھیڑ' بکری پالے گا اللہ تعالیٰ اس کی بھی روزی عنایت فرمائے گا اور تمام گھر والوں کی روزی بھی بڑھا دے گا اور اس گھر سے فقر دور ہو گا اور اگر دو بھیڑیں یا بکریاں پالے گا تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی روزی عطا فرمائے گا۔ گھر والوں کی روزی بڑھے گی اور ان کی پریشانی دور ہو جائے گی تین بھیڑیں یا بکریاں پال لے گا تو خداوند کریم ان تینوں کی روزی بہم پہنچائے گا سب گھر والوں کا رزق بڑھا دے گا اور ان کی مفلسی و پریشانی بالکل ہی دور کر دے گا''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جس گھر میں ایک بھیڑ یا بکری دودھ دینے والی ہوتی ہے دو فرشتے روزانہ اس گھر کے رہنے والوں سے یہ کہتے ہیں کہ خدا آپ کو برکت دے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جس مومن کے گھر میں ایک بکری دودھ دینے والی ہوتی ہے ہر روز ایک فرشتہ صبح ہی اس کو اور اس کے بال بچوں کو یہ دعا دیتا ہے' کہ پاک و پاکیزہ رہو خدا تمھیں برکت دے' خوش و خرم رہو' آباد و شاد رہو' اور اگر دو بکریاں دودھ دینے والی

ہوتی ہیں تو دو فرشتے یہی دعا روزانہ دیتے ہیں''۔

❁ جناب رسول خداؐ نے اپنی چچی سے فرمایا:

''کیا وجہ ہے کے گھر میں برکت نہیں ہے؟'' انھوں نے عرض کی یارسول اللہؐ برکت کیا چیز ہے۔ فرمایا ''دودھ دینے والی بھیڑ یا بکری'' پھر فرمایا ''جس گھر میں ایک بھیڑ یا بکری یا گائے دودھ دیتی ہو وہ اس گھر کی برکت کا باعث ہوتی ہے''.

فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں برکت کے لیے بھیجی ہیں (۱) پانی (۲) آگ (۳) بھیڑ یا بکری''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جس گھر میں شام کے وقت تیس بھیڑیں یا بکریاں داخل ہوں فرشتے دوسرے روز تک اس گھر کی نگرانی کریں گے ایک اور حدیث میں فرمایا کہ بکریاں بھی پالو اور اونٹ بھی''۔

❁ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

''بھیڑیں' بکریاں پالو تو ان کی آسائش کی جگہ خوبصورت بناؤ اسے صاف رکھو اور ان کے بدن سے بھی خاک مٹی صاف کرتے رہا کرو''۔

۸- تمام پرندوں کا حال اور ان بعض حیوانات کا ذکر جن کو مارڈالا ہے

❁ ایک فاختہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے گھر میں گھونسلا بنا لیا تھا ایک دن حضرت نے اسے بولتے ہوئے سنا اور جو لوگ حاضر تھے ان سے دریافت فرمایا کہ تم لوگ سمجھتے ہو کہ یہ کیا کہتی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: ''یہ کہہ رہی ہے فَقَدتُکُم فَقَدتُکُم پھر فرمایا قبل اس کے کہ یہ ہم کو دفع کرے میں اس کو مارے دیتا ہوں اس کے بعد اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا''۔

❁ ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے بیٹے اسمٰعیل کے گھر تشریف لائے دیکھا کہ ایک فاختہ پنجرے میں بند رکھی ہے اور وہ بول رہی ہے حضرت نے فرمایا ''اے فرزند تمہارے اس فاختہ کے پالنے کی کیا وجہ ہے؟ کیا تم نہیں جانتے

کہ یہ منحوس ہے؟ اور صاحب خانہ کو بددعا دیتی ہے قبل اس کے کہ اس کی نحوست تمھیں نیست و نابود کرے تم اس کو نیست و نابود کردو"۔

❁ ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص کا گزر ہوا جس کے ہاتھ میں مردہ ابابیل تھی' حضرت نے جلدی سے اٹھ کر اس کے ہاتھ سے لے لی اور زمین پر پھینک دی پھر فرمایا: "آیا تمہارے کسی عالم نے اس پرندے کے مارنے کا حکم دیا ہے یا کسی فقیر نے؟ میرے والد گرامی نے سلسلہ بہ سلسلہ میرے جدا امجد جناب رسالتمابؐ سے یہ خبر پہنچائی ہے کہ آنحضرتؐ نے چھ جانوروں کے مارنے کی ممانعت فرمائی ہے (۱) شہد کی مکھی (۲) چیونٹی (۳) مینڈک (۴) لٹورا (۵) ہدہد (۶) ابابیل' ان میں سے شہد کی مکھی کو اس وجہ سے کہ وہ پاکیزہ کھانے والی اور پاکیزہ جمع کرنے والی ہے اور یہ وہی چیز ہے جو نہ جنوں میں ہے نہ انسانوں میں اور خدا نے اس پر وحی بھیجی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا: وَاَوحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحلِ اور چیونٹی کو اس لیے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں قحط ہوا تھا اور حضور کریم اپنے اصحاب کے ہمراہ باہر تشریف لے گئے تھے یکایک دیکھا کہ ایک چیونٹی آسمان کی جانب ہاتھ پھیلائے ہوئے کھڑی یہ عرض کر رہی ہے کہ خداوندا ہم تیری مخلوقات سے ہیں اور ہر طرح تیرے محتاج ہیں تو ہمیں خزانہ غیب سے روزی عنایت فرما اور آدمؑ کی اولاد میں سے بیوقوف لوگوں نے جو گناہ کیے ہیں ان کی مکافات میں ہم کو مبتلا نہ کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ سن کر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ پھر چلو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے دوسروں کی دعا کی وجہ سے باران رحمت نازل فرمائے گا اور مینڈک کو اس وجہ سے مارنے سے منع کیا ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلانے کے لیے آگ روشن کی تھی تو زمین کے تمام جانوروں نے اللہ تعالیٰ سے اس آگ پر پانی ڈالنے کی اجازت مانگی تھی اللہ تعالیٰ نے سوائے مینڈک کے اور کسی کو اجازت نہیں دی اس نے ایسی کوشش کی کہ اس کا دو تہائی جسم آگ سے جل گیا اب جو باقی ہے ایک تہائی ہے ہدہد کے مارنے کے لیے اس لیے ممانعت ہے کہ اس

نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو سلطنت بلقیس کی خبر دی تھی"۔

لٹورا ایک بڑے سر والا ہے پرندہ جو چڑیوں کو شکار کرتا ہے اس کے مارنے کی ممانعت اس لیے ہے کہ اس نے پورے ایک مہینہ تک حضرت آدم علیہ السلام کا ساتھ دیا تھا اور سراندیپ سے آپ کو جدہ لے گیا تھا۔ ابابیل کا مارنا اس لیے ممنوع ہے کہ وہ اہل بیت علیہم السلام کی مظلومیت پر رنج و افسوس کرنے کی وجہ سے ہوا میں گردش کیا کرتی ہے اور اس کا زمزمہ سورہ الحمد پڑھنا ہے کیا تو نے خیال نہیں کیا کہ وہ آخر میں ولا الضالین صاف کہتی ہے"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے چیونٹی کے مارنے کے متعلق سوال کیا فرمایا:

"جب تک وہ تمھیں نہ ستائے تم بھی اسے نہ ستاؤ پھر ہدہد کے مارنے کا ذکر پوچھا فرمایا کہ اسے نہ ستاؤ نہ اُسے ذبح کرو وہ بہت ہی اچھا پرندہ ہے"۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

"جناب رسول خداؐ نے پانچ جانوروں کے مارنے کا حکم دیا ہے:

(۱) کوا (۲) بھڑیں (۳) سانپ (۴) بچھو (۵) باؤلا کتا"۔

❁ حضرت رسول خداؐ کا ارشاد گرامی ہے:

"جس شخص نے سانپ کو مارا اُس کا یہ فعل ایسا ہے جیسے ایک کافر کا قتل کیا"۔

❁ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سانپ کے مارنے کی نسبت سوال کیا آپؑ نے فرمایا:

"جناب رسالتمابؐ نے یہ فرمایا کہ جو شخص سانپ کو یہ سمجھ کر نہ مارے کہ اس کا مارنا گناہ ہے تو میری امت سے خارج ہے البتہ اگر یہ سمجھ کر چھوڑ دے کہ جانور اور ہمارا کوئی حرج نہیں کرتا تو کچھ مضائقہ نہیں نیز آپ نے جانوروں کو آگ میں جلانے کی ممانعت فرمائی ہے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ ایک عورت کو اسی وجہ سے عذاب کرے گا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا اور وہ پیاس سے مرگئی"۔

❁ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"ابابیل کی عزت کرو کیونکہ وہ دوسرے پرندوں کی نسبت انسانوں سے زیادہ مانوس ہو جاتی ہے اور جب بولتی ہے تو سورہ الحمد پڑھتی ہے"۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

"ہدہد کے ہر پر کے اوپر سریانی زبان میں لکھا ہے آلِ مُحَمَّدٍ خَیرُ الْبَرِیَّۃِ یعنی آل محمد سب مخلوق سے بہتر ہیں"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"قنبرہ کو نہ کھاؤ نہ اسے گالی دو اور نہ بچوں کو اس سے کھیلنے دو کیونکہ وہ خدا کو زیادہ یاد کرتا ہے اور اس کا ذکر یہ ہے لَعَنَ اللّٰہُ مُبغِضِی آلِ مُحَمَّدٍ عَلَیھِمُ السَّلَامُ یعنی خدا دشمنان آل محمدؐ پر لعنت کرے"۔

❁ مختلف معتبر احادیث میں آیا ہے:

"پرندوں کے بچوں کو گھونسلوں سے نہ پکڑو بلکہ وہ جب تک اڑنے کے لائق نہ ہو جائیں ان کو ان کے حال پر رہنے دو اس کے بعد پکڑنے میں کوئی حرج نہیں اور رات کے وقت شکار کرنے یا پکڑنے کے ارادے سے پرندوں کے گھونسلوں پر مت جاؤ کیونکہ رات کے وقت وہ امان میں ہیں"۔

❁ چند لوگ حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اور مور کے حسن کی تعریف کر رہے تھے حضرتؑ نے فرمایا "کسی جانور کا حسن سفید مرغ کی خوبصورتی سے زیادہ نہیں ہے۔ اور مرغ مور سے زیادہ خوش آواز ہے اور اس کی برکت بھی زیادہ ہے وہ لوگوں کو اوقات نماز سے مطلع کرتا ہے حالانکہ مور اس گناہ کی وجہ سے جو اس سے سرزد ہوا اور جس کی وجہ سے وہ مسخ کیا گیا اپنے اوپر لعنت و ملامت کرتا ہے"۔

❁ طاؤس یمانی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرتؑ نے اس سے سوال کیا کہ "طاؤس تو ہی ہے؟" اس نے عرض کی کہ جی حضورؑ آپؑ نے فرمایا "طاؤس (مور) ایک منحوس جانور ہے جس مجمع میں داخل ہوتا ہے اسے پریشان کر دیتا ہے"۔

❁ سالم نامی شخص حضرت صادق آل محمدؐ کی خدمت میں گیا جب بیٹھا تو سنا کہ بہت سی چڑیاں ایک جگہ جمع ہو کر چہک رہی ہیں حضرت نے فرمایا "تو سمجھتا ہے یہ کیا کہتی ہیں" عرض کیا "نہیں" فرمایا "یہ کہہ رہی ہیں کہ خداوند عالم ہم بھی تیری مخلوقات سے ہیں، اور تیری روزی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتیں تو ہمارے دانے اور پانی کی خبر لے"۔

❁ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ایک ایسے ہی موقع پر یہ فرمایا تھا:

"یہ اپنے خدا کو یاد کر رہی ہیں، اور اس سے روزی طلب کرتی ہیں"۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

"چغد پہلے زمانے میں گھروں میں رہتا تھا اور کھانے کے وقت دستر خواں پر آ جاتا تھا اور جو کھانا اس کو ڈالتے تھے کھا لیا کرتا تھا جب سے دشمنوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا تو آبادی سے چلا گیا اور ویران، پہاڑوں اور جنگلوں میں رہنے لگا اور کہا کہ تم بہت ہی بری اُمت ہو کہ تم نے اپنے پیغمبرؐ کے بیٹے کو مار ڈالا مجھے تم سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں مجھے بھی مار ڈالو"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جب سے امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا ہے چغد دن میں کبھی باہر نہیں نکلتا رات کو باہر نکلتا ہے اور اسی دن سے اس نے قسم کھا لی ہے کہ آبادی میں نہ بسے گا اور سارا سارا دن روزے سے رہتا ہے اور غمگین رہتا ہے جب رات ہوتی ہے تو افطار کرتا ہے اور صبح تک حضرت امام حسین علیہ السلام کے لیے گریہ وزاری میں مشغول رہتا

ہے''۔

❀ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''جب مکھی کسی کھانے یا پانی کے برتن میں گر پڑے تو اس کو غوطہ دے کر نکالو کیونکہ اس کے ایک پر میں زہر ہوتا ہے اور دوسرے میں شفا اور وہ ہمیشہ زہر کھانے والے پر کو کھانے اور پانی میں ڈبوتی ہے تم اس کا دوسرا پر بھی ڈبو دو''۔

۹- کتے کو گھر میں رکھنے کی ممانعت

❀ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان کے گھر میں کتے کا ہونا مکروہ ہے''۔

فرمایا ''جو شخص اپنے گھر میں کتا رکھتا ہے اس کے اعمال کے ثواب میں سے روزانہ ایک مقدار کم کر دی جاتی ہے''۔

❀ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''شکاری کتے اور گلّے کے محافظ کتے کے علاوہ اور کتے رکھنا مناسب نہیں ہے''۔

❀ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''شکاری کتے کو مکان میں رکھو مگر علیحدہ جگہ پر کم از کم اس کے اور تمہارے درمیان میں ایک ایسا دروازہ ہو جو بند ہو سکے نیز فرمایا: جن کتوں کا سارا بدن کالا ہوتا ہے وہ جن ہیں''۔

❀ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''کتے کمزور جن ہیں جس وقت تم کھانا کھانے بیٹھو اور کتا موجود ہو تو اس کو تم کھانا دو یا نکال دو کیونکہ وہ پلید چیزیں ہیں''۔

❀ حضرت صادق آل محمدؐ نے ارشاد فرمایا:

''جو کتے بالکل سیاہ یا سفید یا سرخ رنگ کے ہوں یہ سب جنوں میں سے ہیں اور جو ابلق کتے ہیں یہ جنوں اور آدمیوں میں سے مسخ ہو گئے ہیں''۔

❀ ابوحمزہ کہتے ہیں:

''میں مکہ اور مدینہ کے درمیان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ یکایک امام علیہ السلام بائیں طرف کو مڑے ایک کالے رنگ کے کتے کو دیکھا اور اس سے فرمایا خدا تیرا برا کرے تجھے کیا پیش آیا ہے تو ایسا تیز تیز جا رہا ہے؟ دیکھتا کیا ہوں کہ اتنے میں وہ پرندہ بن کر اڑ گیا میں نے پوچھا اے فرزند رسولؐ یہ کیا چیز تھی؟ فرمایا ''اس کا نام عثم ہے اور یہ جنوں کا قاصد ہے اسی وقت ہشام مر گیا ہے اور یہ اس کے مرنے کی خبر ہر شہر میں کرنے جاتا ہے''۔

حضرت رسول خداؐ نے ان لوگوں کو جن کے گھر آبادی سے دور ہوں کتے پالنے کی اجازت دی ہے۔

❀ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''شکار کو بہت نہ جایا کرو کہ اس سے تمہیں نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے اور جس وقت کتے یا گدھے کی آواز سنو شیطان ملعون کے شر سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ ان دونوں کو بعض ایسی چیزیں نظر آتی ہیں جو تم کو دکھائی نہیں دیتیں۔ نیز فرمایا کہ جانوروں کو آپس میں لڑانا اچھا نہیں مگر کتے کو شکار کرنے کے لیے حیوانات پر چھوڑنا جائز ہے''۔

❀ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شکار کالے کتے نے کیا اسے نہ کھاؤ کیونکہ حضرت رسول خداؐ نے ایسے کتے کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہے اور علماء نے اس کے شکار کو مکروہ سمجھا ہے اسی طرح اس شکار کے بھی کھانے کی ممانعت ہے جیسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی کے سدھائے ہوئے کتے نے کیا ہو۔ اس کو بھی علماء نے مکروہ سمجھا ہے اسی طرح جمعہ کے روز جمعہ سے قبل مچھلی کے شکار کو بھی منع کیا ہے اور مچھلی کے شکار میں یہ شرط ہے کہ اسے پانی سے زندہ نکال لیں اور پانی سے باہر مرے اگر پانی کے اندر مر گئی تو حرام ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اسے مسلمان نکالے اگر کوئی کافر نکالے اور مسلمان اسے لے لے اور مسلمان

کے ہاتھ میں آ کر مرے تو حلال ہے اسی طرح اگر کوئی مچھلی خود بخود کنارے پر آ پڑے اور مسلمان اسے زندہ پکڑ لے حلال ہے اور زندہ دیکھی ہو اور ہاتھ پہنچنے سے پہلے مرگئی تو اس کے بارے میں فقہاء میں قدرے اختلاف ہے لیکن احتیاط کرنا بہتر ہے۔ ٹڈی کا شکار اس طرح ہوتا ہے کہ مسلمان اسے اپنے ہاتھ سے پکڑے یا کسی شکار کے آلہ سے اور جس ٹڈی کے پر نہ نکلے ہوں وہ حلال نہیں ہے"۔

یاد رہے کہ شکار کو لہو ولعب قرار دینا جس سے مطلب صرف تفریح طبع اور سیر ہو اسی طرح کہ جانوروں کو مارا اور ڈال دیا جائز نہیں ہے اور اگر ایسے شکار کے لیے سفر کیا ہے تو نماز پوری پڑھنی چاہیے اور روزہ بھی رکھنا چاہیے ہاں اگر شکار سے مطلب اہل وعیال کے لیے روزی کمانا یا تجارت کرنا ہے تو جائز ہے اور اُس کے متعلق اگر سفر کیا ہے تو نماز روزہ ضرور کرنا چاہیے۔ نوٹ: شکار کے متعلق تمام تر تفصیلات فقہی کتب میں ملاحظہ فرمائیں یہاں یہ بات بتانا ضروری ہے کہ کتے کے کیے گئے شکار سے مطلب یہ ہے کہ اگر سدھائے ہوئے کتے نے کسی جانور کا شکار کیا ہو اور اس جانور کو ذبح کرنا چاہیے"۔

۱۰- چراغ جلانا، مکان خریدنا اور نئے گھر میں آباد ہونا

❁ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

"پانچ چیزیں بالکل ضائع ہیں:

(۱) وہ چراغ جو دھوپ میں روشن کیا جائے اس کا تیل یا بجلی ضائع ہوتی ہے اور اس کی روشنی سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔

(۲) وہ بارش جو شور زدہ زمین پر برسے یہ پانی بالکل ضائع ہے اور اس کا کوئی نفع زمین سے حاصل نہیں ہوتا۔

(۳) وہ کھانا جو تم کسی شخص کے لیے تیار کرو اور اس کے پاس لاؤ اور اس کا پیٹ بھرا ہوا ہو اور اس سے کچھ لذت حاصل نہ ہو سکے۔

(۴) وہ خوبصورت عورت جو دلہن بنا کر نا قابل مرد کے سپرد کی جائے۔

(۵) نیکی جو ایسے شخص کے حق میں کی جائے جو شکر گزار نہ ہو"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"غروب آفتاب سے پہلے چراغ روشن کرنا (بلب ٹیوب آن کرنا) پریشانی کو دور کرتا ہے اور روزی بڑھاتا ہے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"اندھیرے گھر میں جانا مکروہ ہے سوائے اس کے کہ پہلے سے روشنی کا اہتمام کیا جائے نیز فرمایا کہ جو شخص مکان خرید لے سنت ہے کہ اس میں مومنین کو مدعو کر کے کھانا کھلایا جائے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

"جو شخص نیا مکان بنائے مناسب ہے کہ ایک موٹی تازی بھیڑ بکری، بکرا ذبح کر کے اس کا گوشت غریبوں، مفلسوں کو کھلائے اور یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ ادحَر عَنِّی مَرَدَةَ الجِنِّ وَالاِنسِ وَالشَّیَاطِینِ وَبَارِکْ لِی فِی بِنَائِی

یعنی "یا اللہ مجھ سے سرکش جنوں، انسانوں اور شیطانوں کر دور کر اور میری عمارت میں مجھے برکت دے، اللہ تعالیٰ سرکش جنوں، انسانوں اور شیطانوں کا ضرر اس سے دور کرے گا اور وہ عمارت بنانا اس کے لیے مبارک ہوگا"۔

۱۱- مکان کے متعلق کچھ آداب

❁ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"اس مکان میں آدمی کو ایک رات بھی رہنا مکروہ ہے جس میں پردہ نہ ہو"۔

❁ حضرت رسالتمابؐ ارشاد فرماتے ہیں:

"تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ اپنی حمایت اور حفاظت اٹھا لیتا ہے:

(۱) وہ شخص جو ٹوٹے مکان میں اُترے اور سکونت اختیار کرے۔

(۲) وہ شخص جو شارع عام پر نماز پڑھے۔

(۳) وہ شخص جو اپنے چوپائے کو بلا قید و بند کے چھوڑ دے اور کسی کو اس کی نگرانی پر بھی مقرر نہ کرے''۔

❁ حضرت امام علی ابن ابی طالبؑ نے فرمایا:

''گھر کا کوڑا رات کو گھر میں نہ رکھو دن ہی دن میں نکال دو کیونکہ شیطان کوڑے پر سکونت اختیار کرتا ہے''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''مکان میں جھاڑو دینے اور صفائی کرنے سے افلاس زائل ہوتا ہے''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

''شیطان تمہارے گھروں میں اس جگہ رہتا ہے جہاں مکڑی جالا بنتی ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''کھانے اور پانی کے برتنوں کے منہ بند رکھو کہ شیطان بند برتنوں کے منہ نہیں کھولتا''۔

❁ حضرت رسول خداؐ جب گرمی کی وجہ سے باہر سونا شروع کرتے تھے تو جمعرات کے دن نکلتے تھے اور ہوا ٹھنڈی ہو جانے پر جب اندر سونا شروع کرتے تو جمعہ کے دن سے۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص کسی قبر پر پیشاب یا پاخانہ کرے یا کھڑے ہو کر پیشاب کرے یا کھڑے پانی میں پیشاب کرے یا اکیلے مکان میں سوئے یا کھانے سے ہاتھ بھرے ہوئے ہوں اور سو رہے اور شیطان اس پر قابو پالے اور اسے دیوانہ بنالے تو پھر اسے نہ چھوڑے گا اور شیطان سوائے ایسی صورتوں کے (جن کا اوپر ذکر ہوا ہے) اور کسی حالت میں آدمی پر قابو نہیں پا سکتا چنانچہ جناب رسالتمآبؐ کسی غزوے میں تشریف لے جا رہے تھے اثنائے سفر ایک ایسی وادی سے گزر ہوا' جس میں جن بہت رہتے تھے آنحضرتؐ نے اصحاب کو آواز دلوا دی کہ وہ دو آدمی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے اس

وادی میں داخل ہوں اکیلا اکیلا کوئی نہ جائے ایک شخص نے ایسا نہ کیا اور اکیلا چلا گیا اسے اسی وقت مرگی ہو گئی لوگوں نے آنحضرتؐ کو اطلاع دی آنحضرتؐ نے اس کے ہاتھ کا انگوٹھا پکڑ کے زور سے دبایا اور یہ فرمایا: بِسمِ اللّٰہِ اُخرُج خَبِیثُ اَنَا رَسُولُ اللّٰہِ اس شخص کی مرگی فوراً جاتی رہی اور اٹھ کھڑا ہوا''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے کسی شخص سے دریافت فرمایا:

''تو کہاں ٹھہرا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: فلاں مقام میں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: اس جگہ اور کوئی تیرے پاس ہے۔ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: گھر میں اکیلا مت رہ اور اس جگہ سے کسی اور مکان میں چلا جا کیونکہ شیطان کسی وقت آدمی پر ایسی جرات نہیں کرتا جیسی اس وقت جبکہ وہ کسی مکان میں تنہا ہو''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''جس کپڑے میں روز مرہ گوشت لاتے ہو اسے گھر میں مت رکھو کہ وہ شیطان کے ٹھہرنے کی جگہ ہے اور کوڑا دروازے کے آگے جمع نہ کرو کہ وہاں پر شیطان بیٹھتا ہے اور جب اپنے کمرے کے دروازے پر پہنچو تو بسم اللہ کہہ لو کہ اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور جب کمرے میں داخل ہو تو سلام کہہ لو' اس سے برکت نازل ہوتی ہے اور فرشتوں کو اس گھر سے انس ہو جاتا ہے''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

''کوڑا رات کو گھر میں نہ رکھو دن ہی دن میں باہر پھینک دو کیونکہ شیطان کوڑے پر بیٹھتا ہے''۔

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''اپنے گھروں میں مکڑی کا جالا نہ رکھو کیونکہ اس کی وجہ سے مفلسی و پریشانی ہوتی ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''برتنوں کو دھلے اور صاف رکھنے سے اور مکان میں اندر باہر جھاڑو دینے سے

روزی میں زیادتی ہوتی ہے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"اپنے برتنوں کو کھلے مت رکھو کہ شیطان ان میں تھوکتا ہے اور جو چیز ان میں ہوتی ہے اس میں سے جتنی چاہتا ہے نکال لیتا ہے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"اپنے بال بچوں، دوستوں اور چوپایوں کی غروب آفتاب ہونے کے وقت تک حفاظت کرو کیونکہ یہی وقت ہے جس میں ان پر شیطان غالب ہوسکتا ہے نیز آپؐ نے پڑوسیوں کے گھر میں جھانکنے سے منع فرمایا ہے"۔

حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا

"کچھ عادتیں ایسی ہیں جن کو میں اپنی امت کے لوگوں کے لیے سخت ناپسند کرتا ہوں:

(۱) حالت نماز میں اپنی داڑھی یا کپڑے یا ہاتھوں سے کھیلنا۔

(۲) روزے کی حالت میں کسی کو گالیاں دینا (عام حالت میں بھی گالی نہیں دینی چاہیے)۔

(۳) کسی کو صدقہ دے کر اس پر احسان جتلانا۔

(۴) ناپاک حالت میں مسجد میں جانا۔

(۵) قبرستان میں ہنسنا۔

(۶) لوگوں کے گھروں میں جھانکنا"۔

۱۲- گھر کے اندر جانے اور باہر آنے کا آداب

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"جب گھر سے باہر نکلو تو یہ دعا پڑھا کرو:

بِسمِ اللّٰهِ اٰمَنتُ بِاللّٰهِ وَتَوَکَّلتُ عَلَی اللّٰهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

یعنی "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر ایمان لایا ہوں اللہ ہی پر بھروسہ ہے جو اللہ کی مرضی، سوائے اللہ کے کسی میں قوت و قدرت نہیں، ان کلمات کے کہنے سے فرشتے شیطانوں کے منہ پر تھپڑ ماریں گے اور ان کو تمہارے پاس نہ پھٹکنے دیں گے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

"جب کوئی شخص گھر سے نکلتے وقت بسمِ اللّٰہ کہتا ہے تو فرشتے اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ تو سلامت رہے اور جب وہ اس کے بعد لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہتا ہے تو فرشتے اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ تیرے سب کام بن جائیں پھر جب وہ تَوَکَّلتُ عَلَی اللّٰهِ کہتا ہے تو فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ تو بلاؤں، آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ رہے گا"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص گھر سے نکلنے کے وقت دس مرتبہ سورہ قل ھواللہ احد پڑھ لے گا وہ جب تک گھر واپس آئے گا اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا رہے گا"۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص گھر سے باہر نکلنے کے وقت اپنی انگوٹھی کے نگینے کو ہتھیلی کی طرف پھیر کر دیکھے اور سورہ انا انزلناہ پڑھ کر یہ کہے:

اٰمَنتُ بِاللّٰهِ وَحدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ اٰمَنتُ بِسِرِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَانِیَتِهِم

یعنی میں اللہ پر ایمان لایا ہوں جو ایسا یکتا ہے کہ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں آل محمدؐ کے ظاہر و باطن پر ایمان لایا ہوں، تو اس دن اس پر کوئی تکلیف و رنج نہ پہنچے گا"۔

آپؑ نے فرمایا کہ "گھر سے باہر نکلنے کے وقت یہ کہے کہ:

بِسمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَوَکَّلتُ عَلَی اللّٰهِ

یعنی اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں اللہ پر بھروسہ ہے اللہ کی مدد کے بغیر کسی میں قدرت و طاقت نہیں اللہ پر بھروسہ ہے، پھر سورہ الحمد، قل اعوذ برب الناس، قل اعوذ

برب الفلق، قل ھواللہ احد، آیۃ الکرسی، ہر ایک ایک مرتبہ آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر ہر چھ جگہوں کی طرف پڑھے اور گھر میں داخل ہونے کے وقت یہ کہے:

بِسمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاشهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَاشهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُهٗ وَرَسُولُهٗ

یعنی اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں اللہ پر بھروسہ ہے اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا کے جس کا کوئی شریک نہیں اور معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسولؐ ہیں، اس کے بعد گھر والوں کو سلام کرے اور گھر میں کوئی نہ ہو تو اس دعا کے بعد یہ کہے:

اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بنِ عَبدِاللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَى الاَئِمَّةِ الهَادِينَ المَهدِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَينَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ

یعنی حضرت محمد ابن عبداللہ پر جو سب سے آخری نبی ہیں سلام اماموں پر جو خود ہدایت یافتہ اور دوسروں کو ہدایت کرنے والے ہیں سلام ہو۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"جب کسی حاجت کے لیے جاؤ تو دن میں جاؤ کیونکہ رات کو حاجت پوری نہیں ہوتی"۔

تیرھواں باب

پیادہ چلنے، سوار ہونے، بازار جانے، تجارت و کھیتی باڑی اور چوپائے پالنے کے آداب

۱۔ گھوڑے، خچر، گدھے پر سوار ہونا اور ان کی اقسام

❁ حضرت رسول خداؐ ارشاد فرماتے ہیں:

"سواری کا چار پایہ رکھنا آدمی کو خوش قسمتی میں دخل ہے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"چار پایہ رکھو کہ وہ تمہاری زینت ہے اور اس کے ذریعہ سے تمہارے بہت سے کام نکلتے ہیں اور اس کی روزی خدا کے ذمہ ہے"۔

فرمایا کہ "یہ آدمی کی خوش قسمتی کی بات ہے کہ چار پایہ اس کے پاس ہو جس پر وہ اپنے اور اپنے مومن بھائیوں کے مسائل حل کرنے کے لیے سوار ہوا کرے"۔

❁ امام علیہ السلام نے یونس ابن یعقوب سے فرمایا:

"تو ایک گدھا پال لے کہ وہ تیرا بوجھ اٹھایا کرے گا اس کی روزی خدا کے ذمہ ہو گی راوی کہتا ہے کہ میں نے گدھا خرید لیا اور میں سالانہ جمع خرچ رکھتا تھا جب سال کے آخر میں نے حساب کیا تو خرچ میں اضافہ نہ تھا"۔

❁ ایک روز حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام خچر پر سوار ہوئے مخالفوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ یہ کیا چوپایہ ہے جس پر آپ سوار ہوئے؟ نہ اسے دشمن کے پیچھے بھگا سکتے ہیں نہ اس پر جنگ کر سکتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ "اس جانور میں نہ گھوڑے کی سی بلندی وسرفرازی ہے اور نہ گدھے کی سی ذلت وخواری اور سب سے

اچھی حالت اوسط ہی کی حالت ہوتی ہے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

"گھوڑوں کی پیشانی سے خیر و برکت قیامت تک وابستہ ہے"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"جس شخص کے ہاں ایسا گھوڑا ہو جس کی پیشانی پر چھوٹا یا بڑا سفید ٹکا ہو وہ اچھا ہے جس گھر میں ایسا گھوڑا ہوگا افلاس و پریشانی اس گھر میں نہ آئے گی اور جب تک وہ گھوڑا صاحب خانہ کی ملکیت میں رہے گا اس گھر میں ظلم رہ نہ پائے گا"۔

❁ حضرت امیرالمومنینؑ یمن سے چار گھوڑے جناب رسالتمآبؐ کے لیے بطور تحفہ کے لائے آنحضرتؐ نے پوچھا کہ "ان گھوڑوں میں کوئی گھوڑا ایسا بھی ہے جس کے سفید نشان ہو؟" حضرت امیرالمومنینؑ نے عرض کی "جی ہاں ایک گھوڑا اس نشان کا موجود ہے" حکم دیا کہ "اسے میرے لیے رکھ" پھر فرمایا کہ "دو کمیت اسی نشان کے ہیں؟" عرض کی "ہیں" حکم دیا کہ "ان کو حسینؑ کے لیے رکھو" پر فرمایا کہ "چوتھا ایک رنگ مشی ہے؟" عرض کی "ہے" حکم دیا کہ "اس کو فروخت کرو اور اس کی قیمت اپنے بچوں میں صرف کرلو کیونکہ مبارک گھوڑا وہی ہے جس کے سفید نشان ہوں"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"میرے نزدیک چار پایوں میں سے بہتر گدھا ہے"۔

چار پایوں کے بیوپاری طرخان کا کہنا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے ایک کالے رنگ کا خچر طلب کیا اور یہ فرمایا کہ "اس کا منہ سفید ہونا چاہیے اور پشت اور پاؤں کا درمیانی حصہ سفید ہو"۔

۲- چار پایوں کا پرورش کرنا اور ان کے حقوق کا خیال رکھنا

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

"ہر چوپائے کے اس کے مالک پر چھ حق ہیں:

(۱) جب اس پر سے اترے اسے دانہ گھاس دے۔

(۲) جہاں راستے میں پانی ملے اسے پانی پر لے جائے تاکہ ضرورت ہو تو وہ پانی پی لے۔

(۳) اس کے منہ پر کوئی چیز نہ مارے کیونکہ وہ بھی اپنی زبان میں خدا کی تسبیح تہلیل کرتا ہے۔

(۴) جب سوار ہو تو اس پر کھڑا ہو سوائے اس وقت کے کہ راہ خدا میں جہاد کر رہا ہو۔

(۵) اس کی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ نہ لادے۔

(۶) جتنی طاقت رکھتا ہو اتنا ہی تیز چلائے زیادہ تکلیف نہ دے۔

❁ امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص کسی چار پائے کو سفر میں لے جائے تو اسے لازم ہے کہ جب منزل پر اترے تو اپنے کھانے پینے سے پہلے اس کے گھاس دانے کی خبر لے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ایک اونٹ دیکھا کہ اس کی پیٹھ پر بوجھ لدا ہوا ہے اور پاؤں بندھے ہوئے ہیں فرمایا "اس کے مالک سے کہدو کہ تیار رہے قیامت کے دن یہ اونٹ خدا کے روبرو اس پر دعویٰ کرے گا"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے سے ایک اونٹوں کی قطار گزری آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ "بوجھ ایک ہی اونٹ پر لدا ہوا ہے آپ نے اس کے مالک سے فرمایا: "اس اونٹ کے حق میں انصاف کر کہ خدا عدالت کو دوست رکھتا ہے"۔

❁ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ایک ہی اونٹ پر بیس حج کیے مگر کبھی اس کو ایک چابک بھی نہ مارا۔

❁ آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ کسی جان دار کے منہ پر کوئی چیز نہ مارو کہ وہ اپنے خدا کی تعریف و تسبیح کرتا ہے اور ہر شے کا احترام ہوتا ہے اور حیوانات کا احترام یہ ہے کہ ان کے منہ پر کچھ نہ مارو"۔

❁ حضرت ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں:

"چارپائے یہ دعا کرتے ہیں کہ پروردگار ہمارے مالک کو نیکی عطا فرما کہ وہ ہمارے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے ہمارے حق میں نیکی کرے ہمارے گھاس دانے اور پانی کا خیال رکھے اور ہم پر ظلم نہ کرے"۔

❁ ابن ابی یعقوب کہتے ہیں:

"حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے پیدل راستہ چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ تیرے پاس اونٹ ہے تو سوار کیوں نہیں ہوتا میں نے عرض کی کہ میرا اونٹ کمزور ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کا بوجھ ہلکا رہے فرمایا تو یہ نہیں جانتا کہ اونٹ کمزور ہو یا طاقتور دونوں کو خدا نے بوجھ اٹھانے کی طاقت ایک جیسی عنایت کی ہے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

"ہر اونٹ کے کوہاں پر ایک شیطان بیٹھا رہتا ہے اس لیے مناسب ہے کہ جب اس سے کام لو نرمی سے لو اور اس پر سوار ہونے، بوجھ لادنے کے وقت ذکر خدا کرو"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص اس اونٹ پر سوار ہو جس پر بوجھ لدا ہوا ہو اور اترتے وقت جان بوجھ کر بے احتیاطی سے کود پڑے اور مر جائے تو وہ جہنم میں جائے گا"۔

❁ حضرت امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا:

"حیوانات چار چیزوں سے غافل نہیں ہیں:

(۱) اپنے خدا کو پہچانتے ہیں
(۲) اپنی چراگاہ جانتے ہیں
(۳) موت سے واقف ہیں
(۴) نر و مادہ کی تمیز رکھتے ہیں

۳- زین و لگام کے آداب

❁ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا:

"شیر اور چیتے وغیرہ کی کھالوں کو بطور زین پوش کے استعمال کر سکتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا "کر سکتے ہیں مگر نماز کے وقت میں نہیں لا سکتے"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"ہر چوپائے کی ناک میں ایک شیطان ہوتا ہے اس لیے مناسب ہے کہ جب اسے لگام دینے لگیں تو بسم اللہ کہیں"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جو چوپایہ لگام دینے کے وقت بگڑتا ہو یا بھاگ جاتا ہو تو اگر اس کا کان پکڑا جا سکے تو اس کے کان میں' ورنہ یونہی اس پر یہ آیت پڑھے:

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ

یعنی "کیا وہ لوگ سوائے دین خدا کے کسی اور دین کے خواہش مند ہیں حالانکہ آسمان و زمین کی کل چیزیں رضا و رغبت یا بہ جبر و اکراہ خدا کو مانے ہوئے ہیں اور سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے"۔

۴- سواری کے آداب اور اس کی دعائیں

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"جب کوئی شخص کسی چوپائے پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھ لیتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے سوار ہو جاتا ہے اور جب تک وہ شخص اس جانور پر سوار رہتا ہے اس کی نگہبانی کرتا ہے اور اگر سوار ہوتے وقت بسم اللہ نہیں کہتا تو ایک شیطان اس کے پیچھے بیٹھ جاتا ہے اور وہ اس سے کہتا ہے کہ کچھ گانا سنائیے مگر وہ گانا نہیں جانتا تو اس سے یہ کہتا ہے کہ جھوٹی اور ناممکن امیدیں باندھے پس جب تک وہ اس سواری پر رہتا ہے ناممکن خیالات میں مبتلا رہتا ہے"۔

نیز فرمایا کہ "جو شخص سواری کے وقت یہ کہہ لے:

بسم اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما

كنا لنتهدى لو لا ان هدانا الله سبحان الذى سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين

یعنی اللہ کا نام لے کر سوار ہوتا ہوں قدرت و طاقت صرف اللہ میں ہے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو ان باتوں کی ہدایت کی اور اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے پاک و پاکیزہ ہے پروردگار جس نے جانوروں کو ہمارا مطیع کیا ہے حالانکہ ہم میں ان کے مطیع کرنے کی قوت نہ تھی"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص سوار ہونے کے وقت آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ پڑھے:

استغفر الله الذى لا اله الا هو الحى القيوم واتوب اليه اللهم اغفرلى ذنوبى فانه لا يغفرا الذنوب الاانت

یعنی میں اس اللہ سے طلب مغفرت کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو زندہ اور قائم ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں یا اللہ میرے گناہ بخش دے کیونکہ گناہوں کو سوائے تیرے کوئی نہیں بخشتا' تو خداوند کریم فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرا بندہ معترف ہے کہ گناہوں کو میرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا پس تم گواہ رہو کہ میں نے اس کے گناہ اسی بات پر بخش دیئے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"ایک روز جناب امیر علیہ السلام سوار چلے جاتے تھے ایک گروہ پیدل حضرت کے ہمراہ چل پڑا حضرت نے دریافت کیا کہ آیا تمھیں کچھ کام ہے؟ انھوں نے عرض کی نہیں ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ کچھ دیر آپ کے ساتھ چلیں فرمایا اس کی کوئی ضرورت نہیں آپ واپس چلے جائیں کیونکہ پیدل کا سوار کے ساتھ چلنا سوار کے غرور و تکبر کا باعث ہوتا ہے اور پیدل چلنے والوں کی ذلت و خواری کا"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"آیا تمھیں شرم نہیں آتی کہ تم اپنے چوپائے پر سوار خواب غفلت میں رہتے ہو

اور وہ تمہاری سواری میں اپنے پروردگار کی یاد میں رہتا ہے"۔

❁ حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:

"میرے چوپائے نے کبھی ٹھوکر نہیں کھائی کیونکہ میں نے سوار ہو کر کسی کی کھیتی کو پامال نہیں کیا"۔

۵- پیدل چلنے کے آداب

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"تیز تیز راستہ چلنے سے مومن کا حسن جاتا رہتا ہے"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

"عورتوں کو راستے کے کنارے کنارے چلنا چاہیے اور مردوں کو راستے کے درمیان"۔

❁ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اس شائستگی سے راستہ چلتے تھے گویا ایک پرندہ حضرت کے سر پر بیٹھا ہے اور وہ ڈرتے ہیں کہ یہ اڑ نہ جائے اور حضرت کا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ سے کبھی نہ بڑھتا تھا۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"جب کوئی شخص زمین پر غرور و تکبر سے راستہ چلتا ہے تو خود زمین اور جتنی چیزیں زمین کے اوپر اور نیچے ہیں سب اس پر لعنت کرتی ہیں"۔

فرمایا کہ "جس زمانے میں میری امت کے لوگ راستہ چلنے میں اکڑ اکڑ کر چلنے لگیں تو ان کے درمیان ایسا فتنہ و فساد ہو گا کہ آپس میں ایک دوسرے پر تلوار کھینچیں گے"۔

فرمایا کہ "عصا ہاتھ میں رکھیں کہ یہ پیغمبروں کی سنت ہے اور بنی اسرائیل کیا چھوٹے کیا بڑے اور کیا بوڑھے کیا جوان سب عصا ہاتھ میں رکھتے تھے کہ غرور تکبر نہ پیدا ہو"۔

یہ بھی فرمایا کہ "عصا ہاتھ میں رکھنے سے افلاس و پریشانی دور ہوتی ہے اور

شیطان اس کے پاس نہیں پھٹکنے پاتا"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"اگر تم عقل مند ہو تو جس طرف جانا چاہتے ہو پہلے اپنی نیت ٹھیک کر لو اپنے جانے کا صحیح مقصد سامنے رکھو لو اور جو خلاف شرح باتیں مرکوز خاطر ہوں ان سے اپنے نفس کو روکو یہ بھی ضروری ہے کہ راستہ چلنے میں برابر غور خوض کرتے رہو ہر ہر قدم پر صنعت الٰہی سے عبرت حاصل کرو چلنے میں نخوت و تکبر نہ کرو جو چیزیں شروع میں حرام ہیں ان سے اپنی نظر کو بچاؤ اور برابر خدا کی یاد کرتے چلے جاؤ کیونکہ جن جن مقامات پر خدا کا ذکر کیا جائے مغفرت کرتے رہیں گے کہ وہ بہشت میں داخل ہو، راستے میں لوگوں سے زیادہ باتیں مت کرو یہ خلاف ادب ہے اور اکثر راستے شیطان کے ٹھہرنے کی جگہ ہیں اس کے مکر سے غافل نہ رہو المختصر ایسا کرو کہ تمہارا جانا اور پلٹ کر آنا خدا کی اطاعت میں ہو اور تمہاری اصل روانگی ایسے کام کے لیے جس میں خدا کی خوشنودی ہو اور یہ خیال ہر وقت پیش نظر رکھو کہ تمہاری حرکات و سکنات تمہارے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں"۔

۶۔ اونٹ، گائے، بھینس اور بھیڑ بکریاں پالنا

❁ لوگوں نے جناب رسالتمآبؐ سے دریافت کیا:

"سب سے بہتر کون سا پیشہ ہے؟" حضرت نے فرمایا "کھیتی باڑی جو آدمی خود جوئے، بوئے اور فصل کاٹنے کے وقت اپنا حق لے لے اور خدا کا حق ادا کر دے" پھر انھوں نے عرض کی کہ "کھیتی باڑی کی بعد؟" فرمایا "بھیڑ بکریاں پالنا کہ جہاں پانی اور چارہ میسر ہوا وہیں ان کو چرایا اپنی نماز پڑھے اور اپنے مال کی زکوٰۃ دے دے" انھوں نے عرض کی "بھیڑ بکریوں کے بعد؟" فرمایا "گائے بھینس پالنا کہ وہ صبح و شام دودھ دیتی ہیں عرض کی کہ گائے بھینسوں کے بعد؟" فرمایا "ان کی حفاظت کرے جو زمین میں پاؤں گاڑے کھڑے ہیں اور خشک سالی میں آپ کو لذیذ ترین میوے دیتے ہیں یعنی کھجور کے درخت پھر فرمایا کہ کھجور کا درخت بہت ہی اچھا مال ہے جو ان کو فروخت کر لیتا ہے

ایسا ہے گویا اس مٹی کی قیمت اٹھالی جو آندھی سے اڑ کر پہاڑ پر جا پڑی ہو مگر یہ اسی صورت میں ہے کہ نقد دام وصول کر لے درختوں سے مبادلہ نہ کرے" لوگوں نے دریافت کیا کہ "یا رسول اللہ خرمہ کے درخت لگانے اور ان کی حفاظت کرنے کے بعد کون سا پیشہ بہتر ہے؟" آپؐ نے کچھ جواب نہ دیا"۔

کسی شخص نے عرض کی "کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اونٹ پالنے کے بارے میں کیوں نہ فرمایا آنحضرتؐ نے جواب دیا کہ" اونٹ پالنے میں محنت و مشقت زیادہ ہے اکثر گھر سے دور رہنا پڑتا ہے اور صبح شام کا خرچ ہے"۔

❁ ایک اور حدیث میں فرمایا:

"بھیڑ بکریوں میں زندہ اور تندرست ہوں جب بھی نفع ہے اور مرنے کے بعد بھی نفع سے خالی نہیں یعنی جب وہ مرنے لگیں تو ذبح کر کے کھا لو نقصان تب بھی نہیں اور گائے بھینس جب تک زندہ اور تندرست ہے نفع ہے اور نہ مرنے کے بعد نقصان، رہا اونٹ تو یہ شیطان کا پڑوسی ہے اس کے ہونے میں بھی نقصان ہے اور نہ ہونے میں بھی نقصان یعنی جب وہ اچھا بھلا ہو تب بھی مالک کے لیے نقصان وہ ہے کچھ نفع بخش نہیں لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ اس کے بعد جو کچھ آپ نے اونٹ کے بارے میں فرمایا اونٹ کون پالے گا؟ فرمایا ہر زمانے میں ایسے بدبخت لوگ بھی ہوں گے جو اونٹ پالتے رہیں گے"۔

فرمایا "روزی کے دس حصوں میں نو حصے تجارت میں ہیں اور ایک بھیڑ بکری پالنے میں"۔

فرمایا "بھیڑ بکریاں ضرور پالو کہ اس سے تمھیں صبح و شام نفع پہنچے گا"

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام صفوان اونٹ والے سے فرمایا:

"میرے لیے ایک اونٹ خرید و مگر وہ بدصورت ضرور ہو کیونکہ بدصورت کی عمر زیادہ ہوتی ہے"۔

❁ جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا:

''اونٹ کی قطار کے درمیان میں ہو کر نہ نکلو کیونکہ کوئی قطار ایسی نہیں ہوتی جس میں دو دو اونٹوں کے درمیان ایک ایک شیطان نہ ہوتا ہو''۔

❁ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:

''حاملان عرش میں سے ایک بیل کی صورت بھی ہے اور بیل سب جانوروں کا سردار اور سب سے بہتر ہے اور جب تک بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پرستش نہ کی تھی اس وقت تک بیل تمام حیوانات میں سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ سر بلند تھا جب بنی اسرائیل سے یہ غلطی ہوئی تو اس فرشتے نے جو بیل کی صورت کا ہے شرم کی وجہ سے اس نے اپنا سر جھکا لیا اس کی ہر بیل نے تقلید کی اور اسی وقت سے کوئی بیل شرم کی وجہ سے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتا''۔

۷- حیوانات کے خریدنے اور پالنے کے آداب

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

''حیوانات کا دودھ دوہتے وقت تھوڑا سا دودھ ان کے تھنوں میں چھوڑ دیا کرو کہ دودھ جلد جمع ہو جایا کرے کیونکہ تھنوں میں دودھ بالکل نہ چھوڑا جائے تو دودھ زیادہ دیر میں اترتا ہے''۔

فرمایا کہ ''بھیڑ بکریاں جہاں رات کو بند ہوتی ہوں اس جگہ کو خوب صاف رکھو اور ان کی ناک سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے اس کو پاک و صاف کرتے رہو اور ان کے باڑے میں نماز پڑھا کرو کیونکہ بھیڑ بکریاں بہشتی جانور ہیں''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''بھیڑ بکریوں کے باڑے سے نکلنے کے وقت سیٹی کی آواز کرو کہ ان کے جنگل سے واپس آنے کے وقت ٹٹکاری کی''۔

۸- حیوانات کیا کہتے ہیں اور کیا بولتے ہیں؟

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جتنے پرندے صحرائی دریائی جانور شکار ہوتے ہیں اتنی ہی تسبیحیں جو وہ اپنی اپنی زبان میں کرتے تھے ضائع ہو جاتی ہیں''۔

فرمایا کہ ''پہلے تمام وحوش وطیور اور درندے اور چرندے ملے جلے رہا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت آدمؑ کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اس وقت سے ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے اور ایک دوسرے سے الگ ہو گئے ہیں اور ہر حیوان نے اپنے ہم شکل کی طرف رخ کیا''۔

❁ حضرت امام حسین علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

''جب گدھ چیختا ہے تو کہتا ہے کہ اے فرزند آدم چاہے جس طرح کی زندگی بسر کرے انجام ہر حالت میں موت ہے پھر ایک دوسری آواز لگاتا ہے اس میں یہ کہتا ہے کہ اے پوشیدہ باتوں کے جاننے والے اور اے بلاؤں کے دفع کرنے والے''۔

مور کہتا ہے کہ ''میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے اپنی بناوٹ سجاوٹ پر غرور کیا اب میرا گناہ بخش دے''۔

تیتر کہتا ہے ''الرحمن علی العرش استوی یعنی اللہ تعالیٰ عرش یعنی تمام اجسام پر حاوی ہے''۔

جنگلی مرغ کہتا ہے ''جو شخص خدا کو پہچانتا ہے وہ اس کی یاد سے غافل نہیں ہو سکتا''۔

گھریلو مرغ کہتا ہے ''خدایا تو برحق ہے اور تیرا قول حق''۔

باشا کہتا ہے ''میں تیری خدائی پر قیامت کے دن ایمان لایا''۔

کرکرہ کہتا ہے ''خدا پر توکل کر کہ وہ تجھے روزی دے''۔

عقاب کہتا ہے ''جو خدا کا مطیع ہے وہ بدبخت نہیں ہوتا''۔

شاہین کہتا ہے ''سبحان اللہ حقا حقا یعنی حق بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک و پاکیزہ ہے''۔

جنگلی کوا کہتا ہے ''اے رزق عطا فرمانے والے حلال روزی دے''۔

کلنگ کہتا ہے "بار الٰہی مجھے میرے دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھ"۔

لکلک کہتا ہے "جو لوگوں سے آزاد رہے گا ان کے آزار سے نجات پا لے گا"۔

اردک کہتا ہے "اے خدا میں تجھ سے بخشش کا طلب گار ہوں"۔

ہدہد کہتا ہے "جو شخص خدا کی نافرمانی کرتا ہے وہ سخت بدبخت ہے"۔

قمری کہتی ہے "اے پوشیدہ باتوں کے جاننے والے اے خدا"۔

ٹوٹرو کہتا ہے "اے خدا تو ہی مالک ہے تیرے سوا کوئی مالک نہیں"۔

چڑیا کہتی ہے "جو باتیں اللہ تعالیٰ کو غضب میں لاتی ہیں میں ان سب کی نسبت خدا سے مغفرت مانگتی ہوں"۔

بلبل کہتی ہے "لا الہ الا اللہ حقا حقا یعنی حق بات یہ ہے کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں"۔

چکور کہتی ہے "حق نزدیک ہے، حق نزدیک ہے"۔

سمانا کہتا ہے "اے فرزند آدم تو موت کو کس قدر بھولا ہوا ہے"۔

فاختہ کہتی ہے "یا واحد یا احد یا صمد یا فرد"۔

سبز قبا کہتا ہے "اے میرے مولا مجھے آتش جہنم سے آزاد کر"۔

ہوچہ (قنبرہ) کہتا ہے "یا اللہ تمام گناہگاروں کی توبہ قبول کر"۔

پالتو کبوتر کہتا ہے "اگر تو میرے گناہ نہ بخشے گا تو میں بدبخت و بے نصیب رہوں گا"۔

شترمرغ کہتا ہے "سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے"۔

ابابیل سورہ الحمد پڑھتی ہے اور کہتی ہے "اے تمام گناہگاروں کی توبہ قبول کرنے والے اے خدا حقیقی تعریف تیری ہے"۔

بھیڑ کا بچہ کہتا ہے "نصیحت حاصل کرنے کے لیے موت کافی ہے"۔

بکری کا بچہ کہتا ہے "میری موت نے مجھے جلد آ لیا اور میرے گناہ بہت زیادہ

اور بہ بخت ہیں"۔

شیر کہتا ہے "عبادت خدا کے کام میں بہت کچھ اہتمام کرنا چاہیے"۔

بیل کہتا ہے "گناہوں سے باز رہ کیونکہ تو ایسے خدا کے سامنے ہے جس کو تو نہیں دیکھتا اور وہ سب دیکھتا ہے اور وہ تمام مخلوقات کا مالک ہے"۔

ہاتھی کہتا ہے "کوئی طاقت اور کوئی تدبیر موت کا دفعیہ میں کارگر نہیں ہوتی"۔

چیتا کہتا ہے "یا عزیز یا جبار یا متکبر یا اللہ"۔

اونٹ کہتا ہے "یا اللہ تعالیٰ ظالموں اور ستمگروں کا ذلیل کرنے والا اور پاک پاکیزہ ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں"۔

گھوڑا کہتا ہے "ہمارا پروردگار منزہ اور مبرا ہے"۔

بھیڑیا کہتا ہے "جس چیز کا خدا محافظ ہو وہ کبھی ضائع نہیں ہوتی"۔

گیدڑ کہتا ہے "ان گناہگاروں کے لیے بڑا افسوس اور سخت عذاب ہے جو اپنے گناہوں پر اصرار کرتے ہیں"۔

کتا کہتا ہے "ذلیل ہونے کے لیے خدا کی نافرمانی کافی ہے"۔

خرگوش کہتا ہے "اے خدا حقیقی تعریف تیری ہی ہے مجھے ہلاک نہ کر"۔

لومڑی کہتی ہے "دنیا مکر و فریب کا گھر ہے"۔

ہرن کہتا ہے "بار الٰہی مجھے مصیبت سے محفوظ رکھ"۔

گینڈا کہتا ہے "میری فریاد کو پہنچ ورنہ میں ہلاک ہو جاؤں گا"۔

تیندوا کہتا ہے "اللہ تعالیٰ جو محض اپنی قدرت سے سب پر غالب ہے پاک و پاکیزہ ہے میں بھی اس کی تسبیح کرتا ہوں"۔

سانپ کہتا ہے "اے رحیم خدا جو تیری نافرمانی کرتا ہے وہ کیا بدبخت ہے"۔

بچھو کہتا ہے "بدی ڈراونی چیز ہے"۔

اس کے بعد امام عالی مقامؑ نے فرمایا کہ "مخلوق خدا میں ایک بھی ایسا نہیں ہے جو کہ نہ کوئی تسبیح نہ کرتا ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا و ان من شیء الا یسبح

بحمده ولكين لا تفقهون تسبيهم یعنی کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے تسبیح نہ کرتی ہو مگر تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں"۔

۱ ہاتھی یہ ایک بادشاہ تھا جو بدکاری اور غیر فطری کاموں میں مرتکب ہوا کرتا تھا۔

۲ ریچھ یہ ایک جنگل میں رہنے والا بے غیرت بدوی تھا۔

۳ خرگوش یہ ایک عورت تھی جو اپنے شوہر سے خیانت کرتی اور ناپاک رہا کرتی تھی۔

۴ شیر یہ ایک چور تھا جو لوگوں کے خرمے چرا لیتا تھا۔

۵ سہیل یمن میں ایک شخص تھا جو لوگوں کے مال کا دسواں حصہ محصول کے طور پر زبردستی وصول کرلیا کرتا تھا۔

۶ زہرہ یہ ایک عورت تھی جس کے بارے میں لوگ کہتے تھے کہ ہاروت و ماروت نے اس سے فریب کھایا۔

۷ بندر ۸ سور۔ یہ دونوں بنی اسرائیل کے گروہ میں سے تھے جو سخت منع کرنے کے باوجود ہفتہ کے روز شکار کرتے تھے۔

۹ گوہ ۱۰ چھپکلی۔ یہ گروہ بنی اسرائیل سے وہ لوگ تھے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں اس دسترخواں کے بارے میں ایمان نہیں لائے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آسمان سے نازل ہوا تھا اور اسی کی سزا میں مسخ کیے گئے تھے چنانچہ ان کا ایک گروہ تو سمندر میں چلا گیا اور ایک خشکی میں رہا۔

۱۱ بچھو۔ یہ ایک مفسد (شرارتی) آدمی تھا جو ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر لگا کر لوگوں میں فساد کرا دیا کرتا تھا۔

۱۲ بھڑ۔ یہ ایک قصاب تھا جو ترازو میں کمی کیا کرتا تھا۔

مکڑی ایک عورت تھی جو اپنے خاوند کے لیے جادو کیا کرتی تھی۔

عموص ایک شیطان صفت آدمی تھا جو دوستوں میں جدائی ڈلوا دیا کرتا تھا۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''چوہے یہودیوں کا ایک گروہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا تھا''۔

مچھر ایک شخص تھا جو پیغمبروں سے ٹھٹھا مذاق کیا کرتا تھا، نیز جوں حد سے مسخ ہوگئی۔ پیغمبران بنی اسرائیل میں سے ایک پیغمبر ایک روز نماز پڑھ رہے تھے ایک نادان اور جاہل شخص ان کے پاس آ کھڑا ہوا ان سے ٹھٹھا کرنے لگا اور جوں کی صورت میں مسخ ہوگیا۔

چھپکلی بھی بنی اسرائیل کا ایک گروہ تھا جو پیغمبروں کی اولاد کو گالیاں دیا کرتے تھے اور ان سے دشمنی رکھتے تھے۔ نیز فرمایا کچھوا ایک بداخلاق آدمی تھا۔

روایات میں آیا ہے کہ بنی امیہ میں سے جو لوگ مر جاتے ہیں وہ چھپکلی کی شکل میں مسخ ہو جاتے ہیں یہ بھی فرمایا کہ چھپکلی کو مارو غسل کرو۔

روایات میں ہے کہ جو مسخ ہوئے وہ تین دن سے زیادہ زندہ نہ رہے مر گئے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی صورتوں کے چند حیوانات پیدا کر دیئے اور ان کا کھانا حرام قرار دیا تاکہ دوسروں کو ان کے دیکھنے سے عبرت ہو اور ان جیسے کام نہ کریں۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے سات سو امتوں کو اس وجہ سے مسخ کیا کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کے بعد ان کے اوصیاء کی اطاعت نہ کی چنانچہ ان میں سے چار سو قسمیں تو خشکی میں رہتی ہیں اور تین سو سمندر میں چلی گئیں''۔

۹- تجارت اور رزق حلال کی فضیلت

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:

''دولت مندی گناہوں سے بچنے میں اور تقویٰ اختیار کرنے میں سب سے اچھا مددگار ہے۔

❁ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''حصول آخرت کے لیے دنیا سے مدد لو اور خود لوگوں کے ذمے بازمت

بنو"۔

❁ جناب رسالتمابؐ نے فرمایا:

"جو شخص اپنے اہل وعیال کا بھار دوسروں کے ذمے ڈالے تو وہ معلون ہے۔

❁ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا:

"آیا ہم طالب دنیا ہوں اور اس بات کی خواہش کریں کہ ہمارے پاس مال دنیا جمع ہو جائے" فرمایا "تجھے مال دنیا کس لیے چاہیے؟" عرض کی "اپنے اور اپنے بچوں کے خرچ کے لیے' صلہ رحمی کے لیے' خیرات صدقات کے لیے اور حج وعمرہ بجا لانے کے لیے یہ سن" کر حضرتؑ نے فرمایا کہ "ان کاموں کے لیے روپیہ پیدا کرنا طلب دنیا نہیں ہے یہ تو طلب آخرت ہے"۔

فرمایا "وہ دولت جو ظلم سے باز رکھے اس افلاس سے بہتر ہے جس سے گناہ کی ترغیب پیدا ہوتی ہو"۔

❁ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ سے خطاب فرمایا کہ "اگر اپنے ہاتھ سے محنت کرتا ہوتا اور بیت اعمال کا مال نہ کھاتا تو بہت ہی نیک بندہ ہوتا حضرت داؤدؑ اس خطاب کو سن کر چالیس دن تک روتے رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے لوہے کو حکم دیا کہ تو میرے بندے داؤدؑ کے لیے نرم ہو جا وہ لوہا حضرتؑ کے ہاتھ میں موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا اور وہ اس سے روزانہ ایک زرہ بنا کر ہزار درہم کی فروخت کر لیا کرتے تھے یہاں تک کہ اپنی عمر تین سو ساٹھ زرہیں اور بیت اعمال کے پھر کبھی محتاج نہ ہوئے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے عمر ابن مسلم کا حال پوچھا لوگوں نے عرض کی کہ "اس نے تجارت چھوڑ دی ہے" حضرت نے تین مرتبہ فرمایا کہ "یہ تو شیطان کا کام ہے آیا وہ نہیں جانتا کہ جناب رسالتمابؐ تجارت کیا کرتے تھے اور خود پروردگار عالم نے تاجروں کی تعریف کی ہے" ایک جگہ پر فرمایا کہ "بعض آدمی ایسے بھی ہیں جن کو تجارت اور خرید وفروخت خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی اور جن کا یہ ذکر ہے

وہ سوداگروں کا ایک گروہ تھا جو تجارت کیا کرتے تھے مگر جب نماز کا وقت آتا تھا تو نماز میں مشغول ہو جایا کرتے تھے ایسے تاجر ان لوگوں سے بہت ہی اچھے ہیں جو سوداگری نہ کرتے ہوں مگر نماز وقت پر ادا کرتے ہوں"۔

❁ لوگوں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص کے بارے میں عرض کی کہ وہ کہتا ہے کہ "میں خانہ نشین رہوں گا نماز پڑھوں گا روزے رکھوں گا خدا کی عبادت کرتا رہوں گا میری روزی بھی کہیں نہ کہیں سے مجھے ضرور ہی ملے گی" حضرتؑ نے فرمایا کہ "جن تین اشخاص کی دعا قبول نہیں ہوتی ان میں سے ایک یہ بھی ہے"۔

❁ کسی نے امام علیہ السلام سے یہ عرض کی کہ "میں یہ چاہتا ہوں کہ خدا مجھے آرام و آسائش کے ساتھ رزق دے" فرمایا "جب تک تو طلب رزق کے لیے ویسی کوشش نہ کرے گا جب کہ خدا کا حکم ہے' میں تیرے لیے دعا نہ کروں گا"۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص اس غرض سے طلب دنیا کرے کہ اسے لوگوں سے سوال نہ کرنا پڑے اپنے بچوں کے اخراجات برداشت کر سکے اور اپنے پڑوسیوں کے اچھا ساتھ سلوک کر سکے تو قیامت کے دن اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا"۔

❁ جناب رسالتمابؐ نے ارشاد فرمایا:

"عبادت کے ستر حصے ہیں سب میں بہتر یہ ہے کہ حلال طریقے سے رزق حاصل کیا جائے"۔

فرمایا کہ "جب تم نے اپنی دکان کھول لی اور مال پھیلا کر بیٹھ گئے تو جو کچھ تمہارے ذمہ تھا کر چکے اب باقی خدا کے ذمے ہے اس پر توکل کرو"۔

❁ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

"اگر بندہ کسی سوارخ میں چلا جائے گا تو اس کی روزی خدا وہیں پہنچا دے گا اس لیے طلب روزی میں حد سے زیادہ کوشش نہ کرو"۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے مومن کی روزی بعض ایسے مقامات پر مقرر فرمائی ہے جہاں کے بارے میں گمان بھی نہیں ہوتا اسی لیے چونکہ ان کو یہ علم نہیں ہوتا کہ ہمیں رزق کہاں سے ملے گا وہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ دعا کرتے ہیں"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

"تجارت کرنے سے عقل بڑھتی ہے اور تجارت چھوڑ دینے سے عقل کم ہو جاتی ہے"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک تاجر سے فرمایا:

"صبح ہوتے ہی اس شے کی طرف جایا کرو جو تمہاری عزت کا موجب ہے یعنی بازار، نیز فرمایا صبح سویرے رزق کی تلاش میں جایا کرو"۔

۱۰- آداب تجارت

❁ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام منبر پر فرمایا کرتے تھے:

"اے تاجرو! پہلے تجارت کے مسئلے یاد کرو پھر تجارت میں مشغول ہو کیونکہ اس امت کے لیے منافع اور سود کا فرق چیونٹی کے پاؤں کے اس نشان سے بھی زیادہ باریک ہے جو سخت پتھر پر بنا ہو اور جھوٹی قسم نہ کھاؤ کیونکہ سوائے ان لوگوں کے جو ٹھیک ٹھیک لیتے دیتے ہوں اور جتنے تاجر ہیں وہ فاخر ہیں اور فاخر کا ٹھکانا جہنم ہے"۔

❁ جناب رسول خداؐ کا ارشاد گرامی ہے:

"جو شخص لین دین کرتا ہو اسے پانچ چیزوں سے بچنا چاہیے:

(۱) سود کھانا

(۲) قسم کھانا

(۳) مال کا عیب چھپانا

(۴) جو چیز دوسرے کے ہاتھ بیچی ہو اس کی تعریف کرنا

(۵) اور جو چیز دوسروں سے خود خریدنا پھر اس کی مذمت کرنا"۔

❁ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام ہر روز صبح سویرے دوش مبارک پر درہ لٹکا

کر کوفہ کے بازاروں میں گشت کیا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ اے لوگو جب تم خرید و فروخت میں مشغول ہو تو پہلے خدا سے خیر و خوبی کی دعا مانگو۔ خرید و فروخت میں سہولت لے آؤ ہر کام کو پوری توجہ سے انجام دو کہ برکت حاصل ہو خریداروں سے واقفیت بڑھاؤ ان کے ساتھ مہربانی و شفقت سے پیش آؤ تحمل و بردباری کو اپنا شعار قرار دو قسم کھانے اور جھوٹ بولنے سے اجتناب کرو لوگوں پر ظلم نہ کرو اور مظلوموں کے معاملے میں انصاف کرو سود کے پاس نہ جاؤ ناپ تول میں کمی نہ کرو"۔

فرمایا "سوائے اس شخص کے جو خرید و فروخت کے مسئلے جانتا ہو اور کوئی بازار میں نہ بیٹھے کیونکہ بغیر مسئلہ تجارت کرے گا اس کی تجارت سود خواری سمجھی جائے گی"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"بازار زمین کے بدترین حصوں میں سے ہیں وہ شیطان کے میدان ہیں جہاں وہ ہر روز صبح کو اپنا جھنڈا گاڑتا ہے اور کرسی بچھا کر بیٹھتا ہے اور اپنی اولاد کو پھیلا دیتا ہے کہ کسی کو یہ فریب دیں کہ وہ کمی کریں کسی کو بہکائیں کہ وہ پیمانے کم رکھیں کسی کو یہ دھوکا دیں کہ وہ ناپ میں کمی کریں اور کسی کے دل میں وسوسہ ڈالیں کہ مال کی اصلی قیمت کچھ کی کچھ بتائیں پھر تاکید کے ساتھ ان سب کو یہ حکم دیتا ہے کہ جس گروہ کا باپ (آدمؑ) مر گیا ہے اس کی خوب خبر لو اور بہکانے میں کوئی دقیقہ نہ رکھو میں تمہارا باوا زندہ بیٹھا ہوں (اور ان کے باپ کی وجہ سے ذلیل و خوار ہوا ہوں) چنانچہ جو شخص سب سے پہلے بازار میں گھستا ہے اس کے ساتھ شیطان آتا ہے اور جو شخص سب سے آخر بازار سے نکلتا ہے اس کے ساتھ جاتا ہے اور مسجد خدا کے نزدیک زمین کا بہترین حصہ ہے اور سب سے زیادہ پیارا خدا کو وہ شخص ہے جو مسجد میں سب سے پہلے جائے اور سب سے آخر باہر آئے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جس شخص کا کاروبار بگڑ گیا ہو اس سے کوئی چیز نہ خریدو کیونکہ اس سے لین دین کرنے میں برکت نہیں ہوتی"۔

فرمایا ''جو لوگ متعدی امراض جیسے جذام و برص وغیرہ میں مبتلا ہوں ان سے لین دین نہ کرو''۔

فرمایا ''کہ دولتوں سے سودا نہ کرو بلکہ ان لوگوں سے کرو جنھوں نے ناز و نعمت میں پرورش پائی ہے''۔

فرمایا ''ایسے کمینے آدمی سے جو گالیاں دینے اور گالیاں کھانے کی پروانہ کرتا ہو کوئی سودا نہ خریدو''۔

فرمایا 'جو شخص کسی مومن کو دھوکا دے وہ ہمارے گروہ سے خارج ہے' نیز فرمایا جناب رسالتمابؐ نے دودھ میں پانی ملانے سے سخت منع کیا ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہشام سے فرمایا:

''تم چھت کے سائے یعنی اندھیرے میں رکھ کر اپنا مال نہ بیچا کرو کیونکہ ایسی صورت میں اس مال کی حقیقت ظاہر نہیں ہوتی اور خریدار کو دھوکا ہو جاتا ہے اور دھوکا دینا جائز نہیں ہے''۔

فرمایا کہ ''جو شخص خریدتے وقت بھی قسمیں کھائے اور بیچتے وقت بھی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا''۔

❁ جناب رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ایسا کرے کہ ادھر لیا ادھر بیچ دیا اسے رزق ملے گا اور جو اس غرض سے روک لے کہ جب مہنگا ہو جائے بیچوں وہ ملعون ہے''۔

یہ بھی فرمایا کہ ''جو لوگ کوئی مال لے کر کسی شہر میں آئیں انہیں شہر کے اندر لانے دو' باہر نکلے باہر سودا نہ کرو اور شہر کے رہنے والے لین دین کے بارے میں دیہات والوں کے لیے دلال نہ بنیں' اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی وجہ سے بعض کو رزق دیتا ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسحاق بن عمار سے فرمایا:

''اپنے بیٹے کو صرافی نہ کرنے دے کیونکہ صراف سود سے نہیں بچ سکتا نہ کفن

فروش کیونکہ کفن فروش لوگوں کی موت چاہتا ہے اور جتنے لوگ زیادہ مرتے ہیں اتنا ہی خوش ہوتا ہے نہ جو گندم فروش کہ اس تجارت کا کرنے والا احتکار (مہنگا ہونے کی نیت سے غلے کا جمع کر کے رکھ چھوڑنا) سے نہیں بچ سکتا نہ ذبح کرنے اور کھال اتارنے کا پیشہ اس پیشے کا کرنے والا سنگدل ہو جاتا ہے اور سنگدل رحمت خدا سے دور ہے اور نہ بردہ فروش کیونکہ سب سے بدتر وہ آدمی ہے جو آدمیوں کو بیچے''۔

❁ کسی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے بچوں کی تعلیم کے پیشے کی بابت دریافت کیا فرمایا کہ ''اس کی اجرت پہلے سے طے کر لوں؟ فرمایا ہاں کوئی حرج نہیں مگر یہ شرط ہے کہ سب بچوں کو یکساں سمجھو فیس کی کم و بیشی کے لحاظ کسی پر کم اور کسی پر زیادہ توجہ نہ کرو''۔

❁ احادیث میں آیا ہے:

''جب قرآن مجید فروخت کرو تو کاغذ و جلد کے فروخت کرنے کی نیت ہو (آیات) لکھے ہوئے کے فروخت کی نیت نہ کرو''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''قرآن مجید کی کتابت کی اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص پیسہ کمانے کی غرض سے ساری رات جاگتا رہے اور ضروری نیند نہ کرے وہ کمائی اس کے لیے حرام ہے''۔

۱۱- کھیتی باڑی کرنے اور باغ لگانے کی فضیلت

❁ علی ابن ابی حمزہ کہتے ہیں:

''میں نے جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو اپنی زمین خود بوتے دیکھا حالانکہ حضرت کے پاؤں پسینے میں ڈوبے ہوئے تھے میں نے عرض کیا: ''قربان ہو جاؤں حضور کے خادم کہاں گئے کہ یہ کام آپ خود اپنے ہاتھوں سے انجام دے رہے ہیں؟'' فرمایا کہ ''جناب رسول خداؐ اور حضرت امیرالمومنین اور میرے تمام آباؤ اجداد

زمین کو اپنے ہی ہاتھوں سے بوتے رہے ہیں یہ تو تمام پیغمبروں کا اور ان کے وصیوں کا اور ان کی امتوں کے نیک لوگوں کا پیشہ ہے“۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کی روزی کھیتی اور دودھ دینے والے جانوروں کے تھن میں مقرر فرمائی ہے کہ جو بارش آسمان سے نازل ہو اس کا ایک قطرہ بھی انہیں ناگوار نہ معلوم ہو“۔

فرمایا ”کھیتی باڑی کرو اور باغ لگاؤ اللہ کی قسم کوئی شخص اس سے زیادہ حلال اور پاک پیشہ نہیں کر سکتا۔ بیشک دجال کے آ جانے کے بعد بھی تم لوگ یہی پیشہ کرتے رہو“۔

❁ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

”کھیتی سب سے اچھا پیشہ ہے جس سے نیک اور بد سب کو رزق پہنچتا ہے فرق یہ ہے کہ نیک لوگ جو کچھ کھاتے ہیں ان کا کھانا ان کے لیے استغفار کرتا ہے اور بروں کا کھانا ان پر لعنت نیز بہت سے حیوانات اور پرندے بھی کھیتی سے رزق پاتے ہیں“۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

”کھیتی کرنا سب سے بڑی کیمیا ہے“۔

آپؑ نے فرمایا کہ ”کاشتکار لوگ اور سب لوگوں کا خزانہ ہیں وہ زمین کو بوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو پاک و پاکیزہ روزی عنایت فرماتا ہے قیامت کے دن اس کا مقام اور سب لوگوں سے بہتر ہوگا اور وہ مقربین میں شمار کیے جائیں اور مبارک ناموں سے پکارے جائیں گے“۔

❁ امام علیہ السلام کا گزر ایسے لوگوں سے ہوا جو بیج ڈال رہے تھے فرمایا بوئے جاؤ کہ اللہ تعالیٰ ہوا کے ذریعہ سے بھی ویسے ہی اگا سکتا ہے جیسے پانی کے ذریعہ سے“۔

❁ ایک شخص حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا دیکھا کہ آپ نے تیس کلو سے زیادہ بہترین کھجور کی گٹھلیاں اٹھائی ہیں اور لیے جا رہے ہیں اس شخص

نے عرض کی کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا ”اگر منظور خدا ہے تو کھجور کے لاکھ درخت ہیں پھر آپؑ نے وہ سب لے جا کر اپنے باغ میں بو دیں وہ سب اگ آئیں اور ان میں سے ایک ضائع نہ ہوئی“۔

❁ ابی عمرہ کا کہنا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو اس حالت میں دیکھا کہ موٹے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور بیلچہ ہاتھ میں لیے باغ میں خود کام کر رہے ہیں اور حضرتؑ کی پشت مبارک سے پسینہ ٹپک رہا ہے میں نے عرض کیا قربان ہو جاؤں یہ بیلچہ مجھے عنایت کیجئے کہ میں یہ کام کروں فرمایا ”نہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ آدمی اپنی روزی پیدا کرنے کے لیے خود دھوپ کی تکلیف پائے“۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”چھ چیزیں ایسی ہیں جن کا نفع مرنے کے بعد بھی مومن کو پہنچ سکتا ہے:

(۱) نیک فرزند جو اس کے لیے استغفار کرتا ہو۔

(۲) اس کا قرآن مجید جس میں سے لوگ تلاوت کرتے ہوں۔

(۳) کنواں جو بنوا دیا ہو (پانی کا اہتمام کرنا)۔

(۴) درخت جو لگوا دیا ہو۔

(۵) نہر ہو کھدوا دی ہو۔

(۶) کوئی نیک رسم جو اس طرح جاری کر دی ہو کہ اس کے مرنے کے بعد بھی لوگ اس پر عمل کرتے رہیں“۔

۱۲- کھیتی باڑی کرنے اور باغ لگانے کے آداب

❁ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

”جب حضرت آدمؑ زمین پر آئے تو کھانے پینے کے محتاج ہوئے۔ آپ نے حضرت جبرائیلؑ سے شکایت کی انھوں نے کہا کہ کھیتی کاشت کیا کیجئے حضرت آدمؑ نے کہا کہ مجھے کوئی دعا تو سکھلا دو انھوں نے کہا کہ یہ دعا بھی پڑھ لیا کرو:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِي مَؤُنَةَ الدُّنْيَا وَكُلَّ هَوْلٍ دُونَ الْجَنَّةِ وَالْبِسْنِي الْعَافِيَةَ

حَیُّ تُھَنِّئُنِی الْمَعِیشَۃَ یعنی یا اللہ میری دنیا کی روز مرہ کی ضرورتوں کا کفیل ہو جا اور فکر جنت کے سوا اور افکار سے نجات دے اور مجھے مکروہات سے محفوظ رکھ کہ زندگی خوشگوار ہو"۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

"پودے لگانے اور بیج ڈالنے کے وقت جس جس دانے پر یہ پڑھ دو سبحان الباعث الوارث یعنی موت کے بعد زندہ کرنے والا اور سب کے بعد باقی رہنے والا پاک و پاکیزہ ہے تو انشاء اللہ ضائع نہ ہوگا"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص یہ چاہے کہ خرمے کے درخت خوب پھلیں اور خرمے بھی عمدہ ہوں اسے چاہیے کہ چھوٹی چھوٹی خشک مچھلیاں لے کر نیم کوب کر لے اور ہر شگوفہ میں تھوڑی چھڑک دے اور باقی کو ایک پاک تھیلی میں بھر کر کھجوروں کے درخت کے درمیان میں رکھ دے"۔

❁ امام علیہ السلام نے فرمایا:

"کھجور کے درخت نہ کاٹو ایسا نہ ہو کہ تم پر عذاب نازل ہو"۔

❁ لوگوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ "بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے؟" فرمایا "میرے والد ماجد نے بیری کا درخت کاٹ کر اس کی بجائے انگور کا لگایا تھا"۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

"جناب عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ایسے شہر سے گزر ہوا جہاں کے میووں میں کیڑے بہت ہوتے تھے شہر کے باشندوں نے اس بات کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے شکایت کی فرمایا کہ جب تم درخت لگاتے ہو تو اس میں پہلے مٹی ڈالتے ہو اور پھر پانی دیتے ہو اس وجہ سے میووں میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں آئندہ سے پہلے پانی دیا کرو پھر مٹی ڈالا کرو چنانچہ اس ہدایت پر عمل کرنا شروع کیا تو وہاں کے پھلوں میں

کیڑوں کا پیدا ہونا رک گیا"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص بیری کے درختوں کو سینچے تو ایسا ہے گویا کسی مومن کو پیاس کے وقت پانی پلایا"۔

نیز فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جتنے درخت پیدا کیے ہیں سب میوہ دار تھے اور سب کے پھل کھانے کے لائق تھے جب لوگ خدا کے ہاں بیٹا ہونے کے قائل ہوئے آدھے درختوں کے میوے جاتے رہے اور درختوں پر جو کانٹے پیدا ہوئے اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے شرک شروع کیا یعنی مخلوق کی تعظیم و عبادت کرنے لگے"۔

چودھواں باب

سفر کے آداب

۱- کون کون سے سفر جائز ہیں اور کون کون سے ناجائز کون کون سے دن تاریخیں سفر کے لیے سعد ہیں اور کون کون سی نحس

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''حکمت آل داوٗدؑ میں یہ لکھا ہے کہ سفر صرف تین باتوں کے لیے کرنا چاہیے:

(۱) اس لیے کہ اس سفر میں توشۂ آخرت حاصل ہو۔

(۲) اس لیے کہ امور معیشت کی اصلاح ہو۔

(۳) سیر وتفریح کے لیے بشرطیکہ حرام نہ ہو''۔

مزید فرمایا: ''سفر کرو کہ تمھیں صحت حاصل ہو۔ جہاد کرو کہ تمھیں دین دنیا کا فائدہ ملے اور حج کرو کہ مال دار ہو جاؤ اور کسی کے محتاج نہ ہو''۔

فرمایا کہ ''سفر ایک مشکل ترین اور تکلیف دہ مرحلہ ہے اس لیے سفر سے جو کام مدنظر ہے جب وہ پورا ہو جائے تو بہت جلد پلٹ کر اپنے اہل وعیال میں آ جاؤ''۔

❁ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں آ کر یہ عرض کی:

''میں سفر میں جانا چاہتا ہوں آپ میرے لیے دعا کریں۔ آپ نے فرمایا ''تو کس دن جائے گا؟'' اُس نے عرض کی: سوموار کو کیونکہ وہ دن مبارک ہے اس دن حضرت رسول خداؐ پیدا ہوئے ہیں حضرت نے فرمایا جو یہ کہتے ہیں جھوٹے ہیں جناب رسول خدا تو جمعہ کے دن پیدا ہوئے تھے پیر سے زیادہ تو کوئی دن بھی منحوس نہیں ہے کہ

اس روز جناب رسالتمابؐ نے وفات پائی اسی روز ہم اہل بیتؑ کے گھر آسمانی وحی کا آنا بند ہوا اور اسی دن ہم اہل بیتؑ کا حق غصب کیا گیا آیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھے مشکلیں آسان ہونے کا ایسا دن بتلا دوں کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت داوٗدؑ کے لیے لوہا نرم کر دیا؟'' اس نے عرض کیا ''ہاں اے فرزند رسولؐ!'' فرمایا کہ ''وہ منگل کا دن ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

''جس شخص کا سفر کا ارادہ ہوا اسے چاہیے سنیچر (ہفتہ) کے دن جائے کیونکہ اگر پہاڑ سے کوئی پتھر بھی اس دن ہٹے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور ہی اس جگہ واپس پہنچا دے گا اور جب مشکل کام درپیش ہوں تو منگل کے دن جائے کہ اس دن لوہا حضرت داوٗد علیہ السلام کے لیے نرم ہوا ہے''۔

❁ حضرت رسول خداؐ جمعرات کے دن سفر کیا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ جمعرات کا دن خدا اور رسول خدا اور فرشتوں کو پسند ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جمعہ کی صبح کو سفر کرنا اور دنیاوی کاموں کے لیے کوشش کرنا اس لیے مکروہ ہے کہ کہیں نماز جمعہ نہ رہ جائے مگر نماز کے بعد برکت کے لیے ہر کام کرنا اچھا ہے''۔

❁ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص قمر در عقرب میں سفر یا نکاح کرے تو انجام اچھا نہ ہوگا''۔

۲- صدقہ دینے اور دعائیں پڑھنے سے سفر کی نحوستوں کا دور ہونا

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''صدقہ دے دو اور جس روز چاہو سفر کرو''۔

❁ لوگوں نے امام علیہ السلام سے دریافت کیا:

''آیا ایسے دنوں میں سفر کیا جا سکتا ہے' جیسے بدھ وغیرہ میں سفر کرنا مکروہ ہے؟'' فرمایا کہ ''سفر شروع کرتے وقت صدقہ دے دو اور جس وقت چاہے چلے

جاؤ''۔

❁ ابن ابی عمیر کا کہنا ہے:

''میں علم نجوم پڑھا کرتا تھا اور طالع وغیرہ پہچانتا تھا اور میرے دل میں یہ بات کھٹکتی رہتی تھی کہ خاص خاص ساتھیوں میں خاص خاص کام کرنے چاہئیں اور آخر میں نے اپنا یہ خدشہ جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا: جب تیرے دل میں کسی امر کا خیال آئے تو اس کے بعد پہلا مسکین جس پر تیری نظر پڑے اسے کچھ صدقہ دے دے اور اس کام کو چلا جا اللہ تعالیٰ اس کے نقصان سے تجھے محفوظ رکھے گا''۔

❁ جناب صادق آل محمدؐ فرماتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت کچھ صدقہ دے دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس دن کی نحوست اس سے دور کر دیتا ہے''۔

❁ جب جناب امام زین العابدین علیہ السلام اپنے باغ میں جانے کا ارادہ کرتے تھے تو سلامتی کے لیے راہ خدا میں کچھ خیرات کرتے اور یہ صدقہ اس وقت دیتے جب پاؤں رکاب میں رکھتے اور جب اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے آپ صحیح و سلامت واپس آ جاتے تو خداوند کریم کا شکر بجا لاتے اور جو کچھ میسر ہوتا صدقہ میں دے دیتے تھے''۔

❁ عبدالملک نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا:

''میں علم نجوم کے شوق میں مبتلا ہو گیا ہوں چنانچہ جب میں کسی کام کو جانا چاہتا ہوں تو زائچے میں نظر ڈالتا ہوں اگر کوئی بدی نظر آئی ہے تو میں جانا موقوف کرتا ہوں اور بیٹھ رہتا ہوں اور اگر بھلائی دکھائی دیتی ہے تو چلا جاتا ہوں آپؑ نے فرمایا کہ آیا تو نجوم سے یہ نتیجہ نکال لیتا ہے کہ یہ حاجت پوری ہو جائے گی؟ اس نے عرض کی جی ہاں مولا ایسا ہی ہوتا ہے فرمایا اپنی نجوم کی کتاب جلا دے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''سات چیزوں کا مسافر کے سامنے آنا منحوس ہے:

(۱) کوئے کا داہنی جانب بولنا

(۲) کتے کا جو دم اٹھائے ہوئے ہو

(۳) بھیڑیا جو اپنی دم کے بل بیٹھا ہو اور اس کو دیکھ کر چیخے اور تین مرتبہ اونچا نیچا ہو

(۴) ہرن جو داہنی طرف سے راستہ کاٹ کر بائیں جانب کو چلا جائے

(۵) الو کا بولنا

(۶) سفید بالوں والی بڑھیا کا سامنے آنا

(۷) کن کٹے گدھے کا سامنے آنا۔

کسی مسافر کے سامنے ان چیزوں میں سے کوئی آ جائے اور اس کے دل میں خوف اور وہم پیدا ہو تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے:

اِعتَصِمتُ بِکَ یَارَبِّ مِن شَرِّمَا اَجِدُ فِی نَفسِی فَاعصِمنِی ذٰلِکَ

یعنی ''اے پروردگار جو خطرہ میرے دل میں مضمر رہا ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں پس تو مجھے اس سے بچالے''۔

۳- روانگی کے وقت غسل، نماز اور دعائیں

❁ سید ابن طاؤس نے روایت کی ہے:

''جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کر لے تو سنت ہے کہ روانگی سے پہلے غسل کرے''۔

❁ جناب رسالتمآبؐ نے فرمایا:

''سب سے بہتر آمین جس کے سپرد سفر میں جاتے وقت آدمی اپنے بچوں کو کر جائے، یہ ہے کہ روانگی کے وقت دو رکعت نماز پڑھے اور یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَستَودِعُکَ نَفسِی وَاَھلِی وَمَالِی وَذُرِّیَّتِی وَدُنیَایَ وَاٰخِرَتِی وَاَمَانَتِی وَخَاتِمَۃَ عَمَلِی یعنی یا اللہ میں اپنی جان اپنے اہل و عیال، اپنا

مال، اپنی اولاد اپنی دنیا، اپنی آخرت اپنی امانت اور اپنا انجام تیرے سپرد کرتا ہوں"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"جس شخص کا سفر کا ارادہ ہو اسے چاہیے کہ اپنے گھر کے دروازے پر اس طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے جدھر جانا ہے اور سورہ الحمد آیۃ الکرسی اپنے سامنے رخ اور دائیں بائیں پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ احفِظنِی وَاحفَظ مَا مَعِی وَسَلِّمنِی وَسَلِّم مَا مَعِیَ بِبَلاَغِکَ الحَسَنِ الجَمِیلِ

یعنی "یا اللہ میری اور میرے ساتھ کی تمام چیزوں کی حفاظت فرما سب کو سلامت رکھ اور بہت اچھی طرح سے پہنچا دے"۔

۴- روانگی کے آداب

❁ حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص سفر پر روانہ ہونا چاہے تو اس کو چاہیے کہ کڑوے بادام کا عصا ہاتھ میں رکھے"۔

مزید فرمایا حضرت آدمؑ سخت بیمار ہوئے تھے اور ان کو سخت پریشانی لاحق ہو گئی تو حضرت جبرائیلؑ نے فرمایا کہ "آپ کڑوے بادام کی ایک لکڑی توڑ کر اپنے سینے سے لگائیں انھوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی پریشانی دور کر دی"۔

سفر پر جانے سے قبل تربت امام حسینؑ کی تسبیح و سجدہ گاہ اپنے ساتھ رکھنی چاہیے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جو اپنے گھر سے عمامہ باندھ کر نکلے گا میں اس بات کا ضامن ہوں کہ وہ اپنے اہل وعیال میں صحیح وسالم پلٹ کر آئے گا"۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"جس شخص کا سفر کا ارادہ ہو اور وہ روانگی کے وقت عمامہ باندھے اور عمامے کا

دوسرا سرا ٹھوڑی کے نیچے سے لا کر باندھ لے تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ اس کو چوری کا، پانی میں ڈوبنے کا، آگ سے جلنے کا کوئی خطرہ پیش نہ آئے گا"۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

"جناب رسالتمآبؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص ہفتہ کے روز سفر کرے سفید عمامہ سر پر ہو اور تحت الحنک باندھے ہوئے ہو تو اگر وہ ایک پہاڑ کو بھی اکھاڑ پھینکنے کی نیت سے گیا ہو تو بھی وہ ارادہ ضرور پورا ہوگا"۔

❁ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی تھی:

"اے فرزند! جب تو سفر کو جائے تو تلوار، کمان، گھوڑا، موزہ، عمامہ ضروری رسیاں، پانی کی مشک، سوئی دھاگہ اور جن ادویات کی تجھے اور تیرے ساتھیوں کو ضرورت ہو وہ سب اپنے ساتھ لے جاؤ"۔

جناب رسالتمآبؐ سفر میں جاتے تو تیل کی شیشی، سرمہ دانی، آئینہ، مسواک، کنگھا سوئی دھاگہ، رسی اور نعل کے تسمے ساتھ لے لیتے تھے"۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جو شخص سورہ عبس کو سفید کاغذ پر لکھ کر اپنے ساتھ رکھ لے تو جس راستے سے سفر میں جائے گا اس راستے میں سوائے نیکی کے کوئی بات نہ دیکھے گا اور اس راستے کی تمام مصیبتوں سے محفوظ رہے گا"۔

۵- سفر میں زادراہ ساتھ رکھنا

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جب سفر پر جاؤ تو دسترخوان اپنے ساتھ لو اور راستے کے لیے عمدہ عمدہ کھانے تیار کرا کر اس میں رکھو"۔

❁ جناب رسالتمآبؐ نے ارشاد فرمایا:

"اس بات سے بھی آدمی کی عزت بڑھتی ہے کہ جب سفر میں جانے لگے تو عمدہ کھانا اپنے ہمراہ لے"۔

❁ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جب حج یا عمرے کے لیے سفر فرماتے تھے تو اچھے سے اچھے کھانے اپنے ساتھ لیتے تھے۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جو کھانا سفر میں ساتھ رکھا جائے اس میں روٹی ضرور ہو کہ باعث برکت ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''میں نے سنا ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جب امام حسین علیہ السلام کی قبر اطہر کی زیارت کے لیے جاتے ہیں تو عمدہ کھانے ساتھ لے جاتے ہیں اور جب اپنے دوستوں کی قبروں پر فاتحہ خوانی کے لیے جاتے ہیں تو ایسا نہیں کرتے''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:

''خدا کے نزدیک خرچ کرنے کا سب سے بہتر طریقہ میانہ روی ہے اور اللہ تعالیٰ اسراف کو پسند نہیں کرتا سوائے اس کے کہ حج یا عمرے میں کیا جائے''۔

صفوان نے جناب صادق آل محمدؑ سے دریافت کیا کہ ''میں اپنے بچوں کو حج میں اپنے ساتھ لے جایا کرتا ہوں اور خرچ اپنی کمر میں باندھ لیتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ اچھا ہے میرے والد ماجد فرمایا کرتے تھے کہ مسافر کی تقویت اس میں ہے کہ اپنے پیدل کو محفوظ رکھے''۔

۶ - رفیقان سفر کے ساتھ حسن سلوک کرنا

❁ حضرت رسول خداؐ نے جناب امیرالمومنینؑ کو وصیت کی:

''یا علیؑ سفر میں اکیلے کبھی نہ جاؤ کیونکہ شیطان ایک شخص کے تو ساتھ ہی رہتا ہے اور دو شخصوں سے ذرا دور دور اے علیؑ جو شخص اکیلا سفر میں جاتا ہے وہ ایک گمراہ ہے اور جو دو اکٹھے ہو کر جاتے ہیں وہ دو گمراہ ہیں ہاں اگر تین مل کر جائیں تو مسافر ہیں'' (حضور اکرمؐ کا یہ خطاب پاک قیامت تک آنے والی نبی نوع انسان سے ہے)۔

❁ کوئی شخص جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا حضرتؑ نے اس سے دریافت کیا کہ راستے میں تیرے ساتھ کون تھا؟ عرض کی میں اکیلا تھا۔ آپ نے فرمایا: اگر سفر سے پہلے تیری ملاقات مجھ سے ہوتی تو میں سفر کے آداب تجھ کو تعلیم کر دیتا پھر یہ ارشاد کہ اکیلا جانے والا ایک شیطان ہے اور دو مل کر جانے والے دو شیطان پس تین مل کر جانے والے مصاحب ہیں اور چار اکٹھے چلنے والے رفیق''۔

❁ حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

''خدا کے نزدیک رفیقان سفر کا تعداد میں چار ہونا سب سے بہتر ہے اور جس گروہ میں سات سے زیادہ ہوں گے ان کا شور وغل زیادہ ہوگا''۔

❁ جناب رسالتمآبؐ نے ارشاد فرمایا:

''ہم سفر ساتھیوں کو چاہیے کہ اپنا اپنا خرچ اپنے اپنے پاس سے نکال کر پہلے سے دوسروں کے سامنے رکھ دیں کہ اس سے خوشنودی خاطر اور خوش اخلاقی میں اضافہ ہوتا ہے''۔

❁ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

''سفر میں اس شخص کے ساتھ نہ جاؤ جو تمہاری فضیلت اپنے اوپر اتنی بھی نہ سمجھے جتنی تم اس کی فضیلت اپنے اوپر سمجھتے ہو''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''سفر اس شخص کے ساتھ کرو کہ جس سے تمہاری زینت بڑھے اس شخص کے ساتھ سفر نہ کرو جس کے لیے تم خود باعث زینت ہو''۔

❁ شہاب روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب امام صادق علیہ السلام سے جا کر عرض کیا:

''حضرت کو میری دولت مندی کا حال اور اس بات کا کہ میں اپنے مومن بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں معلوم ہے میں ان لوگوں کے لیے جو سفر مکہ میں میرے رفیق ہوتے ہیں بہت کچھ خرچ کرتا ہوں اور انہیں خوب دل کھول کر کھلاتا پلاتا

ہوں فرمایا: اے شہاب ایسا نہ کیا کرو کیونکہ جیسا کہ تم دل کھول کر خرچ کرتے ہو اگر وہ بھی ایسا ہی کریں تو ان کو نقصان ہو گا اور آئندہ وقت میں ان کو مفلسی و پریشانی پیش آئے گی اور اگر تم خرچ کیے جاؤ اور وہ نہ کریں تو یہ ان کی ذلت ہے۔ لہٰذا سفر ایسے لوگوں کے ساتھ کریں جو تونگری اور دانائی میں تمہارے برابر ہوں''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مسافر کا حق اس کے ساتھیوں پر یہ ہے کہ اگر وہ راستے میں بیمار ہو جائے تو تین دن اس کے لیے ٹھہریں''۔

❁ لوگوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر بہت سے لوگ اکٹھے سفر کر رہے ہوں اور ایک ان میں سے مالدار ہو باقی سب مفلس تو آیا وہ مالدار ان سب کا خرچ اٹھا سکتا ہے؟ فرمایا کے اگر وہ دل سے راضی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں''۔

❁ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا:

''ایک شخص سفر میں مالدار لوگوں کے ساتھ جاتا ہے اس کی حیثیت ان لوگوں کی حیثیت سے بہت کم ہے وہ سب اپنا اپنا خرچ کرتے ہیں اور یہ ان کے برابر خرچ نہیں کرسکتا۔ حضور اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ ان کے ساتھ ہو کر اپنے آپ کو ذلیل کرے ایسے لوگوں کے ساتھ چلنا چاہیے جو اس جیسے ہوں''۔

❁ اگر لوگ اپنے ہم سفر ساتھیوں کے ساتھ نیک سلوک کریں تو جو کسی کا نمک کھا کر اُس کے حق نمک کا خیال نہ کرے وہ ہمارا ہے نہ ہم اُس کے۔

۷- سفر کے کچھ اور آداب

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی کہ جب تم لوگوں کے ساتھ سفر میں جاؤ تو اپنے معاملات میں ان سے بہت زیادہ مشورہ کرو میل جول کے وقت ہنستے

مسکراتے رہو خرچ کے معاملہ میں ایک دوسرے کے ساتھ سخاوت کرو اگر وہ تمھیں دعوت دیں تو قبول کرلو اور اگر تجھ سے کچھ مدد چاہیں تو مدد کرو اور تین چیزوں میں سب سے آگے رہو (۱) زیادہ خاموش رہنے میں (۲) زیادہ نماز پڑھنے میں (۳) جو کچھ تیرے پاس ہے خواہ سواری یا مال یا کھانا پینا اس کے بارے میں سخاوت و جوانمردی کو کام میں لانے میں' اور اگر وہ تمہاری گواہی چاہیں یعنی کسی امر حق میں تجھے گواہ بنائیں تو مان لو اور گواہی دے دو اور اگر تم سے مشورہ کریں تو جہاں تک ہو سکے اس امر میں کوشش کرو کہ انہیں اچھا مشورہ دو۔ مشورہ دینے میں جلدی نہ کرو اور جب تک خوب غور و فکر نہ کرلو اپنی رائے آن پر ظاہر نہ کرو بلکہ ہو مشورہ انھوں نے تم سے طلب کیا ہے اس میں بیٹھے بیٹھے غور و فکر کرو پھر سو جاؤ اور اٹھنے کے بعد غور کرو پھر کھانا کھا لو اور اس کے بعد غور کرو نماز کا وقت ہے تو نماز پڑھ لو اور اس کے بعد غور کرو الختصر جلدی نہ کرو بلکہ ان مختلف حالتوں اور مختلف وقتوں میں اپنی پوری پوری حکمت و دانائی اور غور و خوض کو ان کے بارے میں رائے قائم کرنے میں کام میں لاؤ کیونکہ اگر کوئی شخص کسی سے رائے طلب کرے اور وہ اپنی عقل کو پوری پوری صرف کر کے اس کو اچھی سے اچھی رائے نہ دے تو خدا اس کی عقل کو سلب کر لیتا ہے اور اپنی امانت اس سے چھین لیتا ہے۔

جب تم یہ دیکھو کہ تمہارے ساتھی پیدل چل رہے ہیں تو تم بھی پیدل ہو لو اور اگر انہیں کوئی اور کام کرتے دیکھو تو تم بھی ان کے شریک ہو جاؤ۔ اگر وہ لوگ خیرات کریں یا کسی کو قرض دیں تو تم بھی اپنا حصہ شامل کرو۔ جو تم سے عمر میں بڑے ہیں ان کی معقول باتیں ضرور مان لو اگر تمہارے ساتھی تم سے کسی کام کے لیے کہیں یا کسی چیز کا سوال کریں تو جہاں تک ہو سکے تو حامی بھر لو یعنی انکار نہ کرو کیونکہ ایسے موقعوں پر انکار کرنا ایک طرح سے عاجزی کا اظہار ہے''۔

جب تم راستہ بھول جاؤ اور حیران رہ جاؤ تو وہیں اتر پڑو اور اگر راہ مقصود میں شک ہو تو کھڑے ہو جاؤ ایک دوسرے سے مشورہ کرو اور بہترین تجویز پر غور کرو اور

اگر کوئی اکا دکا آدمی سامنے نظر آئے تو اس سے راستہ نہ پوچھو بلکہ خود اس کے بارے میں غور خوض کرو کیونکہ بیابان میں ایک شخص کا تنہا ہونا بجائے خود ایک شک کی بات ہے کہ شاید وہ ڈاکوؤں کا جاسوس ہو یا کوئی شیطان جو تمھیں حیران کرنا چاہتا ہے اسی طرح دو شخصوں سے بھی اجتناب کرو سوائے اس صورت کے کہ بعض علامتیں اور قرینے ایسے نظر آئیں جو اس وقت میرے خیال میں نہیں ہیں کیونکہ عقل مند آدمی جب غور وخوض کی نظر سے کسی چیز کو اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے تو اس پر اس چیز کا حق و باطل پوشیدہ نہیں رہتا اور موجود شخص وہ باتیں دیکھ سکتا ہے جو غائب کو نظر نہیں آتیں۔

''اے بیٹا! جب نماز کا وقت آ جائے تو کسی کام کے لیے اسے ڈھیل میں نہ ڈالو فوراً نماز پڑھ کر فارغ ہو جاؤ کیونکہ نماز ایک فرض ہے جتنی جلد اسے ادا کرو گے سبکدوش ہو جاؤ گے اور نماز باجماعت ادا کرو اگرچہ نیزوں کی زد پر ہی کیوں نہ ہو''۔

جب منزل کے قریب پہنچو تو اپنی سواری سے اتر پڑو کہ وہ سواری تمہاری مددگار ہے۔ خود اپنے کھانے پینے سے پہلے اس کے لیے گھاس دانے کا اہتمام کرو جب منزل پر اترنا منظور ہو تو ایسی جگہ اختیار کرنی چاہیے جو دیکھنے میں خوش منظر ہو وہاں کی مٹی نرم ہو اور اس میں گھاس بہت پیدا ہوتی ہو جب منزل پر اترو تو آرام کرنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لو اور جب قضائے حاجت کے لیے جانا ہو تو قافلے سے بہت دور ہو جاؤ اور جب سامان لادنا چاہو تو بھی دو رکعت نماز پڑھ لو پھر اس زمین کو وداع کرو اور اس زمین پر اور اس کے باشندوں پر سلام کرو کیونکہ زمین کا کوئی ٹکڑا ایسا نہیں ہے جس میں کچھ فرشتے سکونت پذیر نہ ہوں اگر ممکن ہو تو ہر کھانا کھانے سے پہلے تھوڑا سا اس میں سے صدقہ دے دو۔ جب تک سوار رہو قرآن مجید پڑھتے رہو اور جب تک کسی دوسرے کام میں مصروف ہو خدا کی یاد کرتے رہو اور جتنی دیر فارغ رہو دعا مانگتے جاؤ رات کے پہلے حصہ میں بالکل ہی نہ سونا بلکہ آرام کے لیے اتر جانا ہاں پچھلی رات میں چلنے میں کوئی حرج نہیں جب راستہ چل رہے ہوں تو شور مچاتے ہوئے نہ چلو۔

(اس عصر جدید میں سواریوں اور سفر کے تقاضے بدل چکے ہیں یہ اس وقت ہوگا

جب کسی حیوان پر سفر کیا جا رہا ہو لیکن باقی احکامات اسی طرح باقی ہیں یعنی اپنے ہم سفر ساتھیوں کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کیا جائے سفر کے دوران ذکر الٰہی جاری رکھیں اور نماز پابندی کے ساتھ ادا کریں)

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''یہ چیزیں آداب سفر میں شامل ہیں:

(۱) اخراجات اپنے پاس رکھنا

(۲) جو کھانا ساتھ ہو اس کا عمدہ ہونا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کھانا

(۳) ساتھیوں سے جدا ہونے کے بعد جو ان کے راز تمھیں معلوم ہو گئے ہوں ان کی پردہ داری کرنا اور جن باتوں میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا اندیشہ نہ ہو ان میں بہت مزاح و خوش طبعی کرنا''۔

نیز فرمایا ''یہ مروت سے بعید ہے کہ جو بات سفر میں کسی کی دیکھی ہو وہ لوگوں سے کہتا پھرے''۔

❁ جناب رسالتمآبؐ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی مومن کی اعانت کرے گا اللہ تعالیٰ غم واندوہ سے نجات دینے کے علاوہ تہتر سخت سے سخت مصیبتیں اس سے دور فرمائے گا اور قیامت کے خوف سے جب لوگ پریشان حال ہوں گے اس وقت ستر قسم کی بلائیں اس شخص سے دور کی جائیں گی''۔

۸۔ راستہ طے کرنے اور منزلوں میں اترنے کے آداب

❁ جناب رسالتمآبؐ کا ارشاد گرامی ہے:

''جب پیدل چلنے سے تھک جاؤ تو تیز تیز چلو کہ اس سے تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے''۔

فرمایا کہ ''کمر اور پیٹ مضبوط باندھ لو کہ تمہارے لیے پیدل چلنا آسان ہو جائے''۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ
''صبح اور سہ پہر کے وقت راستہ چلنا چاہیے'' نیز فرمایا: ''حضرت امیر المومنینؑ کو سفر کرنا ہوتا تو پچھلی رات میں روانہ ہوتے تھے''۔

❁ جناب رسول خداؐ نے ارشاد فرمایا:
''جب رات کو اترنا منظور ہو تو سر راہ نہ اترو اور نہ کسی دریا یا ندی کے پیٹے میں کہ یہ مقامات درندوں اور سانپوں کے چلنے پھرنے کے ہیں''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
''ندیوں کے پیٹے میں نہ اترو کہیں سیلاب نہ آ جائے اور تمھیں نقصان پہنچائے''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:
''اللہ تعالیٰ ہمدردی پسند کرتا ہے اور ہمدرد معین ہوتا ہے لہٰذا جب تمہاری سواری کے حیوانات لاغر ہوں تو ہر ہر پڑاؤ پر اترتے جاؤ اور اگر راستے میں بیابان اور گھاس نہ ہو تو وہاں سے جلد گزر جاؤ اور جہاں زیادہ گھاس ہو وہاں تھوڑی تھوڑی دور ٹھہرتے جاؤ''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ اسلام نے فرمایا:
''اگر خشک زمین میں جہاں گھاس نہ ہو سفر کرنے کا اتفاق ہو جائے تو تیز و تند جاؤ اور جہاں ایسی زمین ہو جس میں پانی اور چارہ کثرت سے ہو وہاں سواری کے جانوروں کے ساتھ ہمدردی برتو اور آہستہ چلو''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:
''جہاں راستہ بھول جاؤ وہاں داہنی سمت اختیار کرو''۔

❁ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:
''جو شخص سفر میں راستہ بھول جائے اسے یہ آواز دینی چاہیے: یَاصَالِحُ اَغِثْنِی کیونکہ تمہارے پیر بھائی جنوں میں ایک شخص کا نام صالح ہے جو خوشنودی خدا کے لیے

صحراؤں میں پھرتا رہتا ہے وہ جب تمہاری آواز سنتا ہے جواب دیتا ہے اور راستہ بتا دیتا ہے''۔

❁ عمر ابن یزید جن کا شمار آئمہ معصومینؑ کے قابل اعتماد صحابیوں میں ہے نے روایت کی ہے کہ ہم ایک سال مکہ معظمہ کے سفر میں راستہ بھول گئے پس تین روز وہیں رہے بہت ڈھونڈا راستہ نہ ملا چنانچہ تیسرے روز ہمارے پاس پانی بھی ختم ہو گیا اس وقت ہم نے احرام کے کپڑے کفن کی طرح پہن لیے اور حنوط بھی کر لیا اسی حال میں ہمارے ساتھیوں میں سے ایک شخص اٹھا اور اس نے آواز دی یَا صَالِحِ یَا اَبَاالحَسَن کسی نے دور سے جواب دیا میں نے پوچھا خدا تجھ پر رحم کرے تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جنوں کے اس گروہ میں سے ہوں جو حضرت رسول خداؐ پر ایمان لایا تھا اب ان میں سے میرے سوا اور کوئی باقی نہیں ہے اور میرا یہ کام ہے کہ بھولے بھٹکوں کو راستہ بتلا دیتا ہوں۔ چنانچہ ہم بھی اس کی آواز کے رخ پر چلے گئے اور راستہ پر جا پہنچے''۔

۹- وہ دعائیں جو راستے میں اور منزلوں پر پڑھنی چاہیں

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
''جناب رسول خداؐ کو حالت سفر میں نشیب کی طرف چلنا پڑتا تھا تو سبحان اللہ فرمایا کرتے تھے اور جب بلندی کی طرف چڑھنا ہوتا تھا تو اللہ اکبر کہتے تھے''۔

❁ حضرت رسول خداؐ نے فرمایا:
''جو شخص کسی ندی کے پیٹے میں اترتے وقت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر کہہ لے تو اللہ اس نہر کے تمام پیٹے کو اس کے لیے نیکیوں سے پر کر دے گا''۔
نیز فرمایا ''جو شخص بلندیوں کے اوپر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر کہے گا' زمین کی انتہا تک جتنی چیزیں اس کے سامنے ہیں سب یہی کلمہ ادا کریں گی''۔

❁ دو شخصوں نے جناب رسول خداؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ہم ملک شام کی طرف تجارت کی غرض سے جانا چاہتے ہیں حضرت ہمیں کوئی ایسی دعا تعلیم فرما دیں کہ راستے میں پڑھ لیا کریں اور ہر طرح سے محفوظ رہیں فرمایا جہاں تم ٹھہرو اور

نماز عشاء کے بعد سونے کے ارادے سے بستر پر لیٹو تو پہلے تسبیح فاطمہ زہراؑ کی تسبیح پڑھ کر ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو کہ اس عمل کی برکت سے صبح تک ہر بلا سے محفوظ رہو گے۔ چنانچہ جب وہ روانہ ہوئے تو چوروں کا ایک گروہ بھی اُن کے پیچھے ہولیا۔ منزل پر پہنچے نماز پڑھ کر جب وہ سونے لگے تو تسبیح فاطمہ زہراؑ اور آیت الکرسی پڑھ لی۔ کچھ رات گئے چوروں نے جو ذرا فاصلے پر اترتے تھے اپنے غلام کو ان کی خبر لینے کے لیے بھیجا غلام نے ان کے پاس آ کر فقط ایک دیوار دیکھی اور ان کا کچھ نشان نہ پایا واپس آ کر صورت حال بیان کی چور اپنے غلام کے قول کی تصدیق کے لیے خود آئے تو وہی کیفیت دکھائی دی۔ صبح کو ان لوگوں سے پھر ملے اور دریافت کیا کہ رات کو آپ کہاں رہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ یہیں چوروں نے کہا کہ ہم آپ کو تلاش کرتے آئے تھے مگر یہاں سوائے ایک حصار کے کچھ بھی نہ دکھائی دیا۔ آپ کے پاس کوئی خاص عمل ہے؟ اگر کوئی بات ہے تو بیان فرمائیے انھوں نے کہا ہم نے سوتے وقت تسبیح زہراؑ اور آیۃ الکرسی پڑھ لی تھی چوروں نے کہا کہ جائیے آپ پر کوئی چور قابو نہیں پا سکتا''۔

❁ جناب صادق آل محمدؐ نے فرمایا:

''جس شخص کو کسی جگہ جانا ہو جہاں کسی طرح کا خوف ہے تو اسے یہ آیت پڑھ لینی چاہیے:

رَبِّ اَدخِلنِی مُدخَلَ صِدقٍ وَّاَخرِجنِی مُخرَجَ صِدقٍ وَّاجعَل لِّی مِن لَّدُنکَ سُلطَانًا نَّصِیرًا

''یا اللہ میرا اس جگہ جانا اور وہاں سے آنا حق ہو اور میری امداد کے لیے اپنی طرف سے کوئی حجت مقرر فرما دے، جب وہ شخص یا چیز جس سے خوف کرتا ہے سامنے آ جائے تو آیۃ الکرسی پڑھ لے''۔

❁ جناب رسول خداؐ نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا:

''یا علیؑ جب آپ کو کسی شہر یا قصبہ یا گاؤں میں جانے کا اتفاق ہو تو جس وقت

وہ مقام نظر آنے لگے تو کہو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ خَیرَھَا وَاَعُوذُبِکَ مِن شَرِّھَا اَللّٰھُمَّ اَطعِمنَا مِن جَنَاھَا وَاَعِذنَا مِن وَبَاھَا وَحَبِّبنَا اِلٰی اَھلِھَا وَحَبِّب صَالِحِی اَھلِھَا اِلَینَا

یعنی ''یا اللہ میں اس بستی کی نیکیوں کا تجھ سے سائل ہوں اور اس کی برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں یا اللہ اس کے پھل میرے کھانے میں آئیں اور اس کی بیماریوں سے مجھے محفوظ رکھ اور اس کے باشندوں کے دل میں میری محبت اور میرے دل میں یہاں کے نیکوکاروں کی محبت ڈال دے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص سفر میں ہو اور چوروں یا درندوں سے ڈرتا ہو اسے اپنے گھوڑے کے پر و بال پر یہ لکھ دینا چاہیے لَا تَخَافُ دَرَکًا وَّلَا تَخشٰی یعنی نہ پکڑے جانے کا اور نہ انجام کا خوف۔ تا کہ وہ حکم الٰہی سے ان کے نقصان سے قاصر رہیں۔ اس حدیث کا راوی کہتا ہے کہ میں خود سفر حج میں تھا ناگہانی ایک بیابان میں ہمیں بدوؤں نے آ گھیرا سارے قافلے کو خوب زدوکوب کیا میں بھی انہی میں تھا مگر یہ آیت اپنے گھوڑے کے پر و بال پر لکھ چکا تھا اس خدا کی خدائی کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا اور جناب امیر المومنینؑ کو امامت سے مشرف فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان چوروں کو میری طرف سے گویا اندھا کر دیا وہ کوئی نقصان مجھے نہ پہنچا سکے''۔

۱۰۔ سمندر میں سفر کرنے اور پلوں پر سے گزرنے کے آداب

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''تجارت کی نیت سے سمندر کا سفر کرنا مکروہ ہے''۔

❁ حضرت المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص تجارت کی غرض سے سمندر کا سفر کرے اس نے عمدہ طریقے سے روزی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی''۔

❁ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

''جب کشتی یا جہاز میں سوار ہونے لگو تو یہ کہو:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجرِهَا وَمرسٰهَا اِنَّ رَبِّی لَغَفُورٌ رَّحِیمٌ

یعنی اللہ کا نام لے کر سوار ہوتا ہوں جس کی وجہ سے جہاز اور کشتیاں چلتی بھی ہیں اور ٹھہرتی بھی ہیں اس میں ذرا شک نہیں کہ میرا پروردگار سب سے زیادہ بخشنے والا اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے' اگر دریا میں طوفان آ جائے تو بائیں کروٹ لیٹ کر دائیں ہاتھ سے موج کی طرف اشارہ کرو اور یہ کہو:

قِرِّی بِقَرَارِ اللّٰهِ وَسکُنِی بِسَکِینَةِ اللّٰهِ وَلاَ حَولَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ العَلِیِّ العَظِیمِ

یعنی ''اللہ کی قدرت سے تو ترار پکڑ اور اس کے کرم سے تو سکون حاصل کر کیونکہ سوائے خدائے بزرگ و برتر کے کوئی قوت و قدرت خواہ سکون سے متعلق ہو یا حرکت سے کسی میں نہیں ہے''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''ہر پل پر ایک شیطان رہتا ہے لہٰذا جب تم پہنچو تو بسم اللہ کہہ لو کہ وہ تم سے بھاگ جائے''۔

روانگی کے وقت تھوڑی دور مسافر کے ساتھ جانے کے اور آنے کے وقت مسافر کا استقبال کرنے کے نیز مسافر کے سفر سے واپس آنے کے آداب

❁ حدیث میں ہے:

''مسافر جب سفر سے پلٹ کر آئے تو سنت ہے کہ اپنے مومن بھائیوں کو کھانا پر مدعو کرے''۔

❁ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

''جب کوئی شخص سفر سے پھر کر آئے تو مناسب ہے کہ اپنے اہل وعیال کے

لیے کچھ تحفہ لائے خواہ وہ ایک پتھر ہی ہو''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص مکہ معظمہ سے ہو کر آتا تو اس سے حضرت رسول خداؐ یہ فرماتے:

قَبِلَ اللّٰهُ مِنکَ وَاخلَفَ عَلَیکَ نَفَقَتَکَ وَغَفَرَ ذَنبَکَ

یعنی ''خدا تیری سعی اور تیرا عمل خیر قبول کرے' تیری وجہ معاش پھر بحال کر دے اور تیرے گناہ بخش دے''۔

فرمایا: ''جس وقت حاجی سفر حج سے پلٹ کر آئیں اور راستے کی گرد ان پر پڑی ہوئی ہو اس وقت جو شخص معانقہ کی نیت سے ان کی گردن میں ہاتھ ڈالے گا اس کو حجر اسود کے بوسہ لینے کا ثواب حاصل ہوگا''۔

فرمایا: ''جب کوئی شخص سفر سے پلٹ کر آئے تو بہتر یہ ہے کہ جب تک وہ غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر سجدہ شکر میں سو مرتبہ شکر خداوندی نہ کر لے کسی اور کام میں مشغول نہ ہو اور جب جناب جعفر طیار سلطنت حبش سے واپس آئے تھے تو جناب رسول خداؐ نے ان کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا اور ان کے دونوں ابروؤں کے درمیان بوسہ دیا تھا اور جناب رسالتمآبؐ کے اصحاب کا یہ معمول تھا کہ جب آپس میں ایک دوسرے سے ملتے تھے تو مصافحہ کیا کرتے تھے اور ان میں سے کوئی سفر سے واپس آتا تھا تو اس کے گلے ملتے تھے''۔

❁ حدیث میں ہے:

''مومنوں کو روانگی کے وقت تھوڑی دور جا کر رخصت کرو اور جب واپس آئیں تو ان کا استقبال کرو''۔

۱۱۔ بعض متفرق آداب اور مفید باتیں

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے ماننے والے بعض کاموں کی ابتداء میں بسم اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ کہنا بھول جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو کسی نہ کسی آزمائش

میں ڈالتا ہے کہ وہ بیدار ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا یاد رکھیں اور اللہ اس آزمائش کی وجہ سے ان کی اس تقصیر سے درگزر فرماتا ہے اس لیے مناسب ہے کہ آدمی ہر کام کے آغاز میں بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ کہہ لیا کرے''۔

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''ان باتوں کے کرنے سے بھول پیدا ہوتی ہے یعنی نسیان کا مرض لاحق ہوتا ہے:

(۱) کھٹا سیب کھانا (۲) دھنیا کھانا (۳) پنیر کھانا (۴) چوہے کا جھوٹا کھانا (۵) کھڑے پانی میں پیشاب کرنا (۶) قبروں کے کتبے پڑھنا (۷) دو عورتوں کے درمیان ہو کر راستہ چلنا (۸) جوئیں زندہ چھوڑ دینا (۹) گدی میں پچھنے لگوانا

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''تین چیزوں سے حافظہ بڑھتا ہے:

(۱) مسواک (۲) روزہ رکھنا (۳) قرآن مجید پڑھنا

❁ ایک روز حضرت علی علیہ السلام غمگین تھے فرمانے لگے: ''میں نہیں جانتا کہ مجھے رنج کیوں ہوا حالانکہ میں نہ کبھی چوکھٹ پر بیٹھا ہوں نہ کبھی بھیڑ بکریوں کے ریوڑ میں سے ہو کر گزرا ہوں نہ میں نے کھڑے کھڑے کبھی پاجامہ پہنا ہے اور نہ پہننے کے کپڑوں سے کبھی ہاتھ منہ پونچھتے ہیں''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''دس چیزوں سے غم جاتا رہتا ہے (۱) راستہ چلنا (۲) سوار ہونا (۳) پانی میں غوطہ لگانا (۴) سبزہ زار دیکھنا (۵) کچھ کھانا پینا (۶) گھر داری کرنا (۷) مسواک کرنا (۸) خطمی سے سر دھونا (۹) خوبصورت بیوی کا چہرہ دیکھنا (۱۰) مردوں سے باتیں کرنا''۔

❁ حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''چند باتیں افلاس پیدا کرنے والی ہیں اور چند باتیں تونگری پہنچانے اور

برکت کر دینے والی ہیں فقر و افلاس پیدا کرنے والی سولہ چیزیں یہ ہیں:

(۱) مکڑی کا جالا گھر میں رہنے دینا

(۲) حمام میں پیشاب کرنا

(۳) ناپاکی کی حالت میں کھانا پینا

(۴) جھاڑو کی لکڑی سے خلال کرنا

(۵) کھڑے کھڑے کنگھا کرنا

(۶) جھاڑو گھر میں دے کر کوڑا کرکٹ رہنے دینا

(۷) جھوٹی قسم کھانا

(۸) بدکاری کا مرتکب ہونا

(۹) حرص و لالچ کرنا

(۱۰) مغرب و عشاء کے مابین سونا

(۱۱) بہت جھوٹ بولنا

(۱۲) طلوع صبح صادق اور طلوع آفتاب کے درمیان سونا

(۱۳) راگ اور غنا سننا

(۱۴) رات کے سائل کو خالی پھیر دینا

(۱۵) اندازے سے زیادہ خرچ کرنا

(۱۶) اپنے عزیزوں سے بدسلوکی کرنا

اور برکت پیدا کرنی والی یہ سترہ چیزیں ہیں:

(۱) ظہر و عصر کی نماز ملا کر پڑھنا

(۲) مغرب و عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھنا

(۳) صبح و عصر کی نماز کے بعد تعقیبات پڑھنا

(۴) عزیزوں کے ساتھ نیک وسلوک کرنا

(۵) گھر کے صحن میں جھاڑو دینا

(۶) اپنا مال مومن بھائیوں کو بانٹ کر کھانا

(۷) صبح سویرے روزی کی تلاش میں نکلنا

(۸) استغفار کثرت سے کرنا

(۹) لوگوں کے مال میں خیانت نہ کرنا

(۱۰) حق اور سچ بات کہنا

(۱۱) موذن جو کچھ اذان میں کہے ان کلمات کا اعادہ کرنا

(۱۲) بیت الخلاء میں باتیں نہ کرنا

(۱۳) دنیا کے بارے میں حریص نہ ہونا

(۱۴) جس شخص سے کوئی نعمت ملتی ہو اس کا شکریہ ادا کرنا

(۱۵) کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا

(۱۶) جو ریزے دسترخوان پر گر پڑے ہوں ان کو چن کر کھا لینا

(۱۷) ہر روز تیس مرتبہ سبحان اللہ کہنا کہ جو شخص اس کا ورد کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے ستر قسم کی مصیبتیں دور کر دے گا جس میں ایک افلاس و پریشانی ہے۔

❀ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جو شخص ہم اہل بیتؑ کی مدح میں ایک شعر لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہشت میں ایک مکان بنا دے گا''۔

فرمایا ''جو شخص ہم اہل بیتؑ کی شان میں ایک شعر کہنا چاہتا ہے اس کی تائید روح القدس کے ذریعے سے کی جاتی ہے''۔

❀ حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو مومن ہم اہل بیتؑ کی مدح میں ایک شعر لکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہشت میں اتنا بڑا شہر بنائے گا جو اس دنیا کے سات گنا سے بھی زیادہ طویل وعریض ہو گا اور جس وقت وہ اس شہر میں پہنچے گا تو تمام مقرب فرشتے اور سب اولی العزم پیغمبر اس کی ملاقات کے لیے آئیں گے''۔

❀ جناب رسالتمآبؐ نے ارشاد فرمایا:

''ناپاکی کی حالت میں کچھ نہ کھاؤ کہ اس سے افلاس پیدا ہوتا ہے نیز دانت سے ناخن کاٹنے، حمام میں مسواک کرنے، مسجد میں ناک صاف کرنے سے منع فرمایا گیا ہے''۔

نیز فرمایا کہ 'مسجدوں کو راستہ نہ بناؤ کہ ایک دروازے سے آئے دوسرے سے نکل گئے اگر کبھی ایسی ضرورت آپڑے تو دو رکعت نماز پڑھ کر گزرنا چاہیے''۔

❀ پھل دار درختوں کے نیچے اور راستے کے درمیان پیشاب ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔

❀ بائیں ہاتھ پر زور دے کر یا بائیں کروٹ لیٹ کر کوئی چیز نہیں کھانی چاہیے۔

❀ آپ نے قبروں کو پکا بنانے اور قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

❀ جو شخص کھلی جگہ میں غسل کرے ہوشیار رہے کہ اس کا ستر نہ کھل جائے۔

❀ لوٹے میں جدھر دستی لگی ہوئی ہو اس طرف سے پانی نہیں پینا چاہیے کہ ادھر میل جمع ہو جاتا ہے۔

❀ کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے اس سے عقل جاتی رہتی ہے۔

❀ سورج یا چاند کی طرف رخ کر کے پیشاب نہیں کرنا چاہیے۔

فرمایا ''جب بیت الخلاء جاؤ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کیا جائے اور نہ پشت کی جائے''۔

❀ مصیبت کے وقت زیادہ چیخ کر رونے اور آہ وفغاں کرنے سے منع فرمایا ہے نیز عورتیں جنازہ کے ساتھ نہ جائیں۔

❀ قرآن مجید کی کوئی عبارت تھوک سے لکھنے یا مٹانے سے منع فرمایا ہے۔

❀ جھوٹے خواب بنانے سے منع فرمایا تھا اور یہ فرمایا کہ ''جو شخص جھوٹے خواب بنائے گا اللہ تعالیٰ اسے حکم دے گا کہ پانی میں گرہ لگائے چونکہ ایسا نہ کر سکے گا

اسے عذاب ہو گا''۔

❁ کسی جاندار کو آگ میں جلانے سے منع فرمایا ہے۔

مرغ کو گالی نہ دی جائے کہ وہ نماز کے لیے جگاتا ہے۔

❁ اس بات سے سخت منع فرمایا ہے کہ ایک مومن کوئی چیز بیچتا ہو اور دوسرا بیچ میں آ کر مداخلت کرے اور کہے کہ میری چیز بہتر ہے مجھ سے خرید لو یا کوئی مومن ایک چیز خریدتا ہو اور دوسرا اس کا گاہک بن جائے اور زیادہ قیمت لگائے''۔

❁ فرمایا کہ ''رات کو کوڑا گھر میں نہ رہنے دو دن ہی دن میں پھینک دو کہ شیطان اس میں رہتا ہے''۔

❁ نیز فرمایا ''کھانے میں ہاتھ بھرے ہوئے نہ سوؤ کہ اگر اس فعل سے دیوانگی پیدا ہو جائے تو اسی حالت میں سونے والا مستحق ملامت ہو گا''۔

عورتوں کو شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنے سے منع فرمایا ہے اگر کوئی عورت نکلتی ہے تو اس پر آسمانوں کے فرشتے' جن اور آدمی جن کے پاس سے اس کا گزر ہوتا ہے' سب کے سب جب تک کہ وہ گھر لوٹ آئے لعنت کرتے رہتے ہیں۔

❁ اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی کے لیے زینت کرے اگر ایسا کرے گی تو اس کو جہنم میں جلانا خدا پر واجب ہے۔ اس بات سے بھی منع فرمایا کہ عورت اپنے شوہر اور اپنے محرموں کے کے علاوہ کسی سے پانچ ضروری کلموں سے زیادہ بات کرے۔ اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی عورت دوسری عورت کے پاس اس حال میں سوئے کہ ان کے درمیان میں کوئی کپڑا حائل نہ ہو''۔

❁ ان لوگوں کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے جو غیب کی باتیں کرتے ہیں جیسے نجومیوں' کاہنوں' رمالوں اور جھوٹے صوفیوں کے پاس جو کوئی شخص جائے اور ان کی باتوں کی تصدیق کرے گویا وہ ان چیزوں سے جو حضرت رسول خداؐ پر نازل ہوئی ہیں منحرف ہو گیا۔ جوا' شطرنج وغیرہ کھیلنا' طبلہ' سارنگی' طنبورہ اور ستار وغیرہ کے بجانے سے منع فرمایا ہے۔

❁ فرمایا ''غیبت اور چغل خوری کرنے اور اس کے سننے سے منع فرمایا ہے یہ بھی فرمایا کے چغل خور بہشت میں داخل نہ ہو گا نیز فاسقوں کی ضیافت میں نہیں جانا چاہیے''۔

❁ جھوٹی قسم نہ کھائیں کہ جھوٹی قسم کھانے والا گھر سے بے گھر ہو جاتا ہے۔

❁ فرمایا کہ ''جو کوئی جھوٹی قسم اس لیے کھائے کہ کسی مسلمان کا مال لے لے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہو گا سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کر لے اور اس شخص کا مال واپس کرے''۔

❁ اس دسترخوان پر نہ بیٹھیں جس پر شراب پی جاتی ہو۔

❁ ان باتوں کے کرنے سے منع فرمایا ہے کہ جو آدمی کو خدا کی یاد سے غافل کرتی ہوں۔

❁ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے سے منع فرمایا ہے۔

❁ درختوں پر لگی ہوئی کھجوریں سرخ یا زرد ہو جانے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

❁ اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ''ان تازہ چھواروں کو جو ابھی درخت پر ہی ہوں فروخت کر دیں اور ان کے بدلے خشک چھوارے لے لیں یا انگوروں کو جو ابھی درخت پر ہی ہوں فروخت کر دیں اور ان کے ہم وزن کشمش لے لیں''۔

❁ شراب خریدنے اور پلانے سے سخت منع فرمایا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت کی ہے اور اس شخص پر جو شراب کے ارادے سے انگور کا درخت لگا دے اور اس پر جو شراب بنانے کے لیے انگوروں کو نچوڑے اور شراب پینے والے پر پلانے والے پر بیچنے والے پر' خریدنے والے پر' اس کی قیمت کھانے والے پر' اٹھا کر لے جانے والے پر اور جس کے لیے جائے اس پر بھی لعنت کی ہے''۔

❁ فرمایا ''جو شراب پیئے چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور اگر ایسی حالت میں مر جائے کہ اس کے پیٹ میں کچھ شراب ہو تو خدا پر لازم ہے کہ وہ

غلیظ پانی جو سالہا سال جہنم کی دیگوں میں جوش کھا چکا ہو اسے پلائے جس کے پیتے ہی اس کا معدہ انتڑیاں' گوشت پوست سب پگھل جائے''۔

❁ سود کھانے' جھوٹی گواہی دینے اور سود کا اسٹام پیپر لکھنے سے منع فرمایا اور خدا نے سود لینے والے' دینے والے' لکھنے والے اور اس کے گواہ پر لعنت کی ہے۔

❁ مسجد میں شعر پڑھنے' گم شدہ چیز کے لیے آہ وزاری کرنے سے منع فرمایا ہے۔

❁ کھانے میں' پانی میں اور سجدے کی جگہ پھونک نہیں مارنی چاہیے۔

❁ شہد کی مکھی مارنے اور چوپایوں کے منہ پر داغنے سے منع فرمایا ہے۔

❁ قرآن مجید کی کسی سورہ کی قسم کھانے سے منع فرمایا کہ جو کوئی قرآن مجید کی سورہ کی قسم کھائے تو اس پر اس سورہ کی ہر آیت کے بدلے ایک کفارہ لازم ہوتا ہے خواہ وہ سچی قسم ہو یا جھوٹی۔

❁ انسان کو مکمل برہنہ نہیں ہونا چاہیے خواہ رات ہو یا دن۔

❁ جمعہ کے روز اس وقت جبکہ پیش نماز خطبہ پڑھ رہا ہو باتیں نہیں کرنی چاہئیں اور اگر کوئی ایسا کرے تو اسے جمعہ کا پورا ثواب نہیں ملتا۔

❁ پیتل اور لوہے کی انگشتری پہننے سے منع فرمایا ہے اور نگینہ پر کسی حیوان کی تصویر بھی نہیں بنوانی چاہیے۔

❁ سورج نکلنے' ڈوبنے کے قریب اور زوال کے وقت نماز نافلہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

❁ عیدالفطر' عیدالاضحیٰ' خاص منیٰ میں عید قربان کے بعد تین روز یوم الشک کو ماہ رمضان کے روزہ کا ارادہ کر کے روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔

❁ چوپایوں کی طرح پانی میں منہ ڈال کر نہ پئیں۔ اپنے ہاتھوں سے پانی اٹھاؤ اور پیو کہ یہ تمہارا بہترین ظرف ہے (یہ اس وقت ہوگا جب پانی پینے کے لیے برتن وغیرہ نہ ہو)

❁ اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مزدور سے اس کی مزدوری طے کرنے سے پہلے کام لینا شروع کر دیں۔

❁ اور یہ نہیں ہونا چاہیے کہ دو شخص ایک دوسرے سے رنجیدہ ہو کر علیحدہ ہو جائیں اور اگر مجبوری ہو تو تین روز سے زیادہ ناراضگی نہ ہو کیونکہ جو کوئی ایسا کرے وہ آتش جہنم کا مستحق ہے۔

❁ لوگوں کے منہ پر (خوامخواہ) تعریف نہ کی جائے کہ ایسی تعریف کرنے والوں کے منہ پر خاک ہے۔

❁ جو کوئی کسی مزدور کی مزدوری ظلم سے رکھ لے اور اس کو نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال کا ثواب ضبط کر دیتا ہے اور اس پر بہشت کی خوشبو حرام ہے۔

❁ جو شخص قرآن مجید کو حفظ کر کے بے پروائی سے اس کو بھلا دے گا تو قیامت کے دن اس کے ہاتھ گردن میں باندھے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ہر آیت کے عوض ایک سانپ اس پر مسلط کر دے گا سوائے اس کے کہ کسی اور صورت سے اس کی بخشش ہو جائے۔

❁ جو شخص قرآن مجید پڑھنے کے بعد حرام مال کھائے یا احکام قرآن پر عمل کرنے کی بجائے محبت دنیا و زینت دنیا کا زیادہ دلدادہ ہو تو وہ عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا سوائے اس صورت کے کہ توبہ کرے اور اگر بغیر توبہ کیے مر جائے تو قرآن مجید اس کا دعویدار ہوگا۔

❁ جو شخص کسی مومن کے گھر کی پوشیدہ باتوں کو جاننے کی غرض سے ٹوہ لگائے تو اللہ تعالیٰ اس کو ان منافقین کے ساتھ محشور کرے گا جو مسلمانوں کے عیب جوئی کرتا رہتا ہے وہ دنیا سے نہیں اٹھایا جائے گا جب تک کہ خدا اس کو رسوا نہ کر دے سوائے اس کے کہ وہ توبہ کر لے۔

❁ جو کوئی خدا کی دی ہوئی روزی پر راضی نہ ہو اور شکایت کرے اور خدا کے لیے اپنی تنگی رزق پر صبر نہ کرے تو اس کی کوئی نیکی قبول نہ کی جائے گی اور قیامت کے

دن خدا اس کی طرف سے ناراض ہو گا سوائے اس کے کہ وہ توبہ کر لے۔

❁ فرمایا جو کوئی ظلم سے عورت کا حق مہر ادا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بدکار ہے اور روز قیامت اللہ تعالیٰ اس کو عذاب میں مبتلا کرتے ہوئے فرمائے گا کہ میں نے اپنی کنیز کو تیرے عقد میں عہدو پیمان اور مہر کے بدلے دیا اور تو نے میرے عہدو پیمان کو پورا نہ کیا اور میری کنیز پر ظلم و ستم کیا۔ اس کی نیکیاں ضبط کر کے مہر کے عوض میں عورت کو دی جائیں گی اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں گی تو حکم ہو گا کہ اسے جہنم میں ڈال دو۔

❁ گواہی کو چھپانے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس گواہی ہو اور وہ اس کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت تمام مخلوقات کے سامنے اس کے بدن کا گوشت اس کو کھلائے گا۔

❁ فرمایا ''جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھ کو پڑوسی کے حق کے بارے میں نصیحت کرتے ہیں یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ کوئی میراث اس کے لیے قرار دی جائے گی''۔

❁ مجھے مسواک کرنے کی یہاں تک نصیحت کی کہ میرا گمان ہوا کہ مسواک کرنا واجب ہو جائے گا اسی طرح نماز شب کی یہاں تک نصیحت کی کہ مجھے خیال ہوا کہ میری امت کے نیک لوگ رات بھر نہ سویا کریں گے۔

❁ فرمایا ''جو کوئی غریب مسلمان کو حقیر سمجھے اس نے اللہ تعالیٰ کا احترام نہ کیا قیامت روز اللہ تعالیٰ اس کو حقیر سمجھے گا سوائے اس کے کہ توبہ کر لے''۔

❁ جو شخص کسی غریب مسلمان کا احترام کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر خوش ہو گا''۔

❁ اور جسے کسی گناہ یا حرام چیز کی خواہش ہو اور وہ خدا کے خوف سے اس کو ترک کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے آزاد کرے گا اور قیامت کے دن کے خوف سے اسے محفوظ رکھے گا اور جن دو بہشتوں کا وعدہ خدا نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وہ

اس کو عطا فرمائے گا''۔

❁ جو شخص اسے نظر بھر کر دیکھے جس کا دیکھنا اس پر احرام ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی آنکھوں کو آگ سے بھر دے گا سوائے اس کے کہ توبہ کر لے۔

❁ جو کوئی اس عورت سے مصافحہ کرے جو اس پر حرام ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے ناراض ہوتا ہے۔

❁ جو کوئی مسلمان خرید و فروخت میں دھوکا دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں ہے اور بروز قیامت وہ یہودیوں کے ساتھ محشور کیا جائے گا۔

❁ جو عورت اپنے خاوند کو بدزبانی سے آزار پہنچائے اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نیکی قبول نہیں فرماتا ہے جب تک وہ اس کو اپنے سے راضی نہ کر لے خواہ وہ دنوں میں روزہ رکھتی ہے اور راتوں کو نمازیں پڑھتی رہے یہی حال اس مرد کا ہو گا جو اپنی عورت پر ظلم و ستم کرے۔

❁ جو کوئی انتقام پر قدرت رکھنے کے باوجود غصے کو ضبط کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک شہید کا ثواب بخشے گا۔

❁ لوگوں کے مالوں میں خیانت کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جو کوئی کسی کی امانت میں خیانت کرے اور اس کے مالک کو واپس نہ دے یہاں تک کہ موت آ جائے تو وہ شخص ہماری ملت کے دین پر نہیں مرا اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو گا۔

❁ جو کوئی جھوٹی گواہی کسی کے خلاف دے اللہ تعالیٰ اس کو زبان کے بل سب سے نیچے والے دوزخ میں منافقوں کے مابین لٹکائے گا۔

❁ جو کوئی کسی مومن بھائی کا حق ضبط کرے اللہ تعالیٰ رزق کی برکت اس پر حرام کر دیتا ہے مگر یہ کہ توبہ کرے۔

❁ جس کسی سے کوئی مسلمان بھائی قرض لینا چاہے اور وہ قدرت رکھنے کے باوجود قرض نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس پر بہشت کی خوشبو حرام کر دیتا ہے۔

❁ جو عورت اپنے شوہر کی خدمت نہ کرے اور اس پر ان فرمائشات کا بوجھ ڈالے جن پر وہ قدرت نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نیکی قبول نہ کرے گا اور روز قیامت اس سے ناخوش ہوگا۔

❁ جو کوئی کسی اپنے عزیز (رشتہ دار) کے پاس اس کی ملاقات کو جائے یا کوئی تحفہ اس کے لیے لے جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو سو شہیدوں کا ثواب عطا فرمائے گا اور ہر قدم پر چالیس ہزار نیکیاں اس کے لیے لکھی جائیں گی چالیس ہزار گناہ محو کیے جائیں گے چالیس ہزار درجے بلند کیے جائیں گے اور ایسا ہوگا گویا سو برس تک اس نے خدا کی عبادت کی ہے۔

❁ جو کوئی کسی اندھے کی دنیاوی حاجتوں میں سے کوئی حاجت بر لائے اور اس کی حاجت کو پورا کرنے کی غرض سے اس کو کوئی راستہ طے کرنا پڑے تو اللہ تعالیٰ اس کو آتش جہنم سے آزادی کا پروانہ عطا کرے گا اور اس کی دنیاوی ضروریات سے ستر حاجتیں پوری فرمائے گا اور جب تک وہاں سے پلٹ کر نہ آئے گا رحمت الٰہی اس کے شاملِ حال رہے گی۔

❁ جو شخص ایک دن اور رات بیمار رہے اور عیادت کرنے والوں سے اپنی بیماری کی تکلیف کی شکایت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ محشور کرے گا یہاں تک کہ وہ ان کے ساتھ ہی بجلی کی طرح پل صراط سے گزر جائے گا۔

❁ جو شخص کسی بیمار کی کوئی حاجت بر لانے میں کوشش کرے خواہ وہ حاجت پوری ہو یا نہ ہو تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسے کہ اسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

❁ جو شخص کسی مومن سے دنیا کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کر دے تو اللہ اسے آخرت کی تمام پریشانیوں سے نجات دے گا اور دنیاوی بلیات سے بڑی بلائیں اس سے دور فرمائے گا۔

❁ جو شخص کسی مومن بھائی کے ساتھ کچھ نیک سلوک کر کے احسان جتلائے

اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو ضائع کر دیتا ہے اور اس کو اس کا کچھ ثواب نہیں ملتا اور خداوند کریم فرماتا ہے کہ میں نے احسان جتانے والے بخیل شخص پر بہشت حرام کر دی ہے۔

❁ جو کوئی صدقہ دے اسے ایک ایک درہم کے بدلے نعمات بہشت میں سے کوہ اُحد کے برابر اجر ملے گا اور جو کوئی کسی محتاج کے دینے کے لیے صدقہ اٹھا کر لے جائے تو اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اصل صدقہ کرنے والوں کو بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم ہو۔

❁ جس کسی کے خوف خدا سے آنسو جاری ہوں تو ہر ہر قطرے کے عوض جو اس کی آنکھ سے نکلے اللہ تعالیٰ اس کو بہشت میں ایک ایسا محل عطا فرمائے گا جو اعلیٰ ترین جواہرات سے سجا ہوا ہوگا اور اس میں وہ چیزیں ہوں گی جو نہ آنکھوں نے دیکھی ہوں اور نہ کانوں نے سنیں اور نہ خیالوں میں گزریں۔

❁ جو شخص نماز باجماعت پڑھنے کی نیت سے مسجد کو جائے تو ہر ہر قدم پر ستر ستر نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور ستر ستر ہزار درجے اس کے لیے بلند کیے جاتے ہیں اگر اس حالت میں اس کی موت آ جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے تعینات کر دیتا ہے کہ اس کی قبر میں اس کی عیادت کریں گے اور تنہائی کے مونس ہوں اور جب تک محشور ہونے کا وقت آئے اس کے لیے مغفرت طلب کریں۔

❁ جو شخص رضائے الٰہی کے لیے اذان کہے اللہ تعالیٰ اسے چالیس ہزار شہیدوں اور چالیس ہزار صدیقوں کا ثواب عنایت فرمائے گا اور اس کی شفاعت سے چالیس ہزار گناہ گاروں کو بہشت میں داخل کرے گا۔

❁ جو مومن موذن اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے اس پر ستر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور قیامت کے روز عرش الٰہی کے سایہ میں رہے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب و کتاب سے فارغ ہو اور اَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے کا ثواب ایسے ہی چالیس ہزار فرشتے ہوں گے۔

❁ اگر نماز باجماعت کی صف اول اور تکبیر اول میں شریک ہونے کا ہمیشہ خیال رکھے اور کسی مسلمان کی دل آزاری نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت میں موذن کا ثواب عطا فرمائے گا۔

❁ فرمایا کہ کسی برائی کو حقیر نہ سمجھو خواہ تمہاری نظروں میں بہت بڑی معلوم ہوتی ہو کیونکہ استغفار کرنے سے گناہ کبیرہ کبیرہ نہیں رہتا اور اصرار کرنے سے گناہ صغیرہ صغیرہ نہیں رہتا بلکہ گناہ صغیرہ پر اصرار کر کے توبہ نہ کرو تو وہ کبیرہ ہو جائے گا۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''روز قیامت تین آدمیوں پر اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہ کرے گا اور ان کے اعمال قبول نہ فرمائے گا اور ان کو دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا (۱) اس شخص پر جو دیوث (بے غیرت) ہو (۲) اس پر جو گالیاں دینے اور گالیاں کھانے کی پروا نہ کرے (۳) اس پر جو اپنے پاس ایک چیز ہونے کے باوجود لوگوں سے اس کا سوال کرے''۔

❁ جناب رسالتمابؐ نے فرمایا:

''ہر فحش بکنے والے بے حیا پر جو اس بات کی پروا نہ کرے کہ وہ خود کیا بکتا ہے اور لوگ اس کو کیا کہتے ہیں بہشت حرام ہے''۔

فرمایا ''بہشت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ کے فاصلے پر پہنچے گی مگر ماں اور باپ کا عاق کیا ہوا اور دیوث اس کو نہیں سونگھ سکے گا'' لوگوں نے پوچھا کہ ''دیوث کس کو کہتے ہیں؟'' فرمایا ''جس کی عورت بدکار ہو اور وہ جان بوجھ کر پروا نہ کرے''۔

❁ جناب رسالتمابؐ نے فرمایا:

''خدا کی قسم میری امت کے دس آدمی کافر ہیں:

(۱) ناحق لوگوں کو مار ڈالنے والا (۲) جادوگر (۳) دیوث

(۴) غیر فطری فعل کا مرتکب شخص

(۵) حیوان کے ساتھ گناہ کرنے والا

(۶) مقدس رشتوں (جیسے ماں، بہن، پھوپھی، خالہ وغیرہ) کو پامال کرنے والا

(۷) فتنہ و فساد برپا کرنے کی کوشش کرنے والا

(۸) کافروں کے ہاتھ ہتھیار بیچنے والا

(۹) اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دینے والا

(۱۰) مالی استطاعت رکھنے اور حج واجب ہونے کے باوجود حج کے لیے نہ جانے والا

❁ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

''جو کوئی شراب سے مست ہو اور چالیس دن کے اندر مر جائے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بت پرست کی مانند ہے''۔

❁ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

''کبوتر اپنی آواز میں ان لوگوں پر نفریں کرتے ہیں جو ساز بجاتے ہیں اور گانے والی عورتیں رکھتے ہیں (گانے بجانے والے)''۔

❁ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جس کے گھر میں چالیس روز تک موسیقی کے آلات استعمال کیے جائیں اللہ تعالیٰ اس پر ایک شیطان کو مسلط کر دیتا ہے جس کا نام قفندر ہے پس کوئی عضو اس کا ایسا باقی نہیں رہتا جس پر وہ شیطان نہ بیٹھتا ہو جب ایسی حالت ہو جاتی ہے تو اس شخص کی شرم و حیا جاتی رہتی ہے جو کسی کے کہنے سننے کی کچھ پروا نہیں کرتا اور اس کی غیرت و حمیت زائل ہو جاتی ہے''۔

❁ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے'' حضرت نے یہ باتیں فرمائیں ''اگر یہ جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ روزی کا کفیل ہے تو روزی کے لیے فکر مند کیوں ہو؟ اگر یہ جانتے ہو کہ روزی اللہ کی طرف سے مقرر ہو چکی ہے تو پھر حرص کس لیے ہے؟ اگر یہ یقین رکھتے ہو کہ قیامت کے دن حساب دنیا برحق ہے تو پھر مال کیوں جمع کیا جاتا ہے؟ اگر یہ اُمید رکھتے ہو کہ جو کچھ خدا کی راہ میں جائے خدا اس کا اجر ضرور دے گا تو پھر بخل کیوں کرتے ہو؟ اگر یہ علم رکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا نتیجہ عذاب جہنم ہے تو پھر اللہ

تعالیٰ کی نافرمانی کیوں کرتے ہو؟ اگر موت کو برحق جانتے ہو تو پھر خوشی کیسی؟ اگر یہ جانتے ہو کہ خدا سے کوئی بات چھپی نہیں رہتی تو پھر مکر و فریب سے کیا فائدہ؟ اگر شیطان کو اپنا دشمن جانتے ہو تو پھر اس سے غافل رہنا کیا معنی؟ اگر یہ جانتے ہو کہ ہر کس و ناکس کو پل صراط سے گزرنا پڑے گا تو خودستائی سے کیا حاصل؟ اگر یہ جانتے ہو کہ تمام امور کو قضائے الٰہی سے متعلق و مقرر ہیں تو پھر رنجیدہ و غمگین کیوں ہوتے ہو؟ اگر یہ سمجھ چکے ہو کہ دنیا فانی ہے تو اس دنیا سے وابستگی کیسی؟''

❁ حضرت رسالتمآبؐ نے ارشاد فرمایا:

❁ ''سب سے زیادہ عابد وہ شخص ہے کہ اس کے ذمے جو واجب ہوا ہے اسے بجالائے''۔

❁ ''سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ دے دیا کرے''۔

❁ ''سب سے زیادہ زاہد وہ ہے کہ جو خدا نے حرام کیا ہے اس کو ترک کر دے''۔

❁ ''سب سے زیادہ پرہیزگار وہ ہے جو ہر مقام پر حق بات کہے خواہ خود اس کے لیے نفع ہو یا نقصان''۔

❁ ''سب سے زیادہ عادل شخص وہ ہے کہ جو دوسروں کے لیے بھی وہی بات تجویز کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہو اور جس کو اپنے لیے گوارا نہ کرے وہ دوسروں کے لیے بھی نہ چاہے''۔

❁ ''سب سے زیادہ بزرگ وہ شخص ہے جو اپنی موت کو سب سے زیادہ یاد رکھے''۔

❁ ''سب سے زیادہ دانا وہ شخص ہے جو قبر میں پہنچ جانے کے بعد عذاب الٰہی سے مطمئن ہوں اور ثواب و جزا کا امیدوار رہو''۔

❁ ''سب سے زیادہ غافل وہ شخص ہے جو تغیرات و انقلابات دنیا سے عبرت حاصل نہ کرے''۔

❁ ''سب سے زیادہ قابل عزت وہ شخص ہے جس کی نظر میں دنیا ہیچ ہو''۔

❁ ''سب سے زیادہ عقل مند وہ شخص ہے جو لوگوں اور علم سے اپنا ذخیرہ علم بڑھاتا رہے''۔

❁ ''سب سے زیادہ بہادر وہ شخص ہے جو اپنی نفسانی خواہشات پر غالب رہے''۔

❁ ''سب سے زیادہ باوقار وہ شخص ہے جس کے نیک اعمال زیادہ ہوں''۔

❁ ''سب سے زیادہ بے قدر وہ شخص ہے جس کے نیک اعمال کم ہوں''۔

❁ ''سب سے زیادہ بدنصیب وہ شخص ہے جو لوگوں کی حالت پر رشک کرے''۔

❁ ''سب سے زیادہ بے چین شخص بخیل ہے اور سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جو ان چیزوں میں بھی بخل کرے جو خدا نے اس کے ذمہ واجب کی ہیں''۔

❁ ''مخلوق پر حکومت کرنے کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ حق پر عمل کرتا ہو''۔

❁ ''سب سے زیادہ ذلیل فاسق ہے۔ سب سے زیادہ بے وفا اور سب سے کم خلق اللہ کا دوست بادشاہ ہوتا ہے۔

❁ ''لالچی آدمی سب سے زیادہ محتاج ہوتا ہے جو شخص حریص نہ ہو وہ سب سے زیادہ غنی اور بے نیاز ہوگا''۔

❁ ''جس کا اخلاق سب سے اچھا ہوگا اس کا ایمان سب سے زیادہ غنی اور بے نیاز ہوگا''۔

❁ ''جس کی پرہیزگاری زیادہ ہوگی وہ ان چیزوں سے معترض نہ ہوگا جن میں اس کا کچھ فائدہ نہ ہو''۔

❁ ''جھوٹا سب سے زیادہ بے مروت ہے بادشاہ لوگ سب سے زیادہ بدبخت ہیں تکبر کرنے والے خدا اور مخلوق دونوں کے نزدیک سب سے زیادہ دشمن ہیں''۔

❁ ''جس شخص نے گناہوں کو ترک کر دیا ہوگا وہ اطاعت الٰہی میں سب سے زیادہ کوشش کرنے والا سمجھا جائے گا''۔

❁ ''جو شخص جاہلوں سے گریز کرے اور بچتا رہے وہ سب سے زیادہ دانش مند ہے''۔

❁ ''جو نیک لوگوں سے میل جول رکھے وہ سب سے زیادہ سعادت مند ہے''۔

❁ ''جو لوگوں کی خاطر تواضع سب سے زیادہ کرتا ہے وہ سب سے زیادہ عقل مند ہے''۔

❁ ''جو شخص بری محفلوں میں بیٹھے گا اس کے بارے میں لوگوں کو سب سے زیادہ تہمتیں لگانے کا موقع ہاتھ آئے گا''۔

❁ ''سب سے زیادہ سرکش وہ شخص ہے جو کسی آدمی کو قتل کر ڈالے جو اس کے قتل کا ارادہ نہ رکھتا ہو یا ایسے شخص کو مارے جو اس کے اوپر ہاتھ نہ اٹھائے''۔

❁ ''جرائم معاف کر دینے کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جس کا سزا دینے کا اختیار بھی سب سے زیادہ ہو''۔

❁ ''سب سے زیادہ مجرم وہ شخص ہے جو لوگوں کے سامنے تو کم عقل بن جائے مگر ان کے پیچھے ان کا مذاق اڑائے''۔

❁ ''سب سے زیادہ ذلیل وہ شخص ہے جو دوسرے لوگوں کو ذلیل کرے''۔

❁ ''سب سے زیادہ دور اندیش شخص وہ ہے جو غصے کو زیادہ ضبط کرے''۔

❁ ''سب سے زیادہ مہذب وہ شخص ہے جو لوگوں کے ساتھ زیادہ اچھی تہذیب سے پیش آئے''۔

❁ ''سب سے بہتر وہ شخص ہے جس سے لوگوں کو زیادہ نفع پہنچے''۔

❁❁❁

فہرست کتب ادارہ منہاج الصالحین، لاہور

☆	نام کتاب	ہدیہ
☆	تلاش حق	120
☆	ذکر حسینؑ	100
☆	برزخ چند قدم پر	120
☆	اسلامی معلومات	100
☆	محمد تا محمد	100
☆	محمدؐ تا علیؑ	100
☆	سورج بادلوں کی اوٹ میں	120
☆	شہید اسلام	100
☆	قیام عاشورہ	50
☆	قرآن اور اہل بیت	100
☆	دینی معلومات	45
☆	نوجوان پوچھتے ہیں کہ شادی کس سے کریں؟	25
☆	ظالم حاکم اور صحابی امام	10
☆	توضیح ۱۰۶	200

☆	تفسیر سورۂ فاتحہ	100
☆	مشعل ہدایت	100
☆	اسم اعظم	150
☆	سوگنامہ آل محمدؐ	200
☆	افکار شریعتی	250
☆	گفتار شریعتی	150
☆	سیرت آل محمدؐ	150
☆	110 بہترین مناظرے	250
☆	ٹاپ (10) خطباء	200
☆	سیرت رسولؐ	125
☆	نبی امی	50
☆	آسان مسائل (چار جلد)	240
☆	تاریخ جنت البقیع	100
☆	عمدۃ المجالس	100
☆	حقوق زوجین	25
☆	ارشادات امیر المومنینؑ	15
☆	صدائے مظلوم	45
☆	مراسم عروسی و معجزات بتولؑ	30